الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

آنکس که کمال اولیا را نشناخت | وین نعمت خاص بی بها را نشناخت

کتاب مستطاب مسمی به

تاریخ الاولیا

جلد اول

۱۲۹۱

پس کس نگرد و حب ایشان نگزید | میدان بیقین که او خدا را نشناخت

در مطبع حرب غوثی دبانشهر بمبئی طبع شد

فہرست کتاب مستطاب الموسوم بہ جلد اول تاریخ الاولیا

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

الحمد للہ المعطی المتعال الواہب ذوالجلال کتاب لاجواب مسمی بہ اسباب البشر الفوائد بہ عطر العوائد مخزن معارف متصوفہ معدن اسرار مقاصد حقہ کان آں ما ربہ عجیبہ گنجینہ مطالب غریبہ مبصرہ مفیدہ یعنی تذکرہ متضمن حالات انبیاء و اولیاء الموسوم بہ جلد اول

۱۲۹۱ ہجریہ
الانبیا
تاریخ الاولیا

مؤلفہ العبد المسکین سید امام الدین احمد ابن مفتی سید عبد الفتاح المعروف مولوی سید اشرف علی الحسینی القادری پیرزادہ گلشن آبادی باہتمام جناب عمدۃ الحجاج قاضی ابراہیم بن حاجی الحرمین الشریفین جناب قاضی نور محمد صاحب پلنبدری سلمہ

در مطبع عمدہ مسمی بہ حیدری واقع شہر بمبئی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زینت عنوان کلام قدیم

جمیع حمد و ثنا اوس خالق کو سزاوار ہے کہ جسکی احدیت پر قل ہو اللہ احد دلیل قاطع اور شان صمدیت پر اللہ الصمد برہان ساطع ہے ذات اوسکی لم یلد و لم یولد اصول و فروع سے پاک ہے او صفات اوسکی و لم یکن لہ کفوا احد نسبت و قیاس سے بیباک ہے

نظم

لکھا نام حق پہلے بہر شگون — قلم نے بدیباچہ کاف و نون
او ٹھا لوح سے پھر جبین نیاز — لگا کہنے اے خالق بے نیاز
ہے کیا تاب شاخ نیستا نکی — کرے سیر تیرے گلستا نکی
عجب ذات پاک اوسکی بیکیف ہے — بجز فرق سالی یہاں حیف ہے
نہین کوئی اوس بیچگونکا شریک — ازل سے ابد تک وہ ہے لاشریک
اوسی سے ہے موجود ہر ذی وجود — عبادت ہین ہین اوسکے کل وجود
وہ مالک ہے ہر بود و نابود کا — وہ حاکم ہے معدوم و موجود کا

ہے وحدت سے کثرت مین اسکا ظہور ہر ایک شئی مین ہے جلوہ گر اوسکا نور
ہے شاخون مین مرقوم اوسکی صفت ہر ایک برگ ہے دفتر معرفت
زمست اوس سے تنہا چمن زار ہے کہ مخمور وحدت سے ہر خار ہے
سدا عاشقون کا وہی جان ہے بقین عارفون کا وہ ایمان ہے
وہی حافظ عالم کون ہے کسو کا سوا اوسکے پھر کون ہے

اور درود نامعدود حضرت رسول مقبول خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم پر کہ جنہون کے شان مین لولاک لما خلقت الافلاک اظہار ہے اور ہر ایک انبیا کا معجزہ اونکی ذات سراپا برکات سے آشکار ہے اور اوپر آل اوسکے جو سفینہ نجات ہین اور اوپر اصحاب اوسکے جو ماحی کفر و ظلمات ہین نازل ہووے نظم

قلم کو ہوا پیشتر یہہ حکم الہ کہ لکھ نام احمد بصد عز و جاہ
ہو ہیبت سے نقشبند جان قلم ہوئی ہے دو پارہ زبان قلم
کیا سر بسجدہ تب اوس نے سوال یہہ ہے کون اے خالق ذوالجلال
پڑی کان مین اوسکے تب یہہ ندا نہ معشوق سے ہے وہ عاشق جدا
احد اور احمد مین ایک میم ہے یہی فرق از بہر تعظیم ہے
وہ ہے میم سر حلقۂ کاف و نون ہے آئینۂ قدرت بیچگون
صف انبیا کا وہ ہے پیشوا کھڑے اوسکے در پہ ہین سب بے نوا
محمد بشر ہے نہ جیسا رہے پہ غفار کے گھر کا مختار ہے
ہے مالک کو مملوک کی اپنی چاہ یہہ ہے عہد محرم زسر آلہ
ہے بندہ برائے خدائی نہین خدا سے پر اوسکو جدائی نہین

بنایا ہے اوسکے لیے حق نے سب
ظہور خدائی ہے اوسکے سبب

وہی نور ہے ارض و افلاک کا
وہی مہر ہے اوج لولاک کا

نہ وہ غیر حق ہے نہ وہ عین ہے
مکان اوسکا در قاب قوسین ہے

وہ ہمراز ہے شک ہے اللہ کا
ہے کشور کشا لی مع اللہ کا

ہر ایک انبیا اوسکا محتاج ہے
یقین سب کا وہ درۃ التاج ہے

اوسی کے صحابو مین اول خصوص
ہے صدیق اکبر با صد خلوص

عمر رض جو بہر تیغ اسلام تھا
فدا ختم مرسل پہ مادام تھا

تھا عثمان رض بھی صدقے بصد مال و زر
ہوئی ریش تک خون سے اوسکے تر

علی رض کر فدا جان بصد عز و جاہ
تھا خوابیدہ بر مسند خواب گاہ

سوا اونکے یکسر جو اصحاب ہین
وجوب اونکے ہم سب پہ آداب ہین

درود اوس رسالت کے گوہر پہ ہے
اور اوسکی تمام آل اطہر پہ ہے

امابعد فقیر حقیر الراجی الی رحمۃ اللہ الصمد سید امام الدین احمد ابن مولانا و مرشدنا و استادنا مفتی سید عبد الفتاح المعروف بہ مولوی سید اشرف علی حسینی القادری گلشن آبادی عفی اللہ عنہما و عن سایر المسلمین سب برادران دینی کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ بہت دن سے بندیکے دلمین یہہ خیال تھا اور شوق کمال تھا کہ کوئی رسالہ فن تواریخ زبان ہندی مین کہ جسمین بزرگان دین اور اولیائے کاملین و عرفای عاملین و سلاطین عادلین رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کا احوال ہو لکھا جاوے تا لوگون کو پڑھنا اور اوسکا ذکر کرنا یقین ہووے اس حدیث شریف

عِندَ ذِکرِ الصّالحِین تَنزّلُ الرَّحمۃ کام آوے موجب برکات اور باعث حسنات
دوجہان کا ہووے جو کوئی محبت دلی بزرگان دین و خداپرستان بایقین سے رکھے
بمضمون حدیث شریف وَمَن اَحَبَّ قَوماً فَھُوَ مِنھُم ہدایت حال و برکت مآل
کا مصداق ظاہر ہووے لہذا اس بندۂ کمترین نے بڑی کوشش اور محنت سے گلہائے
شاداب چمنستان کتب سیر اور تواریخ سے جمع کرکے ایک گلدستہ بنایا اور اوس سے
مشام جان طالبین و شایقین کا معطر کیا نام اس کتاب کا تاریخی **تاریخ الاولیا**
رکھا اور اوسکو تین جلدوں پر منقسم کیا **جلد اول** میں حضرت آدم علیہ السلام سے
سنہ پانسو ہجری مقدسہ تک کا حال انبیا و اولیا و علماے ذی کمال کا مرقوم ہے
جلد ثانی میں ابتداے چھٹی صدی سنہ ۵۰۱ سے ختم ہزار ہجریہ تک کا احوال اختتام کو پہنچایا
ہے **جلد ثالث** میں گیارہویں صدی ۱۰۰۱–۱۲۹۱ کے ابتدا سے زمانۂ حال تک جو کچھ صحیح
معاملات تحقیقات کو پہنچا ہر ایک بزرگوار کے نام و نشان و سلسلہ کرامات معہ قید
تاریخ ولادت و وفات اسمیں درج کیا گیا ہے

رباعی

ہیہات من از کجا و این کار کجا
در خورد من ضعیف این بار کجا
اوصاف بزرگان ز شمار افزونست
در طاقت تقریر من زار کجا

اگر ناظرین انصاف گزین کہیں اسمیں خطا دیکھیں چشم عطا سے ڈھانپیں اور آہو گیر
اغلاط مبدان سہو و نسیان کے ہوویں کیونکہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان
سمجھیں اور اس عاصی کو دعاے خیر سے یاد کریں واللہ الموفق وعلیہ التکلان لمولفہ

امید ہے یہ نامہ نامی ہووے
پیرایۂ عیش و شادکامی ہووے

ازیمن عنایات رسول الثقلین ٭ محشر مین میرا شفیع وحامی ہووے

فہرست اسامی کتب مع مصنفان نامی

منتخب منہ ابن عجالہ موافق قاعدے حروف الف بے کے ذیل مین لکھتے جاتے ہین ؛

اسرار الاولیا - مولانا بدر الدین اسحاق رح ٭ اخبار الاخیار - مولانا شیخ عبد الحق دہلوی رح

اخبار الاصفیا - عبد الصمد بن افضل محمد رح ٭ ارشاد الطالبین - ملا آخوند درویزہ رحمہ اللہ

الشرع المروی - سید محمد ابن ابی بکر الشبلی رح ٭ انوار الرحمن - مولوی نور اللہ صاحب رح

انسان کامل - مولانا عبد الکریم جیلی رح ٭ انہار اربعہ - مولانا ابو سعید مجددی رح

بحر المعانی سید محمد بن جعفر المکی الحسینی رح ٭ تذکرۃ الاولیا - شیخ فرید الدین عطار رح

بستان المحدثین مولانا شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ

تذکرۃ الابرار مولانا تقی الدین عبد الغفار رح ٭ تاریخ عیناشیہ - عینات ال بن رحمہ اللہ

تاریخ مرآت العالم - بختاور خان رح ٭ تاریخ خورشید جاہی - مولوی محمد امام رح

تحفہ جلالی - مولانا سید جلال رحمہ اللہ ٭ تاریخ دکن فارسی - مولوی عبد الحلیم سلمہ

تاریخ جدولیہ - منشی خادم علی رحمہ اللہ ٭ ثمرۃ الحیات - عاقل خان رازی رحمہ اللہ

جامع الاصول - احمد ضیاء الدین رح ٭ جواہر السلوک مولانا شاہ محی الدین رحمہ اللہ

جوامع الکلم شاہ بندہ نواز حسینی رح ٭ جام جہان نما محمد عز الدین مغربی رحمہ اللہ

جواہر الاسرار مولانا سید عبد الفتاح گجراتی رح ٭ حسن المحاضرہ فی المصر والقاہرہ مولانا شیخ جلال الدین سیوطی

حجت العارفین - حیات اللہ چشتی رح ٭ حلیۃ الاولیا - ابو نعیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

خیرات الحسان فی مناقب نعمان مولانا ابن حجر مکی ٭ خلاصۃ العرفا سید شاہ رکن الدین رحمہ اللہ

خزینۃ الاصفیا - مفتی غلام سرور صاحب رح ٭ رسالہ مختصر الحقائق شیخ ابو البشر رح

رسالہ ذکر جمیع اولیای دہلی محمد حبیب اللہ ٭ رسالہ دائر فقہ بیعت مولانا وجیہ الدین گجراتی رح

رشحات مولانا علی بن حسین واعظ رحمۃ اللہ علیہ ✤ راحت القلوب سلطان المشائخ بداونی رح

رسالہ اصول تصوف شاہ باقی باللہ نقشبندی رح ✤ روضۃ العلما۔ مولانا ابوالحسن علی رح

روضۃ الاحباب مولانا جمال الدین حسینی رح ✤ رسالۃ الاحباب مولانا نورالدین سہرائی رح

ربیع المعارج مولانا رشید الدین احمد آبادی رح ✤ روضۃ الاولیا حسنات الہند بلگرامی رح

سفینۃ الاولیا دارا شکوہ رح

سیر الاولیا سید محمد کرمانی رحمہ اللہ ✤ سیر المتاخرین منشی غلام حسین خان طباطبائی رح

شواہد النبوت مولانا عبد الرحمن جامی رح ✤ شفاء العلیل مولوی خرم علی رحمۃ اللہ علیہ

طبقات الادبا مولانا کمال الدین عبد الرحمن ✤ طبقات فقہا مولانا ابو اسحق شیرازی رح

طبقات المشائخ مولانا عبد الرحمن السلمی رح ✤ طبقات الحفاظ مولانا ابن حجر مکی رحمہ اللہ

عجائب البلدان مولانا محمد ذکریا رحمہ اللہ ✤ عوارف المعارف مولانا شہاب الدین سہروردی

فوائد الفواد حسن علائی سنجری رح ✤ کنز الکرامات ملا محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ

کرامات الاولیا مولانا نظام الدین صدیقی رح ✤ کنوز الفوائد شیخ صدر الدین ملتانی رحمہ اللہ

کاشف الجلیات ابوالفتح علی قرشی رح ✤ کشف الحجاب دارا شکوہ رحمۃ اللہ علیہ

کیمیای سعادت امام محمد غزالی رحمہ اللہ ✤ کیفیت العارفین مرشدنا سید عبد الرزاق عظیم آبادی

لمعات عراقی شیخ فخر الدین عراقی رح ✤ لوائح الانوار شیخ عبد الوہاب رحمہ اللہ

مجمع الواصلین مولوی مظہر الحق رحمہ اللہ ✤ مناقب الابرار عبد اللہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ

مشاہدۃ الاصفیا شیخ محمد کشمی رحمۃ اللہ علیہ ✤ مناقب الاولیا شیخ باب احمد چشتی رح

مناہج الطالبین محمد بن احمد بخاری رح ✤ مفتاح الخزائن سید عبد الفتاح گجراتی رح

ملفوظات سید علاؤ الدین محمد ظریف اللہ نور بارہوی ✤ مخزن العارفین محمد بن محمد البخاری رح

مقامات مظہری شاہ غلام علی مجددی رح ✤ مختصر سیر ہندوستان حکیم محمد وحید اللہ رح

مجموعہ رسایل مشایخین سید عبداللہ حسینی گلشن آبادی ✤ مرات سکندری منشی محمد شرف الدین رح
مکتوبات شاہ شرف الدین بہاری رح ✤ مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ
منتخب التواریخ سید عبدالقادر بداونی رح ✤ مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز مولانا محمد جیلی لاہیجی
نقد النصوص مولانا عبدالرحمن جامی رح ✤ نعم الخصوص مولانا قبقبہ علی مخدوم مہایمی
یواقیت والجواہر سیدی عبدالوہاب شعرانی رح + اور باقی رسایل مشایخین و شجرات طبقات حضرت قدس
اللہ اسرارہم وغیرہ ✤

مقدمہ کتاب

جاننا چاہیئے کہ مخلوقات الٰہی میں بعد از انبیا علیہم السلام کے اولیاؤں کا درجہ قریب کا ہے اور یہہ طایفہ ہمیشہ تھا اور رہے اور قیامت تک رہیگا کاروبار دنیا کا برکت سے وجود اونھوں کے قایم و دایم ہے چنانچہ حضرت علی مخدوم صاحب ہجویری مصنف کشف المحجوب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حق سبحانہ تعالی جل جلالہ و عم نوالہ نے بجبرات دوست کے زمین کو خالی نہیں چھوڑا ہے اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر وجود اولیاؤں کے دنیا میں نہیں رکھا ہے چنانچہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری امت ہرگز چہل تن سے خالی نہیں رہیگی کہ وہ چہل تن ہمیشہ میری امت میں پیدا ہوا کرینگے اور خصلت آنحضرت کی موافق خصلت ابراہیم علیہ السلام کی ہووینگی مفاتیح الاعجاز میں لکھا ہے اَلوَلِیُّ هُوَ العَارِفُ بِاللّٰهِ وَصِفَاتِهٖ بِحَیْثُ مَا یُمْکِنُ المُوَاظِبُ عَلَی الطَّاعَةِ المُجْتَنِبُ مِنَ المَعَاصِی المُعْرِضُ عَنِ الانْهِمَاکِ فِی اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ ترجمہ ولی اوسکو کہتے ہیں جو پہچاننے والا ہو ذات الٰہی کو اور صفات کو اوسکے جس قدر کہ ممکن ہو مداومت کرنے والا ہو عبادت پر اور

بچا ہو گناہوں سے روگرداں ہو ڈوبنے سے دریائے لذات وشہوات میں اور
ملا حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں اَلَا اِنَّ اَولِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوفٌ
عَلَیہِم وَلَا ہُم یَحزَنُونَ کی لکھتے ہیں ولی وہ ہے کہ لقا اوسکی موجب یاد الٰہی
کے ہو ولی اوسکو کہتے ہیں جو دشمن ہو اپنے نفس کا دل عنوان شریعت اور
برہان حقیقت ہے ظاہر اوسکا احکام شرع سے آراستہ اور باطن اوسکا انوار
فقر سے پیراستہ ہو اور حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ قشیریہ
میں لکھا ہے ولی کے دو معنی ہیں فعیل بمعنی مفعول یعنے ولی وہ شخص ہے کہ غالب
کرے حق سبحانہ تعالی اپنے کاموں میں اوسکو دوسرے معنے فعیل صیغہ مبالغہ من
الفاعل یعنے ولی وہ ہے کہ غالب ہو طاعات اور عبادات حق سبحانہ تعالے پر اور
ہمیشہ طاعات اور عبادات کو بجا لایا کرے اور مولانا عبد العزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا ہے ولی وہ ہے کہ جسکے دیکھنے سے ذکر کا فایدہ حاصل ہو بموجب حدیث شریف
ہُمُ الَّذِینَ اِذَا رُءُوا ذُکِرَ اللّٰہُ یعنے اولیا اللہ وہ ہیں کہ جنکے دیکھنے سے خدا یاد پڑے
اور دل انکا ذاکر ہو جاوے اور صحبت جنکی مفید ہووے بموجب حدیث شریف
ہُم جُلَسَاءُ اللّٰہِ یعنے اولیاء اللہ جلیس ہیں خدا کے اور بمقتضائی اس حدیث معتمد
ہُم قَومٌ لَا یَشقٰی جَلِیسُہُم یعنے اولیاء اللہ ایسی قوم ہے جنکا جلیس اور ہم صحبت
بدبخت نہیں ہوتا اور مولانا سید شاہ محی الدین ویلوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی
کتاب جواہر الحقائق میں لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ نے
بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی علامت بتائی اس قول میں رباعی کیا خوب فرمائی ہے

با ہر کہ نشستی ونشد جمع دلت　　　وز تو نرمید صحبت آب وگلت

زنہار ز صحبتش گریزان می باش ورنہ نکند روح عزیزان بحلت
اور حضرت شیخ عبد اللہ سالمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ولی کو ان فضایل سے عمر مین
پانا اور اس افعال حسنہ سے مہذب ہونا ضرور ہے اور یہی علامت دوستان خدا کی
ہے لطافت زبان حسن اخلاق تازہ روی سخای نفس قلت اعتراض بذیر عذر
شفقت بر عامہ خلایق دوستی اونکی دوستی خدا کی ہے ادب کرنا انکا ادب کرنا خدا کا

رباعی

ہر کس کہ کمال اولیا را نشناخت	وین نعمت خاص بی بہا را نشناخت
پس شکر نکرد و حب ایشان نگزید	میدان بیقین کہ او خدا را نشناخت

پس ہر ایک فرد بشر کو لازم ہے کہ اعتقاد صاف و خلوص نیت اولیاؤنکے حق مین رکھے
اور طالب نجات دنیا و آخرت کا ہووے

رباعی

نواب نبی بملک دین ایشانند	حکام ولایت بیقین ایشانند
از کشتی نوح و بحر ہوسی گوئی	مقصود و مراد حق ہمین ایشانند

فایدہ جلیلہ توحید اور اوسکے مراتب کے بیان مین کتاب عوارف المعارف مین
مرقوم ہے توحید کے مراتب چار ہین توحید ایمانی توحید علمی توحید حالی توحید الہی اول توحید
ایمانی یہہ ہے کہ بندہ تفرد صفت الوہیت اور توحید استحقاق معبودیت خدا کا آیات
و اخبار کے اشارون پر دل سے تصدیق جانے اور زبان سے اقرار کرے اور یہہ توحید
نتیجہ تصدیق مخبر یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اعتقاد رکھنا صدق خبر کا ہووے
اور استفادہ علم ظاہری سے حاصل کرے اور مضبوط پکڑنا راستہ شریعت کا اور
شرک جلی سے خلاص ہوتا اور سلسلہ اسلام مین ہمیشہ پابند رہنا اوسی تصدیق

اور اقرار کے نتیجے ہیں دوستان خدا ایمان عموم مومنین کے ساتھ مسئلہ توحید میں کلیتہ
مشارکت رکھتے ہیں اور دوسرے مراتب میں منفرد اور مخصوص ہیں +

دوئم توحید علمی جو علم باطن سے مستفاد ہوتی ہے کہ جسکو علم الیقین بھی کہتے ہیں اور وہ اسطور پر ہے کہ بندہ مشروع طریق تصوف میں یقین جانے کہ موجود حقیقی و موثر مطلق سوائے خدا وند عالم جل جلالہ کے اور کوئی نہیں ہے اور تمام ذات اور صفات اور افعال کو ذات و صفات اور افعال میں اوسکے ناچیز جانے اور ہر ایک ذات کو اوس ذات مطلق کے نور کی روشنی سے پہچانے اور ہر ایک صفت کو ایک پرتو اوسکے نور صفت مطلق کا جانے چنانچہ کہیں بھی علم و قدرت و ارادہ و سمع و بصر پاوے اوسکو بھی ایک اثر آثاروں میں سے علم و قدرت و ارادہ و سمع و بصر الٰہی کے سمجھے و علی ہذا القیاس جمیع صفات اور افعال کو ایسا جانے یہہ پہلا درجہ توحید کا مراتب توحید سے اہل خصوص و متصوفیہ کا ہے بعضون نے ذکاوت ذہن اور تیزی فہم سے سنکر یا مطالعہ کر کر ایک تصور کیے ہیں کہ توحید علمی جو ہم از روئے علم کے جانتے ہیں وہی ہے لیکن حقیقت میں وہ توحید علمی نہیں بلکہ وہ توحید رسمی ہے خلاصہ اسکا کتاب عوارف المعارف میں موجود ہے اور اس مقام میں شرک جلی کیا مجازی کیا حقیقی بکلی رفع ہو جاتا ہے +

سوم توحید حالی یہہ ہے کہ حال توحید کا وصف لازم ذات موحد کے ہووے اور تمام ظلمات رسوم وجود جو کچھہ باقی رہے ہوں سو اشراق نور توحید میں متلاشی و مضمحل یعنے گم اور ناچیز ہو جاتے ہیں نور توحید کا اوسکے نور حال میں داخل اور مخفی رہتا ہے جیسا کہ نور ستاروں کا آفتاب کے نور میں مندرج رہتا ہے اسی مقام میں وجود موحد

کا مشاہدہ جمال واحد میں ایسا مستغرق ہمیں جمیع ہوجاوے کہ بجز ذات و صفات واحد کے کوئی نظر میں نہ آوے یہانتک کہ وہ توحید کو صفت واحد کی جانے نہ صفت اپنی کو دیکھے اور اس دیکھنے کو بھی صفت اوسیکی جانے اور ہستی اوسکی بیچ توحید کی موجِ ان کے تصرف میں ایک قطرہ کی مانند ہوجاوے اور مقام جمع میں ڈوبا رہے اسی باب میں حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے اَلتَّوحِیدُ مَعنًی یَضمَحِلُّ فِیہِ الرُّسُومُ وَ یَندَرِجُ فِیہِ العُلُومُ وَیَکُونُ اللہُ کَمَا لَم یَزَل ترجمہ توحید کے معنی یہہ ہیں کہ اوس میں تمام رسمیں مٹ جاویں اور تمام علوم اوسمیں گم ہوجاویں اور یقین ہووے حق تعالی جس طرح زوال نہیں پانے والا ہے منشا اس توحید کا نور مشاہدہ ہے اور منشا توحید علمی کا نور مراقبہ اس توحید میں اکثر رسوم بشریت سے بندہ پاک ہووے اور توحید علمی میں تھوڑے رسوم بشریت کے باقی رہجاتے ہیں اور توحید حالی میں بھی اوس سے کم رسوم تعقل باقی رہجاتے ہیں اوسکا سبب یہہ ہے کہ ترتیب افعال اور تہذیب اقوال کا ظاہر ہونا موحد سے ممکن ہوتا ہے اسی سبب سے زندگی میں حق توحید جیسا کہ چاہیئے پورا نہیں ہوتا ہے حضرت ابو علی دقاق قدس سرہٗ نے فرمایا ہے اَلتَّوحِیدُ عَظِیمٌ لَا یَنقَضِی دَینُہٗ وَ غَرِیبٌ لَا یُؤَدّٰی حَقُّہٗ ترجمہ توحید بڑی شی ہے کہ اوسکا حق وام ادا ہو نہیں سکتا اور وہ نادر ہے کہ نہیں پورا کیا جاتا ہے حق اوسکا اور جو موحدین میں خاص الخاص ہیں اونکو یہہ توحید حالی حیات کے رسوم سے کبھی جدا کر دیتی ہے اور بجلی کے مانند رسوم وجود سے الگ ہوجاتے ہیں فی الحال عالم توحید حالی کا نکلجاتا ہے اور رسوم وجود بار دیگر عود کرتے ہیں اس مرتبہ میں شرک خفی بالکل اوٹھ جاتا ہے اور آدمی کے لیے

اس توحید سے بڑھکر دوسرا مرتبہ ممکن نہین +

چہارم توحید الہی یہہ ہے کہ حق سبحانہ تعالی ازل مین اپنی ذات سے نہ دوسری کی توحید سے وصف وحدانیت و نعت فردانیت مین موصوف تھا چنانچہ کان اللہ ولم یکن معہ شئ اس بات کی دلیل ہے اور اب اسیطرحسے وہی نعت ازلی مین واحد اور فرد ہے اور جیساوہ تھا ویسا ہی ہے بے انتہا ہمیشہ تک اوسی وصف کے ساتھہ رہیگا کل شئ ھالک الا وجہہ یہہ اوسکی دلیل ہے اور ایسا نکہا کہ ھالک یعنے آیندہ ہلاک ہوونگے اس سبب سے معلوم ہوا کہ وجود تمام اشیا کا آجکے دن وجود مین اوسکے مالک ہے اور حوالہ کرنا فردا پر مشاہدہ اس حال کا حق مین مجحو بونکے ہے والا ارباب بصایر اور اصحاب مشاہدات نے جو زمان اور مکان کی تنگنائی سے خلاصی پائے ہین یہہ وعدہ حق مین اونہونکے عین نقد ہے یہہ توحید الہی ہے کہ نقصان کے عیب سے پاک ہے اور توحید مخلوقات کی بسبب نقصان وجود کے ناقص رہتی ہے حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب منازل السایرین مین تین بیتونکے درمیان اس توحید کو ختم کیے ہین

اشعار ما وحد الواحد من واحد: اذکل من وحد لا جاحد: توحید من ینطق من بنعتہ + عاریۃ ابطلھا الواحد + توحیدہ ایاہ توحیدہ ونعت من ینعتہ لاحد + خلاصہ ترجمہ ان اشعار کا یہہ ہے کسی ایک نے اوس واحد کی توحید ادا نکر سکا اگرچہ کوشش کرنے والے نے ہر طرحسی اوسکی وحدت کو بیان کیا۔ توحید اوسکی وہی ہے کہ جسکی تعریف کی جاتی ہے بطور عاریت کے کہ وحدت اوسکو باطل کرتی ہے ایک اپنا بیان کرنا اوسکے لیے عین توحید اوسکی ہے

اور تعریف اوسکی کہ جسکی تعریف کو کچھہ حد نہین یعنے ایک سب کے اول ہے اوسکا اول کچھہ نہین اور وہ ایک ہونے کی قید سے بھی پاک ہے بلا ابتدا و لا انتہا ہے واحدیت اور احدیت کے صفت سے ہمیشہ قایم و دایم ہے مولوی معنوی قدس سرہ مثنوی شریف مین فرماتے ہین **نظم** چیست توحید خدا آموختن + خویشتن را پیش واحد سوختن

چون ولت آموخت شمع افروختن　　آفتاب او را نیارد سوختن

گر ہمیخواہی کہ بفروزی چو روز　　ہستی ہمچون شب خود را بسوز

ہستیت در ہست آن ہستی نواز　　ہمچو مس در کیمیا اندر گداز

فایدہ دویم طالبان آخرت کے طایفون کے بیان مین حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سرہ السامی کتاب نفحات الانس مین فرماتے ہین طالبان آخرت سے تین طایفے ہین زہاد فقرا خدام اور عباد۔ اول زہاد وے لوگ ہین کہ نور ایمان و یقین جمال سے آخرت کا مشاہدہ کرتے ہین اور دنیاے فانیہ کو قبیح صورت جانتے ہین مگر جمال حقیقی کے اور کسیکو نہین دیکھتے خلاف اس طایفہ کا صوفیہ سے یہہ سبب اوس لذت کا نفس کا اپنے حق سبحانہ تعالی سے محجوب رہتا ہے چنانچہ بہشت حظ نفس کا مکان ہے فیہا ما تشتہی الانفس موجود ہے اور صوفی وہ ہے کہ مشاہدہ جمال ازلی اور محبت ذات لم یزلی سے دو جہان مین محجوب ہوتا ہے چنانچہ دنیا کی کچھہ رغبت رکھتا ہے تو آخرت کی بھی رغبت اوسکے دل مین موجود ہے اسواسطے صوفی کا مرتبہ زاہد سے زیادہ ہے سبب کہ زاہد حظ نفس مین اپنے گرفتار ہے +

دویم فقرا اونکو کہتے ہین کہ کسی اشیاے دنیوی پر مالکیت ترک کیا ہووے اور دنیوی اشیا کی خواہش اوسکے دل مین آوے تو اوسکے پاس وجود نہووے اور ہمیشہ فضل

ونیوان کی طلب میں محبت دنیوی کو ترک کیا ہووے مدار اس طایفہ کا تین چیزوں پر ہے پہلا رجا تخفیف حساب یا خوف عقاب کیونکہ حلال کو حساب لازم ہے اور حرام کو عذاب دوسرا توقع فضل و ثواب کہ سبقت لیجاتا او نکا دخول جنت میں ثابت ہے چنانچہ فقرا اغنیا سے دنیا سے پانسو برس اول بہشت میں جاوینگے اور تیسرا جمعیت خاطر اور فراغت اندرون طاعات اور حضور دلکے واسطے ضرور ہے بخلاف فقراسے ملامتیہ و متصوفیہ کے کہ وسے طالب بہشت اور خواہان حظ نفس اپنے میں اور وسے طالب حق اور خواہان قربت خدا کے میں اس درجے کے سوائے اور ایک مقام فقر میں کہ فوق مقام ملامتیہ و متصوفیہ ہے اور وہ خاص صوفی کے واسطے ہے کہ کوئی عمل اور کوئی مقام اپنے خودی ست نہ دیکھے اور آپ کو مخصوص نجانے بلکہ اپنے کو نہ دیکھے پھر وہ نہ وجود نہ ذات نہ صفت رکھتا ہے محو میں محو فنا میں فنا رہتا ہے چنانچہ شیخ ابو عبد اللہ خفیف قدس سرہ فرماتے ہیں الفقر عدم الاملاک والخروج عن احکام الصفات یعنے فقر وہ شی ہے کہ کوئی چیز کا مالک نہونا اور احکام صفات سے خارج رہنا ہے اور بعض نے کہا ہے الفقر الذی لا یملک و لا یملک یعنے فقر وہ ہے کہ نہیں مالک ہوتا ہے اور نہ مملوک بنتا ہے فقط اور فوقیت مقام صوفی کے مقام فقر سے یہ ہے کہ فقیر فقر کے ارادے میں اور ارادۂ حظ نفس میں اپنے محجوب رہتا ہے اور صوفی کچھ ارادہ مخصوص نہیں رکھتا ہے فقر اور غنا کی حالت میں ارادہ اوسکا حق کے ارادہ میں محو ہوتا ہے بلکہ ارادہ اوسکا عین ارادۂ خدا ہوتا ہے حضرت ابو عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں الصوفی من استصفاہ الحق لنفسہ تودداً والفقیر من استصفی نفسہ فی فقرہ تقرباً یعنے صوفی

وہ ہے کہ خاص حق تعالی اوسکے نفس کو صفائی بخشتا ہے ازروئے محبت کے اور فقیر
وہ ہے کہ اپنے اختیار سے نفس کو پاک وصاف کرتا ہے ازروئے تقرب کے اور ابن عیسی نے
کہا ہے اَلصُّوْفِیُّ هُوَ الْخَارِجُ عَنِ النُّعُوْتِ وَالرُّسُوْمِ وَالْفَقِیْرُ هُوَ الْفَاقِدُ لِلْاَشْیَاءِ
یعنے صوفی وہ ہے کہ توصیف اور رسمون سے باہر ہے اور فقیر وہ ہے کہ گم کرنے والا ہے
سب چیزونکو۔ اور ابو العباس نہاوندی قدس سرہ نے اپنی کتاب اثبات الکفایت
الفقر بدایۃ التصوف یعنے فقر تصوف کی ابتدا ہے فرق زہد اور فقر مین یہہ ہے کہ فقر
بسبب نہ ہونے زہد کے ممکن ہے چنانچہ جو کوئی دنیا کی محبت کو چھوڑے اور اپنے ارادے
پر مضبوط او ثابت رہے تب تک بھی رغبت اندرون کی قایم رہتی ہے اور زہد بھی
بسبب ہونے فقر کے ممکن ہے چنانچہ کوئی باوجود موجود ہونے اسباب خواہش کے اوس
سے مصروف ہووے فقر کو ایک رسم ہے کہ حقیقی رسم اوسکا نہ ہونا املاک کا ہے اور
حقیقت اوسکی خارج احکام صفات سے ہے رسم فقر صورت زہد ہے اور معنی زہد کے
صرف رغبت دنیا ہے حق تعالی بعضے اولیاؤن کو اپنے قباب عزت مین انظار اغیار سے
پوشیدہ کرتا ہے ظاہری حال اونھونکا لباس غنا سے مبدل ہوتا ہے اسلئے کہ اہل دنیا
ظاہر مین اونھونکو راغبان دنیا سے شمار کرتے ہین اور حال اونھونکا اونپر تا آخر
پوشیدہ رہتا ہے یہہ فقر اور زہد کی حقیقت وصف خاص اور لازم حال صوفی کی ہے
اور مراد اونھونکی یہہ ہے کہ تقلل دنیا سے خوشنود اور ترغیب اور دعوت طالبونکی
صورت فقر کے ساتھ ہے اور اختیار اونھونکا اس بات مین اختیار حق کے ساتھ ہے
نہ طلب حظ اخروی کے ساتھہ۔

سیوم خدام اونکو کہتے ہین کہ وے فقرا اور طالبان حق کی خدمت مین بہ نیت اختیار کرتے

ہین چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کو حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اذا رایت لی طالبا فکن لہ خادما یعنے جسوقت تو دیکھے کوئی میرا طالب پس ہوجا اوسکا خدمت گذار وسے اوقات عمر عزیز کو اپنے بعد ادائے فرایض خدمت مین بزرگونکے صرف کرتے ہین اور اوسکو عبادات نوافل پر مقدم سمجھتے ہین اور طالب ما یحتاج کہ جو شرعیت مین مانع اور مذموم نہ ہووے مداخلت کرتے ہین بعضے پیشہ اور روزگار کرنا اور بعضے بھیک مانگنا اور بعضے فتوحات سے حاصل کرنا اختیار کئے ہین

خادم اور شیخ کے درمیان فرق یہہ ہے کہ خادم در مقام ابرار ہے اور شیخ مقام مقربین مین سر شمار ہے مراد خادم کی خدمت کرنے مین بزرگونکے ثواب آخرت حاصل کرنا ہے اور مراد شیخ کی ذات حق پر قایم رہنا نہ اپنے نفس پر

چہارم عباد اونکو کہتے ہین کہ ہمیشہ وظایف اور عبادات حق مین مشغول ہوتے ہین اور واسطے حاصل کرنے ثواب آخرت کے امید رکھتے ہین یہہ وصف صوفی مین موجود ہے کسواسطے کہ صوفی مبرا و مبرا اشوایب علل اور اغراض سے ہے کہ یہہ لوگ حق کو واسطے حق کے انقیاد چاہتے ہین نہ واسطے ثواب اخروی کے امید رکھتے ہین اور زہاد اور عباد کے درمیان فرق یہہ ہے کہ باوجود ہونے رغبت دنیا کی صورت عبادت کی ممکن ہووے اور عباد اور فقر کے درمیان فرق یہہ ہے کہ باوجود ہونے اغنیا کے عبادت مین بھی قدم آگے ڈالے اور عابد ہووے +

فایدہ سیوم بیعت مسنون ہونیکے بیان مین اگرچہ بیعت زمانہ رسالت مین اکثر شئی کیواسطے تھی لیکن اب ایک مقصد مین منحصر ہے اور یہہ امر اصل غرض کو متضمن ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا یعنے جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھسے اے محمدؐ وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا دست قدرت اونکے ہاتھون پر ہے سو جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہے اور جسنے پورا کیا اوسکو جسپر اللہ سے قول کیا تھا سو عنقریب اوسکو خدائے تعالے اجر عظیم عنایت کریگا اور احادیث مشہورہ مین بھی منقول ہوا ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد مین اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنے صوم وصلواۃ وحج وزکواۃ پر اور گاہے ثبات اور اقرار پر معرکہ کفار مین چنانچہ بیعت الرضوان اور کبھی سنت نبوی پر تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے حریص اور شایق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصار یونکی عورتونسے نوحہ نکرنے پر اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرتؐ نے چند محتاج مہاجرونسے بیعت لی کہ لوگونسے کسی چیز کا سوال نکرین سو اون مین سے کسی شخص کا یہہ حال تھا کہ اگر اوسکا کوڑا گر جاتا تو اپنے گھوڑے سے اوتر کر اوسکو اوٹھا لیتا اور کسی سے کوڑا اوٹھا دینے کا بھی سوال نکرتا تھا اور مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب قول جمیل فی بیان سواء السبیل مین فرماتے ہین اور جسمین شک اور شبہہ نہین وہ یہہ ہے کہ جب ثابت ہو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ بر سبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی سے کمتر تو نہین اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت کمال اہتمام تھا تو اب بیعت کے مسنون ہونے مین کچھہ شک وشبہہ باقی نرہے +

دوسرا یہہ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم زمین مین خلیفہ اللہ تھے اور عالم تھے اوسکے

اللہ تعالیٰ نے اون پر قرآن اور حکمت کو اوتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور امت کے پاک کرنے والے تھے جو جو فعل کہ حضرت نے بنا بر خلافت کی کیا وہ خلفا کے واسطے سنت ہو گیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت کے اور تزکیہ امت کے کیا وہ علمائے راسخین جامع علوم ظاہری و باطنی کے واسطے سنت ہوا تو ہمکو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ وہ کونسی قسم میں سے ہے سو بعضے لوگوں نے یہہ گمان کیا ہے کہ بیعت منحصر ہے قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیوں کی عادت ہے باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً کچھہ نہیں اور یہہ گمان فاسد ہے بدلیل اوسکے جو ہم مذکور کرتے ہیں کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے بیعت لینے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور تمسک بالسنۃ پر اور خود صحیح بخاری میں موجود ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی اور اونکی بیعت کے وقت فرمایا کہ خیرخواہی لازم ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت نے بیعت کی قوم انصار سے سو یہہ شرط کرلی کہ نہ ڈریں امر خدا میں کسی ملامت گر کی ملامت سے اور حق بات بولتے رہیں جہاں رہیں سو انہیں میں سے بعضے لوگ امرا اور سلاطین پر رکھکر بلا خوف رد انکار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے بیعت لی اور شرط کرلی کہ نوحہ کرنے سے پرہیز کریں اور اونکے سوائے بہت امور میں بیعت ثابت ہے اور سب امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہیں تو اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہیں تو حق یہہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے بعضے بیعت خلافت کی اور بعضے بیعت اسلام لانے کی اور بعضے بیعت تقوی کی رسی پکڑنے کی اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد میں رہنے کی اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفا کے زمانہ میں بیعت شرو

تھی خلفائے راشدین کیوقت مین بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تھی کہ داخل ہوتا لوگونکا
اسلام مین اونکے ایام مین بسبب شوکت اور احقاق کے تھا نہ تالیف قلوب اور اظہار
دلیل اسلام پر اور نہ دخول اسلام اپنے خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفائے راشدین
کے سوا اور خلفا کے وقت مین چنانچہ مروانیہ اور عباسیہ کے وقت مین اسواسطے بیعت
اسلام متروک تھی کہ اون مین اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین مین کوشش
بلیغ نکرتے تھے اور اسیطرح تقوی کی بیعت زمانہ خلفا مین متروک ہوگئی تھی خلفاء راشدین
کے زمانہ مین تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک تھی جو نورانی ہو چکے تھے بسبب صحبت نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور متادب ہوگئے تھے آپکے حضور مین تو اونکو کچھ حاجت
نتھی خلفا کی بیعت کی تصفیہ باطن کے واسطے اور خلفا کے سوا اور زمانہ مین بسبب خوف
چھوٹ پڑنے کے اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والونکے ساتھ بیعت خلافت کا گمان
کیا جاوے تو فساد اوٹھے اسلئے بیعت مذکورہ متروک تھی اور اوسوقت مین اہل تصوف
خرقہ دینی کو قایمقام بیعت کے کرتے تھے پھر بعد مدت جب یہہ رسم بیعت کی ملوک اور
سلاطین مین معدوم ہوگئی تو حضرات صوفیہ قدس اللہ اسرارہم نے فرصت کو غنیمت
جانکر سنت پر چنگل مارا معلوم ہووے کہ خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالی علیہم
اجمعین کے زمانہ مین نعمت ظاہری و باطنی ایک جاپر جمع تھی بعد اس زمانہ کے
جب حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے چھے مہینے خلافت کرکے چھوڑ دیا اور
ایسا فرمایا کہ رسول اللہ کے بعد تیس برس تک خلافت ہے بعد سلطنت ہوجائیگی اور
مجھے سلطنت منظور نہیں ہے تب سے تفرقہ پڑا اور خلافت ظاہر بادشاہان اسلام کے
ہاتھ مین رہی اور خلافت دین اور شریعت کے علماء ربانی اور قاضی اور مفتی

کے ہاتھہ مین رہے کہ علم شریعت کے یہہ لوگ خزانہ دار ہین اور خلافت باطنی کہ تزکیہ نفس و تصفیہ قلب ہے اہلبیت رسول اللہ اور سادات عظام و مشایخ کرام کے ہاتھہ مین رہی اور اونھون نے سلسلہ حیدریہ و خلفائیہ مسلمانون مین نعمت باطنی کا جاری ہوا اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرات صوفیہ بعد اندراس رسم بیعت کے بسبب بیعت کے جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کی ہوئی کہ جو سنت مردہ کو جلا وے تو اوسکو اوسکا اجر ملیگا اور اون لوگون کا اجر اوسکو ملیگا جو اس سنت پر چلین پہلے سوال کا جواب اب یون سمجھنا چاہیے کہ بیعت یعنے مرید ہونا سنت ہے واجب نہین اسواسطے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اوسکے سبب سے حق تعالی کی نزدیکی چاہی اور سوال ثانیکا جواب یون معلوم ہوا کہ سنت اللہ یون جاری ہے کہ امور حقیقیہ جو نفوس مین پوشیدہ ہین اونکا ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہوا اور افعال اور اقوال قایممقام ہون ازادہ امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور اوسکے رسول اور قیامت کے امر مخفی ہے تو اقرار ایمانکا بجائے تصدیق قلبی کے قایم کیا گیا چنانچہ رضامندی بایع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کے دینے مین امر مخفی پوشیدہ ہے تو ایجاب اور قبولکو قایممقام رضا کے کردیا سو اسیطرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقوی کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو اوسکے قایممقام کردیا اور یہہ امر واجب ہوا اکثر اس زمانے مین قوم وہابیہ جو حقیقت مین فرقہ ضالہ ہین کہ وے بیعت کے لینے مین انکار کرتے ہین اور اپنے پیر و مرشد سید احمد صاحب کے مخالف ہین اور صراط المستقیم کو ترک کیئے ہین خدا اور رسول کے نزدیک گمراہ مذاہب اربعہ کے نزدیک روسیاہ ہین خدا تعالی اونسے تمام مومنین اہل

سنت وجماعت کو امن و پناہ مین رکھے +

فایدہ چہارم ارباب ولایت کے اقسام اور اونکی تعداد کے بیان مین مصنف مخزن العارفین و مصنف کشف المحجوب قدس اللہ اسرارہم نے بصحبت تمام گروہ حق پژوہ کی بارہ صنف لکھے ہین +

پہلا قطب الاقطاب ایک شخص ہے کہ بارہ قطب زیردست بنزلہ وزیران اور رہینکار اور مدار المہام اوسکے رہتے ہین جب کوئی ایک اونمین سے وفات پاتا ہے دوسرا اوسکی جائے پر اوسیوقت قایم ہو جاتا ہے +

دوسرا غوث ایک ہوتا ہے کہ وہ رتبہ مین قطب سے کمتر ہے +

تیسرا امام دو شخص رہتے ہین کہ وہ رتبہ مین غوث سے کمتر ہین +

چوتھا ابدال سات شخص ہین کہ جو دادرسی مظلومان اور عاجزان ہفت اقلیم کی کیا کرتے ہین اور تین سوستاون ابدال زیردست اونکے رہتے ہین کہ جو پہاڑ اور جنگل مین استقامت رکھتے ہین اور چہل تن ان ابدال سے ہین کہ اونکو ابرار بھی کہتے ہین +

پانچوان اوتاد چہار شخص ہین کہ چار سمت عالم مین ہین سکون زمین وجبال معموری اور آبادی عالم کی اونہین کی ذات سے ہوتی ہے +

چھٹا عمدہ چہار شخص ہین کہ وے درجے مین اوتاد سے کمتر ہین +

ساتوان نقبا تین سو ہین کہ کلمہ حق کا ہمیشہ زبان پر جاری رکھتے ہین +

اٹھوان نجبا ستر شخص ہین کہ اپنے پر تکلیف اور دوسرونکو راحت پہنچاتے ہین +

نوان اخیار سات شخص ہین کہ ہمیشہ دین حق کے مددگار رہتے ہین +

دسوان مکتومہ تمام روے زمین پر چار ہزار رہتے ہین اور اعمال صالحہ سے پنہان ہین

گیارہوان افراد کہ تعداد اونکی حد سے زیادہ ہے وے بڑے دیندار ہین +

بارہوان زہاد کہ عبادت اور تزکیہ نفس مین شب و روز مشغول رہتے ہین اسی گروہ عالیہ مین چار پیر اور چودہ خانوادے مشہور و معروف ہین انکی تفصیل فائدہ پنجم مین لکھی ہے +

فائدہ پنجم سلسلۂ عالیہ اولیاء کرام قدس اللہ اسرارہم کے بیان مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سلسلہ فقرائے طریقت اور سالکان ملت و حقیقت کا ظاہر ہوا بموجب حدیث شریف اَلْعُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیْل یعنے میری امت کے علما جو علم ظاہری و باطنی کے رکھنے والے ہین سو وے مانند انبیاء بنی اسرائیل کے ہین۔ جناب شاہ ولایت آفتاب ہدایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نگین فقر عنایت ہوئی اور تمام سلسلے قادریہ۔ چشتیہ۔ سہروردیہ ۔ رفاعیہ۔ شاذلیہ ابو العلائیہ۔ کلہم حضرت شاہ ولایت سے منسوب ہین۔ سب سے پہلے علم حقیقت و معرفت ہین کہ علم باطنی ہے چار شخص تلقین ہوئے حضرت امام حسن رض حضرت امام حسین رض حضرت خواجہ حسن بصری رض حضرت کمیل ابن زیاد رض کہ اونھون کو چار پیر کہتے ہین بعد ازان حسن بصری رح سے عبد الواحد بن زید اور حبیب عجمی تلقین ہوئے حضرت عبد الواحد سے پانچ اور حضرت حبیب عجمی سے نو خانوادے ظاہر ہوئے جنکو اصطلاحات میں فقیران ہند کے پانچ چشت اور نو قادر بھی کہتے ہین اونکی تفصیل ذیل مین مرقوم ہے +

پانچ خانوادون کا حال

پہلا زیدیان حضرت عبد الواحد بن زید خلیفہ حضرت خواجہ حسن البصری

منسوب ہے یہہ لوگ صحرا و بیابان میں رہا ضرت شاقہ کے ساتھہ مصروف تھے اور چار روز کے بعد میوہ یا گھانس یا صحرائی بوٹی سے افطار کرتے اور کوئی جانداد کو اپنے ہاتھہ سے ایذا نہ پہنچاتے اور دنیائے فانیہ کی محبت میں دل نہ لگاتے اور شہر و قریہ میں نجاتے تھے اکثر متقی تارک الدنیا حافظ قرآن میں مجرد رہتے میں ذکر ارّہ ذکر سرہی انکا طریق ہے وفات آپکی ۲۷ صفر ۱۶۱ھ ہجریہ +

دوسرا عیاضیان حضرت فضیل عیاض خلیفہ حضرت عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے ہمیشہ عمر گرانمایہ اپنی مسافری میں و مجردی میں گذا اور ہرگز کسی سے خواہش اشیاء دنیویہ کی نرکھتے اور جو کچھہ خدا کی طرف سے ملتا اوسی پہ قناعت کرتے رہتے اونکے طریق میں سوال کرنا منع ہے اگر بے مانگے کسی کچھہ دیا افطار کرتے ہیں نہیں تو فاقہ کشی میں اپنی اوقات گذارتے ہیں جو کوئی انکی صحبت اختیار کرے تو عیال و اطفال کو ترک کردیوے اور کوئی چیز کی امید و تمنا دلمیں نرکھے وفات آپکی ۳ ربیع الاول ۱۸۷ھ ہجریہ +

تیسرا ادہمیان حضرت ابراہیم ادہم خلیفہ حضرت فضیل عیاض رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے جذبۂ شوق الٰہی میں شہر بلخ کی بادشاہت چھوڑ کر تجرد و تنہائی کو اختیار کیا اور تزکیہ نفس و تصفیہ باطن میں کوئی سبقت اپنے زمانے کے معصوم لوگوں سے لیگئے اور بڑے مشہور آفاق ہوئے آپ ژندہ پوش یعنے گدڑی پہنتے تھے آخر ایک مرید کو عنایت کئے اُس نے اپنے مرید و نکو نام ادہمیان مشہور کیا کبھی مانگتے نہیں اگر کچھہ ملگیا تو رفیق یا مسکین کو دیا اور اوسکے طفیل میں خود بھی سات لقمے کہائے ہمیشہ ذکر خفی اخفی انکا طریق ہے وفات آپکی ۲۶ جمادی الاول ۱۶۲ھ ہجریہ

چوتھا ہبیریان حضرت ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ سے منسوب ہے جو واسطہ بین حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی سے بلکہ ابراہیم ادہم کو پہنچتا ہے مخلوق کے ساتھ صحبت کم رکھتے ہین اور شب و روز گوشہ تنہائی مین عبادت کرتے ہین اور بعد چار روزہ کے گھاس یا درختونکے پتے یا پھلون سے افطار کرتے ہین اونکے طریق مین ہمیشہ باوضو رہنا حضور قلب سے نماز گذارنا توکل پر دھیان رکھنا ہے اگر کسی نے کچھہ دیا اوسے قبول نہین کرتے بلکہ دوسرونکو بخش دیتے ہین وفات آپ کی ۷ شوال سنہ ۲۸۷ ہجریہ +

پانچوان چشتیان حضرت خواجہ اسحاق چشتی سے منسوب ہے جو واسطہ بین خواجہ ممشاد دینوری سے بلکہ حضرت ہبیرہ بصری کو پہنچتا ہے ریاضت و عبادت مین ہمیشہ مشغول رہتے ہین صحرا یا قریہ مین اپنی سکونت رکھتے ہین لکھتے ہین کہ جب حضرت ابو اسحاق چشتی کو پیر کی طلب پیدا ہوئی تب چشت سے کہ ایک قریہ ایران مین بغداد کے نزدیک ہے وہان سے سفر کرکے حضرت ممشاد علو دینوری کے حضور بغداد مین آئے اور بیعت کی آپنے فرمایا کہ تم سے پنجتن خواجگان چشت پیدا ہوونگے اول خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمۃ اللہ دوم خواجہ احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ سیوم خواجہ ابو محمد چشتی چہارم خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی پنجم خواجہ قطب الدین مودود چشتی ہین انکا طریقہ وجد و حال کرنا سماع کا سننا ہمیشہ باوضو مجلس مین بیٹھنا اغنیا سے زیادہ فقیرونکی تعظیم کرنا ہے وفات آپ کی ۱۴ ربیع الآخر سنہ ۳۲۹ ہجریہ +

نوخانوادون کا حال

پہلا حبیبیان حضرت حبیب عجمی خلیفہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ

سرہا سے منسوب ہے اکثر پہاڑ یا جنگل میں اپنا مسکن بناتے ہیں اور ہفتہ میں روز کے کچھ
سے افطار کرتے ہیں اور کپڑا ستر عورت سوجب پہنتے ہیں اونکے خلیفہ شیخ حمید اور
شیخ ابراہیم مکی سے یہہ سلسلہ آغاز ہوا ہے وفات آپکی ۲۰ ربیع الآخر ۱۰۵۱ ہجریہ
دوسرا طیفوریان حضرت بایزید بسطامی سے منسوب ہے نام اپنا طیفور
شامی بن عیسی تھا آپ خلیفہ حضرت حبیب عجمی کے ہیں فقر میں مراتب بلند اور مدارج
ارجمند رکھتے ہیں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی روحانی توجہ آپکو ہوتی تھی اور
امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہ سے بھی خرقہ خلافت کا آپکو ملا ہے اس خانوادے کے
فقرا کا لباس چار طرح کا ہے اول شکر پارہ مختلف رنگ کا سو شیخ مشغول کو عنایت
ہوا دوم ہزار میخی چار گوشہ سو شیخ محمد مغربی کو عطا ہوا سیوم ژندہ سو شیخ
احمد کو ملا چہارم مربع خشت قلندریہ جو چیتھڑوں کو جمع کرکے نمازی بناتے اونکو ٹکڑے کر
سیتے ہیں سو شیخ ابراہیم نے حاصل کیا وفات آپکی ۴ شعبان ۲۶۱ ہجریہ
تیسرا کرخیان حضرت معروف کرخی قدس اللہ سرہ سے منسوب ہے جو واسطہ ہیں
حضرت خواجہ داؤد طائی سے بلکہ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ اسرارہم کو
پہنچتا ہے محبت دنیوی کو ترک کرتے ہیں اور تجرید میں اپنی زندگانی بسر کرتے ہیں
چونکہ طریقے میں ہیں اونہوں نے اپنے باپ دادا کی نسبت ترک کرکے خود کو کرخیان
مشہور کیا تمام روز عزلت میں بیٹھنا شام کو نہا کر عبادت میں مشغول ہونا کسی سے کچھ
نہ مانگنا صبر و شکر سے خاموش رہنا انکا شیوہ ہے وفات آپکی ۲ محرم ۲۰۰ ہجریہ
چوتھا سقطیان حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ سے منسوب ہے
صایم الدہر و قایم اللیل خلوت میں ہمیشہ رہتے ہیں اور بعد تین روز کے کچھ چیز

طلب کرے اوس سے افطار کرتے ہیں آپ شیخ معروف کرخی کے خلیفہ ہیں ابتدا میں فقط
تین صاحبوں نے آپ سے اجازت درویشگی کی لی تھی تا نفس کشی حاصل ہووے
وفات آپکی ۱۳ رمضان سنہ ۲۵۳ ہجریہ

پانچواں جنیدیاں حضرت خواجہ جنید بغدادی سے منسوب ہے یہ بزرگ حضرت
خواجہ سری سقطی قدس سرہ کے خلیفہ ہیں ابتدا میں بارہ ۱۲ شخص حضرت کے مرید ہوئے
جنیدیان کے نام سے مشہور ہوئے اون میں شیخ عمر بن عثمان اور شیخ محی الدین
منصور تلامذہ حضرت امام ابو نعمان رحمہ اللہ علیہ کے تھے ایک ہفتہ کے بعد افطار کرنا
فقط بھاجی پات کی قسم سے کھانا حیوانات کو ستانا انکا طریقہ ہے اکثر جنگلوں اور
پہاڑوں میں گوشہ نشین اور آدمیوں کی صحبت سے دور رہتے ہیں وفات آپکی ۲۷
رجب سنہ ۲۹۸ ہجریہ

چھٹا گازرونیاں حضرت ابو اسحاق گازرونی قدس سرہ سے منسوب ہے آپ
خلیفہ حسین ابو علی الاکار کے ہیں اور وہ حضرت ممشاد علو دینوری اور وہ حضرت خواجہ
جنید بغدادی قدس سرہ کے دیکھنے والے ہیں آپکو عبد اللہ خفیف سے بھی نعمت ملی ہے
اور طبل و علم رکھنے کی اور بیرق لگانے کی روش آپ سے نکلی ہے وفات آپکی
ذیقعدہ سنہ ۴۲۶ ہجریہ

ساتواں طوسیاں حضرت علاؤ الدین طوسی سے منسوب ہے آپ خلیفہ وجیہ الدین
ابو حفص بن عمویہ طوسی کے اونکے مرشد خواجہ عبد اللہ خفیف اونکے مرشد خواجہ
احمد دینوری اونکے مرشد خواجہ علو ممشاد دینوری اور اونکے مرشد حضرت سید الطائفہ
جنید بغدادی قدس اللہ اسرارہم ہیں اکثر سادات کیطرف انکی رغبت ہوئی ہے اور

صاحب وجد وحال ہوتے ہین مجاہدہ اور ریاضت مین بڑی کوشش کرتے ہین جنکی وجہ
خدا سے ملا سوسن کا قوا و رغبتی فقر پر برابر تقسیم کرتے ہین اس خانوادیکے اشخاص ہر
بشر کی تعظیم بجالاتے اور دوست و دشمن مین تفرقہ نہین کرتے وفات آپکی +

آٹھوان سہروردیان

حضرت خواجہ ابونجیب سہروردی نسبت
اس خانوادے کی نو واسطے سے حضرت حبیب عجمی کو پہنچتی ہے نام ابونجیب سہروردی
الدعو ضیاء الدین شیخ وجیہ ابوحفص بن عمویہ کے بلکہ حبیب عجمی تو چہار پشت سے جاملے
ہووے کہ شیخ نجم الدین کبریٰ فردوسی اور علاؤ الدین طوسی دونون بھائی تھے خدا
طلبی ریاضت کشی تقوی اور سلوک مین باہم عمر گذار دیتے آخر دونون شیخ ضیاء الدین
ابونجیب سہروردیکے حضور مین گئے جو پیر سے مرتاض کامل تھے عرض کیا کہ عمر آخر
ہوگئی اب تک مراد نہ ملی آپ دستگیری کیجئے ابونجیب سہروردی نے فرمایا کہ مین
بھی اس تلاش مین بوڑھا ہوگیا مگر اب تک کوئی پیر کامل نہ ملا سنتا ہون کہ شیخ
وجیہ الدین ابوحفص عمر بن محمد عمویہ طوسی شیخ کامل ہین چلو اونسے بیعت کیجئے جب
تینون صاحب شیخ طوسی کے حضور مین گئے اونھون نے ابونجیب اور علاؤ الدین
کو مرید کیا اور ساتوین روز خرقہ خلافت عنایت فرمایا اور نجم الدین کبریٰ کا ہاتھ
حضرت ابونجیب کے ہاتھ مین دیکر کہا کہ اسکا حصہ تمہارے پاس ہے تم اسکو مرید کرو
خلافت دو کہ تمہارا نام ان سے روشن ہوویگا غرض ابونجیب نے انکو مرید کیا اور
ساتوین روز خرقہ عنایت فرمایا اس خانوادیکے فقرا ریاضات شاقہ مین اپنی عمر
کم صرف کرتے اور گوشہ تنہائی مین یاد حق کی کیا کرتے اور کوئی دم بغیر یاد حق کے
خالی غفلت مین نہین کھوتے وفات آپکی بارہوین جمادی الثانی سنہ ۵۶۳ ہجریہ +

نواں فردوسیاں حضرت نجم الدین فردوسی قدس سرہ سے منسوب ہے اور
آپ پیر زادے خلیفہ ابو نجیب سہروردی کے ہیں طوسیاں فردوسیاں اور سہروردیاں
بھی ایک ہی خرقہ میں داخل ہیں ذکر جہر انکا طریق ہے وفات آپکی ۱ جمادی الاولی
سنہ ۶۱۸ ہجری ہے +

فائدہ ششم گروہ یا خاندان کے بیان میں معلوم ہووے کہ حق تعالی کے فضل
و احسان سے اصل فیض کا دریا ذات خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے
اور آپ کی آل و اصحاب فیوضات ظاہری و باطنی و معرفت و ایمان کے چشمہ و دریائے
مواج ہیں انکے تابعین اور پیروان اسی دریا کی نہریں ہیں جو قیامت تک
آپکی امت مرحومہ میں جاری ہے چنانچہ سلسلوں کا فیض سادات کرام کے خاندان نسبی
اور خلفائیہ سلسلوں کا انوار مشایخوں کی بیعت سے حاصل ہوتا ہے مشایخان ہندوستان
لکھتے ہیں کہ اصل ہفت گروہ فقر کے حضرت علی بن ابی طالب سے فیض یاب ہوئے
اونسے چودہ خانوادے مشہور ہوئے اور اونہوں سے نو دو نو یعنے ایک کم سو خاندان ودہات
کے گروہ طریق پیدا ہوئے اون ہفت گروہ کے موجد سر چشمۂ عرفان و فیض سات
ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت خواجہ
حسن بصری رضی اللہ عنہ حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ جنکو چار پیر
بھی کہتے ہیں پانچویں حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ چھٹے حضرت قاضی
شریح رضی اللہ عنہ ساتویں حضرت خواجہ عبداللہ علمبردار رضی اللہ عنہ یہہ سات گروہ کے
بزرگونکے نام ہیں بعضوں نے حسنین کے عوض سلمان فارسی و ابوذر غفاری کو
ہفت گروہ میں داخل کئے ہیں واللہ اعلم اور چودہ خانوادوں کا تذکرہ پانچویں

فائدے ہین مذکور ہوا اب خاندانونکا بیان کتاب اسرار الاولیا و بالاسرار و رسائل
مشائخین معتبرہ سے لکھے جاتے ہین اوس مین اکتالیس خاندانونکا حال بیان ہے جو بلاد
ہندوستان و عرب و عجم کے فقراؤن مین مشہور و معروف ہین چونکہ بنا خاندانکا اقدم
جدیہ سلسلے کے شجرون مین لکھا جاتا ہے اس لیئے خلفائیہ سلسلونکو بلفظ خانوادہ
مشہور ہے لیکن یہان اصل چودہ خانوادون سے التباس ہوتا ہے اسلئے دیگر
کے خانوادون کو بلفظ خاندان لکھا ہے کوئی بزرگ نے کئی مشائخون سے بیعت کی ہے
اور اس بزرگ سے پھر کئی صاحبونکو نعمت بیعت ملی اور اختلاف کا باعث یہ معلوم
ہوتا ہے کہ اس بزرگ نے اپنے اول یا دوم مرشد کا نام اور شجرہ اپنے اول یا دوم
خلیفہ کو عنایت فرمایا بعد سوم یا چہارم مرشد کا نام اور سلسلہ اپنے سوم یا چہارم خلیفہ کو عنایت کیا اسلیئے
منشا اختلاف کا ظاہر ہوا یہان کتابون سے جو تحقیق کو پہنچا سو اس فقیر نے لکھا ہے کچھ سنا سنایا نقل نہین کیا

پہلا خاندان اویسیہ حضرت خواجہ اویس قرنی بن عامر یمنی سے منسوب ہے
نبی علیہ السلام کے زمانے مین آپ موجود تھے مگر غلبہ وجد و حال کے باعث ملاقات
جسمانی میسر نہوئی آپکو خیر التابعین لکھتے ہین اور نسبت باطنی حضرت علی کرم اللہ
وجہہ سے تھی اکثر اصطلاح مین فیض اویسیہ اوسے بولتے ہین جو بغیر ملاقات کے روحانی
نسبت صاحب قبر سے حاصل ہووے خواب مین یا مراقبہ مین مشاہدہ ہو جاوے
وفات ۳ رجب ۳۷ھ ہجری

دوسرا خاندان خضریہ خواجہ احمد خضروی سے منسوب ہے اور وہ خلیفہ تھے
خواجہ محمد وصال کے مگر نعمت باطنی آپکو حاتم اصم سے ملی اونکو شقیق بلخی سے اونکو
خواجہ ابراہیم ادہم سے ابو حفص عمرو حداد نے آپکی صحبت حاصل کی ہے وفات آپکی

سنہ ۲۱۶ ہجریہ قبر بلخ مین ہے

تیسرا خاندان نوریہ شیخ ابوالحسن نوری سے منسوب ہے، آپنے خواجہ سری سقطی سے ارادت کیئے مگر خرقہ خلافت خواجہ جنید بغدادی سے پائے اندھیرے مکان مین بات کرتے تو آپکی دہن مبارک سے نور ظاہر ہوتا سارا مکان روشن ہوجاتا تھا وفات آپکی سنہ ۲۹۵ ہجریہ +

چوتھا خاندان حلاجیہ خواجہ حسین منصور حلاج سے منسوب ہے، وہ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کے تھے جذب و حال غالب تھا راز فاش کردیا آخر پر سر دار اپنی جان فدا کی اور جو بادشاہ کا بھید لوگون مین ظاہر کرتا ہے اسیطرح سزا پاتا ہے وفات آپکی ۲۵ ذیقعدہ سنہ ۳۰۹ ہجریہ

پانچوان خاندان طاؤسیہ شیخ ابوالخیر اقبال حبشی سے منسوب ہے، انکا لقب طاؤس الحرمین تھا وفات آپکی سنہ ۳۴۳ ہجریہ قبر شریف مکہ معظمہ مین ہے +

چھٹا خاندان قشیریہ ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن القشیری سے منسوب ہے علم حدیث اور سلوک و تصوف مین کامل تھے خلیفہ شیخ علی دقاق کے تھے اور وے شیخ ابوالقاسم نصیر آبادی سے اور وے شیخ ابوبکر شبلی سے اور وے سید الطایفہ جنید بغدادی سے ملتے ہین وفات آپ کی ۶ ربیع الاول سنہ ۴۶۵ ہجریہ +

ساتوان خاندان حمویہ شیخ ابوعبداللہ الحمویہ سے یہہ سلسلہ نکلا ہے وہ مرید اور خلیفہ شیخ ابوعلی کے تھے اور وہ شیخ ابوالقاسم سندوسی کے وہ شیخ ابومحمد رویم کے اور وہ سید الطایفہ شیخ جنید بغدادی سے ملتے ہین علوم ظاہری و باطنی مین دریا کے مانند خضر سانی کرتے تھے تسبیح مصلا شانہ و مسواک ہمیشہ ساتھ رکھتا

انکا طریق ہے +

آٹھوان خاندان انصاریہ شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری پیر ہراۃ سے نکلا ہے وہ مرید و خلیفہ خواجہ ابو الحسن خرقانی کے تھے انکو تربیت باطنی روحانی سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی سے تھی اور ظاہری خرقہ خلافت شیخ ابو محمد حریری سے ملا ہے اور وہ خلیفہ جنید بغدادی کے ہین بعد وفات خواجہ جنید کے انکے جانشین ہوئے فقہ اور حدیث و تصوف مین امام زمانہ تھے وفات آپکی ۹ ربیع الاول ۴۸۱ھ ہجریہ +

نوان خاندان جامیہ شیخ الاسلام خواجہ احمد جام سے منسوب ہے وہ مرید و خلیفہ ابو سعید بن ابو الخیر کے اور وہ خواجہ ابو الفضل بن حسن سرخسی کے اور وہ خواجہ ابو نصر سراج طوسی کے اور وہ خواجہ ابو محمد مرتعش کے اور وہ سید الطایفہ خواجہ جنید بغدادی کے ہین قطب الاسلام ابو النصر آپکی کنیت ہے اولاد مین حسینی ہین عبد اللہ انصاری کے پوتے تھے وفات ۵۳۶ھ ہجریہ قبر شریف موضع جام تعلقہ ہراۃ مین ہے +

دسوان خاندان وفائیہ تاج العارفین سید ابو الوفا کردی سے نکلا ہے اور وہ مرید سید محمد شبنکی حسینی کے اور وہ شیخ ابو بکر ہوازنی کے اور وہ شیخ محمد سہل تستری کے وہ شیخ سہل بن عبد اللہ تستری کے وہ شیخ ابو الرجا عطار کے وہ شیخ فضیل بن عیاض کے وہ شیخ عبد الواحد بن زید کے وہ خواجہ حسن بصری کے خلیفہ ہین آپ قطب الوقت کبار مشایخین سے تھے اور حضرت غوث الصمدانی محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز آپکی مجلس مین اکثر تشریف لاتے تھے وفات ۵۰۱ھ ہجریہ قبر شریف موضع قلمینا تعلقہ بغداد مین ہے +

گیارہوان خاندان قادریہ حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی سے منسوب ہے، روحانی توجہ آپکو شیخ احمد اسود دینوری سے اور انکو شیخ علو ممشاد دینوری سے اور انکو سید الطایفہ خواجہ جنید بغدادی سے نعمت ملی ہے اور ظاہر مین خرقہ خلافت حضرت مصلح الدین ابو سعید المبارک المخزومی سے پہنچا اور انکو شیخ ابو الحسن علی قریشی الهنکاری سے اور انکو شیخ ابو الفرح طرطوسی سے اور انکو شیخ ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز یمنی سے اور اونکو سید الطایفہ خواجہ جنید بغدادی سے ملا ہے اور شجرون مین اکثر مشایخ کے جدیہ سلسلہ بھی حضرت کا لکھتے ہین آپکے والد سید نور الدین ابو صالح موسی جنکے دوست انکے والد سید عبد اللہ اونکے والد سید یحیی زاہد اونکے والد سید محمد اونکے والد سید داؤد الامیر اونکے والد سید موسی اونکے والد سید عبد اللہ ثانی اونکے والد سید موسی الجون اونکے والد سید عبد اللہ محض اونکے والد سید حسن المثنی اونکے والد حضرت امام حسن مجتبی ابن علی المرتضی رضوان اللہ علیہم اجمعین ہین اور آپکی والدہ ام الخیر فاطمہ بنت سید عبد اللہ صومعی الحسینی تھے اس لئے آپکو الحسنی و الحسینی کہتے ہین وفات ۱۷ ربیع الآخر ۵۶۱ھ کو ہوئی قبر شریف بغداد مین ہے*

بارہوان خاندان رفاعیہ احمدیہ سید احمد الکبیر الرفاعی سے منسوب ہے آپکو خرقہ خلافت شیخ علاء الدین علی الواسطی سے ملا اونکو شیخ ابو الفضل بن کامخ سے اونکو ابو علی علام سے اونکو شیخ علی البازیاری سے اونکو شیخ علی العجمی سے اونکو شیخ ابو بکر شبلی سے اونکو سید الطایفہ جنید بغدادی سے ملا ہے آپ شیخ منصور الزاہد بطایحی سے ارادت رکھتے تھے کہ انکو خلافت شیخ خالد رویانی سے اونکو ابو سعید بخاری انصاری سے اونکو شیخ علی ترمذی سے اونکو شیخ ابو القاسم سندوسی سے اونکو شیخ ابو محمد رویم سے انکو

سید الطایفہ جنید بغدادی سے ہے اور جدی سلسلہ آپکا امام موسی کاظم سے ملتا ہے کہ
ابنہ سید ابراہیم ابنہ سید موسی ابنہ سید احمد ابنہ سید حسین ابنہ سید محمد ابنہ سید حسین ابنہ
سید علی ابنہ سید حازم ابنہ سید ثابت ابنہ سید یحیی ابنہ سید نور الدین ابو الحسن علی
ابنہ سید احمد الکبیر الرفاعی وفات ۲۲ جمادی الاول ۵۷۸ھ ہجریہ سینج اپنے منہ مین جلانا
تلوار و بوسن مارنا کا نپنج سنبل کھانا آپکا طریقہ فقراون مین جاری ہے +

تیرہوان خاندان مغربیہ مدینیہ حضرت شیخ ابو مدین شعیب مغربی سے
منسوب ہے وہ مرید خلیفہ شیخ ابو یعزی مسعود مغربی کے تھے اور وہ شیخ فقیہ ابو الحسن
علی بن حرازم کے وہ شیخ ابو بکر معافری کے اور وہ شیخ امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد
غزالی کے اور وہ شیخ الحرمین ابو المعالی عبد الملک کے اور وہ رکن الاسلام ابو محمد عبید اللہ
جوینی کے اور وہ شیخ ابو طالب مکی کے اور وہ شیخ ابو بکر شبلی کے اور وہ سید الطائفہ
جنید بغدادی کے تھے رضی اللہ عنہم وہ اپنے زمانے کے قطب تھے اور شیخ العارف گنج
بخش احمد کھٹو گجراتی انکے سلسلے مین سے تھے وفات ۵۹۰ھ ہجریہ قبر شریف مصر مین
قلعہ سے باہر برکۃ الفرس کے پاس ہے +

چودہوان خاندان یسویہ منسوب بشیخ احمد یسوی سے ہے جو ترکستان کے
پیر کبیر مشہور ہین وہ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی کے تھے وہ خواجہ ابو علی
فارمدی کے وہ خواجہ ابو القاسم گرگانی کے اور وہ شیخ عثمان مغربی کے اور وہ شیخ علی
کاتب کے اور وہ شیخ علی رودباری کے اور وہ سید الطائفہ جنید بغدادی کے ہین اور دوسرے
نسبت اویسیہ خواجہ ابو الحسن خرقانی سے روحانیت کی خواجہ بایزید بسطامی کو پہنچی ہے
اور بظاہر خرقہ خلافت خواجہ ابو الحسن خرقانی کو خواجہ ابو المظفر ترک طوسی سے ملا ہے

اور نسبت جدی آپکی علوی ہے اس طرح پر کہ شیخ احمد لیسوی بن ابراہیم بن محمود البا ثر بن افتخار بن عثمان بن موسی بن یونس بن ہارون بن عمر بن اسحاق بن یاسین بن عبد الرحمن بن اسمعیل بن ابو محمد بن عبد الجلیل بن ابراہیم الملقب عبد الفتاح بن الامیر ابو محمد الحنفیہ بن علی المرتضی کرم اللہ وجہہ وفات آپکی ۵۶۲ھ ہجریہ قبر شریف موضع یسی ضلع ترکستان میں ہے

پندرہواں خاندان بکتاشیہ منسوب حاجی بکتاش ولی سے ہے

نام مشہور انکا شیخ عدی بن موسی برقی ہے مرید وخلیفہ شیخ حمید اندلسی کے وہ شیخ جعفر بن الیاس کے وہ شیخ محمد طائی کے وہ شیخ ابو الحسن علی قرار بیکے وہ شیخ موسی وینوری کے وہ شیخ ابو الفتح حمصی کے وہ شیخ اسعد التیس کے وہ شیخ جعفر کوفی کے وہ شیخ المقدم قاضی شریح کے اور وہ حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کے ہیں آپ سید علوی امیر محمد الحنفیہ کی اولاد سے ہیں روم کے ملک میں مشہور اولیاؤں میں سے ہیں وفات ۱۳ ربیع الاول ۳۵۹ھ ہجریہ

سولہواں خاندان بدویہ سطوحیہ شیخ شریف شہاب الدین ابو العباس احمد بدوی سے منسوب ہے مرید وخلیفہ شیخ شریف بدر الدین حسن المغربی کے تھے وہ شیخ عبد الجلیل نیشاپوری کے وہ شیخ عبد المجید ہرویکے وہ شیخ عبد المجید غوریکے وہ شیخ ابو الحسن علی طرابلسی کے وہ شیخ احمد سقا کنانی کے وہ شیخ ابو القاسم محمد سراجی کے وہ شیخ ابو طاہر عبد الرزاق اندلسی کے وہ شیخ عبد القدوس سوسی کے وہ شیخ محمد بن یوسف مغربی کے وہ شیخ احمد توریزی کے وہ خواجہ حبیب عجمی کے اور وہ خواجہ حسن بصری کے اور وہ حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کے ہیں آپ سید حسینی ہیں امام علی موسی الرضا سے سلسلہ نسب کا ملتا ہے صاحب کرامات عالیہ بلاد عرب میں مشہور ہیں وفات

۱۲ ربیع الاول ۶۵۶ھ ہجریہ

سترواں خاندان رسوقیہ سید ابراہیم برہان الدین رسوقیہ سے منسوب ہے وہ خلیفہ شریف عبد السلام بن مشیش کے تھے وہ ابو مدین شعیب مغربی کے تھے قدمائے مشائخ اسکندریہ سے صاحب وجد وحال تھے اونکو نعمت شیخ ابو القرشی مغربی سے ملی ہے انکو ابو ایوب ساریہ سے انکو شیخ عبد الجلیل تلمسانی سے انکو شیخ ابو الفضیل جوہری سے اونکو شیخ ابو عبد اللہ حسن جوہری سے انکو شیخ ابو الحسن نوری سے اونکو سری سقطی سے اونکو شیخ معروف کرخی سے نعمت ملی ہے آپ سادات حسینی سے ہیں سید برہان الدین ابراہیم ابو محمد رسوقیہ بن یوسف بن محمد بن ابو اسحاق النجا بن زین العابدین بن عبد الخالق بن محمد ابو الطیب بن عبد اللہ الکاظم بن عبد الحق بن ابو القاسم اوریس جعفر الثانی بن علی النقی بن امام محمد تقی بن امام علی موسی الرضا رضی اللہ عنہم اجمعین وفات ۲ جمادی الثانی ۶۷۶ھ ہجریہ

اٹھارواں خاندان شاذلیہ شیخ سید نور الدین ابو الحسن علی شاذلی سے منسوب ہے، وہ شیخ شریف عبد السلام بن مشیش کے خلیفہ ہیں وہ شیخ شرف الدین عبد الرحمن مدنی سے وہ شیخ تقی الدین صوفی الفقیر سے وہ شیخ ابو الحسن علی سے وہ شیخ تاج الدین سے وہ شیخ شمس الدین سے وہ شیخ قطب الدین محمود قزوینی سے وہ شیخ ابو اسحاق ابراہیم بصری سے وہ شیخ ابو القاسم سیروانی سے وہ شیخ فتح السعود سے وہ شیخ سعید قیروانی سے وہ شیخ ابو محمد جابر دی سے وہ حضرت امام السبط حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے ملتے ہیں اور نسب جدی آپکا امام حسن المجتبی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے سید ابو الحسن شاذلی بن عبد اللہ بن عبد الجبار بن تمیم بن ہرمز بن حاتم بن

قطفی بن یوسف بن یوشع بن ورد بن لبطال بن احمد بن محمد بن عیسی بن محمد بن حسن المثنی بن امام حسن المجتبی رضی اللہ عنہم وفات غرہ ربیع الاول ۵۴۲ھ ہجریہ قبر شریف صحرائے ریگستان شور چار منزل مکہ معظمہ سے جب آپکو دفن کئے تو اس زمین کا کھارا پانی شیریں ہو گیا۔

اونیسواں خاندان بدریہ عالیہ شیخ بدر الدین عمر شاذلی سے منسوب ہے

وہ خلیفہ تھے شیخ ابو العباس احمد حرشی کے وہ شیخ علی ابن خلیل مرضی کے وہ ابو عبد اللہ محمد بن شعیب مغربی تلمسانی کے وہ شیخ شہاب الدین احمد الزاہد کے وہ شیخ عملان واسطی کے وہ شیخ فضالت دیلمی کے وہ شیخ ابو علی زرکانی کے وہ شیخ عیود دیرازی کے وہ شیخ ابو العطار نفیس یحیی کے وہ شیخ ابو الوقت ابو بکر الاشبلی کے وہ شیخ القوام ابو القاسم جندان خرازی کے وہ شیخ ابو الیسر تعلبی کے وہ شیخ محفوظ زرقی کے وہ شیخ دینار ساعدی کے وہ شیخ ابو محمد نافع کے وہ حضرت امام حسین بن علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کے خلیفہ تھے اور آپ سادات حسینی زیدیہ سے ہیں بلاد روم و شام و عراق و عرب میں مشہور بکرامات عالیہ ہیں سلسلہ نسب جدی یہ ہے سید بدر الدین عمر شاذلی بن حسن بن یوسف بن علی بن یعقوب بن محمد سالم بن یحیی بن زید بن عیسی بن حسین بن علی بن محمد بن عیسی مختفی بن زید الشہید بن امام السجاد علی زین العابدین بن امام حسین بن علی المرتضی رضی اللہ عنہم وفات آپ کی ۲۴ جمادی الثانی ۳۹۹ھ ہجریہ۔

بیسواں خاندان کبرویہ خوارزمیہ مخدوم الاعظم میر سید حسین خوارزمی سے منسوب ہے

خلیفہ شیخ المعمر بابا یوسف کوہی کے تھے وہ ابو الانجاب شیخ نجم الدین

کبریٰ کے وہ شیخ اسمعیل قصری کے وہ شیخ محمد امان کے وہ شیخ داؤد بن محمد خادم الفقراء کے وہ ابو العباس بن ادریس کے وہ شیخ ابو القاسم بن رمضان کے وہ شیخ ابو یعقوب طبری کے وہ شیخ ابو عبد اللہ عثمان مکی کے وہ شیخ ابو یعقوب نہر جوری کے وہ شیخ ابو یعقوب سوسی کے وہ شیخ عبد الواحد بن زید کے وہ خواجہ حسن بصری کے اور شیخ کمیل بن زیاد سے بھی انکو نعمت ملی تھی اور شیخ نجم الدین کو طامۃ الکبریٰ بھی لقب ہے کہ جمیع علوم معقول و منقول کے مباحثے میں سب پر غالب ہوتے تھے وفات ۱۰ جمادی الاول ۶۱۸ ہجریہ اور سید حسین خوارزمی ماوراءالنہر میں مشہور اور سلاطین اس ملک کے آپکے معتقد تھے نسبت جدی حسینی موسوی ہے سید حسین خوارزمی بن سید محمد ہادی بن سید عبد اللہ بن سید جعفر بن سید علی بن سید قاسم بن سید محمد بن سید طاہر بن سید موسی بن سید اصغر بن سید ابراہیم المجاب بن امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ وفات آپکی ۱۰ شوال ۸۵۳ قبر شریف موضع اور گنج میں ہے +

اکیسواں خاندان زاہدیہ خواجہ بدر الدین زاہد سے منسوب ہے، وہ مرید و خلیفہ خواجہ فخر الدین زاہد کے وہ خواجہ صدر الدین محمد روزبہان کے وہ خواجہ عبد الکریم ابو القاسم خطیب کے وہ خواجہ ابو بکر محمد خطیب کے وہ خواجہ ابو اسحاق کازرونی کے وہ خواجہ حسین باذیار کے وہ شیخ ابو عبد اللہ محمد خفیف کے وہ خواجہ ابو محمد رومی کے وہ سید الطائفہ خواجہ جنید بغدادی کے خلیفہ ہیں وفات شیخ ابو اسحاق کازرونی کی ۱۹ ذیقعدہ ۴۲۶ ہجریہ اور قدیم شجرہ میں لکھا ہے کہ خواجہ ابو اسحاق کازرونی کو ابو علی حسین الاکار سے اور انکو خواجہ ممشاد دینوری سے اور انکو سید الطائفہ جنید بغدادی سے نعمت ملی تھی +

بائیسواں خاندان عطاریہ خواجہ فرید الدین عطار سے منسوب ہے، وہ مرید وخلیفہ شیخ برہان الدین ابو محمد صنعا ہمدانی کے وہ شیخ سید ابو الرضا فضل الدین حسینی کے وہ سید عماد الدین ابو الصمصام حسینی کے وہ شیخ ابو القاسم بن رمضان کے وہ شیخ ابو یعقوب طبری کے وہ شیخ ابو عبد اللہ مکی کے وہ شیخ ابو یعقوب نہر جوری کے وہ شیخ ابو یعقوب سوسی کے وہ شیخ عبد الواحد بن زید کے خلیفہ ہیں اونکو نعمت کمیل بن زیاد سے اور اونکو خواجہ حسن بصری سے حاصل ہوئی خواجہ عطار قریہ کدکن تعلقہ نیشاپور سے ہیں ۸۵ برس نیشاپور میں رہے اکابر مشائخین کو دیکھے تذکرۃ الاولیا منطق الطیر اسرار نامہ وغیرہ کتب آپکی تصنیف سے ہیں آپ سادات حسینی میں سے تھے خواجہ فرید الدین عطار بن خواجہ ابراہیم نیشاپوری بن محمد بن فضایل بن عبد اللہ بن ابو الخیر بن علی بن خالد طیب بن ابو الفتح بن محمد بن ابو بکر علی بن عبد اللہ بن اسمعیل الاعرج بن امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ وفات ۲۸ ذی الحجہ سنہ ۶۲۲ ہجری شہادت کفار کی جنگ میں ہوئی عمر شریف ۱۱۴ سال کی تھی۔

تیئیسواں خاندان صفویہ یہ شیخ صفی الدین اسحاق اردبیلی سے منسوب ہے وہ خلیفہ اور داماد شیخ زاہد ابراہیم گیلانی کے تھے وہ شیخ سید جلال الدین تبریزی کے وہ شیخ شہاب الدین اہری کے وہ شیخ رکن الدین سنجاسی کے وہ شیخ قطب الدین اہری کے وہ اعظم خلفا شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی کے تھے چار واسطوں سے شیخ جنید بغدادی کو پہنچتا ہے عراق وخراسان میں یہہ سلسلہ بہت مشہور رہا ہے جو آپکے سلسلہ میں داخل ہوا صاحب کمال بنا سلسلہ نسب شیخ صفی الدین اسحاق اردبیلی بن امین الدین جبرئیل بن صالح بن قطب الدین حسن بن صلاح الدین

بن رشید الدین جعفر بن محمد الحافظ بن عوض الخواص بن قیرو زرشاہ بن محمد اسمٰعیل بن محمد بن احمد بن قاسم بن حمزہ بن امام موسی الکاظم رضی اللہ عنہ وفات آپکی ۲۰ ذیقعدہ ۵۸۹ ہجریہ بقرار دہیل تعلقہ مازندران مین ہے

چوبیسوان خاندان حلویہ شیخ العالم النافذ شیخ محمد حلوی سے منسوب ہے وہ خلیفہ اور مرید شیخ محی الدین عاصم سبزانی کے تھے وہ شیخ سلطان الدین احمد مولانا کے وہ شیخ بابا کمال حیدری کے وہ شیخ نجم الدین الکبری کے وہ شیخ عمار بن یاسر بدلیسی کے وہ شیخ ابوالنجیب سہروردیکے وہ شیخ امام احمد غزالی کے وہ شیخ ابو بکر نساج کے وہ شیخ ابوالقاسم علی گرکانی کے وہ شیخ عثمان مغربی کے وہ شیخ ابو علی کاتب کے وہ شیخ ابو علی رودباری کے وہ سید الطایفہ جنید بغدادیکے خلیفہ ہین اور آپکو شیخ نجم الدین کبری سے روحانی فیض تھا۔

پچیسوان خاندان نقشبندیہ یہہ حضرت خواجہ بہاء الحق والدین محمد شاہ نقشبند سے منسوب ہے، وہ سید خواجہ امیر کلال کے خلیفہ ہین وہ خواجہ محمد بابا سماسی کے وہ خواجہ علی رامیتنی کے وہ خواجہ محمود انجیر فغنوی کے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے وہ خواجہ یوسف ہمدانی کے وہ ابو علی فارمدی کے وہ ابوالقاسم گرکانی کے وہ شیخ عثمان مغربی کے وہ شیخ علی کاتب کے وہ شیخ ابو علی رودباریکے جنکو تربیت باطنی جنید بغدادی سے حاصل ہے وہ ابوالقاسم قشیریکے وہ ابو علی دقاق کے وہ ابوالقاسم نصیر آبادی کے وہ ابو بکر شبلی کے خلیفہ اعظم تھے اور وہ سید الطایفہ جنید بغدادیکے خلیفہ ہین اور دوسرا سلسلہ آپکا اویسیہ مشہور ہے سو ابو علی فارمدی سے خواجہ ابوالحسن خرقانی کو ملتا ہے اور انکو خواجہ بایزید بسطامی کی روحانی توجہ ملی ہے انکو خلافت خواجہ حبیب عجمی سے ہے

ملی ہے مگر خواجہ بسطامی کو تربیت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور اونکو بھی
جذبہ نعمت حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے پہنچی اور دوسری نسبت حضرت امام جعفر
صادق کو آپ کے نانا حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے اور اونکو حضرت سلمان
فارسی سے اور اونکو حضرت ابو بکر صدیق سے اور اونکو حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین سے اس لیے حضرت خواجہ نقشبند کو تربیت روحانی حضرت
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے ہے اور آپکو مجمع البحرین بھی کہتے ہیں اور عبد الخالق
غجدوانی کے روحانیت کا فیض بھی آپکو پہنچا ہے اور آپ سادات رضویہ تھے سلسلہ جدی یہ
ہے شیخ بہاء الدین نقشبندی خواجہ سید محمد بن سید جلال الدین بن سید برہان الدین
قلیچ بن سید کمال الدین بن سید حسین بن سید عبد اللہ بن سید فخر الدین بن سید
قاسم بن سید محمد بن سید یوسف الدین بن سید محمود بن سید حسن بن سید احمد
بن سید علی بن سید احمد بن سید محمد بن سید موسی دقم بن سید امام محمد تقی جواد بن
امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہم اجمعین ولادت غرہ محرم ۷۱۸ھ ہجریہ اور وفات ۳
ربیع الاول ۷۹۱ھ ہجریہ قبر شریف قصر عارفان تعلقہ بخارا شریف۔

چھبیسواں خاندان قاسمیہ شیخ قاسم سلمانی سے منسوب ہے مرید و خلیفہ
شاہ سید حسین حموی کے تھے وہ سید محمد عبد الباسط کے وہ سید شہاب الدین احمد
وہ سید بدر الدین حسن کے وہ سید علاء الدین کے وہ سید شمس الدین کے وہ سید
سیف الدین یحیی کے وہ سید ظہیر الدین احمد کے وہ سید محی الدین ابو النصر محمد کے وہ
سید عماد الدین ابو صالح کے وہ سید تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق کے وہ حضرت
غوث الثقلین میران محی الدین عبد القادر جیلانی الحسنی والحسینی کے رضوان اللہ

علیہم اجمعین روحانیت سے حضرت غوث کے آپکو تربیت حاصل تھی ہندوستان مین
قادریہ سلسلہ کے فقرا اکثر آپ سے ملتے ہین آزاد مزاج تھے اور شاہجہان پور مین
آپکا مزار شریف ہے تاریخ وفات معلوم نہین ہوئی اور یہہ خاندان قادریہ طریق
کی شاخ ہے +

ستائیسوان خاندان صفویہ علوانیہ شیخ صفی الدین احمد بن علوان

سے مشہور ہے وہ مرید و خلیفہ شیخ شریف الدین عیسیٰ مجلونی کے تھے وہ شیخ الخطیب
شمس الدین محمد خانپوری کے وہ شیخ تقی الدین علی بن المبارک واسطی کے وہ حضرت
قطب الاقطاب سید احمد الکبیر رفاعی کے خلیفہ ہین آپکو خرقہ خلافت شیخ احمد البدوی
سے بھی ملا ہے اور سید عمر حبیش الدسے مکہ معظمہ مین نعمت حاصل کی ہے سلسلہ حدی
آپکا یہہ ہے سید صفی الدین احمد بن علوان یمانی بن عطاف بن یوسف بن سطا عف
بن عبد الکریم بن حسان بن ابراہیم بن علی بن سلیمان بن عبید بن ادریس بن
محمد بن عیسیٰ بن عبد اللہ بن عیسیٰ بن عبد اللہ حسن الثلث بن حسن المثنیٰ بن امام
حسن المجتبیٰ بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین ولادت ۵۳۱ھ اور وفات ۱۰
شوال ۵۶۵ھ ہجریہ قبر شریف در بلاد یمن دف بجانا راتب کرنا آپکا طریقہ ہے

اٹھائیسوان خاندان ہمدانیہ سید سید علی ہمدانی سے منسوب ہے، وہ مرید

اور خلیفہ شیخ شرف الدین محمود مزدقانی کے وہ شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی کے
وہ شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرائنی کے وہ شیخ جلال الدین احمد جورفانی کے وہ شیخ
رضی الدین علی لالا غزنوی کے وہ شیخ مجد الدین بغدادی کے وہ شیخ ابو الجناب نجم الدین
الکبریٰ کے خلیفہ تھے تین مرتبہ تمام جہان کی سیر کی ہے اور ایک ہزار چار سو ولی اللہ کو

دیکھے ہیں اور راد قنیجہ آپ کی تالیف ہے بلاد کشمیر وغیرہ ہیں آپ نے اسلام کو قوی کیا ہے
سادات حسینی تھے میر سید علی ہمدانی بن سید شہاب الدین بن سید محمد بن سید علی
بن سید عیسی بن سید یوسف بن سید المنتجب بن سید محمد بن سید جعفر بن سید عبید اللہ
بن سید محمد بن سید علی بن سید حسن بن سید حسین بن سید جعفر بن سید عبید اللہ
الاعرج بن سید حسین الاصغر بن امام سجاد علی زین العابدین بن امام حسین بن علی المرتضی
رضی اللہ عنہم وفات ۶ ذیحجہ ۷۸۶ ہجریہ قبر شریف ختلان تعلقہ خراسان میں واقع ہے
اونتیسواں خاندان بخاریہ جلالیہ حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت
سید جلال الدین بخاری سے منسوب ہے، مرید و خلیفہ و فرزند سید کبیر الدین احمد بخاری کے
وہ سید جلال الدین حسین اعظم سرخ بخاری کے وہ سید ابو المو ید علی بخاری کے وہ
سید جعفر بخاری کے وہ سید محمد بخاری کے وہ سید احمد بخاری کے وہ سید عبید اللہ بخاری کے
وہ سید علی اشقر کے وہ سید جعفر ثانی کے وہ حضرت امام علی النقی کے وہ امام محمد تقی
الجواد کے وہ امام علی موسی رضا کے وہ امام موسی کاظم کے وہ امام جعفر صادق کے
رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین اور یہہ جدی سلسلہ آپکا جاری ہے تمام ہفت
اقلیم جہانکی آپنے سیر کی ہے اور ایک سو چالیس سے زیادہ مشائخین کو دیکھا اور انہوں سے
خرقہ خلافت حاصل کیا اور سینکڑوں وظیفے ارشاد اذکار کرامات خرق عادات آپ
سے ظاہر ہوئے ہیں اور قطب الکہ شیخ عبد اللہ یافعی اور قطب الا بنیہ فتح اللہ
مصری اور قطب الیمن شیخ ابو المغیث بن جمیل کی صحبت میں بیٹھے فیضیاب ہوئے
اور تربیت وارشاد شیخ رکن الدین سہروردی اور شیخ نصیر الدین چشتی چراغ دہلوی
سے پائے اور اپنے جد کا سلسلہ اور ان دونوں خانوادونکا ارشاد جاری کئے اور

نواب صاحب ارشاد اپنے زمانے میں تھے اور سب نعمتیں اپنے خلیفہ میر سید اشرف جہانگیر سمنانی صاحب کچھوچھہ کو عنایت فرمائے سو منگرول میں آسودہ ہیں وفات حضرت مخدوم جہانیاں کی غرہ شعبان ۷۸۵ھ ہجریہ قبر شریف ملتان ہے +

تیسواں خاندان کرمانیہ سید نورالدین شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی سے منسوب ہے وہ خلیفہ شیخ علی بن عبداللہ طواشی کے وہ شیخ المجذوب صالح بربری کے وہ کمال الدین کوفی کے وہ شیخ ابوالفتوح بغدادی کے وہ شیخ قطب الغرائب ابو مدین شعیب مغربی کے وہ شیخ ابوالبقری مغربی کے وہ شیخ ابوالبرکات کے وہ شیخ ابوالفضل بغدادی کے وہ شیخ امام احمد غزالی کے وہ شیخ ابوبکر نساج کے وہ شیخ ابوالقاسم گرگانی کے وہ شیخ عثمان مغربی کے وہ شیخ ابوعلی کاتب کے وہ شیخ ابوعلی رودباری کے وسید الطائفہ جنید بغدادی کے خلیفہ ہیں شیخ عبداللہ یافعی اور مشائخان قادریہ سے اجازت ارشاد حاصل کئے ہیں اور وہ سادات حسینی تھے شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی بن سید عبداللہ بن سید محمد بن سید عبداللہ بن سید کمال الدین یحیی بن سید ہاشم بن سید موسی ثانی بن سید جعفر بن سید صالح بن سید حاتم بن سید علی بن سید ابراہیم بن سید علی کاشانی بن سید محمد بن سید اسمعیل بن سید محمد بن سید عبداللہ الباہر بن امام السجاد علی زین العابدین بن امام حسین سبط النبی بن علی المرتضی رضی اللہ عنہم اجمعین وفات ۲۵ رجب المرجب ۸۳۴ھ ہجریہ مقدسہ میں واقع ہوئی +

اکتیسواں خاندان انواریہ سید شاہ قاسم انوار سے منسوب ہے وہ شیخ صدرالدین عمر قزوینی کے خلیفہ تھے وہ شیخ شرف الدین محمود طارمی کے وہ شیخ صفی الدین اسحاق اردبیلی کے جن سے صفویہ خاندان جاری ہوا ہے وہ شیخ زاہد

ابراہیم گیلانی کے وہ سید کمال الدین تبریزیکے وہ شیخ شہاب الدین محمود کے وہ شیخ رکن الدین
سنجاسی کے وہ قطب الدین احمد ابہریکے وہ شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی
کے خلیفہ تھے صاحب کرامات سادات حسینی ہیں سے تھے سلسلہ جدی سید شاہ قاسم
انوار بن سید ابو المعالی بن سید اشرف بن سید فلاح بن سید محمود بن سید حمزہ
بن سید یحیی بن سید محمد بن سید حسین بن سید عیسی بن سید قاسم بن سید حسین
بن سید علی بن سید محمد بن عمر الاشرف بن امام سجاد علی زین العابدین بن امام
حسین بن علی المرتضی رضی اللہ عنہم اجمعین مولانا عبد الرحمن جامی رحمتہ اللہ علیہ
کتاب نفحات الانس ہیں اونکے مریدونکے باب ہیں لکھے ہیں کہ ہیں نے اونکے
بعض مریدونکو دیکھا اور بعضونکو سنا ہے کہ اکثر دائرہ اسلام سے خارج تھے اور راہ حق
اونہاون شرع و سنت ہیں داخل تھے ہو سکتا ہے کہ فتوح ونذر بہت آتا تھا
اور صرف لنگر و مریدونکا اور درویشونکا ہوتا تھا اس لئے اکثر اصحاب نفس ہوا کا
وہاں مقصد حاصل تھا اور بیباکانہ خود کو آپ کے مریدون کے زمرہ ہیں داخل کر دیتے
اور خود حضرت ایسے بے شرع کامون سے پاک تھے وفات سنہ ۸۳۸ ہجریہ قبر شریف
موضع خرد جرد شہر جام ہیں ہے الف تہ بند نسر کمر بند کچکول اونہو نکا طریق ہے +

بتیسوان خاندان شامیہ مداریہ

حضرت بدیع الدین شاہ مدار سے
منسوب ہے وہ مرید و خلیفہ شیخ محمد طیفور الدین شامی کے وہ شیخ یمین الدین شامی
کے وہ شیخ زین الدین مصری کے وہ شیخ عبد الاول سجاوندی کے وہ شیخ ابو سہیم مقدسی کے
وہ شیخ عبید اللہ رشید مکی کے وہ امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کے ہیں صاحب
کرامات بارہ برس تک طعام نہیں کھاتے اور لباس آپکے بدن میں ہمیشہ پاک

سفید رہتا تھا یہہ سید اشرف جہانگیر سمنانی کے ہمعصر تھے عمر شریف آپ کی ایک سو
چوبیس برس کی تھی وفات ۸۴۰ ہجری ہے قبر شریف مکن پور تو ابعات شہر قنوج میں
واقعہ ہے آپ کے مرید و خلیفہ بجی الکر شرع و سنت سے بے باک باد ہندوستان میں
بہت ہیں دوسرا سلسلہ انکا کتاب اسرار مداریہ میں لکھا ہے کہ حضرت کو اویسیہ
فیض روحانی شیخ عبد اللہ مکی سے تھا جو دو سو برس آگے حضرت کے گذرے ہیں اور اونکو
بحسب ظاہر شیخ یمین الدین شامی سے اور اونکو شیخ رفیع الدین شامی سے اور اونکو
شیخ طیفور شامی سے اور اونکو شیخ ربیع مقدسی سے اور اونکو حضرت امام حسین بن
علی المرتضی کرم اللہ وجہہ سے فیض ملا تھا اور تیسرا سلسلہ جو کتاب محبوب العارفین کے
آخر میں لکھا ہے وہ یہہ ہے حضرت بدیع الدین شاہ مدار کو فیض ملا حضرت طیفور شامی سے
اونکو عین الدین شامی سے اونکو یمین الدین شامی سے اونکو شیخ عبد اللہ علمبردار سے
اونکو امیر المومنین علی المرتضی کرم اللہ وجہہ سے اور سلسلہ جدی حضرت شاہ مدار کا کتاب
خزینۃ الاصفیا میں معارج الولایت سے نقل کیا ہے اور شاہ عصمت اللہ نے بھی لکھا ہے
کہ شیخ بدیع الدین شاہ مدار بن شیخ علی حلبی بن شیخ محمد طیفور سجاوندی بن عبد اللہ کافور
بن قطب الدین اسمعیل بن محمد حسن بن علی بن طیفور مصری بن بہاء الدین محمد شامی
بن بدر الدین اسحاق بن نصیر الدین عبد اللہ الحافظ بن شہاب الدین ابو طاہر مظفر بن
ابراہیم بن عبد السلام بن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مداریہ سے چار گروہ نکلے ہیں عاشقان
طالبان دیوانگان خادمان بعضے درویش اس گروہ کے جرس بجاتے ہیں بعضے بندر نچاتے ہیں
بعضے کالا نشان یا بیرق لئے پھرتے ہیں بعضے مناقب سوال پڑھتے پھرتے ہیں روزگار
کسب تجارت کی بھی ممانعت نہیں فقرا انکو بے قید کہتے ہیں +

طلوٰ

تینتیسواں خاندان عیدروسیہ سید عفیف الدین عبد اللہ عیدروس حضرمی سے منسوب ہے۔ وہ مرید اور خلیفہ سید ابوبکر سکران کے وہ سید عبد الرحمن سقاف کے وہ محمد سوالی دویل کے وہ سید علی کے وہ سید علوی کے وہ قطب المعظم سید محمد فقیہ المقدم باعلوی کے وہ شیخ عبد اللہ صالح کے وہ شیخ عبد الرحمن المقعد دی وہ شیخ المغرب ابو مدین شعیب مغربی تلمسانی کے اور وہ امام حجۃ الاسلام امام محمد غزالی سے بلکہ سید الطایفہ جنید بغدادی تک پہنچتے ہیں اور سید محمد فقیہ المقدم کو اپنے والد سید علی بن سید علی باطر بن سلطان العارفین سید احمد الکبیر رفاعی سے بھی نعمت ملی ہے چنانچہ منازل الاولیا میں مرقوم ہے جدی سلسلہ سید عبد اللہ عیدروس حضرمی بن ابوبکر سکران بن سید عبد الرحمن سقاف بن محمد سوالی بن سید علی بن سید عبد اللہ بن سید احمد المہاجر بن سید عیسی النقیب بن سید محمد بن سید علی القریضی بن سید امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم وفات ۱۲ رمضان ۸۶۵ ہجریہ

چونتیسواں خاندان شطاریہ عشقیہ شیخ عبد اللہ شطاری سے منسوب ہے۔ وہ مرید اور خلیفہ شیخ محمد عاشق کے وہ مرید و خلیفہ شیخ جلال ماوراء النہر کے وہ شیخ ابو الحسن خرقانی کے وہ شیخ ابو المظفر ترک طوسی کے وہ شیخ ابو عزیز عشقی کے وہ شیخ محمد مغربی کے وہ سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی کے وہ خواجہ حبیب عجمی کے وہ حضرت خواجہ حسن بصری کے اور خواجہ بایزید بسطامی کو روحانی نسبت حضرت امام جعفر صادق سے بھی حاصل تھی اونکو امام محمد باقر سے اونکو امام سجاد علی زین العابدین سے اونکو حسین بن علی المرتضی رضی اللہ عنہم سے شیخ عبد اللہ شطاری ہند میں علم و نقارہ لیکر شہر بشہر پھرتے اور کہتے جس کو طلب راہ خدا ہو وہ آوے میں رہنمائی کرتا ہوں

شہر جونپور رہیں آپکا عروج ہوا تھا اجازت خرقہ خلافت قادریہ سلسلہ میں آپکو تھی آپ
شیخ سعد یقی تھے سلسلہ جدی یہہ ہے شیخ عبد اللہ شطاری بن حسام الدین بن عبد اللہ
بن رشید الدین بن ضیاء الدین بن نجم الدین بن جمال الدین بن عبد الرحمن بن
کمال الدین محمد بن قطب الدین بن شیخ شہاب الدین سہروردی بن عبد اللہ محبیب الدین
محمد طرطوسی بن عبد اللہ بن سعید الدین بن الحسین بن قاسم بن ابو النصر بن محمد بن
عبد اللہ بن عبد الرحمن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وعلے آلہ و اصحابہ وسلم وفات حضرت شطار پاک کی ۲۱
ربیع الاول ۸۹۰ھ ہجریہ مقدسہ

پنتیسواں خاندان سخاویہ قناویہ حضرت شیخ محمد سخاوی سے منسوب ہے

وہ خلیفہ شیخ طاہر رواوی کے وہ شیخ احمد موسی ہیشمی کے وہ شیخ احمد زروق کے وہ شیخ
ابو الحسن ہیثی کے وہ شیخ ابو حفص عمر نبشی کے وہ شیخ مجد الدین حسن صالح کے وہ شیخ
محمد مفلس طیبی کے وہ شیخ شرف الدین عادلی کے وہ شیخ کمال الدین بن محمد بن حسن
الکری کے وہ سید جمال الدین محمد قناوی کے وہ سید ابو العصر قطب الدہر سید عبد الرحیم
قناوی کے وہ شیخ عبد الرزاق الجزولی کے وہ شیخ العرب ابو مدین شعیب مغربی کے او
وہ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی سے ملکر سید الطایفہ جنید بغدادی کو پہنچے ہیں اور
سید عبد الرحیم قناوی کا جدیہ سلسلہ بھی جاری ہے چنانچہ سید عبد الرحیم قناوی
بن احمد بن حجوت المغربی المصری بن احمد بن محمد بن جعفر بن اسمعیل بن جعفر الزکی
بن محمد بن علی الحاوطی بن حسین بن محمد الدیباج بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
وفات انکی ہوئی ۲۴ ربیع الثانی ۵۹۲ھ قبر شریف قناوی مصر میں ہے اور شیخ محمد

سجادہ تھی مشاہیر مشائخین ملک شام و مصر کے ہین کامل علوم ظاہری و باطنی کے
تھے شیخ علی متقی آپ سے فیضیاب ہین وفات ۲ جمادی الثانی سنہ ۹۳۵ ہجری ہے

چھتیسوان خاندان بہلولیہ شیخ بہلول ہیرانی سے منسوب ہے، وہ مرید
اور خلیفہ میر ابوتراب کابلی کے تھے انکو سید فتح اللہ نوری امیر جبل سے نعمت فقر
ملی تھی وہ سید نظام الدین حسینی کے خلیفہ وہ شیخ محمد خلوتی کے وہ شیخ نجم الدین
کبری خوارزمی کے وہ شیخ عمار یاسر بدلیسی کے وہ شیخ ضیاء الدین ابو النجیب
سہروردی کے وہ شیخ امام احمد غزالی کے وہ شیخ ابوبکر نساج کے وہ ابو القاسم گرگانی
کے وہ شیخ عثمان مغربی کے وہ شیخ ابو علی کاتب کے وہ شیخ علی رودباری کے وہ سید الطائفہ
جنید بغدادی کے تھے میر ابوتراب کابلی کا جد یہ سلسلہ کہ بعض انکو سید فتح اللہ نوری
بھی کہتے ہین حسینی تھا سید ابوتراب کابلی بن سید میر محمد بن سید میر ذوالفقار
بن سید میر ہاشم بن سید میر قریش بن سید فخر الدین بن سید عبد الجلیل بن
سید برہان الدین محقق ترمذی بن سید علی الدین بن سید کمال الدین یحیی بن
سید محمد بن سید حسین الامیری بن سید عبد اللہ الاعرج بن سید حسین الاصغر
بن سید امام سجاد علی زین العابدین بن سبط النبی حسین بن علی المرتضی رضی اللہ
عنہم اونکے چار خلیفہ ولی کامل تھے شیخ شاہ ارزان شیخ شاہ حسین لاوبالی
شیخ شاہ عیسی سلطان شیخ شاہ عیسی کھوکر اور ارزان شاہی اور سلطان
شاہی انکے گروہ کی شاخین ہندوستان کے فقرون مین مشہور ہین کفنانہ بند
لنگوٹا تا ہم انکا لباس ہے تاریخ وفات معلوم نہین ہوئی ۔

ستائیسوان خاندان غوریہ شیخ باغور توری سے منسوب ہے وہ مرید

اور خلیفہ شیخ اسمعیل جبروتی کے وہ شیخ برہان الدین علوی کے وہ شیخ شریف محمد حسن سمرقندیکے وہ سید حسین رفاعی کے وہ سید احمد کے وہ سید تاج الدین کے وہ سید احمد کے وہ سید نجم الدین اخضر کے وہ سید قطب الدین علی کے وہ سید شمس الدین محمد کے وہ سید محی الدین ابراہیم کے وہ سید مہذب الدین عبد الرحیم کے وہ سید یوسف الدین علی کے وہ عثمان البطایحی کے وہ حضرت قطب الاقطاب سید احمد الکبیر رفاعی کے خلیفہ تھے شیخ باباغور کا نام سیدی مبارک نوبی تھا شہاب الدین غوری بادشاہ غزنوی کی خدمت میں رہتے تھے جب اوس نے اپکی ریاضت و عبادت دیکھا آزاد کردیا آپ حرمین شریفین کو تشریف لے گئے اور شیخ المرقت اسمعیل جبروتی سے خرقہ خلافت احمدیہ رفاعیہ حاصل کیا پیچھے ہند میں آئے اور شیخ باباقبیر کی خدمت میں لباس فقر حاصل کیا سینگھ پھونکنا خاک ملنا پیرہلنا انکا طریقہ ہے اور شیخ باباقبیر کو نعمت فقر شیخ بابا اقبال زنگی سے ملی اونکو شیخ ابو الخیر مخلص لنگائی سے اونکو شیخ کمال الدین سیلانی سے اونکو شیخ مسعود دوش پیروانہ نہنگ دریای راز سے اونکو شیخ عبد الرحمن گنج شکر سے اونکو ابراہیم دیوانہ پلاس پوش سے اونکو شیخ باباحاجی رجب شاہ سے اونکو باباسعید رومی سے وہ مجذوب اویسیہ طریق کے تھے اور باباغور کی وفات ۱۳ رجب سنہ ۹۸۳ ہجریہ قبر شریف قصبہ رتنپور ضلع گجرات میں واقع ہے +

اٹھتیسوان خاندان قلندریہ شاہ لعل شاہباز بلند پرواز سے

منسوب ہے نام اونکا سید عثمان ملوندی ہے مرید و خلیفہ شاہ جمال مجرد کے تھے وہ شیخ ابراہیم چرم پوش کے وہ شیخ میران سید علی قلندر کے وہ سید ناصر الدین

محمود کے وہ حضرت مخدوم جہانیان سید جلال الدین بخاری کے وہ سید کبیر الدین احمد کے وہ سید جلال الدین حسین سرخ کے وہ شیخ مخدوم بہاء الدین ذکریا ملتانی کے وہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کے جو چند واسطون سے سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو پہنچتا ہے شاہ لعل شہباز عالیقدر کے مست قلندر تھے نام مبارک سید عثمان بلوندی بن سید کبیر الدین بن سید صدر الدین بن سید شہاب الدین بن سید قطب الدین بلوندی بن سید شمس الدین بن سید صلاح الدین بن سید ابو المنصور عبد المجید بن ابو ہاشم علی بن سید ابو القاسم مہدی بن سید محمد بن سید حسین بن سید عبد اللہ بن سید احمد المستور بن سید محمد بن سید اسمعیل الاعرج بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ منکا کنٹھا سیلی سمرن فقرون مین آپ سے رواج پایا ہے **بیت** ہرچہ گیرد علتی علت شود + کفر گیرد کاملی ملت شود + وفات ۲۱ شعبان ۶۷۳ھ قبر شریف قصبہ سہوان مین واقع ہے +

اونتالیسوان خاندان ابدالیہ میران سید حسین ابدال سے منسوب ہے،

وہ مرید اور خلیفہ وفرزند سید نور الہدا ابدال کے تھے بن سید امیر الدین بن سید صدر الدین بن سید حسین بن سید جلال الدین بن سید حسن بن سید جلال الدین احمد سبز پوش بن سید حسین بن ابراہیم کنز اللہ بن سید محمد معدن اسرار الدین قطب الاقطاب سید احمد الکبیر رفاعی الموسوی حاجی رجب پیران پٹنی اسی خاندان کے تھے انکے چار خلیفہ تھے اول خلیفہ شاہ احمد غزنوی جنکو دف کھل دان بربط پنج تارا ملا ہے دوسرے شاہ ابراہیم پلاس پوش جنھون نے چابک مارنا خلخال وپوست استعمال کرنا نکالا تھا تیسرے شاہ سعید بہلول میان رجب سالار ہتھیلا کے

نام سے مشہور ہین اور بیرق سبز و چوتارا و تجور دان ایجاد کیے چوتھے شاہ علی جہوت سے قندیل و زنبیل و پنکھا ہلانا نکلا ہے یہہ بھی بے قید فقیر و نکا خاندان ہے شاخ اونہوں نکے سلسلے کی رفاعیہ خاندان مین ملتی ہے +

چالیسوان خاندان حیدریہ فتحیہ شاہ فتح اللہ قلندر سے منسوب ہے وہ شاہ محمد بجو سے اور وہ شیخ عبد القدوس گنگوہی سے وہ شاہ عبد السلام سے وہ شاہ قطب الدین بینا دل سے وہ شاہ نجم الدین قلندر غزنوی سے وہ میر سید خضر رومی سے وہ اویسیہ شیخ عبد العزیز مکی سے وہ شیخ عبد اللہ رشید علمدار کی سے وہ حضرت امیر المومنین علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روحانی فیضیاب ہین کہتے ہین کہ شاہ شرف بو علی قلندر شاہ مبارک غزنوی شمس الدین تبریزی میر سید جعفر رومی شاہ لعل شہباز قلندر ہین یہہ وغیرہ فقرا جو ترک لباس کرتے ہین رسول نمایا ملحد نما بنتے ہین بانوا کہلاتے اور چھڑی اور رومال رکھتے ہین سو انہین کی گروہون و شاخون ہین خود کو داخل کرتے ہین واللہ اعلم اگلے فقرا ترک دنیا عزلت لشینی صبر و قناعت زہد و توکل تسلیم و تحمل عبادت و ریاضت ذکر و مراقبہ شغل یاد الٰہی رکھتے تھے مگر آخری زمانے کے فقیران اونکا فقط نام لیکر مانگ کھاتے ہین مصرعہ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + کتاب لطائف اشرفی ہین ان خاندانو کی کیفیت بتفصیل مرقوم ہے +

اکتالیسوان خاندان چشتیہ نظامیہ منسوب حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی سے ہے وہ خواجہ ممشاد دینوری کے وہ سید بدر الدین خواجہ ہبیرہ بصری کے جنسے ہبیریان خانوادہ نکلا ہے وہ خواجہ حذیفہ مرعشی کے وہ خواجہ ابراہیم ادہم

بلخی کے جن سے ادہمیان خانوادہ نکلا ہے وہ فضیل بن عیاض کے جن سے عیاضیان خانوادہ نکلا ہے وہ عبد الواحد بن زید کے جنسے زیدیان خانوادہ نکلا ہے وہ خواجہ حسن بصری کے خلیفہ تھے اور کمیل بن زیاد سے بھی نعمت پائی تھی خواجہ معین الدین چشتی کا سلسلہ بھی انسے پانچ واسطونکے ذریعہ سے ملتا ہے کہ خواجہ ابو اسحاق چشتی کے خلیفہ خواجہ ابو احمد چشتی انسے خواجہ ابو محمد چشتی ان سے ابو یوسف ناصر الدین چشتی انسے خواجہ قطب الدین مودود چشتی انسے خواجہ شریف زندنی اونسے شیخ عثمان ہارونی انسے خواجہ معین الدین چشتی اور خواجہ ممشاد دینوری کی وفات ۱۴ محرم ۲۹۹ھ مین واقع ہوئی ہے یہ پانچون خانوادے چشتیہ کہلاتے ہین اور نو خانوادے دوسرے قادریہ کہلاتے ہین کہ خواجہ حسن بصری سے حضرت خواجہ حبیب عجمی جنسے حبیبیان خانوادہ نکلا ہے اونسے داود طائی اونسے خواجہ معروف کرخی جنسے کرخیان خانوادہ نکلا ہے اونسے سری سقطی جنسے سقطیان خانوادہ نکلا ہے اونسے خواجہ جنید بغدادی جنسے جنیدیان خانوادہ نکلا ہے اور اکثر خاندان وگروہ داداجنید سے ملتے ہین اونسے خواجہ ممشاد علو دینوری اونسے خواجہ احمد دینوری اونسے خواجہ عبد اللہ معروف اونسے خواجہ وجیہ الدین ابو حفص بن عمویہ طوسی انسے شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی جنسے سہروردیہ خانوادہ نکلا ہے اونسے شیخ نجم الدین کبری فردوسی جنسے فردوسیہ خانوادہ نکلا ہے یہان خواجہ ممشاد علو دینوری جو جنید بغدادی کے خلیفہ اور خواجہ احمد دینوری کے مرشد سہروردیہ شجرے مین آتے ہین اون کی وفات بھی ۱۴ محرم ۲۹۹ھ ہجریہ کو لکھی ہے آپ مادرزاد ولی تھے رمضان شریف مین دودھ نہین پیتے تھے تذکرۃ الاصفیا و کتاب رشحات و سفینۃ الاولیا مین لکھا ہے

کہ شیخ ممشاد دینوری اور شیخ ممشاد علو دینوری ایک ہی صاحب تھے اور نفحات
الانس وغیرہ مین لکھا ہے کہ شیخ ممشاد دینوری جو چشتیہ شجرے مین آتے ہین غیر
شیخ ممشاد علو دینوری سے ہین واللہ اعلم۔ معلوم ہوتا ہے کہ چشتیہ خانوادے مین
سے نیچے جاکر دو خاندان نکلے ہین ایک نظامیہ دوسرا صابریہ اکثر بلاد ہند مین
یہہ دونون خاندان مشہور و معروف ہین وفات حضرت ابو اسحاق چشتی کی
۱۴ ربیع الاخر ۳۲۹ھ ہجریہ قبر شریف بلاد شام مین ہے خانوادہ طیفوریہ خواجہ بایزید
بسطامی سے نکلا ہے وہ خلیفہ حبیب عجمی کے تھے۔ گازرونیہ سلطان ابو اسحاق
گازرونی سے نکلا وہ خلیفہ حسین ابو علی الاکار کے وہ خواجہ ممشاد علو دینوری کے
خلیفہ تھے۔ طوسیہ شیخ علاء الدین طوسی سے نکلا ہے وہ خواجہ وجیہ الدین ابو حفص
بن عمویہ طوسی کے خلیفہ تھے۔ سوائے انکے طریقہ مجددیہ شیخ احمد سرہندی سے نکلا ہے
جو نقشبندیہ کی شاخ ہے اس مین سے خاندان مظہریہ حضرت مظہر جان جانان سے پیدا
ہوا اور سلسلہ محمدیہ سید احمد مجددی سے پیدا ہوا کہ انھون نے قادریہ چشتیہ
نقشبندیہ اور سہروردیہ کے اذکار و اشغال کا مجمع بنایا ہے ابو العلائیہ جو
قادریہ مین سے حضرت امیر سید ابو العلا اکبر آبادی سے نکلا ہے اسی طرح گروہ
نوشاہی و رسول شاہی و موسی سہاگ شاہی و رزاق شاہی وغیرہ متاخرین کے
گروہ بہت ہین جنکا بیان بحسب مقام جلد دوم اور سیوم مین لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالے

فایدہ ہفتم شروط پیر اور مرشد کے بیان مین جناب محقق زمانہ حضرت سید
شاہ محی الدین صاحب ویلوری رحمۃ اللہ علیہ کتاب جواہر السلوک مین فرماتے
ہین پیر اور مرشد مین چند امور شرط ہین جنکا ہونا ضرور ہے ۔

شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور یہی یہہ مراد نہین کہ پلے سرے کا مرتبہ علم کا مشروط ہے بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہے کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوائے اونکے مانند تفسیر وسیط وجیز واحدی کی محفوظ کرچکا ہو اور کسی عالم سے اوسکو تحقیق کرلیا ہو اور اوسکے معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اوسکے قریب ہے اوسکو جان چکا ہو یعنے دو مختلف چیزون مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت احکام مستنبط قرآنی اور حدیث کا اتنا علم کافی ہے کہ ضبط اور تحقیق کرچکا ہو کتاب مصابیح یا مشارق کی اور اوسکے معانی دریافت کرچکا ہو اوسکے شرح غریب یعنے لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنا بر رائے فقہائے دین کے معلوم کرچکا ہو مشکل اور معضل مین فرق یہہ ہے کہ مشکل اوس دشوار لفظ کو کہتے ہین جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہے جسکے معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کے تعین نہ ہوسکے یا دوسری حدیث اوسکے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف کتاب قول جمیل یعنے مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اسی طرح مین نے مصنف قدس اللہ سرہ سے سنا مترجم کہتا ہے مصنف نے لفظ محتمل المعنے اور احادیث متعارضہ اتباع مذاہب فقہا کے اسواسطے تصریح کی کہ چارون امامون کے مخالفت مین ضلالت صریح ہے گویا اوسنے ترک اجماع کیا اور بیعت لینے والا مکلف نہین علم قرآن مین اختلافات قرأت کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہین جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حسن ظن ہے ساتھ پہنچ جانے حدیث کے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم تک سواتنی بات تو کتب معتمدہ حدیث مین نصوص روایۃ منحصر
نہین اگرچہ تحقیق فن حدیث مین بدون علم رجال کے حاصل نہین منقطع وہ حدیث
ہے جسکا راوی اول سند مین مذکور نہو اور مرسل وہ ہے جو آخر سند مین راوی
مذکور نہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور
تبع تابعین کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور وسایط سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع
سے بھی حصول ظن بلوغ خبر متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ ان
کو یہہ دولت قربیہ خداداد کہان حاصل خلاصہ یہہ ہے کہ پیری مریدی کے واسطے
اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام
کے واسطے تو بہت سا کچہہ درکار ہے اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور اصول
حدیث اور جزئیات فقہ اور احکام حوادث کے یاد رکھنے کا مکلف نہین اشعار

چیست اصل شرع ایمومن پاک — کتاب و سنت و اجماع اسلاف
قیاس راسخون فی العلم برحق — بود یا ہر سہ اصل شرع ملحق

مولانا حضرت عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہ نے حاشیہ مین فرمایا ہے کہ جزئیات
فقہ سے مقابل کلیات مراد نہین بلکہ صور مفروضہ مراد ہے جنکی طرف کم حاجت
ہوتی ہے مترجم کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود
اور کثیر الحاجت ہین اونکا حفظ مشروط ہے اور عالم ہونا مرشد کا تو محض فقط
اتنے واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا مشروعات کا اور روکنا
اوسکو خلاف شرع سے اور اوسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا
بدخوئی اونکا اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل مین لانا اور اوسکو

جمیع امور مذکور رہین سو جو شخص کہ عالم اور واقف اس امور ستے ہو گا اوس سے یہہ
کبہو نکر متصور ہو گا۔ بعضے فقراے جہال کو اسوقت مین یہہ خبط سمایا ہے کہ پیری
مریدی مین علم کا ہونا کچہہ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کو مضر ہے اسواسطے کہ شریعت
کچہہ اور ہے اور طریقت کچہہ اور حالانکہ صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات مین
مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت اور فتوح الغیب
اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبد القادر جیلانی قدس سرہ مین صاف مصرح ہے
کہ علم شریعت شرط ہے طریقت اور تصوف کے ساتھہ یہہ بہی جہالت کی شامت ہے
کہ جن مرشدون کا نام صبح و شام مثل ورد اور وظیفہ کے ذکر کیا کرتے ہین اونکے
کلام سے بہی غافل ہین وہ کیا فرما گئے ہین وقد اتفق کلمۃ المشایخ علی ان لا
یتکلم الناس الا من کتب الحدیث وقرء القرآن اور متفق ہے مشایخین کا
قول اس بات پر کہ وعظ نکرے لوگونکو مگر وہ شخص جس نے کتابت حدیث کی ہو
یعنے روایت کی ہو اوستادسے اور جس نے قرآن کو پڑہا ہو مگر وہ ایسا ہو کہ جس نے
متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور اونسے ادب سیکہا ہو اور حلال وحرام
کا مشخص ہو اور اکثر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے نزدیک یعنے
قرآن اور حدیث سنکر ڈرجاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب
اور سنت کے موافق کرلیتا ہو تو امید ہے کہ اس قدر معلومات بہی اوسکو کفایت کرے
درصورت عدم علم **قطعہ** حقا کہ بی متابعت سید رسل + ہرگز کسی بمنزل مقصود
رہ نیافت + اینہم بہ ہیچ دری رہ نمی دہند + آنرا کہ آستانۂ او روی دل نیافت
اور اونکے مقابل مین بعضے ایسا کہتے ہین کہ ہمکو علم ظاہری شریعت کا کفایت کرتا ہے

ہم علم سلوک و تصوف کیون سیکھیں حالانکہ علم تصوف علم ظاہری کا مغز ہے تو پہلے پوست سے نسبت حاصل کرکے بعد اوسکے جو کوئی مغز کو پہنچتا ہے لذت زندگانی کی پاتا ہے اور جو فقط پوست مین ہلکا رہتا ہے اوسکو مغز کی لذت کیونکر حاصل ہوگی اسی باب مین حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین من تفقہ و لم تصوف فقد تفسق و من تصوف و لم تفقہ فقد تزندق ترجمہ جس نے فقط فقہ کا علم سیکھا اور تصوف سے بے بہرہ رہا تو گویا اوس نے فسق کیا اور جس نے فقط تصوف پڑھا اور فقہ کے فاید وںسے محروم رہا تو وہ زندیق ہوا یہانسے لازم آیا کہ علم ظاہری حاصل کرکے علم باطنی بھی حاصل کرے تا انسان کامل اور مومن صالح بنجاوے چنانچہ فرماتے ہین الشریعۃ کالبحر والطریقۃ کالموج والحقیقۃ کالصدف والمعرفۃ کالدر یعنے شریعت دریا کے مانند طریقت موجکے مانند حقیقت سیپی کے مانند اور معرفت موتی کے مانند ہے جو کوئی شریعت کے دریا مین پیرا اور موج طریقت کے صدمے اوٹھائے اپنے پیرا اوٹھا حقیقت کی سیپی کو حاصل کیا ور معرفت ہاتھ آیا +

شرط دویم بیعت لینے کے عدالت اور تقوی ہے واجب ہے کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہوا اور صغیرہ گناہون پر اصرار نکرتا ہو مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ مین فرمایا ہے کہ تقوی مرشد کا اسواسطے شروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجبول ہے اپنی بنی نوع کی اقتدائی افعال پر اور صفائی باطن مین فقط قول بدون علم کے کفایت نہین کرتا سو جو مرشد اعمال خیر سے متصف نہو فقط زبانی تقریرون پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے

شرط سیوم بیعت لینے کی یہ ہے کہ دنیا کا تارک ہوا و ر آخرت کا راغب ہو

محافظ ہو طاعات موکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثون مین مذکور ہین مدام تعلق دلکا
الله پاک سے رکھتا ہو اور یاد داشت کی مشق کامل اوسکو حاصل ہو

شرط چہارم یہہ ہے کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو شرع کا اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ مرد ہرجائی ہردم خیالی جسکو نہ رائے ہو نہ امردی مروت اور صاحب عقل کامل ہو تا اوس پر اعتقاد کیا جاوے اوسکے بتائے اور روکے فعل پر حق تعالے نے فرمایا ہے کہ گواہی اونکی مقبول ہے جن گواہونکو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے صاحب بیعت کے ساتھ یعنے جب شاہدون مین عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشد مین بطریق اولی عدالت اور تقوی شرط ہوگا ۔ مولانا نے فرمایا ہے کہ یہہ مراد نہین کہ آمر بالمعروف اور مستقل الرای وغیرہ ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تا اعتراض وارد ہو کہ یہہ امور شہادت مین شرط نہین تو چاہیئے کہ صاحب بیعت مین بھی شرط نہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہہ ہے کہ حق تعالی نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر سونپا اور چونکہ رضا امر مخفی ہے لہذا اوسکی تحقیق علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہوکر تعیین اوسکی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امر مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد مین بطریق اولی ہوگا +

شرط پنجم یہہ ہے کہ بیعت لینے والا مرشدان کامل کی صحبت مین رہا ہو اور اونسے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز اور اونسے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یہہ یعنے صحبت کاملین اس واسطے مشروط ہوئی کہ عادت الہی یون

جاری ہوئی ہے کہ مراد نہیں ملتی جب تک مراد پائے۔ اور دیکھئے جیسے انسان کو
علم حاصل نہیں ہوتا مگر علما کی صحبت سے اور اوسی قیاس پر ہنر اور پیشے جیسے آہنگری
بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کے نہیں حاصل ہوتی مولانا
رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا سبب یہ ہے کہ انسان اس
نہج پر مخلوق ہوا ہے کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہیں کر سکتا بدون اپنے ابنائے
جنس کے مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ اونکے کمالات
پیدائشی ہیں اور کسبی نہایت کمتر ہیں چنانچہ تیرنا حیوانات میں پیدائشی کمال ہے
اور انسان انکو بدون سیکھے نہیں آتا اور شرط نہیں اس میں یعنے بیعت لینے میں
ظہور کرامات اور خوارق عادات کا اور نہ ترک پیشہ وری کا اسواسطے کہ ظہور
کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہے مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال
کی اور ترک اکتساب مخالف شرع ہے اور دہوکا نہ کھائیو اون سے جو درویش
مغلوب الاحوال کرتے ہیں یعنے جو صاحب حال بسبب غلبہ اپنے حال کے کسب حلال
کیطرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں اونکی فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہے
کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا یعنے مال مشتبہ اور پیشہ مکروہ
اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہے مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہیں کہ کمال
ترہیب اختیار کرے یعنے عبادات شاقہ اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور
تمام رات کا جاگنا اور گوشہ گیری عزلت کرنا اور طعام لذیذ نکھانا اور جنگل
یا پہاڑون پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اسکو شرط کمال کی جانتے
ہیں اسواسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدد علی النفس ہیں داخل بدعت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانونکو تو اللہ تمکو سخت پکڑیگا اور فرمایا ہے کہ رہبانیت اسلام مین جایز نہین ہے خلاصہ کلام یہہ ہے کہ جس انسان مین یہہ صفات مذکورہ ظاہر ہووین اور اقوال اور افعال اوسکے موافق شرع شریف اور حدیث منیف اور اجماع امت کے اقوال لطیف کے مطابق پائی جاوین تو اوسکے بیعت مین داخل ہونا عین ہدایت کا موجب اور گناہون سے اجتناب کرنے کا باعث ہے اور جو شخص ان صفات مذکورہ سے مبرا اور شرع وطریقت سے عاری ہے سو اوسکا مرید ہونا عین شیطان کا مرید ہونا ہے چنانچہ مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہین **بیت** اے بسا ابلیس آدم روئے ہست + پس بہر دستی نہ باید داد دست + اور مولانا حافظ شیرازی المخاطب بہ لسان الغیب فرماتے ہین

نقد صوفی نہ ہمہ صافی بیغش باشد ای بسا خرقہ کہ مستوجب آتش باشد

اے دل خبردار ہوشیار یہہ دہوکے کی ٹٹی دنیائے فانی ہے اس مین دل لگاکر جان کھونا بڑی حماقت اور عین نادانی ہے یہان جو حضرت انسان نقد حیات لیکے سفر آرا ہوکر تشریف لائے ہین سو فقط زاد عقبی اور توشۂ آخرت خریدنے کے لئے آئے ہین ایسا نہو کہ دلال نفسانیہ کے کہنے سے نقد حیات جو اصل سرمایہ ہاتھ سے کھو دین چہوٹے موتی اور ناقص اشیا خریدلیوین جسکی قیمت بازار عقبی مین ایک کوڑی بھی نہو پھر ندامت اور پشیمانی سے کچھہ فایدہ نہوگا اے لوگو بچو تم اس زمانہ مین مکار پیرزادان سے کہ جو خود کو ظاہر مین شکل انسان بنائے پھرتے ہین اور باطن مین سیرت شیطانی رکھتے ہین اور رنڈیونکے رقص و سماع کو افضل عبادات طریقہ چشتیہ کی سمجھتے ہین اور دنیائی کمائی پر مدنظر رکھتے ہین اور بعضے اشخاص تو

سادات یا پیرزادے یا مشایخ کے کفت مین ملکر خود کو بڑے پیرزادے اور مشایخ کہلاتے ہین اور جبہ مکاری اور سبز عمامہ کے شملے لٹکاتے ہین حقیقت مین یہ لوگ رحمانی راستہ سے پھرانے والے اور شیطانی راستہ پر بلانے والے ہین ایسے شخصون سے بچنا بہت ضرور ہے +

فایدہ ششم معنی لفظ صوفی و علم تصوف کے بیان مین لفظ تصوف کے ظاہری معنی پشمینہ پہننا اور اصطلاح مین خواہش نفسانی سے اپنے دلکو پاک کرنا اور اشیائے عالم کو مظہر حق جاننا ہے زمانہ سابق مین صاحبان صفات مذکور صوف پہنتے تھے لہذا از روئے مجاز اعمال و افعال کو اونکے بلفظ تصوف موسوم کئے اور شروحات مین لکھا ہے لفظ صوفی منسوب صوفہ سے ہے زمانہ پیشین مین ایک قوم اہل تجرد کی کہ جو ایام جاہلیت کے درمیان تھی اور اونھون نے کعبہ کی خدمت کرنا اور مخلوق کی خدمت مین واسطے حق کے کرنا اختیار کئے پس وے لوگ اہل تصوف کے ساتھ منسوب کیئے گئے حضرت شیخ وجیہ الدین گجراتی الملقب باستاد البشر رحمۃ اللہ علیہ کتاب حقیقت محمدیہ مین سید الطایفہ شیخ جنید بغدادی قدس سرہ سے نقل کرتے ہین التصوف ھو ان یمیتک الحق عنک ویحییک بہ یعنے تصوف وہ شے ہے کہ تجکو مارے حق تعالے تجھ سے اور جیتا رکھے تجکو اپنی طرف سے بقطع انقطاع عن الغیر اس مین سے معنی صوفی کے بھی معلوم ہوئے کہ فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہو اگرچہ قرآن مجید و فرقان حمید مین لفظ صوفی کا نہین وارد ہوا ہے لیکن مراد صوفی کی ماخذ جبہ مقربین سے برآمد ہوئی ہے نہ مترسم و نہ مشاختہ سے اور قدوۃ العارفین شیخ شہاب الدین ابوحفص الصوفی السہروردی رحمۃ اللہ علیہ باب اول کتاب

عوارف المعارف مین فرماتے ہین ترجمہ جانا چاہیے کہ اس کتاب مین ہر جا ئے
حال شریف آیا ہے سو صوفی کی طرف اشارہ ہے اور وہ حال المقرب ہے ہر چند
قرآن مجید مین لفظ صوفی کا نہین وارد ہوا مگر مقرب کا لفظ موجود ہے اور اسکے
معنی وہی ہین اور لفظ مقرب موضوع ہے واسطے قریب کردہ شدہ کے جس کا
بیان شرح کے ساتھ اس باب مین آویگا اور بلاد اسلام مین شرقاً وغرباً یہہ
اسم اہل قرب کے لئے معروف نہین بلکہ مترسم کے لئے موصوف ہے یعنے پشمینہ
لباس پہننے والے اور اکثر اہل کمال مقربین بلاد مغرب وترکستان وماوراالنہر مین
ہین جو صوفیہ کے نام سے مشہور نہین ہوئے کیونکہ وہ خرقہ پشمینہ نہین پہنتے تھے اور
تغیر الفاظ کا کچھہ مضایقہ نہین معلوم ہووے کہ ہم لفظ صوفی سے مقربین کے معنے
لیتے ہین پھر مشائخ صوفیہ کے نام طبقات مین اور دوسری بہت کتابون مین
مرقوم ہین وے لوگ سب مقربین کے طور پر تھے اور اونہو نکی پہچان مقربین
کے حال سے واقف ہونا ہے اور حضرات ابرار مین سے جو کوئی مقام مقربین
سے مطلع ہوا صوفی کہلایا اور حقیقت حال قرب ہے واقف ہو گیا وہی متصوف ہے
اور جو کوئی اس طرح درجہ تحقیق کو نہ پہنچا فقط اونکے جیسا لباس پہنا اور خود کو اونکی
جانب منسوب کیا وہ متشبہ ہے اور ایک سے ایک از روئے علم کے تفوق پاتا ہے
انتہی ایک گروہ نے لکھا ہے کہ اکثر مشائخو نکو بسبب اونکے صفائی اسرار کے صوفیہ
کہتے ہین بعضے کہتے ہین کہ صفائی عمل کے باعث حضور مین حق سبحانہ تعالی کے
صف اول مین قرب رکھتے ہین کہ وے سابقین سے ہین خیرات مین جلدی
کرنیوالے اور عبادات مین چالاک ہین بعضون نے کہا ہے کہ اونکے اوصاف

اہل الصفہ کے صفتونکے قریب ہین جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین لباس و طعام سے بے پرواہ جذبے کی حالت مین رہتے تھے بعضون نے کہاہے کہ وے صوف کا لباس پہنتے تھے جیسا کہ اکثر انبیاؤ نکا اور اہل صفہ کا لباس تھا اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مین نے ستر شخص صحابہ اہل بدر کو دیکھا ہو نکا لباس صوف کا تھا غرض جس نے او نکی نسبت اہل صفہ کی ساتھہ یا صوف کے جانب کیا سوا و نکے ظاہر حال و لباس سے کیا ہے کہ وے اہل صفہ کی صفت سے ہین جو غریب فقیر مہاجرین سے تھے اپنا گھر اسباب خویش و عیال چھوڑ کر ہجرت اختیار کی بھوکے پیاسے سر و پا برہنہ ملکون مین نکل گئے دنیا کو ترک کر دیا فقط ستر عورت کے موافق کپڑا اور سد رمق کے لئے کچھہ طعام ملگیا اوسی پر بس کیا نہ حظ نفس کے واسطے کچھہ کھایا اور نہ خوشنمائی کے واسطے کچھہ پہنا موٹا چھوٹا خرقہ یا لونکا بنا ہوا پہنا اور بدنکو ڈھانپا اسی طرح کتب تصوف مین مرقوم ہے اور کاشی رحمۃ اللہ علیہ مصنف کتاب اصطلاحات صوفیہ فرماتے ہین التصوف ھو التخلق بالاخلاق الالٰہیۃ اور بعضے حکمائے متقدمین نے ایسا کہاہے الحکمۃ ھی التشبہ بالالٰہ بقدر الامکان پس اس بات سے معلوم ہوا کہ نفس عمل تصوف سے خارج نہین ہے بلکہ علم و عمل دونون بھی اس مین داخل ہین کما قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام العلم بدون العمل وبال والعمل بدون العلم ضلال پس جاننا چاہئے کہ تصوف ایک علم ہے علوم دین سے بلکہ خلاصہ علوم دین کا ہے جو باجتہاد و ستنباط مجتہدین باطن کے مستنبط ہوا ہے اور اوسکو علم باطن بھی کہتے ہین نسبت اوسکی علم ظاہر کیسے ساتھہ کیسی ہے جیسی نسبت جانکو تن کے ساتھہ اور مغز کو پوست سے

ساتھ ہے چنانچہ زبدۃ العارفین سید شاہ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بیت

مغز علوم فقہ وحدیث وکتاب ہے   یہ علم مغز فقہ وحدیث وکتاب کا

شیخ عبد اللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ نے سید الطائفہ جنید بغدادی سے پوچھا صوفی کون ہے آپ نے جواب دیا الصوفی ھو الذی فی وجھہ حیاءہ وفی عینیہ بکاءہ وفی قلبہ صفاءہ وفی لسانہ ثناءہ وفی یدہ عطاءہ وفی وعدہ وفاءہ وفی نطقہ شفاءہ انتہی اور مصنف آداب المریدین فرماتے ہیں اصحاب تصوف کی ثنائیاں واخلاق وعلم بہت سے ہیں چنانچہ تواضع نصیحت شفقت موافقت بذل جاہ ومال وعفو وصفح وفا وحسن ظن اور اپنے نفس کو حقیر جاننا اور ظالم پر دعا کرنا انتہی یہ سب وصف ظاہری ان میں موجود رہتے ہیں لیکن وصف حقیقی اس طایفہ مخصوصہ کا تخلیہ باطن ما دون حق وتصفیہ قلب غبار اغیار سے رہتا ہے علاوہ ازین فضایل مرقوم الصدر یعنے صفات تصوف کے ہیں جو بوراثت انبیا ونبیکی علماے بواطن کو پہنچی ہیں چنانچہ صاحب کشف المحجوب رحمۃ اللہ علیہ حضرت جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز سے نقل کرتے ہیں التصوف مبنی علی ثمان خصال یعنے تصوف کی بنا آٹھ خصلتوں پر واقع ہے السخا الرضا الصبر لبس الصوف السیاحۃ الاشارۃ الغربت الفقر اور حق تعالی نے ہر ایک پیغمبر کو ان خصالوں میں سے ایک ایک خصال مخصوص عنایت کیا ہے چنانچہ سخا بہ ابراہیم رضا بہ اسمعیل صبر بہ ایوب لبس صوف بہ موسی سیاحت بعیسے اشارۃ بہ زکریا غربت بہ یحیی اور فقر بہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر ہمارے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جامع کل صفات مذکورہ بلکہ متمم ومکمل فضایل مرقومۃ الصدر کے ہیں انتہی اور جو شخص خواہش دیکھنے تفصیل اخلاق واوصاف

صوفیہ کی رکھتا ہے اوسکو لازم ہے کہ کتاب تنبیہ المغترین تصنیف کی ہوئی عالم ربانی شیخ
عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی مطالعہ کرے کیونکہ اس مین مفصل و مشرح اس علم
تصوف کا خلاصہ بطول و طویل شائقین کتاب کے فہمیدگی کے لئے بیان کیا ہے +

فایدہ نہم علامات انبیا اور اولیا کے بیان مین - صاحب تفسیر رحمانی فقیہ
علی مخدوم مہایمی سورۂ فاتحہ کے تفسیر مین فرماتے ہین کہ حضرت امام حجۃ الاسلام نے اپنی
کتاب منہاج کے درمیان انبیا اور اولیا کی نشانیان اس طرحسے بیان کئے ہین کہ حق تعالے
نے اونکو اپنی نعمتین بخشا اور اونکی ثنا و صفت بیان کی اور اونکی تعظیم و محبت کے لئے
حکم فرمایا اور اونکے حکم پر اعتنا درکھنا اور اونکی خدمت گذاری کرنا اور اونکو دوست رکھنے
پہچاننا اور اونکی رفاقت کرنا اور اونکو معزز رکھنا تا ہے بادشاہ انکی خدمت مین حاضر
ہون اور اونکی ہمت دنیا کے امور مین ملوث نہ ہوجاوے اور اونکے مزاج مین بے پروائی
پیدا ہونا اور اونکے قلوب مین ایک روشنی پیدا کرتا کہ اکثر علوم جو اور لوگونکو نہین
معلوم ہوتے ہین اونھون پر کشف ہوجاوین اور یہہ باتین جو مدت عمر کی کوشش مین
سیکھنے والونکو حاصل ہون سو بے محنت اونکو خودبخود معلوم ہوجاوین اور حق تعالے
اونکے سینہ مبارک کو اس طرحسے کھولدیتا ہے کہ دنیا کی مصیبت اور محنت سے ایک ذرا
اونکے مزاج مین تنگی اور ملالت نہین آتی اور آدمیونکے جور و جفاسے گھبراتے
نہین اور اونھونکی ذات مین ایسی ایک ہیبت الہی پیدا ہوتی ہے کہ ظالم امیر اور
بادشاہ اکثر اونسے ڈرا کرتے ہین اور ان اونھونکی محبت کیطرف دوڑتے ہین
اور اونسے اعتقاد نیک رکھتے ہین اور اونھونکی باتون اور کامون اور انفاسونسے
برکت حاصل کرتے ہین اور جو اونکی صحبت مین رہے اور اونسے خوش اعتقاد

اوسکی طبیعت مین بھی خداترسی اور حق جوئی پیدا ہوتی ہے اور بر و بحر کے رہنے والے
اونکے مسخر ہوتے ہین اور وے اگر چاہین تو ہوا پر اڑ سکتے ہین دنیا کی سیر کرتے
ہین پانی پر چلتے ہین قدم تر نہین ہوتا اور تھوڑے وقت کے عرصے مین مسافت
دراز قطع کر سکتے ہین اور تمام حیوانات اونکے مسخر ہو جاتے ہین اور تمام زمین کے
خزانے اونکے قبضے مین آجاتے ہین جہان ہاتھ لگاوین وہان جو شئی چاہین سو
اوسکے خزانے ملتے ہین اور دولت دنیا اونکے قدمون تلے رہتے ہین اور بہشت ہمیشہ
اونکی نگاہ مین آجاتی ہے اور جب چاہین تب سامان عشرت اونکے لیے مہیا ہوتا ہے
اور خداوند عالم اپنے کنف حمایت مین اونکو پرورش کرتا ہے اور اونکی قدر و منزلت
بڑہاتا ہے تا حاجتمند لوگ اپنی حاجتین اونھوں سے پاتے ہین اور اونکی دعا مقبول
درگاہ الہی ہوتی ہے اگر وے پہاڑ کیطرف اشارہ کرین تو اپنے مقام سے سرک
جاوے پھر اونھون پر سکرات موت بھی آسان ہو جاتی ہے اور ایمان پر ہمیشہ ثابت
رہتے ہین اور رحمت و برکت اور امان و بشارت اونکو پہنچتی ہے اور وے ہمیشہ
جنت مین رہتے ہین اور آسمانونکے فرشتے اونکی ارواحونکی تعظیم بجا لاتے ہین
اور انسان اونھونکے جنازونکی طرف ہجوم لاتے ہین اور صلواۃ و سلام کی آواز
بلند کرتے ہین اور اونھونکی قبور متبرکہ حاجتمندونکے لئے زیارت گاہ ہوتی ہے
اور اوس مین وسعت اور روشنی نہایت پائی جاتی ہے اور اونھونکی ارواح پاک
سے محبت والونکو انس حاصل ہوتا ہے اور حق سبحانہ تعالے اونکے ارواحونکو
سبز رنگ کے پرندونکے لباس مین ظہور بخشتا ہے اور اونکا حشر بڑی عزت اور
کرامت کے ساتھ ہوتا ہے زیور اور تاج اور براق اونکے لئے مہیا کر دیتا ہے اور

اونکا چہرہ مثل آفتاب کے چمکتا ہے اور روز قیامت کے ہول و دہشت سے اونکو امن حاصل ہوتا ہے اور اونکا نامۂ اعمال سیدھے ہاتھہ مین دیا جاتا ہے اور حساب انکا آسان ہوجاتا ہے اور انھون مین بعضے ایسے بڑے درجے والے ہین جو بے حساب جنت مین داخل ہوتے ہین اور اونکے میزان نیک عمل سے بھاری ہو جاتی ہے اور بعضے ایسے مرتبہ والے ہین کہ وزن اعمال کے لئے اونکو توقف کرنا نہین پڑتا اور حوض کوثر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پہنچ جاتے ہین اور آتش سے نجات پاکر پلصراط سے صاف گذرتے ہین اور بعض اونمین ایسے ہین کہ کچھہ گناہ اونکا شنوائی مین نہین آتا اور آتش دوزخ اونکی ذات بابرکات سے خاموش ہو جاتی ہے یعنے بجھہ جاتی ہے اور وے بزرگوار انبیاؤن کے مانند گنہگارونکی شفاعت مین سعی و کوشش کرتے ہین اور حق تعالی اونکو ملک ابد بخشتا ہے اور اونسے بہت راضی رہتا ہے اور اونکو بھی اپنے سے راضی رکھتا ہے اور وے دیدار سے حق سبحانہ تعالے کے سرفرازی پاتے ہین +

حقیقت نبی سند العلما تفسیر عزیزیہ مین فرماتے ہین اور حقیقت نبی اسطور سے بیان کرتے ہین کہ حق تعالے نے ہر ایک انسان کو دو قوت بخشی ہے قوت نظریہ اور عملیہ۔ قوت نظریہ وہ ہے کہ جس سے انسان اشیا کی دانست کرسکتا ہے اور اوسکے مبدء و موخر کو اپنے عقل سے خیال مین لا سکتا ہے اور قوت عملیہ وہ ہے کہ اوس سے نیک و بد کا کام اچھے اور برے کا انجام ظہور پاتا ہے اور اس انسان کو حق تعالے بلا واسطہ بشر کی تربیت کامل عطا فرماتا ہے باین وجہ کہ تاثیر نور القدس قوت نظریہ مین اوسکے اسطرح واقع ہوتی ہے کہ غلط اور اشتباہ اوسکے معلومات مین

راستہ نہین پاسکتا ہے اور قوت عملیہ ہین اوسکے ایک ایسا ملکہ پیدا ہوتا ہے کہ جسکے
باعث اعمال صالحہ بکمال رغبت اوس سے صادر ہوتے ہین اور اعمال بد سے بکمال نفرت
وسے محفوظ رہتے ہین اور جب قوائے بدنی اوسکے حدّ کمال کو پہنچتے ہین اور عقل تجربے
بھی اوسکے درجے انتہا کو پہنچ جاتی ہے تب اوسکو حق سبحانہ تعالے تکمیل خلق کے لئے
مبعوث کرتا ہے اور معجزات صادقہ اونکو عنایت کرتا ہے اور اوسکی تصدیق مخلوق
کے دلو مین داخل کرتا ہے اور معجزہ کبھی جنس اقوال سے ظاہر ہوتا ہے چنانچہ قرآن
مجید اور کبھی افعال سے ہوتا ہے چنانچہ اونگلیون سے پانیکا جاری ہونا وغیرہ
اور اون معجزات کے ہمراہ آیات عقلیہ سے بھی اونھونکو سرفراز کرتا ہے جو ایمان
لانے خواص مردم کا موجب ہوتا ہے چنانچہ معجزات کا بتلانا موجب ایمان لانے
عوام کا ہے اور وہ آیات عقلیہ چند قسم کے ہین چنانچہ اخلاق کریمہ اور علوم صادقہ
اور بیان شافی اور حجت اور انوار صحبت وغیرہ از انجملہ ہے اور جب قاصران
استدلال معجزات کا کرتے ہین تو کاملان استدلال کمالات کا دکھاتے ہین
چنانچہ معالجہ امراض روحانیہ اور تکمیل نفوس ناقصہ اور فیضان اشعۂ انوار کا
اونھونکے ہم صحبتون پر مشاہدہ ہوتا ہے اور یقین جازم نبوت سے اونھونکے حاصل
ہوتا ہے اور انبیا اونھونکو کہتے ہین بعضے اوقات کچھ ایسی چیز بیان کردیتے ہین
کہ عقل انسانی اوسکو باور کرلیتی ہے چنانچہ وجود حق تعالی اور اوسکی صفات کمال
اور بعضے اوقات ایسی چیز کو بیان کرتے ہین کہ عقل انسانی بالاستقلال اوسکو
نہین پاسکتی ہے چنانچہ احکام ہر روزہ باری تعالے کے بندونکے حق مین اور بیان
تفصیلات ثواب وعذاب کا اعمال صالحہ اور اعمال فاسدہ پر اور بیان حال افعالی کا

کہ کبھی نیک ہوتے ہین اور کبھی بد پس اگر تصدیق معجزات اور آیات عقلیہ کی انبیا پر نہوتی تو عقل محض خصوصاً عوام ہین اوسکی سخن کو ہرگز تصدیق و یاوری نہین کرتے اور فایدہ اونکی صحبت کا متحقق نہوتا جب تو نے معنے نبی کے بقدر ضرورت جان لیا اب تجکو معنے صدیق کے سمجھنا چاہیئے +

معنی صدیق صدیق اوسکو کہتے ہین کہ قوت نظریہ اوسکی مثل قوت نظریہ انبیا کے درجہ کمال پر پہنچے اور ابتداے عمر سے جھوٹ کہنا اور منافقانہ باتین کرنا اوس سے سرزد نہووین اور مقامات دینی مین باخلاص تام اوس سے افعال ظاہر ہووین کہ اصلاً اوس مین شوب حظ نفس بالکل نہ پایا جاوے اور بڑی علامت صدیق کی یہہ ہے کہ اپنے ارادے مین تردد نکرے اور نماز مین ہرچند حادثہ مشکل او سخت واقع ہووے تو وہ اپنی نماز کو نہ چھوڑے اور چپ و راست نظر بھی نکرے اور ظاہر و باطن اوسکا برابر ہووے اور کسی کے لئے لفظ لعن زبان پر نہ لاوے اور علم تعبیر رویا کا خوب جانے +

معنی شہید شہید اوسکو کہتے ہین کہ قلب اوسکا مشاہدہ حق مین ہووے اور جو کچھ انبیاؤن سے اوسکو ملتا ہے اوسکو اوسکا دل قبول کرے گویا اوسکو تشبیہ نظرون مین دیکھتا ہے ایسا معلوم ہووے اور حیا نکا دنیا اوسکے نزدیک امر دین مین ادنی کام ہووے اگرچہ بحسب ظاہر مقتول نہووے اور قوت عملیہ اوسکی کمال درجۂ قربت مین قوت انبیا کی قریب ہووے +

معنی صالح صالح اوسکو کہتے ہین کہ دونون قوت اوسکی انبیا کے مرتبے سے پست تر ہے لیکن بسبب ہونے کمال محبت کے ظاہر کو اپنے معاصی سے پاک کرے اور

اپنے باطن کو عقائد فاسدہ اور اخلاق ذمیمہ سے دور رکھے اور یاد حق کی شراب اپنے دلکے پیالے میں ایسی بھرے کہ گنجایش کسی دوسری شئی کو اوسمین نہووے اور تمام ولی اگرچہ شامل ان تینون گروہ یعنے صدیق اور شہیدا اور صالح مین ہے لیکن یہہ لفظ اکثر صالحین پر اطلاق کیا جاتا ہے اور ایک شئی ایسی انھین چار فرقون مین شامل ہے بلکہ اونھونکی علامات سے ہے کہ حضرت حق سبحانہ تعالے اونھون کو دوست رکھتا ہے اور انھونکے رزق کا کفیل ہوتا ہے اسطرح کہ یہہ لوگ سائر الناس سے ممتاز رہین اور اپنے دشمنون سے اونھونکو بچاتا ہے اور ہر دم انیس انھون کا غربت مین ہوتا ہے اور اونھونکے نفسین غیرت ایسی دیتا ہے کہ یے لوگ اوس غیرت کے باعث ملوک اور امراکے خدمت مین نہین جاتے ہین بلکہ اونکی صحبت سے دور بھاگتے ہین اور ہمیشہ کو اونھونکے یاد کرتا ہے اسلیئے کہ قاذورات دنیا سے اپنے دامنکو آلودہ نکرین اور اوسپر راضی نہووین اور اونھونکے دلکو ایسا منور اور روشن کردیتا ہے کہ اوس سے ایسی چیزین اونھونکو معلوم ہوتی ہین کہ کوئی ارباب نظر وفکر اوسکو نہین پہنچ سکتا ہے اگرچہ عمر طویل مین جہد شدید سے مداومت کرتے نہین اور حق تعالے سینہ کو اونھونکے ایسا کشادہ کرتا ہے کہ دنیا کی محنتین اور مصیبتین اور اپنے خویش واقارب کی ہتین اور دوسری تکلیفات وغیرہ سے تنگدل نہووین اور حق تعالے اپنے نزدیک اونھونکو ایسا مرتبہ بخشتا ہے کہ دعا اونھونکی جلد مستجاب ہوتی ہے بلکہ جو کوئی اپنی حاجت مین انھونسے توسل اور استمداد مانگے حاجت اوسکی روا ہوتی ہے اور خصوصیات اور علامات جو انھونکو عالم برزخ اور مواقف قیامت اور عالم ملکوت مین دیتے ہین اوس قبیل سے نہین ہے جو عوام مومنین

کہ کبھی نیک ہوتے ہین اور کبھی بد پس اگر تصدیق معجزات اور آیات عقلیہ کی ابنیا پر نہوتی تو عقل محض خصوصاً عوام ہین اوسکی سخن کو ہرگز تصدیق و یا ونہین کرتے اور فایدہ اونکے صحبت کا متحقق نہوتا جب تونے معنے نبی کے بقدر ضرورت جان لیا اب تجکو معنے صدیق کے سمجھنا چاہیئے +

معنی صدیق صدیق اوسکو کہتے ہین کہ قوت نظریہ اوسکی مثل قوت نظریہ ابنیا کے درجہ کمال پر پہنچے اور ابتدا سے عمر سے جھوٹ کہنا اور منافقانہ باتین کرنا اونسے سرزد نہ ہووین اور مقامات دینی ہین باخلاص تام اونسے افعال ظاہر ہووین کہ اصلاً اوس ہین مشوب حظ نفس بالکل نہ پایا جاوے اور بڑی علامت صدیق کی یہہ ہے کہ اپنے ارادے ہین تردد نکرے اور نماز ہین ہرچند حادثہ مشکل اور سخت واقع ہووے تو وہ اپنی نماز کو نہ چھوڑے اور چپ و راست نظر بھی نکرے اور ظاہر و باطن اوسکا برابر ہووے اور کسی کے لئے لفظ لعن زبان پر نلاوے اور علم تعبیر رویا کا خوب جانے +

معنی شہید شہید اوسکو کہتے ہین کہ قلب اوسکا مشاہدہ حق ہین ہووے اور جو کچھہ ابنیاؤن سے اوسکو ملتا ہے اوسکو اوسکا دل قبول کرے گویا اوسکو پیشتر نظرون ہین دیکھتا ہے ایسا معلوم ہووے اور جانکا دینا اوسکے نزدیک امر دین ہین ادنی کام ہووے اگرچہ بحسب ظاہر مقتول نہووے اور قوت عملیہ اوسکی کمال درجۂ قربت ہین قوت انبیا کی قریب ہووے +

معنی صالح صالح اوسکو کہتے ہین کہ دونون قوت اوسکی ابنیا کے مرتبے سے پست تر ہے لیکن بسبب ہونے کمال محبت کے ظاہر کو اپنے معاصی سے پاک کیے اور

اپنے باطن کو عقائد فاسدہ اور اخلاق ذمیمہ سے دور رکھے اور یاد حق کی شراب
اپنے دل کے پیالے مین ایسی بھرے کہ گنجایش کسی دوسری شی کو اوسمین نہووے اور
تمام ولی اگرچہ شامل ان تینون گروہ یعنے صدیق اور شہیدا ور صالح مین ہے لیکن
یہہ لفظ اکثر صالحین پر اطلاق کیا جاتا ہے اور ایک شی ایسی انھین چار فرقون
مین شامل ہے بلکہ اونھونکی علامات سے ہے کہ حضرت حق سبحانہ تعالے اونھونکو
دوست رکھتا ہے اور انھونکے رزق کا کفیل ہوتا ہے اسطرح کہ یہہ لوگ سائرالناس
سے ممتاز رہین اور اپنے دشمنون سے اونھونکو بچاتا ہے اور ہردم انیس انھون کا
غوبت مین ہوتا ہے اور اونھونکے نفسین غیرت ایسی دیتا ہے کہ یے لوگ اوس غیرت
کے باعث ملوک اور امراکے خدمت مین نہین جاتے ہین بلکہ اونکی صحبت سے دور
بھاگتے ہین اور ہمت کو اونھونکے بلند کرتا ہے اسلیے کہ قاذورات دنیا سے اپنے واسنکو
آلودہ نکرین اور ادسپہ راضی نہووین اور اونھونکے دلکو ایسا منور اور روشن
کردیتا ہے کہ اوسپر ایسی چیزین اونھونکو معلوم ہوتی ہین کہ کوئی ارباب نظر وفکر
اوسکو نہین پہنچ سکتا ہے اگرچہ عمر طویل مین جہد شدید سے مداومت کرتے ہین اور
حق تعالے سینہ کو اونھونکے ایسا کشادہ کرتا ہے کہ دنیا کی سختین اور مصیبتین اور
اپنے خویش و اقارب کی موتین اور دوسری تکلیفات وغیرہ سے تنگدل نہووین
اور حق تعالے اپنے نزدیک اونھونکو ایسا مرتبہ بخشتا ہے کہ دعا اونھونکی جلد مستجاب
ہوتی ہے بلکہ جو کوئی اپنی حاجت مین انھونسے توسل اور استمداد مانگے حاجت
اوسکی روا ہوتی ہے اور خصوصیات اور علامات جو انھونکو عالم برزخ اور مواقف
قیامت اور عالم ملکوت مین دیتے ہین اوس قبیل سے نہین ہے جو عوام سنین ہوبین

اوس سے استدلال کرسکتے ہین الا بعد مشاہدہ کے اوسکے معتقد رہتے ہین انتہی

فایدہ دہم علم ظاہر بے اوستاد اور علم باطن بغیر شیخ حاصل نہین ہوتا ہے علم ظاہر بلکہ علم حیاکت اور حجامت بھی بغیر اوستاد کے حاصل نہین ہوتا ہے پھر علم باطن بغیر شیخ اور مرشد کے کیونکر حاصل ہوگا جناب مولانا روم قدس سرہ اپنی کتاب مثنوی شریف مین فرماتے ہین **شعر** پس بعلم ظاہر ار حق بین بدی + فخر رازی راز دار دین بدی + اور مولانا دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب انتباہ مین فرماتے ہین اور حضرت شیخ تاج الدین سنبھلی رح خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ علیہ سے اسطرح حکایت کرتے ہین حضرت شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے فرمایا الشجرۃ التی تنبت بنفسہا لا ثمر لہا وان کان لہ ثمر یکون بغیر لذۃ و سنت اللہ تعالی جاریۃ علی انہ لابد من التسبب فکما ان التوالد والتناسل الصوری لا یحصل بغیر الوالد والوالدۃ کذلک التولد المعنوی حصولہ بغیر المرشد متعذر ترجمہ جو جھاڑ کہ خود بخود اوگتا ہے اوسکو پھل نہین ہوتا اور اگر پھل آتا ہے تو بے لذت ہوتا ہے اور حق تعالی کے قدرت کا طریقہ اسباب پر جاری ہے کہ ہر شی کو سبب ضرور ہے جس طرح کہ اولاد اور نسل کا ہونا ظاہری بغیر ماں باپ کے حاصل نہین ہوتا ہے اسیطرح اولاد باطنی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے متعذر ہے اور مصنف رسایل مکیہ فرماتے ہین من لا شیخ لہ فشیخہ الشیطان ترجمہ جسکا کوئی پیر نہین اوسکا پیر شیطان ہے **شعر**

ہر کرا پیری نباشد پیر او شیطان بود   خواجگی بے پیر بودن کار نادان بود

اور مصنف نفحات الانس حضرت شیخ برکہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح

روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے اپنے لڑکے کو کہا کہ کبھی تو ریش گاؤ بنا ہے لڑکے
نے جواب دیا کہ ریش گاؤ کون ہوا تھا اور وہ کیا چیز ہے اوسکے والد نے فرمایا
جو کوئی صبح کو اپنے گھر مین سے باہر آوے اور کہے کہ آجکے دن مین خزانہ پاؤن
حاشیہ نفحات مین اس حکایت کی مراد یون لکھی ہے کہ جو کوئی بغیر رنج و کوشش
یا بدون طلب و خدمت اوستاد کے دلمین اپنے خواہش رکھے کہ مین مراتب
اعلی پر پہچون سو وہ مانند ریش گاؤ کے ہے پس انسانکو لازم بلکہ فرض ہے کہ اول
طالب اوس کا ہووے اور خدمت بزرگون کے امیدوار اور ہمیشہ اونکے
فضل و عنایت کا انتظار کرتا رہے یہی نصیحت ارباب ارادت کی ہے چنانچہ مولوی
روم قدس سرہ فرماتے ہین **اشعار** پیر را بگزین کہ بے پیر این سفر
ہست بس پر آفت و خوف و خطر ہر کہ او بے مرشدے در راہ شد
او ز غولان گمرہ و در چاہ شد + اور کسی بزرگ نے کیا خوب اسباب مین اشعار فرمائے
ہین قطعہ ہیچ چیزی خود بخود چیزی نشد + ہیچ آہن خود بخود تیغی نشد + مولوی
ہرگز نشد ملائے روم + تا غلام شمس تبریزی نشد +

فایدہ یازدہم بیان محبت اور چند آداب صوری اور معنوی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین نقل ہے ایک اعرابی مدینہ منورہ مین آیا
اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین تمکو نہایت دوست رکھتا ہون لیکن
مکان مسکن میرا مدینہ سے دور ہے اس باب مین کیا حکم ہے رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا المرء مع من احب یعنے ہر شخص ہمراہ دوست اپنے کے ہے
بحکم مودت و محبت تجدد ذاتی و تشخصی مشتہر ہین اسے درویش سوختگان آتش

محبت آن سرور زنده هین ساتهه حدیث مذکور کے ابیات + که بتجلی اش تافت
یافت او + زان تجلی روشنائی یافت او + هر که در رسته محبت بنده شد + تا ابد تا سلم
محرم و هم زنده شد + اور اسی جگهه هے لا ایمان لمن لا محبة له مصداق اوسکا یه قول ہے بیت
بیت صد هزار آشوب گر پیدا کند اهل عرب + پاک نبود چون دل لیلی ست با مجنون
یکے + جان که لفظ ادب عبارت هے تحسین اقوال اور تهذیب افعال سے اور افعال کے
دو اقسام هین افعال قلوب اور اونهین شمائل کهتے هین اور افعال قوالب اور اونکو
اعمال اور اخلاق دینیات تعلق بباطن رکهتے هین اور اقوال و افعال بظاهر اور
ودرست وه هے که ظاهر و باطن اور قول و فعل اور نیت اوسکی آپس مین اتفاق ان رکهتے
هوویں اور خلق اوسکا مطابق قول اور نیت اوسکے موافق عمل ظاهر و باطن یکسان هو
اور اگر فقط بیان حالی و قالی یا خلقی ورد زبان اوسکا هو اور اپنی تئین متصف
یا متخلق اوسکا ظاهر کرے پس اوسے سوء ادب جانکر تدارک اوسکا کرے اس لئیے که
مناط و اصل اس کام کا تهذیب اخلاق هے پس حفظ آداب ثمره اور نتیجه محبت ہے
جس قدر محبت کامل محب کو اهتمام اوپر رعایت و حفظ آداب بنسبت محبوب افزون
و بیشتر اور جسکے دل مین محبت راسخ تر هے اوسکی مراعات آداب مصروف تر اسلئے
که نزدیک اهل ایمان و ارباب عرفان کے ظاهر و هویدا هے که حضرت رسالت پناه
صلی الله علیه و سلم محبوب و وسیلۂ الی الله هین پس محبت الٰہی مصدق و مصداق
هے محبت جناب حضرت رسالت پناهی کی پس جو محقق و مبرهن هوا که کمال و انتها
محبت الٰہی کا اتباع و آداب آنحضرت صلی الله علیه و علی آله و سلم کا هے پس اهل
ایمان اور خصوص اهل کشف و عرفان پر اهتمام اور رعایت آداب حضرت رسالت

آپ کی واجب ہے اور آیہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی اسی بات پر دال ہے گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بصورت جسمیہ نظر ظاہر بینون سے دور ہین لیکن بصفت و حقیقت روحانیت نظر اہل بصیرت مکشوف و عیان اسواسطے کہ قیام شریعت محمدیہ تا قیام قیامت قائم ہے روحانیت آنحضرت کا اگرچہ صورت آنحضرت کی بسبب حجاب چشم عالم سے مخفی و پوشیدہ ہے لیکن امداد روحی اونکا بارواح و نفوس محبوبین مستعین علی الدوام متصل و متواتر اور عمدہ آداب بعد استحکام روابط محبت اور استکمال شرائط اتحاد دوام ملاحظہ حضور اوس محبوب کا مراقبۂ قلوب سے اور شرم و حیا مخالفت محبوب سے اور ادب محبوب اس امر کا مقتضی ہے کہ کبھی دلمین اپنے راستہ ندبو عظمت اور علو قیمت شان کسی نبی کی انبیا سے بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وصول الی اللہ بے وسیلہ جناب رسالت پناہ کے ناممکن ہے بلکہ ممتنع ہے جو واصل بمقام عدو آنحضرت سے مستغنی ہووے اگرچہ وہ بمرتبہ کمال پہنچا ہو لیکن مردود بارگاہ رب المعبود ہے اور علو ولی بنا ہین صاحب استدراج ہے اسلئے کہ تاسیس قاعدہ اعتقاد و محبت مقتضی ہے کمال متابعت کو بدوام کوشش اور محنت کہ انحراف اور استخفاف سنت مصطفیٰ ذرہ برابر و گذاشت کرے چنانچہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین اشعار

محال است سعدی کہ راہ صفا — توان رفت جز در پئے مصطفیٰ
خلاف پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اور ہر سنت سنن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند جدول آب کے ہے بحر وجود سے منشعب ہوکر زمین قلوب جریان پایا ہے کہ آب باری اوسکے فیضان سے محبوب ریاحین یقین نے نبات و شگفتگی حاصل کی ہے پس لازم ہے کہ تمام حالات

اعتقادی و قولی و فعلی مین تعظیم و آداب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی با توحید الٰہی متقارن
رکھے اور اطاعت اوسکی اطاعت حق سمجھے اسواسطے کہ ایمان خدا پر اور یگانگی خدا کی بغیر
ملنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبول و درست نہین جیسا کہ ادائی فرائض بغیر سنت
ادا کرنے روایت کے روا نہین اوسیطرح ایمان اوس شخص کا بھی درست نہین کہ جو بیچ
متقارنت ایمان برسالت متقرنہین درویش سالک پر لازم ہے کہ مرتبہ محبت آنحضرت
اور رعایت آداب و حقوق ظاہر شریعت اور آثار و اخبار و ارادۃ اس باب مین
فراموش نکرے اور نہ رسوخ عبودیت اور اظہار سکنت سے انحراف و تجاوز فقط

فایدہ دوازدہم نسبت کے بیان مین مرجع تمام طرق کا طرف تحصیل ہیئات
نفسانیہ کے ہے کہ نام اوسکا اونکے نزدیک نسبت ہے اس لئے کہ وہ انتساب و ارتباط ہے
ساتھ خدائے عز و جل کے اور ساتھ سکینہ و نور کے اور حقیقت اوسکی ایک کیفیت
حلول ہے اور سرایت کرنے والی ہے بنفس ناطقہ باب تشبیہ سے بلا ایک اور سرآمدگی
بجانب جبروت اور اوسکی تفصیل یہہ ہے کہ جب بندہ نے ہمیشگی طاعات و طہارات
و اذکار پر حاصل ہوئے اوسے ایک صفت قایم بنفس ناطقہ اور ملکہ راسخہ و اسطے
اس توجہ کے پس یہہ دو باتین ہین واسطے نسبت کے نتیجے ہر ایک کے اوسکے انواع کثیرہ
نکلتے ہین بعض اونمے نسبت محبت و عشق ہے پس ہوتی ہے محبت صفت راسخہ
انقلاب اور بعض اونمے نسبت ہے کسر نفس اور بدتری و بیزاری حظوظ نفس سے اور
نام اوسکا نسبت اہلبیت ہے اور ایک نسبت مشایخ ہے اور یہہ ملکہ توجہ ہے طرف مجرد بسیط
کے اور حاصل کلام بواسطہ حضور رسم اللہ کے اکثر الوان ہین موافق اقتران کے معنی
محبت سے با شکستگی نفس و عجز ہماکے بیاد داشت اور آفاست نفس بیاد و دانشت

ایک ملکہ راسخہ ہے اس لون سے اور نام اوس ملکہ کا نسبت ہے اور تسمیتین اکثر ہین سے بہات
اور صاحب ستر ادراک کرتا ہے ہر نسبت کو علیحدہ اور غرض اشغال سے حاصل کرنا
نسبت کا ہے اور دوام اوسپر اور استغراق یہانتک کہ کسب کرے نفس اوس سے
ملکۂ راسخہ اور نہ گمان کرے طالب یہہ کہ نسبت نہین حاصل ہوتی ساتھہ ان اشغال کے
بلکہ یہہ طریق ہے بنا بر تحصیل نسبت غیر محصور اور اکثر صحابہ اور تابعین حاصل کرتے تھے
سکینہ اور راہ سے کہ ایک اون مین سے مواظبت اوپر صلواۃ اور تسبیحات کے خلوت
مین ساتھہ محافظت کے اوپر شرط خشوع وحضور کے اور ایک اون سے دوام مواظبت ہے
اوپر طہارت اور ذکر ہادم لذات کے کہ موت ہے اور وہ چیز کہ آمادہ کیا اوسے اللہ تعالے
نے واسطے مطیعین کے ثواب سے اور واسطے نافرمانون اپنے کے عذاب سے پس حاصل ہوتا
ہے جدا کرنا اور نکالنا دنیا لذات حسیہ سے ـــ اور بعض اون سے ہمیشگی اوپر تلاوت کتاب کے
اور تدبر اور تفکر اوس مین اور سماعت کلام واعظ اور جو حدیث مین آیا ہے
نرمی دل سے پس تھی سب کہ دوام مواظبت کرتے تھے ان اشیاء پر مدت بسیار
تا کہ حاصل ہوتا انہین ملکۂ راسخہ اور ہیئات نفسانیہ پس محافظت کرتے اوسپر
باقی عمر تک اور یہہ معنے متواتر منقول ہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سلاسل مشایخ
مین نہین شک اسمین اگرچہ اختلاف الوان اور اختلاف طرق تحصیل واقع ہے
اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے سنا ہے اپنے والد جناب مولانا
ذکر کیا
شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ سے کہ مین نے ایک خواب دیکھا اوس خواب مین
سبطین شہیدین حضرت امام حسن وحضرت امام حسین اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ سے نسبت اپنے کا ذکر آیا تو یہی نسبت ہے کہ تھی تمہارے نزدیک بزمانہ رسول

علیہ الصلوٰۃ والسلام پس امر کیا مجھے ساتھ استغراق کے اوس مین اور فکر کی نہایت پھر فرمایا بہر وہی نسبت ہے بلا فرق جو کہ مداومت کرے اوپر سکینہ کے اوسکے لئے افعال بلند ہین پس چاہیئے کہ غنیمت جانے اونھین سالک اور معلوم کرے کہ وہ علامات ہین قبول طاعات کے اور تاثیر اونکی ظاہر ہوتی ہے بباطن نفس اور بتنبہ دل اور بعض اونسے اختیار کرنا طاعت اللہ سبحانہ کا تمام ماسوائے اللہ پر اور غیرت اوپر اوسکے چنانچہ اس مقدمے مین حدیث لایا ہے مالک موطا مین عبد اللہ بن ابی بکر سے کہ اباطلحہ انصاری نماز پڑھ رہا تھا اپنے باغ مین کہ اوڑی ایک چڑیا خوشرنگ پس شروع کیا اوس نے تردد اور جستجوی خروج اوسکا پس متعجب ہوا اس امر سے اباطلحہ انصاری اور ایک گھڑی تک اوسکی طرف دیکھتا رہا ازان بعد رجوع ہوا اپنے نماز کیطرف پس اتفاقاً نہ معلوم ہوا اوسے کہ اپنے کسقدر نماز پڑھا پس کہا اپنے دل مین کہ البتہ پہونچے مجھے اس حال میری مین آزمایش پھر آیا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حال اپنے آزمایش کا کہ پہونچی اوسی مقدمہ باغ بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ یہہ باغ صدقہ ہے بلا حضرت کو اختیار ہے جہان چاہین وہان رکھین اور قصہ سلیمان علیہ السلام کا جو کہ قرآن مجید مین مذکور ہے اور بعض اونسے خوف ہے اللہ تعالیٰ سے اسقدر کہ ظاہر ہوجاوے بدن اور جوارح پر اثر خوف اور حفاظ لکھتے ہین اصول مین کہ پیغمبر آخر الزمان فرمایا سات شخصون کو سایہ دیگا اللہ تعالیٰ بوقت قیامت اپنے سایہ مین یہانتک کہ فرمایا اور ایک وہ مرد کہ یاد الہی کرے بحالت تنہائی پس بھرآوین آنکھین اوسکی خوف خدا سے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

نے قیام فرمایا ایک قبر پر پس لگا کیا اور یہان تک سرفرو کہ آپکی ریش مبارک
تر ہو گئی اور تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب راتکو نماز ادا فرماتے سینۂ لطافت
وصفا گنجینہ سے آواز جوش نکلتی مثل جوش دیگ کے اور بعض اونسے خواب نیک
بدرستی اخراج کیا حفاظ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب نیک مرد نیکبخت
سے ایک جزو ہے چالیس جزو نبوت سے اور قول ہے حضرت رسالت پناہ کا
ہرگز باقی نہ رہین بعد میرے نبوت سے مگر مبشرات سوال کیا لوگون نے کہ مبشرات
کیا ہین فرمایا آپنے خواب نیک کہ دیکھے اوسے مرد نیکبخت یا دکھلایا جاوے اوسے
وہ چالیس جزو سے ہے جزو نبوت سے اور تفسیر اسی حدیث کی ہے قول حق سبحانہ
تعالی کا لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا اور مراد رویاے صالحہ سے رویت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین یا دیکھنا بہشت و دوزخ کا یا دیکھنا رجال
صالحین اور انبیا علیہم السلام کا پھر مکانات متبرکہ مثل خانہ کعبہ و مسجد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور بیت المقدس کا پھر دیکھنا وقایع آیندہ کا کہ وقوع
اونکا ہو موافق رویت اوسکے یا وقایع گذشتہ کا کما حقہ پھر دیکھنا انوار و طیبات
کا مانند شربت و شیر و شہد یا روغن زرد کا جیسا مذکور ہے کتاب الرویا
مین آیا ہے کہ ایک مرد رات کو قرآن پڑھتا تھا پس ظاہر ہوا اوسکو ایک
سایبان کہ اوس مین چراغ روشن تھے الی آخرہ القصہ اور ایک اونسے فراست
صادقہ اور خاطر ہے مطابق واقع چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ خوف
کرو فراست مومن سے کہ وہ دیکھتا ہے ساتھ نور الہی کے اور ایک اونسے
اجابت دعا اور ظہور مطلوب کا کہ طلب کرے حق تعالی سے بکوشش قصد و ہمت

اپنے کے اور اسی طرف اشارہ ہے حدیث شریف مین کہ بعض غبار آلودہ پریشان
مو صاحب دو پارچہ کہنہ کہ کوئی اونکیطرف خیال مین نہین لاتا اگر سوگند یاد کرین
اوپر توکل خدا کے البتہ خدا اونکی سوگند راست وصحیح کرے اور حاصل کلام یہ ہے
وقایع اور مثل اونکے دلالت کرتی ہین اوپر صحت ایمان مرد اور قبول طاعات
اور سرایت نور اوسکے باطن مین پس غنیمت جانے اوسکو پھر بعد حصول نسبت کے
عروج اور ہے اور وہ فنافی اللہ اور باقی باللہ ہے اور حق وتحقیق یہہ ہے کہ عروج نہین
منقول نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ مشایخ کے بسند متصل بلکہ وہ ایک بخشش
ہے من جانب اللہ بخشتا ہے وہ جسے چاہے عباد اپنے سے بغیر از توارث بیت

این سعادت بزور بازو نیست   تا نہ بخشد خداے بخشندہ

شاہد اس قول کا وہ ہے کہ کسی نے سوال کیا حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ سے
حال سلسلہ اونکے شیوخ کا پس کہا نہین پہنچا کوئی طرف خدا کے ساتھ سلسلہ کے
بلکہ بکشش الہی اس لئے کہ ایک جذبہ جذبات اللہ سے مقابل وبرابر ہے عمل ثقلین
کے اور رسالہ معمولات اشرف مین مرقوم ہے کہ جب سالک مقام کثرت مراقبہ
کو پہنچتا ہے اوسکے طبیعت مین ایک نسبت پیدا ہوتی ہے اور اوسکی کیفیت ظاہر
مین بھی نظر آتی ہے وجد وحال کی مجلس مین اگر اوسکے چہرے پر سرور ظاہر
ہوا اور بے اختیار ہو تبسم اور قہقہہ کیا تو سب اہل محفل پر خندہ کے تاثیر ظاہر ہو
جاتی ہے اور اگر کمال رقت قلب سے رویا تو آواز کی تاثیر اہل مجلس کو گریہ
وزاری مین لاتی ہے اگر جوش اشتیاق سے نعرہ کیا تو اہل مجلس کے دلون پر جوش
غالب ہو جاتا ہے اور خاص لوگون کو قلب اور روح مین ایک تاثیر پیدا ہوتی

ہے اور معرفت اہل نسبت پہچانا جاتا ہے کہ مرشد ونکے حضور مین تربیت یافتہ کون
ہے یا تربیت کے لایق کسکی طبیعت ہے اور جو سعادت نسبت سے محروم ہے اوسکو کچھہ
تاثیر نہین ہوتی نسبت کا پیدا ہونا دلمین توفیق من اللہ ہے پیر طریقت کو مناسب ہے
کہ اپنے مریدون مین جسے کچھہ بھی نسبت حاصل ہوئی ہو اوسے ارشاد وخلافت سے
مشرف کرے اور توجہ عینی یا قلبی از روئے مراقبہ کے اوسپر ڈالے تا اوسکی آنکھہ
مین نورانی تارونکے جیسے لچھے نظر آوین بعضونکو یہہ تاثیر نظر دیر تک رہتی ہے
اور بعض کو فوراً منقطع ہو جاتی ہے جتنا جسکا ظرف ہے اور کثرت اذکار کے باعث
اوسنے صفائی قلب پیدا کیا ہے اتنا اوسکو فایدہ ہوتا ہے محبت مرشد کی جسکے دلمین
زیادہ ہے اوسکو توجہ سے مرشد کے دلمین نور پیدا ہوتا ہے آنکھین کھولتے ہین یا بند
کرتے ہین یا جھپکتے ہین یا ہنستے ہین نور روشن اوسکو نظر آتا ہے اوسکو اصطلاح
مین صوفیہ کرام کے نسبت عینی کہتے ہین جب یہہ کیفیت ہمیشہ دلپر مستولی ہو
جاوے اور یہہ حال اوسکے ملکہ ہو تب ترقی کی امید ہے رفتہ رفتہ منتہی ہو جاتا
اور اذکار و اشغال مین مراقبہ کے ساتھہ دل لگتا ہے اور ہرگز شوق کم نہین ہوتا
مگر سارق الطریقت سے پرہیز رکھنا چاہیے کہ اس زمانہ مین ایسے سالک بہت ہین پیر طریقت
صفت جو ویسے مریدونکے طرف متوجہ ہون کم ہین اور ویسے مرید بھی جو محبت مین اپنے پیر
کے قدم کے ساتھہ قایم رہتے ہین بہت نادر الوجود ہین +

فایدہ سیزدہم موجودات کے بیان مین مصنف مخزن العاشقین رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہین موجودات دو قسم کے ہین عالم صورت اور عالم معنی عالم صورت
تمام ظاہر ہے اور عالم معنی تمام باطن اور پوشیدہ لیکن بعض اوسکے بدیہی ظاہر

دیکھا جاتا ہے جیسے ملکی اور بعض پدیدہ باطن جیسا ملکوتی اور معنی ہویدا اور یافتہ نہیں ہوتے مگر بضمن صورت پس ظاہر و باطن سب ظہور اوسکے صورت کا ہے کہ اوسنے صورت اپنی بظاہر نمودار کے ایسا ہی مستفاد ہوتا ہے **رباعی** ہر نقش کہ بر صفحۂ ہستی پیداست + او صورت آنکس است کان نقش آراست + دریای کہن چو میزند موجی نو موجش خوانند در حقیقت دریاست + قول ہے موحدین کا کہ ایک نور نے بصورت کثرہ ومتنوعہ اور بکسوات متضادہ نمود و ظہور کیا ہے کہیں بصورت لیلی و مجنون اور وامق و عذرا کے ظاہر ہوا ہے کہیں بشکل عاشق ہو کر معشوق پر فریفتہ ہوا کہیں بصورت معشوق ہو کر صدہا عاشقوں کی جان لیا وہی ہے کہ بچشم مجنون اپنے جمال پر لیلی میں نظارہ کر کے اپنے تئین دوست رکھتا ہے پس جسکو کہ انسان دوست رکھے اور اوسکی طرف متوجہ ہووے وہی ہے اگرچہ دیکھنے والا نجانے **نظم** ز دریا موج گوناگون بر آمد + ز بیچونی برنگ چون بر آمد + گہی در کسوت لیلی فرو شد + گہی در صورت مجنون بر آمد + بہر حال نظر مجنون کی حسن لیلی پر نظر ہے بر جمال کہ بجز اوس جمال کے سب قبیح ہے اگرچہ مجنون نجانے کہ ان اللہ جمیل یحب الجمال اللہ جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو اور اوسکے غیر کو حقیقت میں ظہور اور بود نہیں پس جمال کیونکر ہووے **رباعی** یار ہی دارم کہ جسم و جان صورت اوست + چہ جسم چہ جان ہمہ جہان صورت اوست + ہر معنی خوب و صورت پاکیزہ + کاندر نظر تو آید آن صورت اوست ۔ وہی معنی ہیں کہ بزبان موسی علیہ السلام آرنی کہا اور خطاب لن ترانی بھی اوسی سے سنا اور بزبان درخت انی انا اللہ کہا موسی علیہ السلام نے وہی سنا **بیت** چون جمالش صد ہزاران روی داشت بود در ہر ذرہ دیدار دگر + اوسکی تجلیات کو حد و نہایت نہیں ہر عاشق اوس سے ایک نشان لیتا

اور ہر عارف اوس سے ایک عبارت اور ہر محقق اوس سے ایک بشارت ڈھونڈتا ہے مولانا
روم فرماتے ہین شعر مذہب عاشق ز مذہبہا جدا است ٭ عاشقانرا مذہب و ملت خدا ست
لیکن اطلاع اور وقوف اوپر اس سر کے اوسے دیوین جو بدل رسیدہ ہو اور حظ
اوسکے دلکا اس سخن پر ہووے جیسا کہ گرسنہ کو تقاضای دایمی اوپر طعام کے ہووے اور
دل اوسکا مایل اوسطرف ٭ ایک بزرگ نے فرمایا ہے محبت و معرفت نام ہے اوس دوستی کا
کہ عیش و غذا عارف کی وہی ہووے اور خورش و خواب اور بود و گفتار اوسکے ساتھ
ہووے اور تمام حرکات و سکنات اوسکے بغیر حق سبحانہ کے نہ ہووین وہ اہل دل ہے
اور وہ کہ گاہے دل اوسکا بحضرت محبوب متوجہ اور کبھی اور طرف وہ مثل آہو وحشی کے ہے
کہ صحرا سے اوسے گرفتار کرکے گھر مین لاوین لیکن وہ یہی ارادہ رکھتا ہے کہ بوقت رہائی
اوسیطرف جاوے ایسے شخص کو اہل دل نہین کہتے بلکہ وہ اہل نفس ہے صوفی نہین متصوف
کہ بتکلف صوفی بنتا ہے حقیقت مین صوفی نہین صوفی اوسے کہین جو نمک زار حقیقت
مین گرکے نمک ہو جاوے مصرع در کان نمک ہر کہ فرو رفت نمک شد ٭ عوام گاو
خر ہین اور صوفی باخبر تمام متصوف راہ رو ہین اور تمام صوفی واصلان حق فرد
تا کے اے عطار زین حرف مجاز   بحر اسرار توحید آئی باز
جو ایک نور محیط ہے ساتھ صورتونکے اوسیکا نام نور مطلق ہے اور توحید مطلق وہ ہے
کہ کوئی چیز کسی چیز سے اور کوئی کام کسی کام سے اور کوئی راہ کسی راہ سے اور کوئی صحبت
کسی صحبت سے جدا نکرے اور اعراض ایک چیز سے اور توجہ دوسرے چیز کیطرف نلاوے جبکہ
ایک سے اعراض اور دوسرے طرف توجہ اختیار کرے توحید مطلق سے باز رہے مسلمان
حقیقی وہی ہے جو کہ توحید مطلق پہنچا اور دوئی اور غیریت سے رہائی پایا اور جو کہ توحید

مقید مجازی ہین رہا وہ مسلمان مجازی ہے نہ حقیقی نظم آفتابی در ہزاران آبگینہ
تافتہ + پس بہ رنگی ہر یکی تابی عیان انداختہ + جملہ یک نور است لیکن رنگہای مختلف
اختلافی درمیان این و آن انداختہ + جسپر یہہ دروازہ توحید کھلا اضافات سن و
تو او سن سے ساقط ہوئین اور نسبت ازان سن و ازان تو دور آوردہ ستر ہزار حجاب
نور و ظلمت سے کہ درو سالک کے ہین اون سبکو ایک سخن مین بیان کرتا ہون اور رہ
صد سالہ کو ایک ساعت مین طے کرتا ہون گوش رکھ کہ وہ سب غفلت ہے سالک کی محجوب سے
بیت چیست دنیا از خدا غافل بدن نے قماش و نقرہ و فرزند و زن
جب تک غفلت قایم ہے اضافت حجاب ہے اور حجاب کی دو قسم ہین نورانی اور
ظلمانی پس نورانی صوم و صلواۃ اور تلاوت وغیرہ ہین عبادات سے کہ لذت اونکی
دیدار محبوب اور یاد آوری اوسکی سے باز رکھے یہہ سب حجاب نورانی ہین اور
حجاب ظلمانی تمام مشغولی ہے ہوائے نفس اور جب ہم کہہ چکے کہ سب ایک نور ہے
لیکن جب تک سالک اوس نور سے غافل نہین حجاب نہین جبکہ غافل ہوا حجاب
درمیان آیا اور یہہ خود محجوب ہوا اب اسکو حجاب سے باہر آنا ضرور ہے اور حجاب
سالک کا اور معصیت ہمیشہ غافل ہونا محبوب حقیقی سے اور اگر کوئی ایسا کہے کہ غیر
کہان ہے کہ حجاب ہووے اور نہین سزاوار کہ غیر حجاب اوسکا ہووے اسلئے کہ حجاب
سزاوار ہے محدود کو جو سب ایک نور ہے اوسکو حد اور نہایت نہین پس جو کہ
موجود ہے عالم مین خواہ صورت خواہ معنی سب صورت اوسکی ہے اور وہ مقید
بصورت نہین پس تو یہ سالک کی غفلت سے اسواسطے ہے تا قید دوئی سے باہر آوے
اور توحید مطلق مین داخل ہووے بابت حجاب روئی تو ہم روئی نسبت دیہہ ہمانی

نہانی از ہمہ عالم رلبس کہ پیدائی + جب کہ پردۂ پندار غیر کا سامنے صحرائے دل سالک
کے آباد دوئی پیدا ہوئی اور حجاب نے رخ دکھایا جیسا کہ کہا ہے **فرد**

دوئی را نیست رہ در حضرت تو — ہمہ عالم توئی و قدرت تو

جو پندار غیر اور دوئی میدان دل سالک سے اوٹھے دل اوسکا بزبان حالی یہ مقولہ کہے **فرد**

روزہا تا بتو بودم و نمیدانستم — شب با تو غنودم و نمیدانستم
ظن بردہ بودم بجہود کہ من من بودم — نے جملہ تو بودی و نمیدانستم

اور یہ حجاب بغیر مرنے کے نہیں کھلتا ہے اور موتوا قبل ان تموتوا کا اشارہ اسی آیت سے فقط

فائدہ چہاردہم شرائط پیر کے بیان میں پیر وہ ہے کہ قابلیت اور اہلیت ارشاد کی رکھتا ہو گو کوئی اوس سے مستفید اور مستفیض اوسکا نہ ہووے نقصان نہیں وہ ہدایت کامل راہ خدا سے پیرو شریعت غرا کا ہووے اور شناسا خطرات نفسیہ اور شیطانیہ اور ملکیہ و ربانیہ کا اور عارف بہ منفعت خطرات اور دانا بعلل امراض باطنیہ اور صارف ہمت مرید کا بجانب عین الحقیقت حقیقۃ محمدیہ اور مزیل امراض امراض کا بمصابیح قرآنیہ اور حدیثیہ اور کشش باطنیہ کی باز رکھنے والا عوائق ضارہ بلیہ سے کہ داعی الی النار ہیں جیسا کہ والدین اولاد کو اور بادشاہ رعایا کو تربیت کرتے ہیں اور شرط کرے مرید سے کہ وہ کوئی خطرہ اپنا پیر سے پوشیدہ نہ رکھے اور اوسپر عرض کرے اسواسطے کہ شیخ بمنزلہ طبیب اور مرید بمنزلہ علیل کے ہے بیمار کو پوشیدہ رکھنا اپنی بیماری طبیب سے باعث ازدیاد مرض اور آخری سبب اسکا ہلاکت ہے اور شیخ کو چاہیے کہ ایک مرتبہ دفعتًا ساتھ مرید کے تنگ گیری نکرے

بلکہ بتدریج بمقامات سیر اور سلوک پہنچاوے لیکن پہنچنا بمقامات عالی بدون ریاضات
بدنی اور مجاہدات نفسانی حاصل نہین ہوتا اور واجب ہے شیخ پر اتباع شریعت ظاہرہ
نبویہ علیہ الصلواۃ والسلام کا فرد بزہد وورع کوشش وصدق وصفا ہ لیکن پیغمبرانہ
بر مصطفیٰ ہ اور واجب ہے اوپر شیخ کے کہ مطلع اور آگاہ نکرے مرید کو اسرار اپنے پر
اور روبرو مرید کے بصورت وشمایل بزرگانہ ہووے مباسطت اور خوش طبعی ساتھ
مرید کے نکرے کہ مبادا مرید ناقص العقل حرکات شیخ کو ترخیص پہ حمل کرے اور شیخ
مرید کی نظر مین ضعیف اور بیوقار معلوم ہووے اور واجب ہے شیخ پر نہ ہیبت او تعیین قوت
مرید کا با ابتداء کار پہلے سب چیز سے اس لئے کہ اکثر مرید مبتدیگان شکم اور طالبان نان
ہین اول مدد اوسکے قوت کا ہووے بعد ازان اوسے حکم بعد انشینی اور خلوت گزینی
فرماوے اور یہہ بھی شیخ پر واجب ہے کہ مریدون خلوت نشین اور اصحاب اذکار کو ملاقات
اغنیا سے باز رکھے مگر جو کہ ارباب صلاح وتقوی ہوویں اونکی ملاقات سے منع نکرے اور
واجب ہے شیخ پر ملاقات اور صحبت کرنی ساتھ شیخ ہمعصر اپنے کے کہ فیض باطنی اور علم
ظاہری اور زہد وورع مین اولی اور افضل اوس سے ہووے اور اگر ایسا نکرے صاحب
ہمت اور اہل انصاف سے نہین متکبر اور مرائی ہے اور یہہ نقصان ہے طریق خدا طلبی
مین ہے اور واجب ہے شیخ پر کہ حال مرید سے تغافل نکرے اور کوشش کرے تا
انفاس عمر اوسکی کی بیجا یاد خدا اضایع اور برباد نجاوین اور اگر اوسکے تکاسل اور
تہاون پر عتاب اور سرزنش نکرے قاصر ہے تربیت مین ہ

فایدہ پانزدہم شرایط مرید کے بیان مین اول یہہ کہ خودکشی طالب نکرے
مگر کہ فانی ازخود ہووے اور درہم دونا نیز شب کو نکلے سبکو براہ خدا اور اہل حقوق

صرف کرے اور بوقت حاضر ہونیکے شیخ پاس اپنے دلکو تمام خطرات شہوانی وعصیانی و
نفسانی سے پاک کرکے حاضر ہووے اور جو کچھہ کہ پیر ارشاد فرماوے اوسے بگوش قبول
و رضا اپنے دلمین جگہہ دیوے اور بجالاوے شعر بمی سجادہ رنگین کن گرت
پیر مغان گوید + کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا + اور جو کچھہ کہ اپنے فہم اور
سمجھہ مین نہ آوے اپنے نفس پر سرزنش کرتا ہے اور کہے کہ شیخ وہ مقام بیان
فرماتا ہے کہ ہمکو گرد سراپردہ اوسکے گذر نہین نہ یہہ کہ شیخ کو نسبت کرے بخطا اور شیخ
ابن عربی لکھتے ہین کہ سید او پیشوا ہمارے حضرت شیخ ابو مدین مغربی قدس سرہ
فرماتے ہین کہ مین گاہے ابتدائے حالمین اپنے شیخ پاس بے طہارت بدن وجامہ
اور دل حاضر نہین ہوا پس اس حالمین اگر شیخ میری طرف متوجہ ہوا خوش نصیبی اور
سعادت اپنی جانتی ہینے اور اگر اعراض اور روگردانی فرمائی شومی نفس اپنے کی
معلوم کی ہینے اور بدگمانی بہ نسبت کسیکے نہ ہووے اور خوش خلق و متواضع اور
آزمایش شیخ کے ساتھہ مکاشفات اور خوارق عادات کی نہایت ترک ادب ہے اور
خلق سے بے غرض اور ظلم کسی سے نہ رکھے اور قانع اور صابر اور شاکر و متوکل و ذاکر
و راضی برضا حاجت روائی خلق اللہ اور کنارہ کش سفہا اور ارزال سے ہووے
اور محارم و شبہات اور لذائذ نفسانی اور مواضع اتہام سے یکسو اور فتوح و پیشکش کو
حاضرین وقت اور اہل حاجت و ساکین پر خرچ کرے اور صحبت ساتھہ شیخ کے بحرمت
و مہابت رکھے اور بیعت اور عہد اس امر پر اختیار کرے کہ عامل ہووے او پر ارشاد
اور فرمودہ شیخ کے خواہ موافق ہو اوسکے طبیعت کے خواہ مخالف اور شیخ پر ہرگز
اعتراض نکرے کہ ارشاد اوسکے سے تجاوز اور انحراف سبب سد باب تعلم و تعلیم کا ہے

اور علت فرمودہ شیخ کی سمجھے یا نہ سمجھے اوسپر عمل کرے اپنے طرف سے اوسمین کچھہ تصرف
نکرے اور جو ذکر کہ شیخ نے فرمایا ہے اوسی طریق پر اوسے بجا لاوے اور اپنے تئین
مکثر سے شمار کرے اور مرید کو واجب ہے کہ مطلب اپنا اوپر شیخ کے ظاہر کرے اگر
شیخ جواب فرماوے فبہا وگرنہ اپنی طرف سے باصرار طالب جواب نہووے کہ بے ادبی
ہے اور لباس اپنا شیخ اگر عنایت فرماوے اوسے بتعظیم و بحرمت لگاوے بلکہ بطریق
تبرک اور اکرام و احترام شیخ کا بجا لاوے اور جب شیخ معلوم کرے کہ مرید مرتبہ کمال
پہنچا اوس وقت اوس سے قطع رشتہ امداد و توجہ فرماکر بخدا سپرد کرے یا خلیفہ اپنا
کرکے اوپر مسند ارشاد کے سجادہ نشین کر دیوے اور اذن دیوے اور یہہ مرتبہ بغیر
ترک ہوا وہوس اور مجاہدہ نفس ساتھہ گرسنگی اور تشنگی و بیداری و خاموشی و عزلت
گزینی حاصل نہین ہوتا پس اگر ہمنشین صالح ملے صحبت ساتھہ اوسکے مضایقہ نہین
اگر وہ عالم ہے بعلوم دینی و باطنی اور واجب ہے اوپر مرید کے کہ کھانے لقمہ حرام سے
بیک سو رہے اور اگر تمام طعام عالم مشتبہ معلوم ہووے لاچار بوقت اضطرار بقدر ضرورت
تناول کرے اور یہہ بھی شرط ہے مرید ہی مین کہ کلام شیخ کا رد نکرے اگرچہ شیخ خطا
اور مرید حق پر ہو کہ اعتراض مرید ونکا شیوخ پر حرام اور ترک ادب ہے مگر بتاویل شرعی
اور جو مرید اپنے شیخ پر اعتراض کرے وہ مسخرہ شیطانی ہے مرید نہین اور مرید کو لازم
ہے کہ بجانب اجماع کہ جمیع مذاہب مین روا ہو توجہ کرے اور جو اجماع بعض مذاہب مایل ہو
بتاوے بجانب احوط رجوع اور اوسپر عمل کرے اور یہہ بھی مرید کو لازم ہے کہ مطیع و
منقاد ہووے جبکہ اوسے شیخ منقاد اور مطیع کر دی گو وہ مطاع مطیع سے علم مین کم ہو
اور شرایط ارادت سے یہہ بھی ہے کہ جو طریق شیخ نے فرما دیا ہے اوسکو سب طریق سے

اولی اور اشرف اور افضل جانے اور سہولت کو کار فرما نہ ہووے اور آداب ارادت
سے یہ ہے کہ روبرو شیخ کے با ادب سر نگون بیٹھا رہے چپ و راست نظر نکرے اور
اسیطرح بوقت رفتار و اقامت کے الا بضرورت اور کلام لغو اور فضول و غیبت و افترا
سے زبان بند رکھے اور جلال و ہیبت شیخ سے ہر دم خائف و ہراسان رہے اور بے شعور
اور بے سمجھے کسی مجلس گانے مین حاضر ہو کر متقلدانہ زمزمہ اور رقص نکرے اور اگر
اوس شیخ سے گاہے اگر کوئی امر خلاف شریعت سرزد ہووے خطا کا گمان نکرے بلکہ وجد
اور سکر پر محمول کرے لیکن اگر صاحب ایسے کو حاکم شرع بمقتضای شریعت عتاب
و عقاب کرے ماخوذ و معتوب نہین اور مرید کو لازم ہے کہ امانت اسرار کو کہ جو شیخ نے
اوسکو سکھائی ہین نگاہ رکھے اور کسی پر ظاہر نکرے اور صادق الوعد اور صادق القول
ہووے خصوصاً نقل حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین یہ کہ جو سنے بے تحقیق و
یاد نقل کرے پس طالب راہ خدا کو لازم ہے کہ خواب غفلت سے بیدار ہو کر اوقات
عمر عزیز کو ہاتھ سے نہ کھووے اور یاد خدا سے کسی وقت غافل نہووے کہ عارفون کے
نزدیک موت یہی ہے فرد غافل ز احتیاط نفس یکنفس مباش + شاید ہمین نفس
نفس واپسین بود + اور موت کے چار اقسام ہین موت سفید موت سرخ موت
سیاہ موت سبز + مراد موت سفید سے بھوکے رہنا ہے اور غرض موت سرخ سے مخالفت
کرنا اپنی خواہش کا اور اشارہ موت سیاہ سے خلق کی ایذا و تکلیف اوٹھانا اور مقصود
موت سبز سے رقعہ دوزی کرنا اور اسیطرح حالات انسان کی ابتدا مین چار ہین یعنی
طفل جوان و پیر اور روشنی قلب کی بھی حاصل ہوتی ہے ساتھ چار چیز کے ذکر و تلاوت
قرآن یاد کرنا موت کا اور استغفار کرنا پس چاہئے کہ لڑکپن اور بلوغ اور جوانی

ویسے ہی مین کسیوقت مشغولی اور فراغت اور محتاجی اور تونگری مین کسی جگہہ خواہ جبال و بحار ہون خواہ بلدان و صحرا یاد آلہی سے غافل نہین ہووے اوسوقت مین اس شخص سے آزمایش ہوتی ہے خدا کی طرف سے ساتھہ چار چیزونکے شماتت اعدا ملامت اصدقا طعنہ جہلا اور حسد علما پس جب صبر کرے ان چار پر پاوے عزت قناعت اور طیبت نفس اور لذت علم اور ثواب آخرت۔ اور راہ وصول الی اللہ تین طرح ہے اول وصول الی اللہ حاصل ہوتی ہے ساتھہ باہر آنے کے افعال ذمیمہ سے نام اوسکا تزکیہ نفس ہے دوسرے وصول الی اللہ حاصل ہوتا ہے انقطاع سے اوسکا نام تصفیہ قلب ہے تیسرے وصول الی اللہ خروج صفات بشریہ سے حاصل ہوتا ہے نام اوسکا تجلیہ الروح ہے طالب راہ خدا کو چاہئے کہ صفات اپنی سے فانی ہووے تا بصفات اللہ باقی ہووے اور درخت خودیکو بنیاد سے اوکھاڑ دے تا اپنی ذات مین گلزار تجلیات واجب الوجود مشاہدہ کرے اور کشتی فنا مین کہ عبارت ہے لا الہ سے سوار ہوکر منظورات و معلومات کو تحت سے فوق تک سعفات اپنے کے لا مین کھینچے یا دریائے ہویت مین سیر کرے اور اثبات الا اللہ مین غوطہ مارے اور بمقام بقا پہنچے اور قاعدہ ہے علم کا جو الا اوپر ہوکے آوے سب موجودات کو لا کرے اور تصورات بتون بت مین اپنے دلکو بوستان کرے اور ثمرہ محبت چنے اور روح اپنی کو انوار واحدیت مین جلوہ دیوے اور سر اپنا اسرار الوہیت مین مستغرق کرے اور تاج اخلاص سر پر اور کمر بند حضور دلکو کمر مین باندھکر اوپر مرکب عبودیت کے سوار ہوکر تازیانہ عبادت ہاتھہ مین لیکر میدان وحدت مین گھوڑا کداوے تا بمقام احدیت پہنچے اور طالب خدا کو یہہ بھی ضرور ہے کہ اپنے دلکو بانوار ظہور منور اور بآب توحید

پرورش اور ہمیشہ تازہ وتر رکھے اور روح کو انوار حق مین محو وفنا کردیوے
اور دریاے جاسم مین غواصی کرتا رہے تا گوہر لا لستان سر ی وانا سرا ہ یعنے
انسان سیر ابجید ہے اور مین بھید اوسکا حاصل ہووے اسلیئے کہ روحکو جان کہتے
ہین اور جان مین اسرہے کہ اوسے جانان کہتے ہین وہ مقام ہے محبوبی کا بلکہ عین
محبوبی ہے اور یاد حق تین قسم ہے یا بزبان یا بدل یا بسر حدیث قدسی ہے انّ
فی جسد بنی آدم لمضغة وفی المضغة قلب وفی القلب فواد وفی
الفواد ضمیر وفی الضمیر سر وفی السر انا یعنے بدن بنی آدم مین گوشت
ہے اور اوسی گوشت پارہ مین قلب ہے اور قلب مین دل ہے اور دلمین ایک
پوشیدگی اور اوس پوشیدگی مین راز ا اوس راز مین مین۔ اور طالب خدا
کو چاہیے کہ شہر اثنینت کو جلاکر نیست ونابود کرے تا شہر احدیت مین جو سچو
ہو آباد ان ہے جا پہنچے اسلیئے کہ شہر احدیت کو شہر روحانی کہتے ہین پس طالب کو لازم ہے کہ
شہر روحانی کو آباد کرے تا قید نفس اور شیطان سے خلاصی پاوے اور اوسکو تزکیہ
نفس حاصل ہووے اور نجاست دوئیکو قلب اور قالب سے دور کرے اور کسوت
یگانگی پہنے اور سراپردۂ محبت مین آوے تا محرم راز محبوبکا ہووے اور شراب کشی محبت
مین ہمیشہ بشکر مجاہدۂ حق تعالے مخمور ہووے اور افعال واقوال اور احوال حرکا
و سکنات اور خور دپوش اور خواب وبیداری اور سب حالین سمع اللہ ہووے جیساکہ
فرمایا حق تعالی نے وھو معکم این ما کنتم واللہ بما تعملون بصیر یعنے خدا تمہارے
ساتھ ہے سب جگہ جہان تم ہو اور وہ اعمال تمہارے دیکھتا ہے۔ جب یہ مقام معیت و
بصیرت حاصل ہوا ایسے اعمال نامحمودہ سے خایف اور افعال نامشروعہ سے ہمیشہ ترسان ولرزان

رہے اور جانے کہ اللہ میرے ساتھ حاضر و ناظر ہے اوس سے کوئی چیز پوشیدہ نہین اور دایم و
قرب مین اُنس پکڑے کہ وہ فرماتا ہے ونحن اقرب الیه من حبل الورید یعنے ہم بہت
نزدیک ہین بندیکے شہ رگ سے اور تانس و تعلق کسی چیز کو اپنے دلمین رہنے نہ دیوے اور صبح
شام بلکہ ہر ساعت و آن ذکر الٰہی مین ایسا مستغرق ہووے کہ اپنی خودیکو فراموش فنا کرے اور

انفاس پاس وار اگر مرد عاقلی   ملک دو کون یک تو گردد بیک نفس

اور تمام اعضا اور جوارح کو یاد خدا مین ایسا مشغول رکھے کہ ہر عضو زبان ہووے اور ذاکر
و مذکور ایک ہوجاوین دوئی درمیان سے اُٹھ جاوے بیت من تو شدم تو من
شدی من تن شدم تو جان شدی * تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری * مصنف
کتاب تحفة المریدین فرماتے ہین سالک کو چاہیئے معلوم کرنا کہ طالب کسکو کہتے ہین پس طالب
کے دو معنے ہین ایک معنی مستغنے ہونا دنیا اور مافیہا سے اور دوسرے معنی مستغنے اپنی ذات سے
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الدنیا حرام علی اهل الاخرة والاخرة حرام علے
اهل الدنیا وهما حرامان علی اهل اللہ یعنے طلب دنیا حرام ہے اوپر اہل آخرت کے
اور حسن و خوبی آخرت کی حرام ہے اہل دنیا پر اور دنیا و آخرت دونون حرام ہین اہل اللہ
پر۔ اور سالک کو چاہیئے کہ دل اپنا با نوار معرفت حق روشن کرے اور بینائی اپنی مشاہدہ
حق مین جانے اور معلوم کرے کہ مشاہدہ کیا ہے المشاهدة رویة المحبوب
فی الحجاب یعنے مشاہدہ کیا ہے دیکھنا محبوب کا پردہ مین۔ اور طالب مولی جانے کہ کیا ہے ترک
دنیا اور بے رغبتی دنیا سے چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ترك الدنیا
راس کل عبادة وحب الدنیا راس کل خطیئة یعنے بیزاری اور بے رغبتی
اور چھوڑنا دنیا کا سر ہے ہر عبادت کا اور الفت و محبت اور دل بستگی و لگاو ساتھ دنیا

سکے سر پہ ہنر مانا فرمانیکا وسیلہ راہی کا بیت آنانکہ ہر دو کون بیک جو نمی خرند انہادم
از محبت دنیا کجا زندہ اور طالب کو یہہ بھی ضرور ہے کہ اوپر قسمت و ارادت ازلی کے
سرور وحزن اور صحت و مرض اور تنگی و فراخی سے قانع اور شاکر ہووے جان اے عزیز
کہ اکل و شرب سالک کا تین طرح ہے اول اکل شریعت ہے کہ کھا کر یاد الٰہی اور طاعت
معبود حقیقی بجالاوے چنانچہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بیت

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است ۔ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

دوسرا اکل طریقت کہ اپنی ذات میں اکل و شرب کو حق سے مشاہدہ کرے اسواسطے
کہ وجہ دیگر چیز کا ممکن نہیں مگر بحق تعالیٰ تیسرا اکل حقیقت کہ اکل و ماکول کو ایک جانے چنانچہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا من نور اللہ والمومنون من نوری مصنف کتاب
مخزن العارفین فرماتے ہیں مومن کو پانچ نشان ہیں مرض دایم حزن دایم صوم دایم
اور بسط الیدین یعنی دعا بجناب کبریا اور ذکر موت ہمیشہ ۔ اور مومن اوسے کہتے ہیں کہ
کسی مخلوق کو ناحق ساتھ ہاتھ اور زبان اپنی کے ایذا رسانی نکرے بیت

مباش در پے آزار و ہر چہ خواہی کن ۔ کہ در طریقت ما غیر ازین گناہی نیست

اور نماز کہ مومن کے لئے معراج ہے طریق اوسکے ادا کا یہہ ہے کہ دنیا سے وضو کرے یعنی
ہاتھ دہووے اور عقبیٰ سے غسل اور دریائے فنا میں غوطہ زنی اور نفس اپنے کو قربانی
کرے تا بقائی ابدی قایم ہووے یہہ معنے ہیں الصلوٰۃ معراج المومنین کے اور ماسوی اللہ کو
اوپر اپنے حرام کرے یہہ تکبیر تحریمہ ہے جسے تکبیر اولیٰ کہتے ہیں اور اشتغال مومنین کے تین
قسم پر ہیں ایک عبادت دوسری عبودیت تیسری محبت پس بعوض عبادت کے حور
و قصور اور نعمتیں بہشتی حاصل ہوویں اور بعوض عبودیت کے قرب و درجات اور

بعوض محبت کے قرب ذاتی ہیں سوست کو چاہیئے کہ ہمہ حال طالب ذات ہو وے اور جانے کہ باطن نفس ہر آدمی میں حق سبحانہ تعالےٰ نے چار دریا پیدا کئے ہیں غم حرص غفلت اور تفرقہ اور واسطے عبور کے ان بحار سے کشتیاں مقرر فرمائی ہیں پس جو کہ کشتی توکل میں بیٹھا دریائے غم سے بساحل فرح پہنچا اور جو کہ کشتی رضا پر سوار ہوا دریائے حرص سے زہد کے کنارے پر پار ہوا اور جو کشتی ذکر میں داخل ہوا دریائے غفلت سے کنارہ آگاہی پر پہنچا اور جو کہ کشتی توحید میں سوار ہوا دریائے تفرقہ سے بکنارہ جمعیت فایز ہوا اور یہہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ تفرقہ بقا میں ہے اور جمعیت فنا میں باخودی تفرقہ اور بیخودی جمعیت **نظم** حجاب باخودی قلم درکش + در رہ بیخودی علم برکش + تا بجاروب لا نروبی راہ + نرسی در حریم الا اللہ +

فایدہ شانزدہم ارباب صلاح وسلوک کے بیان میں ارباب صلاح وسلوک چار قسم پر ہیں پہلا سالک مجرد دوسرا مجذوب مجرد تیسرا سالک مجذوب چوتھا مجذوب سالک کیونکہ راہ سلوک میں غلبہ جذب کا شرط ہے اور طالب کو مطلوب کے طرف جلد پہنچاتا ہے کبھی سلوک کرنے کے بعد غلبہ حاصل ہوتا ہے اور کبھی اول ہی فضل خدا سے شامل حال ہو جاتا ہے **شعر** گر رسد جذبہ نہ حق مار معین رہ چاہ ناکندہ بجوشد از زمین + اولی دو قسمیں مسند ارشاد و شیخی کے اہلیت نہیں رکھتے ہیں اور آخر کی دو قسموں میں مجذوب سالک افضل ہیں چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جذبۃ من جذبات الحق توازی عمل الثقلین یعنے جذبہ پیدا ہونا نزدیکے دریا حق تعالےٰ کے شوق و ذوق میں محبت سے تو وہ دونوں جہان کے عمل کے برابر ہے ابیات

درّہ جذب عنایت بہتر است + از ہزاران کوشش طاعت پرست

جذب یزدان با اثر ہاؤ سبب صد سخن گو ید نہان بے حرف ولب

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہٗ نے کتاب عوارف کے دسوین باب مین ایسا فرمایا ہے جو شخص کہ احوال طریقت کو کسب کرتا ہے اور امور صالحین اور سالکین کو محبت کی راہ مین ارشاد فرماتا ہے اوسکے اقسام چار ہین پہلا سالک دوسرا مجذوب تیسرا سالک جذبی والا چوتھا مجذوب سلوک والا۔ پہلا سالک وہ ہے کہ اپنی ریاضت وعبادت مین ہمیشہ مشغول رہتا ہے اور ہمیشہ اپنے امر مین ترقی چاہتا ہے سو درجہ ارشاد کو اور مریدونکے تربیت کرنے کو اپنے امر مین مانع جانتا ہے اسلیئے شیخت کے قابل نہین دوسرا مجذوب جو کہ پابند ریاضت اور عبادت کا نہین ہے مگر اوسکے دلسے حجاب اوٹھہ گیا ہے اور تجلیات غیبی کا بار اتنا بھاری اوسپر پڑا ہوا ہے کہ عالم اسباب کیطرف رجوع ہونے کو اوسے فرصت نہین دیتا اور شوق عشق الہی مین ہمیشہ ملتہب الذات اور مجنون الصفات رہتا ہے اسلیئے وہ بھی ارشاد ومریدیکے سند نشینی کی اہلیت نہین رکھتا ہے کیونکہ جو اپنے حال سے بیخبر ہو سو بیخبر کے حال پر کب التفات کر سکتا ہے تیسرا سالک جذبے والا جو کثرت عبادت وریاضت سے درجہ اخلاص ووفا کو طے کیا ہو اور منازل شوق ومحبت مین متمکن ہو اور بعد تکلیف شدید کے راحت ابدیکو پہنچا ہوا ور تجربات اعمال سے ہر بیماری کی دوا اور ہر رنج کی شفا اوسکو معلوم ہے سو سند نشینی ارشاد اور مریدونکی تربیت اور مخلوقات کی ہدایت کے لئے بڑی لیاقت اور قابلیت رکھتا ہے اور سبند یکو تمام خطرناک راستون سے بچا کر منزل مقصود تک پہنچا سکتا ہے چوتھا مجذوب سلوک والا جسنے مقامات فنائی سیر کرکے محل بقا کیطرف رجوع کیا ہے اور انوار یقینی سے اوسکا

قلب منور ہے اور حجاب صفاتی و ظلماتی اوسکے بصارت عینی پر منکشف ہین اور آثار فیوضات الٰہی باطن سے طرف ظاہر کے پے در پے چلے آتے ہین اور حق تعالےٰ نے اوسکو اپنے بندونکی ہدایت کے لیئے گویا ہادی راہ اور کاشف اشتباہ بنایا ہے راہ شریعت سے واقف اور آثار طریقت سے عارف ہے حقیقت کے راز کو بہترین وجہ سے بیان کرسکتا ہے اور نقش نگین کی مانند مریدین و معتقدین کے دلون پر نا تیر بخشتا ہے وہ شیخ پیر کامل اور مرشد واصل ہے طریقت کے مسند نشینی کو اوسکے وجود سے زینت ہے اور شیخ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر ہر ایک مرید کی مراد کو اور ہر ایک مرشد کے ارشاد کو اس خوبی سے تفصیل کیا ہے کہ قلم ہندی رقم اوسکے بیان سے عاجز ہے فقط

فایدہ ہفدہم انسانکے مراتب کے بیان مین شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشی قدس سرہٗ نے اپنے ایک مکتوب مین جسکی نقل نفحات الانس مین موجود ہے یون بیان فرمایا ہے کہ آدمی تین مرتبہ رکھتا ہے پہلا مرتبہ نفس یہ لوگ اہل دنیا اور تابع اپنے حواس و خواہش کے ہین جو فقط مخلوق کو دیکھتے ہین خالق کو نہین دیکھ سکتے انام کالانعام بل ہم اضل مین داخل ہین ان مین کسی نے اگر ایمان لایا اور عبادت ظاہر یکو درست کیا تو وہ نجات پاویگا اور عذاب دوزخ سے خلاصی حاصل کریگا دوسرا مرتبہ قلب جو فرقہ اول سے بہتر ہے اور اپنے حواس و عقل کو علم و استدلال سے ترقی دیکر شناسائی خالق کی پیدا کرتے ہین اور حق تعالےٰ کے صفات و اسما کو حسب استعداد اپنے سمجھے ہین کیونکہ تمام افعال آثار صفات ہین اور تمام صفات اوس موصوف کے اسم سے مظہر تجلیات ظاہر کرتے ہین تب عقل کی آنکھ سے

جو ایمانکے سر مہ سے روشن ہے اوسکی قدرت اور حکمت کو دیکھ لیتے ہین اور کلام الٰہی
اور حدیث رسالت پناہی کو اچھی طرح قدر و منزلت کے ساتھ سمجھتے ہین اور اس مرتبہ کے
منتہی انسان آئینہ کثرت مین جمال وحدت کو مشاہدہ فرماتے ہین اور جو پہلے گروہ کے ایما
لوگ ہو کچھ سمجھتے ہین تو یہہ دوسرے درجہ کے لوگ اوسکو دیکھتے ہین اور مرتبہ علم الیقین
سے گذر کر مقام عین الیقین کو پہنچ جاتے ہین اور تہذیب اخلاق کمال درجہ حاصل کر
ہین کبھی بدخلق اور بے مروت نہین ہوتے اور نعمات اخروی کو واصل ہو جاتے ہین
تیسرا مرتبہ روح کا ہے اس مرتبہ والے انسان ہین کہ تجلیات صفاتی سے گذر کر مقام شاہدہ
کو حاصل کر لیتے ہین اور کثرت کو وحدت ہین اور وحدت کو کثرت مین بخوبی تمیز کر
لیتے ہین تجلیات کے حجاب اونکو صفات شہودی دکھاتے ہین اور کبھی ارتفاع درجہ
و رفع تعینات کے باعث حق الیقین کو واصل ہوتے ہین اس سے زیادہ معرفت کا درجہ
انسانکے لئے امکان نہین رکھتا ہے اور اگر اس حد سے زیادہ بڑھ جاوے تو باعث ہلاکت
کا خوف ہوتا ہے ہو الاول والآخر والظاہر والباطن جو مظاہر صفات احدیت ہین انپر
منکشف ہو جاتے ہین **بیت** گر ز خورشید بوم بے نیرو است + از پے ضعف خود
نہ از پے اوست + بعضے حضرات صوفیہ رحمہم اللہ نے گروہ اولکو ذوالعقل کہا ہے اور گروہ
دویم کو ذوالعین فرمایا ہے اور گروہ سیوم کو ذوالعقل والعین لکھا ہے **رباعی**

ذوالعقل جسے نور خدا ہے مقصود   ذوالعین جسے نور خدا ہے مشہود
ذوالعینی و ذوالعقل وہی ہے جسکو   ہے دید حق و خلق کا باہم موجود

چنانچہ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین **شعر**

ففی الخلق عین الحق ان کنت ذا عین   وفی الحق عین الخلق ان کنت ذا عقل

وان کنت ذا عین و عقل فلا یری سوی عین شئ واحد فیہ بالشکل

اور حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی باب میں فرمایا ہے ابیات

اتصال بے تکیف بے قیاس	ہست رب الناس را با جان ناس
لیک گفتم ناس را نسناس نہ	ناس غیر جان جان اشناس نہ

اسی لئے مقام معرفت کا علم و دانش کے مرتبہ سے بالاتر ہے کیونکہ جو کچھ آدمی ادراک کرسکتا ہے اول اوس میں ہستی مدرک ہوتی ہے اور ہستی کا مدرک ہونا عین حجاب ہے اور اس حجاب کو خرق کرکے فکر صائب کی بدولت آگے بڑھا تو مقام خطا و صواب نمودار ہوتا ہے اور حکم ایمان و کفر اسی کیطرف راجع ہے اسی لئے مقام فنا میں بھی سالکوں کے اقدام متفاوت ہیں جو کامل محل فنا میں ہے وہی کامل معرفت میں اور جو کچھ بھی شعور ہستی کا رکھتا ہے وہ معرفت سے دور ہے کیونکہ ادراک بسیط کو پہنچنا ادراک مرکب سے ممکن نہیں ابیات

عدم در ذات خود چون بود صافی	ازو با ظاہر آمد گنج مخفی
حدیث کنت کنزا را فرو خوان	کہ تا پیدا ببینی سر پنہان
عدم آئینہ عالم عکس و انسان	چو چشم عکس درو شخص پنہان
تو چشم عکسی و او نور دیدہ	بدیدہ دیدہ را دیدہ دیدہ
جہان انسان شد و انسان جہانے	ازین پاکیزہ تر نبود بیانے

اور زبدۃ العارفین سید شاہ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اشعار

شخص دسے عکس ہے یعنی جہان ہیچ رب	عکس دسے شخص ہے رب میں جہان ہے عجب
شخص ہے باطن سو ذات عکس ہے ظاہر صفات	یہ نہیں ہیا سو مرآت احمد والا لقب
نیست ہستی کا دستا ہے ہستا ہست میں دستا ہے نیست	گر نہیں باور تو دیکھ شکل سرا و حلب

سو وجہ کا یاد رکھو قاعدۂ کلیہ — خلق نہو جائے حق عبد نہو جائے رب
عطر کو کہتا شراب آب کو کہتا شراب — شوب کو کہنا خراب کذب ہے اسمین بے ادب
گر تو حقیقی دوئی عالم و حق مین ثبوت — ورنہ حقایق سبھی ہیچ لاف نکر مو بلب
وحدت مطلق مین لیک جان سمجھ بوجھ دیکھ — عالم و اللہ ہے ایک سو وہی وہ سو سب
ظاہر و باطن وہی واجب و ممکن وہی — کافر و مومن وہی دیر و حرم روز و شب

فایدہ ہزدہم ذات کے بیان مین الذات ما یستند الیہ الاسماء والصفات فی التعین لا فی الموجود ذات وہ چیز ہے جو طرف اوسکے اسما اور صفات ملائے جاتے ہین تعین مین اوسکے بغیر وجود یعنے ہستی اوسکے پس جو چیز اسم و صفت اس طرف ملایا جاوے وہ ذات ہے خواہ موجود ہووے یا معدوم ہووے معدوم جیسا کہ عنقا اور موجود دو روش پر ہے موجود محض یعنے صرف سو وہ خدا کی ذات ہے اوسے واجب الوجود بولتے ہین معنے واجب الوجود کے ما یقتضی ذاتہ وجودہ یعنے جو چیز کہ چاہتی ہے ذات اوسکی ہستی کو اوسکے یعنے جو چیز کہ وجود اوسکا اوسکے ذات سے ہووے دوسرا موجود ملحق بعدم یعنے نابودی ساتھ ملی ہو سو وہ ذات مخلوقات کی ہے اوسے ممکن الوجود اور جایز الوجود بولتے ہین معنے ممکن الوجود کے ما یقتضی ذاتہ وجودہ وعدمہ یعنے جو چیز کہ چاہتی ہے ذات اوسکی ہستی اور نیستی کو اوسکے یعنے اوسکا نیست و ہست یکسان رہے اور ہستی اوسکی اوسکے ذات سے نہ ہووے بلکہ غیر سے ہووے ✦

فایدہ نوزدہم اسم کے بیان مین الاسم ما یعین المسمی فی الفہم ویتصورہ فی الخیال ویوجدہ فی العقل یعنے اسم وہ چیز ہے جو معین۔

مسمّے کو یعنے تمام رکھے گئے کو فہم مین اور صورت باندہی اوسکے خیال مین اور موجود
کرے اوسکو عقل مین پس جو چیز کہ معین کرے مسمّے کو فہم مین اور صورت باندھے
خیال مین اور موجود کرے عقل مین سو وہ اسم ہے خواہ مسمّی اوسکا موجود ہووے
یا معدوم ہووے یا حاضر ہووے یا غائب ہووے **نکتہ** تمام اسماء مقدسہ باریتعالے
دو قسم ہین ذاتی اور صفاتی ذاتی وہ اسم ہے جو دلالت کرے معنی اوسکے اوپر
اوسی صفت کے جو جدائی اوسکی ذات سے ممکن نہ ہووے جیسا حیّ قدیم اور صفاتی
وہ اسم ہے جو دلالت کرے معنے اوسکے اوپر ایک صفت کے جو جدائی اوسکی ذات سے ممکن
ہووے جیسا غفورٌ رحیمٌ ذاتی دو طرح پر ہے عدمی اور وجودی عدمی وہ اسم
ہے جو معنے اوسکے طرف تنزیہ ذات پر دلالت کرے جیسا قدوس وسلام اور
وجودی وہ اسم ہے جو معنے اوسکے محض تعظیم ذات پر دلالت کرے جیسا احد و احد
اوسکو حقیقی بھی کہتے ہین صفاتی اوپر دو قسم کے ہے نفسی و فعلی نفسی وہ اسم ہے
جو علاقہ رکھتا اوسکا ذات سے ہووے جیسا قادر علیم اسے اضافی بھی کہتے ہین
فعلی وہ اسم ہے جو علاقہ اوسکا طرف مخلوق کے ہووے جیسا معطی خلاق اسی [illegible]
بھی کہتے ہین **دقیقہ** اسما تمام ذاتی ہون خواہ صفاتی دو قسم ہین جلالی و جمالی جلالی
تجلی ذات کو کہتے ہین جو رجوع اوسکا طرف عظمت کبریائی اور اقتدار کے ہووے اور
جمالی وہ تجلی ذات ہے جو ساری ہے تمام مظاہر حق مین رجوع اوسکا طرف حلم اور لطف اور
رحمت کے ہے جو اسم شامل ہووے جلال و جمال کو اوسے مشترک کہتے ہین **نکتہ** اسم
جلالہ یعنے اللہ جامع ہے جلال اور جمال کو اور شامل ہے تمام کمالات الٰہی کو اور محیط ہے
جملہ اسما و صفات کو الف اوسکا اشارہ ہے احدیت ذات سے لام اوسکا اشارہ ہے

جلال حق سے دوسرے لام اشارہ ہے جمال سے کیونکہ عدد لام کا جمل کبیر کی رو سے اکہتر ہے
پردے نور کے جو حرف کالے ہین وہ بھی اکہتر ہزار ہین ویسے ہی حجاب نور جمال کے
جو حرف سفید ہین وہ بھی اکہتر ہزار ہین حق اور خلق کے درمیان جو ہر مرتبے مین ہزار
ہزار حجاب اس روشن کے ہین اگر وہ کشف ہوویں تو بدون حق کوئی شی باقی نہ رہیگی
صوفیہ اس حالکو سحق اور محق کہتے ہین یعنے فنا اور محو جیسا حدیث شریف مین آیا ہے
ان اللہ سبعین الفاً و سبعین حجابا من نور اللہ وھو الجمال و الظلمۃ وھو الجلال لو
کشف لاحرقت سبحات وجھہ ما انتھی الیہ بصرہ الف ساقط اسکا اشارہ ہے
کمال بے نہایت حق سے جو قید علم اور ادراک سے بلند اور برتر ہے کیونکہ سقوط اسکا تلفظ
مین گویا حجت ہے اوپر موجود رہنے کمال کے ذات مین اور حرف ہا اوسکا عبارت ہے
ہویت حق سے یعنے سو فاضل مولانا عبدالرحمن جامی قدس سرہ السامی وغیرہ نے بیان
کئے ہین الف اول اوسکا مراد ہے ملک کامل سے لام اول اوسکا جو ساکن ہے مراد ملک
سے ہے لام دویم جو اوسکا متحرک ہے اشارہ ہے ملک سے کیونکہ حس اور حرکت عالم
ملک امین ہین یعنے اجسام ہین نہین بلکہ عالم ملک سے یعنے ارواح اور مثال سے ہے حرف
ہا اوسکا ارادہ ہے ہویت حق سے ہیہ پانچ مرتبے کو حضرات خمسہ کہتے ہین ٭

فایدہ بستم صفت کے بیان مین الصفۃ ما یبلغک حالتہ الموصوف
یعنے صفت وہ چیز ہے جو پہنچاوے فہم مین تیرے پہچانت کو موصوف کے حال سے یعنی جو
چیز کہ فہم اور عقل مین موصوف کا حال پہنچاوے سو وہ صفت ہے **نکتہ** صفت اور
نعت کے ایک معنی ہین لیکن نعت اسمائے ذاتی و صفاتی دونونکو شامل ہے **نکتہ** تمام صفتین
خدا تعالی کی قدیم ہین تغیر اور تبدیل اور نقصان سے پاک ہین اور متکلمین کے نزدیک

صفات کے دو قسم ہین ثبوتی و سلبی ثبوتی وہ صفت ہے جو تصور جدائی اوسکی ذات سے ممکن
نہو وے جیسا کہ حیات علم قدرت کلام سلبی وہ نعت ہے جو تصور جدائی اوسکے ذات سے ممکن
ہو وے جیسا کہ عطا کرم غضب علما کے نزدیک صفت دو طرح ہے فضایلی فاضلی فضایلی وہ
صفت ہے جو فقط ذات سے تعلق رکھے جیسا حیات فاضلی وہ صفت ہے جو طرف خارج کے
علاقہ رکھے جیسا کرم اور صفت کو بعضے عین ذات کہتے ہین اور بعضے غیر ذات لیکن
صحیح اور تحقیق یہہ ہے کہ وہ نہ عین ذات ہے نہ غیر ذات ہو سکتا ہے بلکہ عین ذات ہے
حقیقت کے رو سے اور غیر ذات ہے تعدد کے رو سے فقط

فایدہ بست و یکم امکان کے بیان مین جیسا تجلی اول و تجلی ثانی شامل ہوئی ہے
ظہور و بطون اور برزخ کو ویسا امکان بھی شامل ہے ظہور و بطون اور برزخ کو پس
باطن اوسکا عالم مجرد و بسیط یعنے غیر مرکب اور لطیف ہے جو نہین قبول کرتا ہے خرق
والتیام یعنے پھٹنے اور جڑنے کو سو وہ ارواح ہے اوسے عالم ملک بھی کہتے ہین ظاہر
اوسکا عالم مرکب یعنے عالم اجسام وہ کثیف ہے جو قبول کرتا ہے خرق والتیام کو جسے
عالم حس اور شہادت کہتے ہین سو وہ عرش سے لیکر کرۂ خاک تک ہے درمیان عالم
ارواح کے کثیف اور مرکب ہے اور نسبت اجسام کی لطیف اور مجرد ہے سو وہ عالم مثال ہے
اسے عالم خیال اور برزخ کہتے ہین **نکتہ** پس مراتب کلیہ تنزلات ذات کے جو اُسی حضرات خمسہ
بولتے ہین پانچ ہین اول غیب دوسرا روح تیسرا مثال چوتھا شہادت پانچوان جامع
انھون سے انسان ہے **رباعی** واجب چو تنزل کند از حضرت ذات + پنج است صفات
اسم او در حیات + غیب است و شہادت است وارواح و مثال + و انسان کہ جامعیت
تمامی الدرجات + بعضے چھہ مراتب کہتے ہین لیکن اونکے نزدیک پہلا مرتبہ لاتعین کا

ہے باقی برابر مرتبہ لاتعین اور تعین اولکو جو مرتبہ ذات سے ہے لاہوت کہتے ہین اور
تعین ثانی کو جو مرتبہ صفات سے ہے جبروت کہتے ہین مرتبہ ارواح کو ملکوت کہتے ہین
اور مرتبہ اجسام کو ناسوت کہتے ہین فقط

باب اول نو فصلون ہین

فصل پہلی انبیا علیہم التحیۃ والثنا کے بیان ہین

تاریخ مرآت العالم ہین مذکور ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے سب سے پہلے
کون سی چیز کو پیدا کیا تمام کتب سیر اس خبر سے مشحون ہین کہ جابر انصاری رضی اللہ
عنہ نے ایک روز حضرت خیر البشر صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے پوچھا کہ یا رسول
اللہ اول کونسی چیز صحرائے عدم سے عالم وجود ہین آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تیرے پیغمبر کا نور ارباب تحقیق نے اس حدیث اور دوسرے
حدیثونکے درمیان جو اول مخلوقات کے باب ہین واقع ہوئی ہین تطبیق کی ہے کما قال
صلی اللہ علیہ وسلم اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ وَقَالَ اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ العقل
وَقَالَ اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ اللَّوحَ وَقَالَ اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ الرُّوحَ وَقَالَ اَوَّلُ مَا
خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنے اوسیکو عقل اول نور احمدی اور روح اور حقیقت الانوار بھی
کہتے ہین اسیطرح سے مطابقت دیئے ہین کہ حضرت کی غرض اس عبارات سے ایک
جوہر ہے اور تعداد کرنا اسما کا باعتبار صفات کے ہے یعنے موجب تعدد مسمیات کا
قیاس علی الاطلاق سے نور محمدیکو کہ جوہر بعینہا عبارت اوس سے ہے دو قسمون پر تقسیم
کیا ایک قسم وہ ہے کہ جو لطافت اور صفا ہین سپر ہووے اور دوسری قسم یہ ہے
کہ اس ہین اوصاف پہلے قسم سے کم مرتبہ کے ہو دین پہلی قسم سے کہ جو موسوم بنور ہوا

ارواح انبیا اور اولیا اور اجرام اور اشخاص علوی کو پیدا کیا اور قسم ثانی سے
کہ جسمی تیار کیا جان اور بنی الجان اور اجسام مخلوقات سفلی کو بنایا ان دلیلونسے
صاف واضح ولایح ہوتا ہے کہ آفرینش آدم کی اول نور حضرت خاتم رسل وشفیع امم
صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا اور اوس نور کے پرتو سے ہر ایک ذرہ کائینات
ظلمات عدم سے باہر نکلے اور منزل وجود مین دوڑے بیت ہنوز عالم و
آدم کہ نور احمد بود + ز آفرینش عالم غرض محمد بود + اور حضرات ائمہ اخیار رحمہم اللہ
الملک الغفار نے فرمایا ہے کہ صانع بیچون اور قادر کن فیکون نے بعض اقسام سے نور
خیر الانام علیہ الصلواۃ والسلام کے ایک جوہر پیدا کیا اور اوسپر نظر ہیبت سے اپنی تجلی
چمکایا وہ جوہر خود بخود جنبش مین آیا تمام جسم پانی ہوگیا پھر عرش کو بنایا اور
اوسوقت مین تمام جہان سرسبر پانی تھا اور کوئی شئی مخلوقات سے ظاہر نہ ہوئی
تھی چنانچہ آیہ کریمہ وھو الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام
وکان عرشہ علی الماء اوس بات پر دلیل ہے پھر دوسری بار اوس پانی پر
نظر عنایت سے دیکھا خود بخود پانیکو جوش پیدا ہوا اور دہوان اور کف اوس
سے نکلا اور اجزائے کف جہان مین جمع آئے کہ جہان ابکی کعبہ معظمہ ہے اوس کف سے
زمین کو پیدا کیا اور اوسکے دہوئین سے آسمانونکو مخلوق کیا اور عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ روز یکشنبہ اور روز دوشنبہ مین طبقات زمین کو بنایا اور روز
سہ شنبہ مین پہاڑونکو تیار کیا اور روز چہارشنبہ مین کواکب سبعہ سیارہ
اور ثوابت کو عالم وجود مین لایا اور روز پنجشنبہ مین اشجار اور نباتات کو اور
روز جمعہ مین افلاک اور ملایک کو لباس ہستی سے مزین ومزیب کیا اور یہہ مکان

مکان حقیقت مین ایک کن کے فرمان سے آناً فاناً بین پردہ مشیت سے عرصۂ ظہور مین آیا جسکا فرش زمین ہے اور آسمان سقف سیارہ و ثوابت چراغان اور معدن فلزات خزینے اور دفینے و اشجار و اثمار مہماندار یکا خوان تیار و آمادہ ہوا ہے بحکم شرف المکان بالمکین یہہ سب حضرت انسانکے واسطے بنایا گیا ہے اور اوسے اوس معبود برحق نے اپنی عبادت و معرفت کے لئے مخصوص کیا ہے بے محنت روٹی کھانا حکماؤن نے منع کیا ہے اس وجہ سے کہ ہضم طعام ریاضت و مشقت سے ہوتا ہے یا اس وجہ سے کہ اپنی محنت سے پیدا کرے اور کھاوے یا حقیقت مین بے محنت عبادت اور معرفت کے اور بے فرمان برداری اوس رزاق کے اوسکی عطا کے رزق کو کھانا محل غور و تامل ہے قطعہ

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند ۔ تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار ۔ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

اور مصنف کتاب مرآۃ العالم نے لکھا ہے کہ ابتدائی آفرینش سے تا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھتیس کرور نو لاکھ سات سو پانچ برس کا عرصہ گذرا ہے شعر

از زمان دور عالم تا زمان مصطفے ۔ ثلث سی دو کرور و ہفصد و پنج سالہا

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب +

بیان حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام

جب خالق بیچون نے آدم کو ایک مشت خاک سے بنایا اور روح پاک کو اوسکے قالب عنصری مین پھونکا بہشت برین مین اوسکے سکونت کی جائے مقرر کیا ملایک نے بحکم سبحانہ و تعالی اوسکے آگے سجدہ کئے اور تعظیم اور تبجیل سے اوسکے پیش آئے مگر ابلیس علیہ اللعنہ نے بسبب ہونے غرور اور تکبر کے فرمان الہی سے عدول اور انحراف کیا سر کو سجدہ مین نہ رکھا اسی نافرمانی سے

سے ملعون و مردود اپنے خالق کا بنا اور اسی باعث سے درخت کینہ آدم کی عداوت کا اوسکے سینہ مین سرسبز ہوا اور مکر و فریب سے آدم کو درخت گندم کے نزدیک لیجا کر جسکو اللہ تعالے نے اوسکے کھانے سے منع کیا تھا ترغیب اور تحریص دیا یہانتک کہ آدم نے گیہون کا دانہ کھایا اور اسی نافرمانی سے آدم و حوا بہشت سے نکالے گئے اور زمین پر پھینکے گئے آدم کوہ سراندیپ سرزمین ہند مین اور حوا جدہ مین جو متصل مکہ معظمہ ہے ڈالے گئے آدم کوہ سراندیب مین چالیس روز تک پڑے رہے اور کچھہ غذا نہ کھائے اور بعضے روایت مین آیا ہے کہ سو برس تک آپ اپنے فعل سے روتے اور پکارتے تھے یہانتک کہ آپکے آنکھونکے پانی کے قطرونسے بیشمار کئی اقسام کے جھاڑ مثل قلفل اور زنجبیل پیدا ہوئے بعد ازین جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور کہا کہ خدا تعالے نے تجھہ پر درود کہا اور فرمایا کہ مینے تجھہ کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا اور تجھے مسجود ملایک بنایا اور زمین پر اپنی طرف سے تجھکو خلیفہ مقرر کیا اتنا رونا اور پکارنا کسواسطے ہے آدم نے کہا جب مین نے نافرمانی اپنے خالق کی کیا اس سبب سے بہشت سے دور پڑا جبرئیل نے کہا اب تیرا وقت دعا کرنے کا ہے کہ خدا تعالی تیری دعا قبول کرے آدم توبہ اور استغفار کرنے مین مشغول ہوئے خدا تعالے نے توبہ اونکی بطفیل نور محمدی علیہ الصلواۃ والسلام کے قبول کی پھر آدم کو خوشی اور شادمانی سو برس تک رہی اسکے درمیان جو آنکھہ سے پانی نکلا اس سے گل بنفشہ اور ریاحین پیدا ہوگئے پھر آدم علیہ السلام جنگل کیطرف روانہ ہوئے بطحا تک پہنچے اور جبل عرفات پر بی بی حوا بھی سامنے نظر آئے اوسیوقت آدم نے حق تعالی سے دعا کی کہ اے خدا ہمکو رہنے کے لئے ایک گھر بنا دے اوسگھڑی ایک گھر قصر بہشت کے مانند حق تعالی نے ظاہر کیا اور اوسکا نام بیت

المعمور رکھا اور بعضے مورخین البیا کہتے ہین کہ وہ گھر واسطے تعلیم و تعلم کے بنایا یعنے جبرئیل
علیہ السلام وہان آتے اور آدم علیہ السلام کو جمیع اقسام کے علم و ہنر سکھاتے اور بعد
وفات آدم کے وہ مکان آسمان پر اوٹھایا گیا اور اوسی جاے پر کعبہ کی بنا ہے اور
مدت تک آدم و حوا اوس جاے پر سکونت کئے بعد اسکے ہندوستان کیطرف آئے اور سکو
کئے اور ہر سال بیت المعمور کی زیارت کے لئے جاتے تھے جب آدم کی عمر کی کشتی
ساحل انتہا کو پہنچی تمام فرزندونکو اپنے جمع کیا اور اوسوقت آپکی اولاد چالیس ہزار
تھی اور کہا کہ مجھکو امر الہی ایسا صادر ہوا ہے کہ شیث علیہ السلام کو اپنا خلیفہ اور
وصی بنایا اور پیغمبر کیا۔ حلیہ آپکا یہ ہے سرخ چہرہ فراخ چشم بلند گردن بے محاسن
دو گیسو بافتہ اور قلم سریانی لکھتے تھے وفات آپکی ایک ہزار برس کی عمر اور بعضے
کہا ہے نوسو تیس برسکی عمر مین واقع ہوئی قبر آپ کی سراندیب اور حوا کی جدہ
مین مشہور ہے ۔

حضرت شیث علیہ السلام آپ وصی اور خلیفہ آدم علیہ السلام
ہین بعد آدم علیہ السلام کے آپنے بڑی کوشش ملک و ملت مین کی اور تدبیر ممالک
مین مشغول ہوئے تمام آدم کی اولاد نے متابعت اور خدمت آپکی کی بلکہ وحوش و طیور
بھی آپسے محبت و اخلاص رکھتے تھے خدا تعالی نے جو انبیا علیہم التحیۃ والثنا پر ایک سو
چار صحیفہ نازل کیا اون مین سے پچاس صحیفہ حضرت شیث پر نازل کیا۔ حکماء
فلاسفہ کہتے ہین کہ تمام علوم الٰہیات طبیعات و ریاضات وغیرہ حکمتین آپ سے
ظہور پائین اور خواص اشیا کو بھی آپنے بتایا تمام فرزندون سے آدم کے
بڑے عقلمند لڑکے تھے ہمیشہ مخلوق کو راہ حق پر دعوت کرنے اور اکثر اوقات

عبادت اور ریاضت میں مشغول تھے اور خصلت پسندیدہ اور اخلاق حمیدہ طریق صلاح وسعادت تدبیر معاش و تجرید و توکل اور طہارت ظاہر و باطن کا کرتا سب سے پہلے آپ نے دنیا میں نکالا اور کسی جاندار کو کبھی آپ نے ایذا نہ دیا جب آپکی موت کے دن قریب پہنچے انوش علیہ السلام کو جو آپ کے فرزندوں میں سے ہیں اپنا وصی اور خلیفہ بنایا وفات آپکی نوسو دس برسکی عمر میں واقع ہوئی قبر آپ کی حضرت آدم علیہ السلام کے پہلو میں ہے +

حضرت انوش علیہ السّلام آپ وصی اور خلیفہ اپنے والد حضرت شیث علیہ السلام کے ہیں اولاد آدمؑ کی ریاست وحکومت کا کام بحکم الٰہی آپکو سونپا گیا آپنے بھی مراعات خلق اور محافظت دین وملت میں پدر بزرگوار کے مانند کرتے ہوئے چلے آئے اور اوس میں ایک شمہ برابر کسیکی رعایت اور کام نہیں چھوڑا جب عمر آپکی قریب رحلت کے پہنچی اپنے فرزندوں میں سے بڑا فرزند جسکا نام قینان تھا وصی اپنا کیا وفات آپ کی بعمر نوسو پچاس برس کے واقع ہوئی +

حضرت قینان علیہ السّلام آپ وصی اور خلیفہ اپنے والد انوش علیہ السلام کے ہیں آپنے بھی اپنے جد وپدر کے طریقے پر مضبوطی پکڑی اور انکی سنت پر قریب پچانوے برس حکمرانی کی جب آپکی حیات کے دن پورے ہوئے اپنی اولاد میں سے مہلائیل علیہ السلام کو جو بہت اشراف اولاد کہلاتے تھے اپنا وصی کیا وفات آپکی آٹھ سو چالیس برس کی عمر میں واقع ہوئی +

حضرت مہلائیل علیہ السّلام آپ وصی اور خلیفہ اپنے والد حضرت قینان علیہ السلام کے ہیں بڑی تدبیر سے مملکت کو سنوارا آپ بسبب کثرت بنی

آدم کے ابدا مین تھے اونکو تمام جہان مین پھیلا دیا اور خود حضرت شیث علیہ السّلام کی اولاد کے ساتھہ بابل کی زمین پر آئے اور ایک نیا شہر بنام سوسّن آباد کیئے اور بعضے اہل تواریخ کہتے ہین کہ شہر بابل بھی بنایا ہوا آپکا ہے اور مورخین ایسا بھی کہتے ہین کہ آگے آپکے کسی نے کوئی شہر آباد نکیا تھا جنگل اور پہاڑون مین اپنی سکونت کرتے جب عمر آپکی آخر ہونے کو آئی اپنے لڑکے کو کہ جسکا نام برد تھا اپنا ولیعہد کیا وفات آپکی پھر نوسو چھبیس برس کے واقع ہوئی

حضرت برد علیہ السّلام آپ وصی اور خلیفہ اپنے والد حضرت مہلائیل علیہ السّلام کے ہین آپکے زمانہ مین تمام بنی آدم جہان مین پھیل گئے اور بعضی اولاد اونکی کہ ممالک بعیدہ پر سکونت کی تھی بہت بت پرستی اختیار کیئے جب آپکی زندگی کے دن تمام ہوئے آپنے اخنوخ علیہ السّلام کو اپنا وصی بنایا وفات آپکی پھر نوسو باسٹھہ برس کے واقع ہوئی +

حضرت اخنوخ علیہ السّلام آپ وصی حضرت برد علیہ السلام کے ہین اور آپکو ادریس علیہ السّلام بھی کہتے ہین توحید اور دینداری کے قواعد کو قائم کیئے اور حق تعالے کے حکم سے کافرون پر لشکرکشی کی اور بت پرستی سے مخلوق کو منع کیئے اور قابیل کی اولاد کو کہ بہت بیہ لوگ فساد کرتے تھے اور سلطنت مین خلل انداز تھے مقہور کیئے سب سے اول دنیا مین غزا و جہاد کا کرنا آپ سے ظاہر ہوا اور اکثر مورخین کہتے ہین کہ لکھنے کا کام اور سینے کا کام آپکے عہد مین نکلا اور علوم ریاضیات کے بھی موجد آپ ہی تھے اور تیس صحیفے خدا کی طرف سے آپ پر نازل ہوئے آپکو مورخین والد الحکما کہتے ہین اور اسقلبیوس جو کہ اوستاد حکما اور

اطبا کا تھا شاگرد آپ کا ہے اور ساٹھ برس تک مخلوق خدا کو دین حق کی دعوت دیتے رہے اور اپنی طرف سے اپنے فرزند متوشلخ کو جو علم و حکمت میں بڑا متبحر تھا وصی اور خلیفہ مقرر کیا اور خود بہشت میں چلے گئے چنانچہ اسکا خلاصہ تفصیل وار کتب سیر و تواریخ میں موجود ہے +

حضرت متوشلخ علیہ السلام اپنے والد ماجد کے بہشت میں جانے کے وقت آپ بحکم خدا تعالی وصی اور خلیفہ مقرر ہوئے اور ہمیشہ مہمات خلایق میں مشغول رہتے اور آپکو اولاد بہت تھی چنانچہ تعداد انکی حد سے زیادہ گذری جب آپکی عمر سات سو نو برسکی ہوئی اپنے فرزند لک کو اپنا ولیعہد مقرر کیا وفات آپکی بعمر سات سو نو برسکے واقع ہوئے +

حضرت لک علیہ السلام بسبب تعلیم و تربیت پانے اپنے والد متوشلخ سے بحکم خدا وصی ہوئے اور تمام مخلوق کو توحید اور عبادت حق کیواسطے دعوت کرتے اور بت پرستی سے لوگوں کو چھوڑاتے وفات آپکی سات سو بیاسی برسکی عمر میں واقع ہوئی +

حضرت نوح علیہ السلام آپ لڑکے لک علیہ السلام کے ہیں وصی اپنے والد کے ہوئے اور عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب عمر آپکی چار سو اسی سال کو پہنچی حق تعالی نے درجہ رسالت پر قبول کیا اور مخلوق کی ہدایت کے لئے مقرر ہوئے ایکسو بیس برس مخلوق کو دین حق کی دعوت کرتے رہے اور اتنی مدت میں اسی آدمیوں سے زیادہ کوئی آپ پر ایمان نہ لایا بلکہ اذیت اور ایذا دہی میں آپکے کمر باندھی اور آپکو شہر سے بدر کیئے اور مخالفت اور عداوت اوس قوم

کی نوح علیہ السلام کے ساتھ اس درجے تک پہنچی کہ جو لڑکا حد تمیز کو پہنچا لوگ آپ کے روبرو لاتے اور اوسکو کہتے کہ یہہ شخص جادوگر اور دروغگو ہے ہرگز اسکے جال مین نہ آنا اور اقوال پر اوسکے ایمان نہ لانا پھر آپنے دعا کی بلائے آسمانی سے دشمن دین تباہ ہو گئے اسکا خلاصہ کتاب خلاصۃ الاصفیا مین موجود ہے اور جو آپنے کشتی بنائی تھی وہ تاریخ دسوین محرم کو کوہ جودی پر ٹھیر گئی اور جو اوسمین ہشتاد تن تھے نیچے اوترے اور وہان ایک گانون بنام قریۃ الثمانین آباد کئے اور جو اوس کشتی مین نکلے تین فرزند نوح علیہ السلام کے یعنے حام سام یافث اور باقی شیث علیہ السلام کی اولاد سے تھے اور بعضے کتب تواریخ مین مرقوم ہے اور وہ ہشتاد تن بھی بعد طوفان ہونے کے وفات کر گئے نوح علیہ السلام اور آپکے تین لڑکے رہے اور بعد طوفان ہونیکے انتساب نسبی آدم کا نوح علیہ السلام کے ساتھ ہے اسلئے آپکو آدم ثانی بھی کہتے ہین اور بعد طوفان ہونیکے دوسو ستر برس آپ زندہ رہے اور اوسی طوفان کے چالیس برس بعد زمین پر آبادی ہوئی وفات آپکی ایکہزار چارسو پچاس برسکی عمر مین واقع ہوئی اور ایک روایت مین ایک ہزار برسکی آئی ہے +

حضرت ہود علیہ السلام آپ فرزند صالح بن ارفخشد بن سام بن نوح کے ہین اور نوح سے ہود تک درمیان مین کوئی پیغمبر نہین ہوا ہے حق تعالےٰ نے آپکو قوم عاد پر بھیجا تاکہ بت پرستی نکرین ہود علیہ السلام نے قوم عاد پر دعوت کی اونھون نے بالکل نمانا بلکہ کفر و ضلالت مین زیادہ گرفتار ہوئے اوسیوقت غضب خدا سے ایک آگ نے شعلہ اٹھایا اور تمام قوم عاد کو جلایا اور ہلاک کیا

اور اوسوقت ہود کو حکم خدا کا پہنچا کہ تم یہان سے اپنی جماعت کے ساتھ چلے جاو بعد اسکے ہود علیہ السلام ستائیس برس خدا کی عبادت مین مشغول رہے وفات آپکی بعمر چار سو ساٹھ برس کے مکہ معظمہ مین واقع ہوئی +

حضرت صالح علیہ السلام حق تعالی نے آپکو پیغمبری مین قبول فرمایا اور آپنے قوم ثمود کو حق تعالے کے طرف سے دعوت کئے لاکن کسی نے قبول نہ کیا اور خدمت مین آپکے رجوع نہوئے صالح علیہ السلام نے غضب الہی سے اوس قوم کو ڈرایا لیکن کچھہ فائدہ نہوا عاقبت الامر وہ قوم بھی مانند قوم عاد کے مبتلائے غضب الہی ہوئی اور تمام ہلاک ہوگئے اور آپسے ہود تک کوئی پیغمبر درمیان مین نہ آیا وفات آپکی بعمر چار سو برس کے واقع ہوئی +

حضرت ابراہیم علیہ السلام آپکے باپکا نام آذر بن ناخور بن شارغ بن ارغوب بن فالغ بن عابر بن ارفخشد بن سام بن نوح اور صالح علیہ السلام کے بعد جو پیغمبر آئے وہ آپ ہین نمرود کے زمانہ مین آپ ظاہر ہوئے نمرود کو جادوگرون نے خبر دی کہ اس برس مین ایک لڑکا ظاہر ہوا ہے کہ تیری سلطنت کو اوسکے ہاتھہ سے زوال ہوگا نمرود نے بسبب سننے اس بات کے حکم کیا کہ جو لڑکا اس سال مین پیدا ہووے مار ڈالو جب ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے مان نے آپکو نمرود کی دہشت سے ایک غار مین رکھدیا اور تاریکی اور ظلمت کے باعث کوئی اوس جگہہ نہ جاتا آپکی والدہ ہر روز اوس جگہہ جاتین اور آپکو شیر پلاتین جب آپ دو برس کے ہوئے آپکی والدہ ہر ہفتہ مین ایک وقت آپکے لئے طعام و آب لیجاتین اور ہمیشہ تاکید مادری دیتین کہ ہرگز اس غار سے تو باہر نہ آنا نہین تو تجکو اوس

مجکو نمرود ہلاک کریگا جب عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بارہ برس کی ہوئی ایک روز ماں آپکے پاس آئی آپنے پوچھا کہ اے ماں میرا خداوند کون ہے ماں نے کہا تیرا باپ آپ نے فرمایا میرے باپکا خداوند کون ہے ماں نے کہا نمرود پھر آپنے فرمایا نمرود کا خداوند کون ہے ماں نے کہا کہ اوسکو خداوند نہین ہے کئی دن تک آپ اسی سوچ مین تھے کہ ایک روز آپکے دلمین خیال آیا کہ مین کب تک یہان رہون بہتر ہے کہ باہر نکلون اور اپنے خدا کو ڈھونڈون اور اوسکی بندگی مین مشغول رہون اسی اندیشہ مین تھے کہ والد اور والدہ آپکے پاس آئے اور آپکو باہر لیگئے جب آپ غار سے باہر نکلے تو رات کا وقت تھا ایک ستارہ نظر پڑا آپنے اپنے دلمین کہا کہ اگر یہہ ستارہ ربوبیت اور مستقر بالذات ہے تو سمجھنا کہ یہی خدا ہے جب وہ ستارہ غائب ہوا اور خیال باطل نکلگیا اِنّی لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْن یعنے مین زوال ہونے والونکو دوست نہین رکھتا ہون جب آدہی رات گذری چاند نمود ہوا آپ اوسکو دیکھنے لگے یہانتک نظر کی کہ اوسکی روشنی تمام دنیا مین چھاگئی آپنے اپنے دلمین اوسکو خالق اپنا ٹھہرایا جب وہ بھی غروب ہوا آپنے اپنے دلمین سے خیال باطلہ کو نکالا اور آفتاب نمود ہوا اوسکی غالب روشنی دیکھکے اوسے خدا سمجھا جب وہ غائب ہوا اوسکا بھی خیال چھوڑدیا اور ایسا فرمایا اِنّی وَجَّہْتُ الی آخرہ اور عبادت خدا مین مشغول ہوئے اور اپنے والد آذر کو بت پرستی سے منع کیا والد نے آپکے تماتا اور کہا کہ اگر تو منع کریگا تجکو مین سنگسار کرونگا جب آپنے یہہ بات دیکھی باہر نکل جنگل اور پہاڑون مین سات برس تک پھرتے رہے پھر والدہ نے

آپکے سبب نہایت ہوئے محبت اور نیکے آپکو گھر مین بلوایا پھر آپنے بت پرستی سے منع کیا ایک روز تمام شہر کے آدمی اونکے روز عید مین شہر سے باہر گئے آپنے اپنے کو بیمار دکھایا غرض آپنے ایک تبر ہاتھہ مین لے بتخانہ مین جا بتونکو توڑ ڈالا اور تمام بتونکو خراب کیا جب آدمی واپس آئے تو معاینہ کئے کہ یہہ ابراہیم کا کام ہے کیونکہ وہ ہمیشہ بت پرستی سے منع کرتا ہے اور اسی کام کے واسطے بیمار پڑا تھا سبب یہہ مقدمہ نمرود کے سامنے گیا بعد تفحص بلیغ مقرر ہوا کہ لکڑیان جمع کرین اور سلگاو آپکو اوسمین ڈالدین غرض اسی بموجب فعل ظہور مین آیا چند روز کے بعد لوگ آئے اور دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سبزہ وریاحین مین بیٹھے ہین چنانچہ اسکا خلاصہ کتاب قصص الانبیا مین مسطور ہے آپنے دعا کیا نمرود کے دماغ مین ایک مچھر گھس گیا اور کتنی مدت تک اوسکے عذاب مین گرفتار رہا اور اسی مین مرگیا وفات آپکی بعمر ایک سو پچیالو سے برس کے واقع ہوئی +

حضرت لوط علیہ السلام اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ موتفکات پانچ شہر تھے بلاد شام کے اور ہر ایک مین لاکھہ لاکھہ مرد تھے لڑائی کی کام کے اور ملک اونکا نہایت آباد تھا اور فراخی معاش سے ہر ایک شاد تھا یہہ قوم بت پرستی کے سوا لڑکون سے فعل حرام کرتے تھے اور شب وروز اس فعل شنیعہ پر قیام کرتے حضرت جبرئیل نے لوط علیہ السلام کی بیقراری دیکھکر اوس زمین کے ساتوین طبق تک اپنا پر پہنچایا اور اون پانچون شہرونکو اکھاڑ کر اپنے پرون پر اوٹھایا اور آسمان کے قریب لیجا کر اوندھا زمین پر گرایا اور ملایک نے پتھرونکا باران اون پر برسایا آنکی آن مین سب ہلاک ہوگئے اور وہ زمین اونکے وجود کی آلایش سے پاک

ہو گئی سب کافرون پر خدا کا غضب نازل ہوا دنیا مین اونکا نشان باقی نرہا حضرت
لوط نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاکر مقام کیا اور بعد سات برس کے سفر
قیامت کا اہتمام کیا وفات آپکی دسوین تاریخ ربیع الاول مین واقع ہوئی +

حضرت اسمعیل علیہ السلام آپ ابراہیم علیہ السلام کے فرزند ہین
اور شکم ہاجرہ سے پیدا ہوئے اور بیٹے اسمعیل کے زبان عراقی مین مطیع اللہ کے ہین
اونکے باپ نے انکو بموجب خواب کے ذبح کرنیکا ارادہ کیا مگر اللہ نے ایک مینڈھا اونکے
عوض بھیجدیا اور ۲۵۴۳ سال بعد ہبوط آدم یہ واقعہ ہوا اور اونکی اولاد مین
سوائے نبی آخر زمان کے اور کوئی نبی نہوا اور آپ سفید رنگ مایل بسرخی و خوش قامت
و بلند بینی تھے انتقال اونکی والدہ ہاجرہ کا مکہ مین ہوا اور آپ صادق الوعدہ تھے اور جب
حضرت ابراہیم اسمعیل کے پاس ملک حجاز مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور بنایا اون
دونون نے کعبہ اور جبرئیل علیہ السلام بھی اونکے ساتھ عمارت کے کام مین شامل تھے
اوسکا نام بیت اللہ الحرام ہے اور چشمہ چاہ زمزم کا آپکی ایڑیان گھسنے سے پیدا
ہوا ہے وفات آپکی ایک سو بیس برس کی عمر مین واقع ہوئی +

حضرت اسحاق علیہ السلام آپکے والد ماجد ابراہیم علیہ السلام نے
آپکو اپنا خلیفہ ملک شام مین مقرر کیا بعمر نود سالگی بطن سارہ سے آپ تولد ہوئے اور
آپکے بیٹے یعقوب علیہ السلام ہین جنکا نام اسرائیل ہے اور انبیاء بنی اسرائیل
اونھین کی اولاد مین سے ہین جب خالق الارواح نے بی بی ہاجرہ پر اسماعیل کی عنایت کی
حضرت سارہ نے بھی فرزند کی تمنا بے نہایت کی ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام اور
کئی فرشتے حسین جوانونکی صورت بناکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر آئے حضرت

آدمی جانکر واسطے ضیافت کے گوسالہ بھون کر لائے ہرچند ابراہیم علیہ السلام نے تاکید سے فرمایا پر اونھون نے اوس کھانے سے ایک لقمہ بھی نکھایا اور اوس زمانے مین یہہ دستور تھا کہ جو کوئی کسیکو ایذا پہنچایا چاہتا تھا تو وہ شخص اوسکے گھر کا کھانا نکھاتا تھا فرشتون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چہرہ اوداس دیکھکر فرمایا کہ ہم ملایک ہین اسواسطے تمھارا کھانا نکھایا اور بولے کہ ہم قوم لوط کے عذاب دینے کو آئے ہین اور تمھارے واسطے دو فرزند ارجمند کے پیدا ہونے کی خوشخبری لائے ہین ایک کا تو نام اسحاق اور دوسرا یعقوب اور وہ دونون ہونگے تمھارے محبوب بی بی سارہ نے تعجب سے فرمایا کہ معاملہ عجیب ہے بانجھہ عورت اور بوڑھے مرد سے اولاد پیدا ہونا نہایت غریب ہے ملایک نے فرمایا کہ جو قادر ہے کمال آدم کو بغیر مان باپ کے پیدا کرے اوسے کیا عجب ہے کہ بانجھ عورت اور پیر مرد سے اولاد پیدا کرے بعد سات روز کے حضرت سارہ کو حمل رہا اور نو مہینے تک وہ بچہ پیٹ مین بے خلل رہا نو مہینے کے بعد حضرت سارہ کو درد شروع ہوا حضرت اسحاق کا ستارہ عالم مین طلوع ہوا عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سو برس کی تھی اوسدم اور حضرت سارہ کی عمر تھی ایک برس سو کے کم حضرت ابراہیم نے خوش ہوکر فرمایا الحمد للہ الذی وھبنی علے الکبر اسماعیل و اسحاق اور آپ صورت سپید بابل ہجرت و متواضع و خوب رو تھے تمام مخلوق ملک شام و مصر کی آپکے تابعدار تھی وفات آپکی بعمر ایک سو اکیانوے برس کے واقع ہوئی +

حضرت یعقوب علیہ السلام آپ لڑکے اسحاق علیہ السلام کے ہین آپکے بھائیکا نام عیص تھا اور کہتے ہین کہ آپکو بارہ لڑکے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام فراق یوسف سے نابینا ہوے تھے اور بعد پیراہن حضرت یوسف علیہ السلام

کا آنکھوں پر ملنے سے بینائی پائی اور وجہ تسمیہ یعقوب کی یہہ ہے کہ عیص و یعقوب دونو
توامان ایک بطن سے پیدا ہوئے وقت ولادت کے ہاتھ یعقوب کا عقب عیص پر
متعلق تھا اسواسطے یعقوب کہلائے اور حلیہ آپکا یہہ ہے صورت مائل بحمرت و
سنو اضم و خال لب زیرین پر تھا وفات آپکی بعمر ایک سو سینتالیس برس کے واقع ہوئی

حضرت یوسف علیہ السلام بعد مدت ۱۵۴ سال ابراہیم علیہ السلام سے
زمان بادشاہی رومان بن ولید میں بطن راحیل سے پیدا ہوئے اور بھائیوں نے
حسد سے اونکو کوئیں میں ڈالدیا نام اوس کوئیں کا جب الاحاو ہے عمق اوسکا چار
سو ویردا ستیے سات سو گز اور پانی اوسکا نہایت شور تھا آخرش عمر یوسف کی سات
برس کی تھی اور تین شبانہ روز کوئیں میں رہے بعدہ علی الصباح مالک بن ربع خزاعی
رئیس قافلہ نے دو غلام بشیر و بشری کو واسطے لانے پانی کے اوس کوئیں پر بھیجا
کہ کوئیں سے بشیر غلام سوداگر نے نکالکر بعد خرید کرنے دس درم کو ہاتھ برادران
یوسف سے جنکے نام یہہ ہیں روابیل شمعون لاوی یہودا ایاخر ذبولون بنیامین
دان نقتالی کاد اشار مالک نے قطفیر نام خازن بادشاہ کہ اوسکو عزیز مصر کہتے تھے
اور جو شوہر زلیخا کا تھا حسب و فور اصرار زلیخا عزیز مصر کے ہاتھ بیچا کہ بعد چندے
بادشاہ مصر کے ہوئے اور آپ ہمشکل آدم علیہ السلام کے الا ازبس حسین تھے
وفات آپکی بعمر ایک سو بیس برس کے واقع ہوئی ٭

حضرت ایوب علیہ السلام صبر کرنا آپکا مشہور ہے باقی حال آپکا کتب
سیر و تواریخ سے سیر کرنا چاہیے ارشد اولاد آپکی حویل ذوالکفل تھی اور نام
زوجہ کا آپکے رحمتہ تھا اور اہل تواریخ لکھتے ہیں کہ آپکے بدن میں بارہ ہزار

جوڑا کیڑوں کا پڑ گیا تھا اور جب وہ کیڑے درخت پر چڑھ گئے اور اونسے لعاب نکلا ابریشم بنا اور بعضے پانی میں گئے اونکے بعضوں سے جونک پیدا ہوئی کہ اسکے تئیں میں شفا رکھی گئی ہے وفات آپکی بعمر ایک سو چھیالیس برس کے واقع ہوئی +

حضرت شعیب علیہ السلام آپنے اٹھاون برس دعوت کی اور آپکے والد کا نام عنقا تھا اور حضرت موسی کا نکاح اپنی صفورہ نام کی بیٹی کے ساتھ کیا اور اہل سیر نے لکھا ہے کہ آپ بڑے افصح البیان تھے اور لقب خطیب الانبیا پایا اور بعد ابتدا ۱۲۸۳ سال ہبوط آدم سے اونکی دعا کے سبب ہوئے مسموم تپ کی سات شبانہ روز چلی کہ معاندان آپکے تباہ ہو گئے اور آپ مع ۱۰۰ نفر متابعان اپنے کے مدین میں اقامت کرکے اوسکی تعمیر بانی اور اسکا بیان آیا مراد اہل مدین سے ہے علی اختلاف الاقوال وفات آپکی بعمر ۲۰۰ برس کے واقع ہوئی +

حضرت یونس علیہ السلام آپکے والد کا نام متی تھا مچھلی نے آپکو نگل گئی تھی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ موسم روان ایک مچھلی کہ بحکم خداے عزوجل اونکو نگل گئی چالیس شبانہ روز صحیح و سالم اندر شکم کے آپ تھے اور نماز پڑھتے پھرتے تھے دریا میں سیر کنان اور تسبیح جانوران دریائی کو شنیدہ کرتے تھے اور صحیح روایت ہے کہ آپ ماہی کے شکم میں یہہ تسبیح پڑھتے تھے لَا اِلٰہَ اِلّا انت سبحانک انی کُنْتُ مِنَ الظّالِمِیْنَ جسکی برکت سے آپکو نجات حاصل ہوئی اور ستائیس رمضان کو آپ مشرف برسالت ہوئے وفات آپ کی بعمر ایک سو ستائیس برس کے واقع ہوئی +

حضرت موسیٰ علیہ السلام جملہ یہود اور سب قبطی انکی امت کہلاتے
ہین اور یہہ یہودیونکا مقولہ ہے کہ شریعت منسوخ نہین ہوتی کسواسطے کہ نسخ حکمون
ہین کرنا بدا ہے اور بدا نئی بات سوجھنے کو کہتے ہین سو خدا تعالی بدا سے پاک
ہے اور بعضے یہودکے یہہ ہین کہ شہرستانی نے کتاب ملل ونحل مین لفظ یہود کو
ہادسے نکالا ہے اور ہاد الرجل یعنی رجع وتاب یعنی توبہ کیا اور وجہ تسمیہ اسکی یہہ
ہوئی کہ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ ایخدا ہم لوگ توبہ کرتے تیری طرف اور دوسری
وجہ تسمیہ یہہ کہ یہودا ایک لڑکا نسل یعقوب سے تھا اور سلطنت اوسکی اولاد کو نصیب
ہوئی اسلئے تغلیباً سب کو یہودی کہتے ہین اور چھبیس رمضان کو بعد سات سو
سال صحف ابراہیم علیہ السلام سے کتاب توریت اون پر نازل ہوئی لکھی ہوئی ہے
اوپر لوح زمرد سبز کے کوہ طور پر جو کہ جبل فلسطین سے ہے نازل ہوئی تھی اور فرعون
بادشاہ نے دعوی خدائیکا کیا تھا آپکی دعا سے رود نیل مین غرق ہوا ہے وہ دریا ہے
کہ جس مین صرف ایک مرتبہ آفتاب اوسکی زمین پر چمکا ہے اور بعد اوسکے تا روز قیامت
نہ چمکیگا اور عصاے موسیٰ علیہ السلام کا اژدھا ہوکر ستر ہزار جادوگران کو کھا گیا
اور پھر عصا ہو گیا تھا تاریخ ۲۵ رمضان کی تھی اور آپ چودہ سالگی مین مشرف نبوت
سے ہوئے تھے اور تیس روز کا وعدہ اللہ تعالی نے فرمایا اور چالیس روز بعد وعدہ
گاہ مین پہنچایا اور ستر آدمی ساتھ موسیٰ کے کوہ طور پر گئے تھے عوج بن عنق یا عناق
کو جسکا مفصل حال سیر کی کتابون مین ہے ہلاک کیا اور آپکو اللہ تعالی نے عصا اور ید
بیضا عطا کیا تھا اور آپکی زبان مین لکنت تھی اور اونھون نے اپنی جوتیان بحکم
رب العزت وادی مقدس مین نکالدالین اور جب اپنا ہاتھ مثل آفتاب کے چمکتا

دکھایا وہ تاب دیکھنے کی نہ لاسکا اور بفرمان پروردگار موسی نے طلا سے ایک صندوق
بنا کر الواح اوس مین رکھی ایک قبہ اوسکے اوپر تیس گز عرض اور دس گز مرتفع
اوپر گرد قبہ کے سراپردہ طول سو گز اور ارتفاع پچاس گز خزانہ الواح کو صندوق شہادت
اور قبہ کو ہیکل اور سراپردہ کو بیت المقدس نام رکھا اور حلیہ آپکا یہہ ہے گندم
گون و خوب چشم و تیز نظر مضطرب اور غضبناک تھے اور قلم عبرانی آپکو دیا تھا اور ۲۵۰
سال بعد ابراہیم علیہ السلام کے پیدا ہوئے اور وجہ تسمیہ موسی کی یہہ ہے کہ جب
آسیہ زن فرعون نے درمیان پانی اور شجر کے پایا جیسے تابوت بہتے ہوئے پانی
پت پرورش کرکے نام موسی رکھا اسواسطے کہ اونکے لغت مین مو کے معنے آب و سا
کے معنے شجر کے ہین اور نام زوجہ موسی کا صفورہ تھا جو لڑکی شعیب علیہ السلام
کی تھی اور نام والدہ موسی علیہ السلام یوحابذ بنت لیوی اخت قہاث تھا وفات
آپکی بعمر تین سو بیس سال کے واقع ہوئی +

حضرت ہارون علیہ السلام واضح ہو کہ آپ حضرت موسی علیہ السلام
کے بھائی ہین اور آپ تین سال موسی علیہ السلام سے بڑے تھے اور فصیح لسان
خوبصورت اور بعد موسی علیہ السلام کے بحکم خدا آپ قایم ہوئے حلیہ آپکا یہہ ہے سیاہ
مو ہن چشم و غضبناک و گندم گون تھے وفات آپکی بعمر ایک سو تیس برس کے واقع ہوئی

حضرت یوشع بن نون علیہ السلام آپ حضرت موسی علیہ السلام کے
ساتھ رہتے تھے بعد اونکی وفات کے بحکم خدا تعالی نبی ہوئے وفات آپکی بعمر
ایک سو دس برس کے واقع ہوئی +

حضرت خضر علیہ السلام نام آپکا ابو العباس اور ایلیا تھا اور نام

آپکی والدکا نام کان تھا بعاصر ذوالقرنین اکبر کے تھے آپنے چشمہ آب حیوان پایا
اور پانی اوسکا پیا حق تعالے نے آپکو زندگانی دراز عطا کی اور علم و دانش سے بہرہ مند
کیا اور جہان آپ پاؤں مبارک رکھتے تھے وہ جگہہ سبز ہو جاتی تھی اسلیئے خضر
کہلائے اور بعضین کہتے ہین کہ آپ ہوا پر موکل ہین اور صاحب بحر کے ہین
اور کہتے ہین کہ آپ حضرت الیاس سے ہر برس ملاقات کرتے ہین +

حضرت الیاس علیہ السلام آپکے والد کا نام محاص تھا آپکو اللہ
تعالے نے حیات بخشی ساتھ خضر کے سبب پینے آب حیات کے نفخ صور تک
اور آپ صاحب بر کے ہین اور کتاب اخبار الدول و الآثار الاول مین نام آپکے
باپ کا مخاص لکھا ہے اور کہتے ہین کہ آپ جنگل مین راہ بھولونکو رستہ بتلاتے ہین

حضرت الیسع علیہ السلام آپکے والد کا نام اخطوب تھا قوم بنی
اسرائیل کے پیغمبر ہین اور حضرت الیاس کے وصی ہین نہایت عظیم القدر اور جلیل
ہیبت تھے ابتدائے حال اونکا یون تھا کہ زراعت کا پیشہ رکھتے تھے ایک روز
حضرت الیاس پر وحی آئی کہ خلافت اپنی الیسع کو سونپو حضرت الیسع کے پاس گئے
اور اپنی ردائے مبارک اون پر ڈالی ایک اثر عظیم اون پر ظاہر ہوا فی الفور
آلات زراعت کے توڑے اور بیلونکو قربان کیا اور حضرت الیاس کی خدمت مین
شب و روز رہنا شروع کیا اور بعد غائب ہونے حضرت الیاس کے بنی اسرائیل کے
مہمات اونکے ذمہ ہوئی اور ہمیشہ توریت اون پر پڑھتے تھے اور حضرت موسی کی
شریعت اونکو سکھاتے تھے اور دنکو صایم اور راتکو قایم رہتے سجدے اونکے بہت
تھے جیا تھے اونکی قوم نے پانیکے کہاری ہونیکی شکایت کی اونھون نے تھوڑا نمک

اوس پانی مین ڈالکر فرمایا کہ حلو آباذن اللہ یعنے میٹھا ہو جا خدا کے حکم سے
فی الحال وہ پانی مانند شہد کے میٹھا ہو گیا وفات آپکی معلوم نہین ۔

حضرت ذو الکفل علیہ السلام آپ بعد حضرت الیسع علیہ السلام کے
نبی ہوئے اور ذو الکفل کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ تمام وصیتین حضرت الیسع کی ہدایت
اور ارشاد بنی اسرائیل کی اور اجراے احکام توریت کی اپنے ذمہ پر لئے تھے
اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت ذو الکفل شام کے بادشاہ کے مقرب تھے اوس بادشاہ کو
بنی اسرائیل سے بڑی عداوت تھی ہمیشہ بنی اسرائیل کے ملک مین فوج بھیجتا اور ایک
جماعت کو قتل کرتا ایکبار بنی اسرائیل کی لڑائی کو بڑی فوج بھیجی اور اوس فوج نے
بعد مقابلہ کے ایک سو آدمی علما و صلحا یہود کے اسیر کرکے بادشاہ کے پاس روانہ
کئے بادشاہ نے چاہا کہ اونکو قتل کرے حضرت ذو الکفل سنکر بادشاہ کے پاس گئے
اور کہا کہ اب وقت بیوقت ہو گیا ہے زمانہ سیاست کا گذر گیا اونکو میرے سپرد کرو
مین اونکا کفیل ہون کل صبح کو سیاست گاہ مین حاضر کرونگا بادشاہ نے تمام آدمی
اونکے سپرد کئے حضرت ذو الکفل اونکو اپنے شہر مین لیگئے اور طوق و زنجیر اونکی دور کی
اور کھانا کھلا کر آدھی رات کو اونھین چھوڑ دیا اور طایفہ دشمن کے ہاتھ سے چھٹا
گیا اور حضرت ذو الکفل کو بھی خدا نے بادشاہ کے شر سے محفوظ رکھا اوس دن سے
آپکا لقب ذو الکفل ہوا +

حضرت اشموئیل علیہ السلام جب نبوت حضرت اشموئیل علیہ السلام
برقرار ہوئی اور دعوت اونکی آشکار بنی اسرائیل ایمان لائے تب سب جمع ہو کر
حضرت اشموئیل کی پاس آئے اور سوال کیا کہ ہمارے تئین ضرور ہے کہ عمالقہ سے

لڑائی کریں اور تابوت سکینہ جو ہمسے چھین لیگئے ہیں پھیر لیویں تم ہمارے
واسطے ایک بادشاہ مقرر کرو جو ہم مقابلہ فی سبیل اللہ کریں حضرت اشمویل
نے فرمایا اگر تم وعدہ کرو جو خدا تمکو بادشاہ دیسے تو تم اوسکی تابعداری کرو اور
غزا کو جاوا اور اوسکے حکم سے برخلافی مت کرو جب سب نے قبول کیا بنی اسرائیل
مین ایک شخص تھا طالوت نام کہ سقائی یا گوالیکا کام کرتا تھا اوسے بادشاہ بنایا
اور بڑی بڑی لڑائیاں ہوئین جسکو زیادہ دیکھنا ہو کتاب خلاصۃ الانبیا
مطالعہ کرے یہاں اختصار کے ساتھ لکھا گیا ہے +

حضرت داؤد علیہ السلام آپکے والد کا نام ایشا تھا آپ نبی
اور بادشاہ بھی تھے اور لوہا آپکی آواز سے موم ہو جاتا تھا صاحب کتاب
زبور ۱۵۰ صفحہ کے ہین جو کہ تاریخ ۱۲ رمضان مین نازل ہوئی بعد پانسو سال
نزول توریت سے اور اونکی ۹۹ عورتین تھین ۴۰۳ سال بعد ہبوط آدم
علیہ السلام روضہ رضوان کو تشریف لیگئے اور آپکو قلم عزیز یاد تھا اور آپ زبور
کو سے صوت والحان سے پڑھتے تھے حتی کہ جن وانس وحوش وطیور اوسکے سننے
سے ٹہر جاتے تھے اور پانی بہنے سے رک جاتا تھا اور ہوا چلنے سے اور پہاڑ چلا
آتا تھا اور بڑے بادشاہ زمین کے تھے اور چار ہزار آدمی اونکی محراب کے نیچے
ہر شب جمع رہتے تھے اور درہ اونکی بنائی ہوئی چار ہزار درم کو بکتی تھی اور لقمان
علیہم آپ کی خدمت سے مستفیض ہوئے تھے اور ہمراہ عبادت اونکے سوا اور خلق اللہ کے
چالیس ہزار راہب تھے اور آپنے چالیس سال خلافت کی اور وفات آپکی
بعمر چار سو سال کے واقع ہوئی +

حضرت سلیمان علیہ السلام آپکے والد کا نام داود علیہ السلام تھا
اور مضا نکو یعنی بنت حنانا سے پیدا ہوئے اور بعمر ۲۲ سال تمام روئے زمین کے
بادشاہ ہوگئے تھے جن اور طیور اور ہوا آپکے تابع تھے اور مسجد اقصی جنات نے آپکے
حکم سے بنائی اسکا خلاصہ کتاب تاریخ مرات العالم مین مذکور ہے اور دس ہزار
قاری بنی اسرائیل کے پانچہزار واسطے شب اور پانچہزار واسطے روز کے مقرر
تھے کہ وے اوس مین عبادت کیا کرتے اور بلندی قبہ سنگ کی ۱۸ میل تھی اور
اوپر اوس قبہ کے ایک ہرن سونیکا جسکی آنکھین یاقوت سرخ کی تھین اور اسی
سال مین یہہ بنا تمام ہوئی چنانچہ داخل ہوئے بخت نصر کے کہ ساتھ اوسکے چھ سو
ہزار نیزہ تھا اس نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور شہر و مسجد خراب ہوئے ایسا پانچ مرتبے
بیت المقدس خراب ہوا ہے پہلے بخت نصر نے خراب کیا کوشک نے بنایا دوسرے بار
طیطلیس نے خراب کیا پہلا نام قسطنطین نے بنایا تیسرے بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
زمانے مین یہہ عمارت خراب ہوئی تھی آپنے درست کیا غرض ایسا پانچ مرتبہ درست
ہوا ہے کہتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو تین سو منکوحہ اور ستر سریہ تھین
اور آپکو ایک لڑکا اسے رحیم ایک عورت سے پیدا ہوا تھا کہ ناقص الارکان یعنے
یک چشم و یک گوش و یکدست و یک پا رکھتا تھا بالاخر بسبب دعای آصف بن
برخیا وزیر سلیمان علیہ السلام کے صحیح الارکان ہوگیا اور بسبب وفور عقل و علم و
صغر سن مین آپکے باپ آپسے مشورہ کرتے تھے اور خاتم سلیمان علیہ السلام مشہور
ہے کہ جسوقت آپ اوسکو اپنی انگشت مین ڈالتے تمام بادشاہان جن و شیاطین
و طیور آپکی خدمت مین آتے او رعلم اوسکا کاہنی تھا وفات آپکی بعمر ایک سو باون

سال یا ایک سو بیس سال کے واقع ہوئی +

حضرت زکریا علیہ السلام آپکے والد کا نام برخیا تھا بادشاہ ظالم نے آپکو قتل کروا ڈالا تفصیل اس اجمال کی کتب سیر میں موجود ہے اور آپ اور عمران متزوج تھے ساتھ دو اخت کے جو کہ عمران ابن نادان ابو مریم ہے نہ کہ عمران ابی موسی وفات آپکی بعمر سو برس کے واقع ہوئی +

حضرت یحیی علیہ السلام آپکے والد کا نام زکریا علیہ السلام تھا آپ ۳۱۰۰ سے سال کے بعد طوفان نوح سے پیدا ہوئے تھے اور ۵۵۹۷ ہبوط آدم علیہ السلام قتل کرنے بادشاہ ظالم کے ہاتھ سے شہید ہوئے بعدہ ملک خرتوس نے مملکت شام پر لشکر کشی کرکے زیر و زبر کیا اور بفرمان خرتوس فیروز سرہنگ نے ستر ہزار بنی اسرائیل کو قصاص خون یحیی علیہ السلام میں قتل کیا وفات آپکی بعمر ایک سو پانچ برس کے واقع ہوئی +

حضرت عیسی علیہ السلام آپ ۲۲ رمضان ۳۱۰۰ سال بعد طوفان حضرت نوح علیہ السلام کے بن باپ حضرت مریم بنت عمران کے پیٹ سے ناصرا جلیل المعروف بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور قلم انکا رومی تھا اور یہودیوں نے آپکو سولی دینے کا ارادہ کیا خدا نے اونکو قبل ازین جو تھے آسمان پر اوٹھالیا اور وزیر بادشاہ یہود یکو سولی دی گئی صاحب کتاب انجیل کے ہیں کہ بعد ۶۲۰ سال نزول زبور سے نازل ہوئی تھی اور رجالینوس حکیم بھی آگے حضرت عیسی علیہ السلام کے ایمان لایا تھا اور جب عیسی علیہ السلام آٹھ یوم کے تھے مختون ہوکر الیسوع نام رکھے گئے عہد قیصر اغسطس رومی کا تھا اور جب تیس سال کے ہوئے وحی نازل ہوئی

اور اوس وقت مین ریاست شام اور اوسکے نواحی مین قیصر ملک روم کی تھی جسکا
نام قسطنطین تھا اور بسبب قیام عیسیٰ علیہ السلام کے قریۂ ناصریت موسوم نصاریٰ سے ہوئے
اور جب یہود واسطے قتل عیسیٰ کے جمع ہوئے تب اونکی شبیہ کو چھوڑکر جو کہ مصلوب
ہوئی اللہ تعالےٰ نے ذریعہ جبرئیل علیہ السلام روزن سقف سے اونکو آسمان پر اوٹھا لیا تھا۔
عہد غانیوس قیصر رومی کا اور مریم زندہ رہین تخمین نو سال بعد رفع عیسیٰ علیہ السلام
کے آسمان پر اور نام حواریون عیسیٰ علیہ السلام کے یہہ ہین شمعون الصفا اندراوس
یعقوب بن زبدی فیلبس - برتولوماوس - توما - متی - یعقوب بن حلفا - لبنا
شمعون انصاری تھا اور ۲۳ رمضان کو مایدہ آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر
نازل ہوا تھا اور اوس مایدہ مین ایک ماہی جریان اور پانچ قرص میدہ گندم اور
ایک قسم کی بہاجی تھی اور اوس خوان مین چار سو آدمی کہاتے تھے اور پھر بھرا
رہتا تھا اور اول جو آدمی حمل مریم سے واقف اور مطلع ہوا یوسف نجار لڑکا خالہ
مریم کا تھا اور بدرد وضع حمل قریہ بیت اللحم مین ہوا اور بی بی مریم نے معہ عیسیٰ
و یوسف نجار طرف دمشق کے جاکر رہنا اختیار کیا اور گذران سنا تھا اونکے بعد
نازل ہونے انجیل کے ایمان لائے جو وے لوگ جامہ دہوکے سفید کرتے تھے اور
بعض اون مین ماہی گیر تھے اس سبب سے موسوم حواریان ہوئے اور عمر بی بی کی ۵۳
سال کی ہوئی اور اونکی ماں کا نام حنہ تھا اور یعنی مریم کے مایدہ مین رحلت آپکی
اس جہان سے بطرف آسمان چہارم بعمر تیس برس کے واقع ہوئی +

حضرت خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جناب رسالتمآب علیہ الصلواۃ والسلام کا نسب شریف محمد بن عبداللہ بن عبد

عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی
بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن
مضر بن نزار بن معد بن عدنان متفق علیہ اور بیان سے آدم علیہ السلام تک یون
روایت آئی ہے عدنان بن اُدَ بن ادد بن ہمیسع بن سلامان بن نبت بن
حمل بن قیدار بن اسمٰعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام بن آذر بن ناحُور
بن شاروخ بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح
علیہ السلام بن لامک بن متوشلخ بن اخنوخ بن الیارد بن مہلائیل بن قینان
بن انوش بن شیث علیہ السلام بن آدم علیہ السلام - آپ تو مہینے کامل اپنی
مادر یعنے آمنہ خاتون کے شکم مین رونق فرما رہے والد ماجد آپکے عبداللہ ایام مدت
حمل تک تشریف فرمائے عالم جاودانی ہوئے آمنہ خاتون کو اس مدت مین تجلیات
عجیب وغریب اور حوران بہشتی نظر آتی تھین **ولادت** شریف آپکی بارہوین
تاریخ ربیع الاول دوشنبہ کے دن بوقت صبح صادق عام الفیل کے پہلے سال مین
ظہور پائی اور بہت سے عجائبات اور خوارق عادات اوس راتکو جلوہ گر ہوئے
اور فوراً سجدہ کیا روشنی سے تمام عالم منور ہوگیا پھر ایک ابر سفید آیا اور آپکو اٹھا
لیگیا تھوڑے عرصے کے بعد حضرت کو بجائے خود لاکر رکھ گیا دیکھا تو حضرت ناف
بریدہ اور غسل یافتہ بہشتی کپڑے مین لپٹے ہوئے تھے آپنے سات روز دودھ
اپنی والدہ ماجدہ اور اسی قدر ثوبیہ کا نوش فرمایا پھر حلیمہ سعدیہ نے آپکو اپنے گانو
مین لیجاکر تین برس تک رکھا آپکے شق صدر ہونے کے باعث خوف کھائین
بعد آپکو مکہ معظمہ مین لاکر حضرت آمنہ خاتون کے سپرد کر گئین ایسا چار مرتبے

آپکا شق صدر ہوا ہے چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ الم نشرح
کی تفسیر مین لکھا ہے اول جب آپ حلیمہ کے گھر تھے دوسرے بار قریب جوانی مین
جب آپ دس برس کے ہوئے تیسرے بار قبل نزول وحی کے اور چوتھے بار شب
معراج مین **نکتہ** مصنف تواریخ حبیب الہ فرماتے ہین کہ پہلے بار شق کرنا اسلئے تھا کہ
آپکے دلسے لہو ولعب جو لڑکونکے دلمین ہوتی ہے نکالڈالین اور دوسرے بار
اسلئے کہ جوانی مین آپکے دلمین رغبت ایسے کامونکی جو بمقتضائے جوانی خلاف
مرضی الٰہی سرزد ہوتے ہین نرہے اور تیسرے بار اسلئے کہ آپکے دلکو قوت تحمل وحی
کی ہو اور چوتھے بار اسلئے کہ آپکے دلکو طاقت مشاہدہ عالم ملکوت اور لاہوت
کی ہو فقط جب عمر شریف آپکی چھے برس کو پہنچی حضرت آمنہ خاتون نے انتقال
فرمایا اور آٹھوین سال جد امجد آپکے عبدالمطلب نے بھی رحلت فرمائی ابوطالب عم
بزرگوار آپکے جانشین اپنے باپ کے ہوئے آپکی غمخواری اور نگرانی مین بدل و
جان رہتے بیسوین برس آپکو فرشتے نظر آنے لگے اور آپ اُن امور سے جو جوانی
کے عالم مین خلاف تہذیب ہوتے ہین منزہ تھے اور صدق و امانت و دیانت اور
جملہ صفات حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ سے موصوف تھے اور قریش آپکو محافل لہو ولعب
مین بلاتے آپ ہرگز شریک نہوتے تھے اور سب قریش کو آپکے صدق و امانت کا
اقرار تھا یہانتک کہ آپکو محمد امین کہتے تھے پچیسوین برس حضرت خدیجۃ الکبریٰ
رضی اللہ عنہا سے آپکی شادی ہوئی حکایت اوسکی مصنف کتاب مدارج النبوت رحمۃ اللہ
علیہ نے یون لکھی ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ملکہ عرب کہلاتی تھین
اور اونکے پاس مال و اسباب بہت تھا بنی ہاشم سے قرابت قریبہ رکھتی تھین

اور دین عیسائی پر ثابت قدم تھیں عین جوانی میں بیوہ ہو گئیں اُنھوں نے خواب
میں دیکھا کہ چاند مجھ پر ٹوٹ پڑا ہے اور روشنی اوسکی میری دونوں بغلوں سے
پھوٹ نکلی ہے تعبیر اس خواب کی ایک بڑے راہب نے یوں کہی تھی کہ تم پیغمبر آخرزمان
صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح میں آؤ گی اوس انتظار میں دن گنا کرتیں جب
حضرت کی ذات پاک میں جمیع علامات نبوت و رسالت واضح و لایح ہوئیں تب
آپ نے اپنے چچا عمرو بن سعد نصرانی اور چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل کی زبانی اپنا
عقد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بندھوایا اور زندگی بھر تابع
فرمان رہیں چھبیسویں برس آپ آوازیں غیب کی سننے لگے تینتیسویں برس اکثر
تجلیات آپکو نظر آنے لگیں اوس زمانے میں آپ اکثر غار حرا میں تنہا تشریف
رکھتے تھے کبھی کبھی حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے جب
عمر شریف آپکی چالیس برس کی ہوئی چھے مہینے تک آپکو خواب میں رویائے صادقہ ہوا کیے
اسکے بعد پندرہوین رمضان کو جبرئیل علیہ السلام دو بار تشریف لائے اور پھر
تیسرے مرتبے جسوقت آپ قبلولہ کی فکر میں تھے کہ ایک بار آواز اوٹھو اے محمد
کی گوش مبارک میں پہنچی آپ اوٹھ بیٹھے پر کسیکو نہ دیکھا پھر مصروف باستراحت
ہوئے کہ وہی آواز سنی دیکھا کہ ایک شخص چلا جاتا ہے آپ بھی اوسکے ساتھ روانہ
ہوئے جب مابین صفا اور مروہ کے پہنچے وہ شخص بصورت عجیب نظر پڑا اپنے سر
اوسکا آسمان سے ملا تھا اور پانوں اوسکے زمین پر تھے اور پر اوسکے اسقدر چمکتے
تھے کہ مشرق سے مغرب تک تمام عالم روشن ہو گیا اور تاج بہشتی سر پر رکھا تھا
پھر آٹھویں ربیع الاول روز دوشنبہ کو غار حرا میں جبرئیل علیہ السلام نازل ہو

اوس نے کہا پڑھو اے محمد آپ نے فرمایا کہ ہم پڑھے نہین ہین تب اوس نے اپنے پیرون
مین سے ایک ریشمی کپڑا نکالا کہ جس پر موتی اور یاقوت جڑے تھے اوسکو کھولکر رکھدیا
پھر کہا پڑھو اے محمد آپ نے وہی کہا جو اول بار کہا تھا تب اوس نے آپکو گلے لگا کر
خوب دبایا اور چھوڑ کر کہا کہ پڑھو اے محمد آپ نے وہی کلام ارشاد فرمایا تب اوس نے
بھی زیادہ دبایا اور کہا کہ پڑھو اے محمد آپ نے وہی فرمایا پھر ایسا دبایا کہ جس کا
سنبھالنا دشوار تھا اور چھوڑ کر کہا اقراء باسم ربک الذی خلق تا مالم یعلم
حضرت نے اون آیات کو اپنے ذہن مین مثل نقش کالحجر منقش پایا پھر اس شخص
نے پر مار کر زمین سے پانی نکالا آپکو کلمہ شہادتین پڑھایا اور وضو کا طریق سکھلا
کر غائب ہو گیا آپ کانپتے ہوئے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ کمل اوڑھا دو بعد
تسکین پانے کے کیفیت مفصل حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے بیان کی
یہن بعد تین برس تک وحی منقطع ہو گئی اوسکے منقطع ہونے مین آپکو کمال فکر
رہتی تھی چوتھے برس سورۂ یاایھا المدثر قم فانذر نازل ہوئی پھر
پیاپی وحی آنا شروع ہوا تب آپ بامر الہی دعوت اسلام فرمانے لگے اوّلاً
بطرز خاص وسن بعد علی العموم اور اکثر خلایق دولت اسلام سے مشرف ہونے لگے
سب سے پہلے چار شخصون نے نور اسلام سے اپنے قلوب کو منور کیا یعنے عورتون مین
سے حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا اور لڑکون مین سے حضرت علی ابن ابیطالب
کرم اللہ وجہہ اور موالیون مین سے زید بن حارث اور مردون مین سے حضرت
ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ پھر بہت لوگون نے بوجہ اسلام لانے حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے اسلام کو قبول کیا مثل حضرت عثمان ابن عفان و

زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف
اور ابی عبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید رضی اللہ تعالے عنہم کے عشرہ مبشرہ سے ہے
اور سوا انکے بہت لوگ مثل جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن مسعود اور عمار بن
یاسر اور ابی ذر غفاری اور حضرت بلال کے طایفہ اصحاب مین داخل ہوئے جس روز
کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ نے ایمان لائے عدد اصحابہ چالیس کو
پہنچا اوسی روز سے دین اسلام کو رونق ہوئی اور کعبہ مین نماز باذان اور
اقامت پڑہی گئی اور کفار مثل ابی لہب اور ابی جہل اور ولید بن مغیرہ اور
نضر بن حارث صنادید قریش سے اور اونکے اتباع بہت سے درپے آزار و
ایذا دہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم کے رہتے تھے
یہانتک کہ بہت سے اصحاب ایذائے کفار سے عاجز آکر باجازت آنحضرت علیہ
الصلواۃ والسلام مکہ معظمہ سے اطراف وجوانب کو چلے گئے چنانچہ جعفر طیار رضی اللہ
عنہ بہت لوگون کو ہمراہ لیکر حبشہ کیجانب تشریف لیگئے اونکے قدوم کی برکت سے
نجاشی بادشاہ حبشہ کا دین نصرانی چھوڑکر دین محمدی مین آیا اور بہت صحابہ
جو بوجہ حمایت اعیان مدینہ ایمان لائے تھے مدینہ منورہ کو تشریف لیگئے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بسبب تائید حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا اور ابی طالب کے
وہین تشریف رکھتے تھے دسوین برس بعثت کے ابو طالب نے رحلت کی اور اوسی
سال مین حضرت خدیجۃ الکبری بھی اس جہان فانی سے رخصت ہوئین بارہوین
برس بعثت کے ستائیسوین رجب شب دوشنبہ مین آپکو معراج ہوئی جبرئیل علیہ السلام
براق لائے آپ اوسپر سوار ہوکر مسجد حرام سے مسجد اقصی کو تشریف لیگئے وہان

دوگانہ نماز پڑھی پھر وہانسے آسمانونکو طے کرتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور بہشتونکی نہنا اور دوزخونکے درکات ملاحظہ فرماتے ہوئے عرش معلی پر رونق فرما ہوئے اور خدائیتعالی کو بچشم سر دیکھا اور جو راز و نیاز ما بین خدا تعالی اوسکے اور حبیب کے گذرا علام الغیوب اور اوسکا حبیب واقف ہے پھر حضرت دنیا مین تشریف فرما ہوئے مومنون نے اوسکی بجان و دل تصدیق کی کفا اس واقعۂ حیرت افزا کو سنکر بکمال بغض و انکار فکر قتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرنے لگے چونکہ حافظ حقیقی آپکا نگہبان تھا کچھہ نکر سکے تیرہ برس تک بعد بعثت کے آنحضرت مکہ معظمہ مین تشریف فرما رہے جب ایذا دہی کفار حد سے زیادہ گذر ہی تب آنحضرت نے بحکم الہی مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمائی اور وہان کئی لوگ مشرف بایمان ہوئے پھر آیت جہاد نازل ہوئی اور کفارون سے لڑائیان ہونے لگین اسلام کی فتح ہوتی رہی اگر کفار زیادہ ہوتے آسمانسے فرشتے بصورت انسان مسلح اترتے اور اونکا مقابلہ کرتے اور اکثر کفارونکو واصل جہنم کرتے چنانچہ جنگ بدر مین تین سو تیرا اصحاب تھے اور تین ہزار فرشتے آسمان سے اوترے تھے اور جنگ احد مین اولاً فتح اسلام ہوئی لشکر اسلام مصروف تاراج مال و متاع کفار ہوئے تھے کفار نے فرصت پاکر براہ درۂ کوہ فوج اسلام پر غلبہ کیا اور بہت سے صحابہ کو شہید اور مجروح کیا چنانچہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے اوسی روز شربت شہادت کا جام نوش فرمایا اور دندان مبارک حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی اوسی روز شہید ہوئے پھر آخر فتح اسلام ہوئی القصہ آپنے دس برس مدینہ منورہ مین اقامت فرمائی اس عرصہ مین یہودیی قریظہ اور بنی نضیر اور خیبر اور فدک

مغلوب ہوئے اور مکہ اور حنین اور طائف وخیبر مفتوح ہوئے مکہ اور مدینہ اور اطراف
وجوانب نجاست بتون اور بت پرستوں سے پاک ہوگئے ہبل اساف نائلہ لات منات
عزی وغیرہ بت کعبے کے توڑے گئے نجاشی بادشاہ حبشہ کا و آبادان حاکم ملک یمن کا
مع اپنے اتباعوں کے ایمان لائے اور لاکھ سے زیادہ اصحاب مجتمع ہوئے دسوین برس
ہجرت کے آپنے حجۃ الوداع کیا اور مورخین نے لکھا ہے کہ ہبوط آدم علیہ السلام
سے ہجرت تک ۶۲۱۶ سال کا عرصہ گذرا ہے حلیہ مبارک آپ کا قدوۃ السالکین
زبدۃ العارفین مولانا شاہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب مدارج النبوۃ مین
اسطرح لکھتے ہین کہ چہرہ مبارک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مرأت جمال الہی و مظہر
انوار نامتناہی تھا کہ مثال آفتاب عالمتاب کے ہمیشہ چمکتا تھا۔ فراخ پیشانی باریک
ابرو کمانی۔ کشادہ دندان چشم سیاہ چشمہ آب حیوان۔ نظر پر اثر مین شرم حیا
بلند بینی جیسا قدرتی الف اوٹھا ہوا۔ گردن مبارک صراحیدار شیشہ قدرتی مین
نور خدا نمودار۔ بازو مثال ترازو کے خوشتر دست دراز شاخ طوبی سے بہتر انگلیان
بہت باریک خوب ناخن مبارک قمر ہلالی کیطرح مرغوب۔ کف دست مبارک پُر
گوشت بہت کشادہ اور نرم جس سے دیبا و حریر کی نرمی ہے کم بغلین آپکی نہایت
سفید تھین اور خوشبو اوسے آتی تھی سینہ مبارک چوڑا تھا پشت مبارک کا
سانچا گویا چاندی سے ڈھلا تھا شکم مبارک ایسا صاف مانند جلی آئینہ کے شفاف
کمر مبارک ایسی محکم اور پتلی تھی خستگی اور عوج کی اوسمین شکایت نہ تھی ساق مبارک
ایسی ہموار وصاف وخوشنما گویا دو ستون عمارت حسن کے ہین بر پا قدم
مبارک کی کف پا پُر گوشت تھی اور پیچ سے خالی اور راہ نگلبان پائے مبارک کی

فوٹو کھین اور انگوٹھے کے پاس کی اونگلی انگوٹھے سے بڑی تھی قصیدہ سراپا

سراپا وہ صلّ علی آپ کا تھا ۔ کہ ہر عضو حسن تجلی نما تھا
حبیب خدا کا جمالِ مکرّم ۔ سراوار تحسین حمد و ثنا تھا
جبینِ مصفا ہیں جبین مصفا ۔ ہلال اور ماہِ تمام ایک جا تھا
بہار لطافت میں بے مثل و ثانی ۔ گل نیخزان عارضِ مصطفےٰ تھا
مدور جو کہتے ہیں چہرے کا عالم ۔ وہ ندویر سے بھی وراء الورا تھا
وہ صلّ علی گندمی رنگ اون کا ۔ کہ غازہ رخ عالم نور کا تھا
چمکتا تھا کیا نور حسن صباحت ۔ فروغ ملاحت دمکتا ہوا تھا
مزین بہ پیرایۂ اعتدالی ۔ خوش اندام اندام خیر الوریٰ تھا
وہ چشم مبارک کی روشن سیاہی ۔ کہ سرچشمۂ نور جس کا گدا تھا
وہ دندان ولب غیرت در و مرجان ۔ وہ حسن تبسم کا عالم نیا تھا
وہ بحر تبسم میں موج تبسم ۔ کہ دریوزہ گر جس کا آبِ بقا تھا
وہ حسن ادا کس زبان سے ادا ہو ۔ تبسم میں اونکے جو حسن ادا تھا
تجلی کا عالم جبین سے قدم تک ۔ سراسر تجلائے نور خدا تھا

کروں اوس شمایل کا کیا وصف کافی
سراپا سبھی خوبیوں سے بھرا تھا

غرض کہ سب خوبی و لطافت جیسے کہ چاہیئے بدن مبارک و ہر عضو میں تھی کہ جو سب خوبصورتوں پر ترجیح رکھتی تھی گویا سب کا حسن آپ میں خدا تعالےٰ نے جمع کر دیا تھا
خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات ۔ انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

پس پشت سے بھی آپکو ویسا ہی نظر آتا تھا جیسا کہ سامنے سے اور ستر اوسکا یہہ ہے
کہ آپکا بدن نور تھا جیسے شمع کہ رو پشت اوسکا ایک سان ہوتا ہے جو چیز اوسکے
مقابل ہو یا اور کسیطرف ہو روشن اور منکشف ہو جاتی ہے اور اس سبب
سے آپکا سایہ نہ تھا کہ وہ جسم کثیف ظلمانیکا ہوتا ہے نہ لطیف نورانی کا مولانا
جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سایہ نہ ہونے کا خوب نکتہ لکھا ہے قطعہ
پیغمبر ما نداشت سایہ ۔ تا شک بدل یقین نیفتد + یعنے ہر کس کہ پیرو اوست
پیداست کہ بر زمین نیفتد + جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی جو آپ سے مصافحہ کرتا
تھا تمام دن اوسکے ہاتھ مین خوشبو آتی تھی اور عرق شریف ایسا خوشبودار
تھا کہ بعضی بیبیون نے شیشے مین بھر رکھا تھا دلہنونکے بجائے عطر لگا دیتی تھین
سب خوشبویون سے اوسکی خوشبو غالب رہتی تھی ۔ اور آپ جہان قضاے حاجت
کو بیٹھتے وہان سے خوشبو آتی اور زمین آپکے فضلہ کو اپنے دامن مین چھپا لیتی
بول مین آپکے قذارت اور بو نہ تھی رات کو ایک بار برتن مین آپنے پیشاب
کیا تھا ام ایمن نے دہوکے سے پی لیا مطلق نجانا کہ پیشاب ہے آپنے سنکے فرمایا
کہ تیرا پیٹ کبھی نہ دکھیگا لہذا فقہا نے لکھا ہے کہ بول و براز آپکا نجس نہ تھا اور
ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے خوشبو آپکو دنیا کی چیزون
مین بہت پسند تھی بحکم حدیث شریف اَحْبَبْتُ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلَاثَ اَلطِّیْبُ
وَالنِّسَاءُ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ اور آپکو خدا تعالے نے چالیس مرد کی برابر
طاقت دی تھی اور اچھا کھانا بھی آپکو پسند تھا راوی حدیث نے کہا کہ دو
چیزون سے آپنے حظ اوٹھایا یعنے خوشبو اور نساء سے اور تیسری چیز یعنے طعام سے

آپ پیاسے ہوتے اکثر روکھی روٹی نمک سے یا سرکہ سے لگا کر کھاتے بلکہ قصداً آپ
بھوکے رہتے یہانتک کہ شکم مبارک پر پتھر باندھتے بدن مبارک کو روحانی طاقت
تھی محتاج طعام دنیوی کا نہ تھا اس لئے آپکو طے کا روزہ رکھنا جائز تھا یعنے فاقہ پر
فاقہ تین روز یا سات روز تلک کرتے اور امت کو آپنے ناجائز کہا ہے۔ اور مکھی
جسم مبارک پر نہیں بیٹھتی تھی اور جس جانور پر آپ سوار ہوتے جب تک آپ
سوار رہتے بول و براز نکرتا اور سونے میں اگرچہ آنکھیں آپکی بند ہوتیں لیکن
دل آپکا بیدار رہتا تھا لہذا جو وسوقت آپ کے پاس باتیں کرتا سب آپ
سنتے اور سونے سے وضو آپکا نہیں جاتا تھا غرض بہہ باتیں آپ کی ذات
مبارک میں خاص مجسمہ تھیں جب عمر شریف آپ کی تریسٹھ برس کو پہنچی آپکو
بیماری درد سر اور تپ ظاہر ہوئی وفات شریف آپکی حضرت بی بی عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کے حجرے میں بقول مشہور بارہویں ربیع الاول روز دوشنبہ
وقت صبح سلسلہ ہجریہ میں واقع ہوئی +

فصل دوسری اولاد کرام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان میں

حضرت کو سب اولاد شریف بالاتفاق سات ہیں تین فرزند قاسم اور ابراہیم
کہ جنکو طیب و طاہر بھی کہتے ہیں اور عبد اللہ اور چار لڑکیاں تھیں زینب رقیہ
ام کلثوم۔ فاطمہ۔ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین +

حضرت قاسم رضی اللہ عنہ قاسم ابن حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وسلم بہہ نبوت کے پہلے پیدا ہوئے انھیں کے سبب آپکا لقب ابو القاسم ہوا اور انکی

عمر مین آپکے اختلاف ہے قول صحیح یہہ ہے کہ چلنے پھرنے کے قابل سترہ مہینے کے ہوئے تھے کہ آپکا انتقال ہوا وفات آپکی قبل نبوت کے واقع ہوئی +

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ فرزند آپ کے سب اولاد کے بعد پیدا ہوئے اور اونکی پیدایش حضرت ماریہ قبطیہ سے مدینہ منورہ مین سشہ ہجریہ ذیحجہ کے مہینے مین ہوی وفات آپکی دسوین محرم یا دسوین ربیع الاول روز سہ شنبہ سنلہ ہجریہ مین واقع ہوئی اور عثمان بن مظعون کے قبر کے برابر بقیع مین دفن ہوئے +

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ عبد اللہ ابن رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہہ مکے مین بعد اسلام کے پیدا ہوئے وفات آپ کی لڑکپن مین واقع ہوئی +

حضرت زینب رضی اللہ عنہا ولادت آپکی واقعہ فیل سے تیسوین برس نبوت سے دس برس پیشتر واقع ہوئی نکاح آپکا آپکے خالہ زاد بھائی ابو العاص بن الربیع بن عبد العزی بن عبد الشمس بن عبد مناف کے ساتھہ ہوا والدہ اونکی خاوند کی ہند بنت خویلد حقیقی بہن حضرت خدیجۃ الکبری کی تھین حضرت زینب کو ایک لڑکا علی نام اور ایک لڑکی اُمامہ نام پیدا ہوئے علی بن ابی العاص جوان ہوئے فتح مکے کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنے اپنے نانا کے ساتھہ ایک ہی سواری پر تھے اور اُمامہ کو جناب امیر علیہ السلام بعد وفات جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے بموجب وصیت جناب سیدہ کے اپنے نکاح مین لائے اونسے ایک لڑکا پیدا ہوا نام اوسکا محمد اوسط رکھا وفات آپکی روبرو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سشہ ہجریہ مین واقع ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

دست مبارک سے آپکو قبر مین اوتارا اور دفن کیا +

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ولادت آپکی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے تین برس پیشتر واقع ہوئی یہہ قبل نبوت کے عتبہ بن ابی لہب کے نکاح مین تھین جب سورۂ تبت یدا نازل ہوئی ابولہب نے اپنے بیٹون سے کہا کہ مین تم سے راضی نہین ہونگا جب تک کہ تم محمد کی بیٹی کو چھوڑ دوگے پس عتبہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو قبل صحبت کے چھوڑ دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حضرت عثمان بن عفان خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیاہ دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اونکے ساتھ بلاد حبش کیطرف ہجرت فرمائی وہین اونسے ایک بیٹا عبد اللہ نام پیدا ہوا ایک سال یا دو سال کا ہوا تھا کہ وفات آپکی اپنے والد محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید کی پہلی تاریخ ۲ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور بقیع مین دفن ہوئین +

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت ام کلثوم بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھین اونکا نکاح پہلے عتیبہ بن ابی لہب کے ساتھ ہوا تھا مثل حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے اونکو بھی اونکے خاوند نے چھوڑ دیا بعد انتقال حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳ھ ہجریہ مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نکاح کر دیا اونسے کوئی اولاد نہین ہوئی وفات آپکی ماہ شعبان ۹ھ ہجری مین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے واقع ہوئی اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری تیسری لڑکی باقی ہوتی تو مین وہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کروا دیتا +

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ بنت رسول اللہ تھین ولادت آپکی

نبوت کے پانچ برس اول واقع ہوئی القاب مبارک آپکے سیدہ نساء عالمین
اور سیدہ نساء اہل جنت ۔ زہرا بتول زاکیہ راضیہ مرضیہ ہین صورت و سیرت
مین آنحضرت کے ساتھ بہت مشابہت رکھتی تھین اور آنحضرت بھی آپسے کمال
محبت رکھتے تھے انھی اور صاحبزادیون سے نرکھتے اللہ تعالی کے حکم سے آپکا
نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ ہوا جناب سیدہ رضی اللہ عنہا سے تین
صاحبزادے حسن حسین محسن اور تین صاحبزادیان ۔ زینب ام کلثوم رقیہ پیدا
ہوئے محسن اور رقیہ کی وفات چھوٹی عمر مین ہوئی اور زینب عبداللہ بن جعفر طیار
کے اور ام کلثوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح مین آئین اگرچہ ام کلثوم کو حضرت
عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے زید نام کا ایک لڑکا پیدا ہوا تھا ان دونون سے کوئی
اولاد بھی باقی نرہی اور عمر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بوقت نکاح پندرہ سال
پانچ مہینے پندرہ دنکی تھے اور بعضونکا قول اٹھارہ سال کی تھی مہر آپ کا چار
سو مثقال چاندیکا تھا سن شریف اٹھائیس سال کا ہوا اور بعد رحلت فرمانے
جناب سرور انام علیہ الصلواۃ والسلام کے چھے مہینے کے بعد وفات آپکی شب
سہ شنبہ ۳ رمضان سلہ ہجری مین واقع ہوئی اور جنت البقیع مین مدفون ہوئین
یا روضہ شریفہ کے دروازے کے پاس بھی دفن ہونے کی روایت آئی ہے ۔

فصل تیسری خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے بیان مین

حضرت امیر المومنین ابی بکرن الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ ولادت
آپکی واقعہ اصحاب فیل سے دو برس چار مہینے کے بعد آخر روز دوشنبہ یا شب

سے شنبہ کو ہوئی ۔ اول خلیفہ بحق سطاع سطلق جناب امیر المومنین ابو بکر صدیق بن
ابی قحافہ عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن تمیم بن مرہ بن کعب بن لوی ہین
نسب شریف آپکا ساتھ نسب اطہر جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کعب بن لوی
مین آکر ملتا ہے نام آپکا ایام جاہلیت یعنے قبل لانے اسلام کے عبد الکعبہ تھا بعد مشرف
ہونے دولت اسلام سے اور پانے صحبت جناب سید الانام کے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے نام پاک آپکا عبد اللہ رکھا اور کنیت ابو بکر فرمائی اور فرمایا کہ من اراد
ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر او سوقت سے آپکا لقب
عتیق ہوا اور بسبب سبقت لیجانے اوپر تصدیق رسالت جناب رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے بے تردد اور بے توقف اوپر نبیٔ برحق کی عمر مین مخاطب بخطاب صدیق
ہوئے ۔ حلیہ مبارک آپکا اسطرح صحت کو پہنچا ہے کہ آپ مرد سفید رنگ مایل
بہ زردی دراز قد دبلے پتلے تھے اور ریش مبارک آپکی وسمہ اور مہندی سے
رنگی رہتی تھی اور آپکے مہر مین یہہ نقش کندہ تھا عبد ذلیل لرب جلیل اور
بعضون نے کہا ہے نعم القادر اللہ تھا اور خلافت آپکی باجماع صحابہ کے منعقد ہوئی
اور دو برس تین مہینے کئی دن رہی اور یہود دیکے زہر دینے اور ایکسال کی
بیماری و تکلیف اٹھانے سے ترسٹھ برس کی عمر مین شہادت آپکی بروایت صحیح
روز جمعہ بائیسوین جمادی الثانی ۱۳ ہجریہ مین واقع ہوئی اور بموجب وصیت کے
روضہ مقدسہ جناب سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم مین مدفون ہوئے آپنے ایام
جاہلیت مین دو عورتون سے نکاح کیا تھا ایک قتیلہ بنت عبد العزی اوس سے عبد اللہ
بن ابی بکر اور اسماء بنت ابی بکر پیدا ہوئے دوسری زوجہ ام رومان بنت عامریہ والدہ

عبد الرحمن اور عایشہ صدیقہ کی تھین اور زمان اسلام مین آپکو بیبہ دو بی بیان تھین ایک اسمار بنت عمیس والدہ محمد بن ابی بکر کی اور دوسری حبیبہ بنت خارجہ بن زید انصاری کی +

امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلیفہ ثانی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب امیر المومنین عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی ہین آپکا نسب جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کعب بن لوی مین ملتا ہے ولادت آپکی بعد تیس برس واقعہ اصحاب فیل سے روز دوشنبہ جمادی الاولی پہاڑ پر جو مکہ معظمہ سے جنوب کیطرف واقع ہے ہوئی آپکی کنیت ابو حفص اور لقب آپکا فاروق ہے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ جعل الحق علی لسان عمر و قلبہ وھو الفاروق فرق اللّٰہ بہ بین الحق والباطل ترجمہ تحقیق اللہ تعالی نے گردانا حق کو جاری اوپر زبان اور دل عمر کے اور وہ فاروق ہین کہ فرق اللہ نے ظاہر کیا اونکی ذات سے درمیان حق اور باطل کے حلیہ مبارک آپکا مرد جسیم فربہ دراز قامت گندمی رنگ اور آنکھین نہایت سرخ اور ریش مبارک انبوہ اور مونچھین ایسی دراز تھین کہ غصے کے حالت مین اینٹھتی تھین اور بال اوایل مین مخضوب برنگ حنا تھے اور بعد ملاحظ اس حدیث کے من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نوراً فی یوم القیمۃ جو کوئی بوڑھا ہو گیا اسلام کے اندر بڑھاپے کی حالت مین وہ بڑھاپا اوسکے لئے نور ہو گا قیامت کے دن اسلئے آپ نے خضاب کو چھوڑ دیا اور سال ششم نبوت مین بیس برس

کی عمر مین اسلام لائے اور اعلائے کلمۃ الحق پر کمر ہمت مضبوط باندھی اور آپکے خلافت
دس برس آٹھ مہینے کی اور اول جس شخص نے تراویح کو جماعت اور نماز جنازہ
چار تکبیر ونسے پڑھنے کا حکم دیا وہ آپ ہی تھے کہ قبل آپکے خلافت کے نماز تراویح
کی تنہا پڑھی جاتی تھی اور دُرّہ بھی آپ نے بنایا اور آپ کی خلافت کے زمانے
مین کہ دس برس چھے مہینے اور پانچ دن رہے کوفہ اور بصرہ بنا اور مصر اور اسکندریہ
اور اکثر شہر شام اور عراق اور ملک فارس اور کرمانکے اور بعضے طبرستان
کے شہر فتح ہوئے اور مسلمانونکے قبضہ اختیار مین آئے اور چالیس ہزار مسجدین
بنین اور چار ہزار بتخانہ توڑے گئے اور کچہریکا مقرر کرنا اور تاریخ ہجری کا مقرر
ہونا اور قیدخانہ بنانا اور روپیہ یا اشرفی پر اسم لا الہ الا اللہ اور بعض پر
الحمد للہ یا قل ہو اللہ اور بعض مین اپنا نام کھدوانا آپکے عہد خلافت سے جاری ہوا
اور آپ کے خاتم مین یہہ نقش کندہ تھا کفی بالموت واعظا یا عمر شہادت
آپکی غرہ ماہ محرم روز یکشنبہ سنہ ۲۴ ہجری مین ابو لولو مردود کے خنجر کے زخم سے
مدینہ منورہ کی مسجد مین واقع ہوئی آپکی عمر شریف ترسٹھ برس کی تھی آپنے چھے
عورتونسے مدت حیات مین نکاح کیئے تھے پہلی زینب بنت مظعون کہ اونسے عبد اللہ
اور عبد الرحمن اکبر اور حفصہ تولد ہوئے جو حضرت رسول کے ازواج مطہرات سے ہین
دوسری ملیکہ بنت جرول اونسے عبید اللہ کہ لڑائی صفین مین ہمراہ حضرت معاویہ
کے تھے پیدا ہوئے۔ اور تیسری ام حکیم بنت حرث بن ہاشم مخزومی اونسے ایک
دختر مسماۃ فاطمہ پیدا ہوئی اور چوتھی جمیلہ بنت عاصم اونسے ایک پسر مسمی عاصم
پیدا ہوا اور پانچوین ام کلثوم بنت علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اونسے ایک

پسر بنام زید کہ جو کوفہ میں شہید ہوئے اور ایک دختر بنام رقیہ پیدا ہوئی تھی اور چھٹی عاتکہ بنت زید بن عمر بن نفیل اوس سے ایک پسر بنام عیاض اور سراریہ آپکو دو تھیں۔ ایک سے ایک لڑکا بنام عبد الرحمن اوسط اور دوسری سے ایک لڑکا بنام عبد الرحمن اصغر اور ایک لڑکی مسماۃ زینب پیدا ہوئے اور شیخ فاروقیوں کا سلسلہ بھی حضرت ابن الخطاب سے ملتا ہے۔

امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سیوم رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب امیر المومنین عثمان ذی النورین بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب ہیں نسب شریف آپکا جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عبد مناف سے آکر ملتا ہے ولادت آپکی بعد گذرنے پانچ برس دو مہینے چند روز کے واقعہ فیل سے شب شنبہ ربیع الثانی مکہ معظمہ میں ابوجہل کے مکان میں واقع ہوئی کنیت آپکی ابو عمر اور اسم مبارک عثمان تھا اور بسبب نکاح کرنے ساتھ دو صاحبزادیوں رقیہ اور ام کلثوم بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ملقب بذی النورین اور بدولت صحبت جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے مشرف ہوئے حلیہ شریف آپکا قد مایل بدرازی اور بال سر کے انبوہ اور صورت مبارک نہایت نورانی باہیبت و شکوہ گندمی رنگ سینہ مبارک کشادہ ریش شریف لمبی الغرض نہایت زیبا صورت و سیرت تھی جو دیکھتا بجان و دل شیفتہ آپکے صورت کا ہوتا تھا خلافت آپنے گیارہ سال گیارہ مہینے اٹھارہ دن کیے اس مدت میں بہت سے شہر ہمدان و اسکندریہ و افریقیہ و اکثر بلاد طبرستان کے مفتوح ہوئے اور آپکے خاتم میں یہہ نقش کندہ

تھا المقبرن او لننذ من اور آپ ہی نے قرآن مجید کو جمع کیا آپکی عمر بیاسی برسکو پہنچی تھی کہ مصریونکے ہاتھ سے شہادت آپکی روز جمعہ اٹھارہوین ذیحجہ ۳۵ھ ہجریکو مدینہ منورہ مین واقع ہوئی۔ آپنے آٹھ عورتونسے نکاح کیا تھا پہلی رقیہ دوسری ام کلثوم یہہ دونون بنات سید کائنات ہین تیسری ناجیہ بنت مروان چوتھی ام عمر بنت جندب بن عمر پانچوین فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ چھٹی ام البنین بنت عتبۃ الفزاری ساتوین رملہ بنت سعد بن ربیعہ آٹھوین نائلہ بنت عوابصہ اور آپکو گیارہ لڑکے اور چھے لڑکیان تھین۔ عمر عبد اللہ اکبر عبد اللہ اصغر رقیہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوئے تھے چھے برسکی عمر مین رحلت کرگئے اور لڑکون سے ابان اور خالد سعید عتبہ ولید شیبہ مغیرہ عبد الملک اور لڑکیون مین سے مریم ام سعید عائشہ ام ابان ام عمر ام البنین رضوان اللہ تعالے اجمعین تھین اور آپکو بنات آنحضرت سے کوئی اولاد باقی نہین رہی +

امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر العجائب والغرائب علی ابن ابیطالب کہ نام انکا عمران کنیت ابوطالب بن عبد المطلب آپکے چچا زاد بھائی جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہین ولادت آپکی تیرہوین رجب روز جمعہ ۳۰ مین واقعہ فیل سے خانہ کعبہ مین واقع ہوئی اور آپکی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف تھین اور بعد پیدا ہونیکے جب آپکو گہوارہ مین لاکر ڈالا آپکی آنکھین بند تھین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیگئے آپنے اپنی آنکھین کھولدین اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکھا آنحضرت نے آپکو اپنی گود مین

لیا اور اپنی زبان مبارک چوسائی اور فرمایا کہ اس فرزند ارجمند کا نام بیٹے علی
رکھا لقب آپکا مرتضی اور کنیت آپکی ابو الحسن ابو تراب و ابو السبطین و ابو
الریحانتین ہے آپکے خاتم مبارک پر الملک اللہ کا نقش کندہ تھا آپنے کبھی
بت نہ پوجا اور اپنی زبان سے کفر کی بات نکالی نہ اقرار نہ کیا اور پہلے لڑکون مین
سے جس کسی نے اسلام قبول کیا تو آپ ہی تھے اور ہر جگہہ اور ہر لڑائی مین
ہمراہ جناب رسالتمآب کے رہا کرتے داد شجاعت اور جانبازی کی دیا کرتے
تھے حلیہ شریف آپکا میانہ قامت مایل بکوتاہی گندمی رنگ مایل بسرخی
آنکھین بڑی کشادہ دہن اور بال سر اور ڈاڑھی کے سفید نورانی چمکتے ہوئے
اور بعد شہادت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مہاجر و انصار
کے اصرار کرنے اور بجد ہوتے سے مسند خلافت کو چار برس نو مہینے کئی دن تک
اپنے وجود فایض الجود سے زیب و زینت بخشی شہادت آپکی تریسٹھ برس
کی عمر مین عبد الرحمن بن ملجم لعین کی تلوار کے زخم سے ہوئی جس سے مشرف بلقای الہی
ہوئے قبر شریف آپکی کوفہ کی مسجد مین ہے اور دوسری روایت مقام نجف مین
جو کوفہ سے پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے آپنے اپنی مدت عمر مین نو عورتون سے
نکاح کیا تھا پہلے فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب تک وہ زندہ رہین
آپنے دوسری عورت سے نکاح نکیا - دوسری ام البنین بنت حزم بن
ربیعہ تیسری اسماء بنت عمیس چوتھی ام حبیبہ بنت ربیعہ پانچوین امامہ بنت
ابی العاص چھٹی خولہ بنت جعفر بن قیس ساتوین حجار بنت امرء القیس کلابی
آٹھوین لیلی بنت مسعود نوین ام سعید بنت عزوہ - آپکو کل اولاد کتیس

تھی تیرہ لڑکے اور اٹھارہ لڑکیاں تاریخ حافظ آبرو مین مذکور ہے کہ آپ کو پانچ لڑکون سے اولاد باقی رہی حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے سلسلہ سادات حسنی اور حسینی کا پہنچتا ہے اور محمد حنفیہ اور عباس اور عمر رضی اللہ عنہم سے سلسلہ سادات علویہ کا ملتا ہے ۔

فصل چوتھی ازواج مطہرات رسول علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے بیان مین

جاننا چاہیئے کہ بی بیان جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ تھین چھے قریشی چار عربی اور ایک قوم بنی اسرائیل سے ۔

حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبرای رضی اللہ عنہا خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی تھین کہ انکا نسب قصی بن کلاب مین آکے آپکے نسب شریف مین ملتا ہے اور سوائے ام المومنین خدیجہ کے ام حبیبہ سو بھی قصی کی اولاد سے تھین اور خدیجہ آپ کی پہلی بی بی تھین آپنے اونکی زندگی مین اور کسی عورت سے نکاح نہین کیا مقدار مہر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ایک ہزار چار سو اٹھاون روپے ہوتی ہین اور آپکی سب اولاد لڑکے اور لڑکیان اونھین سے ہین سوائے ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے اور حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا بعد نکاح کے چوبیس یا پچیس برس زندہ رہین مناقب اور فضایل آپکے بہت ہین اور سب فضیلتوں سے بڑھکر یہہ فضیلت ہے کہ جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا انسے پیدا ہوئین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبرئیل علیہ السلام میرے نزدیک غار حرا مین

تشریف لائے اور کہا یا رسول اللہ یہہ خدیجہ کبری آپکے لیئے کہانا لی آتی ہین جب آپکے نزدیک آئین اونکو اللہ تعالی کیطرف سے سلام پہنچائیو اور میریطرف سے بعد تسلیم کے خوشخبری دیجیئے کہ تمہارے لیئے بہشت مین موتی کا ایک گھر ہے اور عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چار عورتین جنت کی سب عورتون سے بہتر ہین۔ خدیجہ بنت خویلد۔ فاطمہ بنت محمد۔ مریم بنت عمران آسیہ زوجہ فرعون اور ایک روایت مین اس طرح سے ہے کہ جنت ان چار عورتون کی مشتاق ہے اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ مریم بیٹی عمران کی اپنے وقت کی عورتون سے بہتر تہین اور خدیجہ بنت خویلد اپنے زمانے کی عورتون سے بہتر تھین۔ وفات آپکی دسوین رمضان نبوت کے دسوین برس واقع ہوئی عمر آپ کی پینسٹھ برس کی تھی اور حجون مین جو مکہ والونکا قبرستان ہے دفن ہوئین۔

حضرت ام المومنین سودہ

رضی اللہ عنہا سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبد ود تھین کہ اونکا نسب بھی عامر بن لوی مین آکر ملتا ہے بیچ شروع زمانے نبوت کے مکہ مین اسلام لائین تھین اور پہلے سکران بن عمرو بن عبد شمس اپنے چچا زاد بھائی کے نکاح مین تھین اور سکران اونکے خاوند بھی مسلمان ہوئے تھے اور اونسے ایک بیٹا پیدا ہوا تھا جسکا نام عبد الرحمن رکھا تھا جب سکران نے انتقال کیا تو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے دسوین برس بعد وفات پانے حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے بعوض مہر چار سو درہم کے اونسے نکاح کیا وفات آپکی ماہ شوال سنہ ۵۴ ہجریہ مین مدینہ منورہ کے درمیان امیر معاویہ کے زمانے مین واقع ہوئی اور بقیع مین دفن ہوئین +

حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ بیٹی حضرت
امیرالمومنین ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی تھین آپ نے نبوت کے دسوین برس
بعد ماہ شوال مکہ معظمہ مین بعوض چالیس تولے زر سرخ کے حضرت نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ نکاح کیا اور وہ اون دنون مین سات برس کی تھین پھر مدینہ
طیبہ مین سنہ دو ہجری مین نو برس کی عمر مین زفاف واقع ہوا اور بعد نکاح کے نو
برس آپکی صحبت مین رہین اور جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
ہوئی وہ اٹھارہ برس کی تھین مناقب اور فضایل اوس گوہر کان ملاحت اور
دُر دریاے عفت اور عصمت کے بیشمار ہین اور آیات قرانی اونکی پاکدامنی کی
شان مین موجود ہین اور بڑی فضیلت اونکی یہہ ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کو اونسے نہایت محبت اور کمال الفت تھی صحابہ رضی اللہ عنہ نے عوض کیا یا
رسول اللہ آپ سب سے زیادہ کس عورت سے محبت رکھتے ہین فرمایا آپ نے عورتون
مین عایشہ سے اور مردون مین اوسکے باپ یعنے ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے
اور منقول ہے کہ سوائے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آپ پر کسی بی بی کے پاس ایک
لحاف مین وحی نہین اوتری اور ایک روز آپ نے جناب سیدۃ النسا فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جسکو مین دوست رکھتا ہون اوسکو تم بھی دوست رکھتی
ہو عوض کیا ہان یا رسول اللہ فرمایا تم عایشہ صدیقہ سے محبت رکھو کہ مین اون سے
بہت محبت رکھتا ہون اور جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کے زانو پر سر رکھا تھا کہ جب آپ کی روح پرواز ہوئی اور اونھین کے
حجرے مین دفن ہوئے اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا بہت کچھہ خدا کی راہ مین خرچ

رتی تھیں مگر اونکی چادر مین ہمیشہ پیوند لگے رہتے مگر ایک بار عبد اللہ بن زبیر رضی
اللہ عنہ نے لاکھ درہم بھیجے اور اوس دن آپ روزہ تھین اوسیوقت وہ سب
درہم فقیرون اور محتاجونکو اور عزیزونکو بانٹ دیئے اور اپنے واسطے ایک بھی باقی
نرکھا لونڈی نے عرض کی کہ اگر اپنے لئے ایک درہم کا گوشت منگا تین تو کیا ہوتا
فرمایا مجھکو یاد نرہا اگر تو یاد دلاتی تو مین لے لیتی اور رکھتے ہین کہ آپسے دو ہزار دو سو
حدیثین مروی ہین وفات آپکی شب سہ شنبہ ستروین رمضان ۵۸ھ ہجریہ بعمر
تریسٹھہ برسکے واقع ہوئی اور بموجب وصیت کے رات ہی کو بقیع مین دفن ہوئین

حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا آپ بیٹی امیر المومنین عمر ابن الخطاب
رضی اللہ عنہ کی ہین پہلے خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح مین تھین جب وہ بدر مین
شہید ہوئے اور آپ بیوہ ہوئین تب آپنے ۳ھ ہجریہ مین بعوض چارسو
درہم کے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا۔ آپسے ساٹھہ حدیثین
مروی ہین وفات آپکی بعمر ساٹھہ برسکے ماہ شعبان ۴۵ھ ہجریہ مین واقع ہوئی
اور قبرستان بقیع مین دفن ہوئین +

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ بیٹی ابی امیہ بن مغیرہ
من القریش ہین پہلے ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد کے نکاح مین تھین اور اپنے
خاوندکے ساتھہ پہلے اونھین نے حبشہ کیطرف ہجرت کی اور اونکو چار لڑکے پیدا
ہوچکے تھے بعد غزوہ بدر یا احد کے اونکے خاوندنے وفات پائی تب سن چار
ہجری ماہ شوال مین حضرت رسول اکرم نے آپکے ساتھہ نکاح کیا اور دس
درہم کی قیمت کے کسی اسباب پر مہر باندھا اہل تواریخ کہتے ہین کہ آپنے سب

بی بیونکے بعد وفات پائی اور تین سو اٹھتر حدیثین آپ سے مروی ہین وفات آپکی بعمر چوراسی برس کے ۶۲ سنہ ہجریہ یزید بن معاویہ بن ابو سفیان کے زمانہ مین بعد شہادت پانے حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقع ہوئی اور بقیع مین دفن ہوئین

حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ام حبیبہ بیٹی ابو سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف تھین اور اونکا نام رملہ تھا وہ پہلے عبد اللہ بن جحش کے نکاح مین تھین جب اونکے خاوند نے حبشہ مین انتقال کیا تو سن چھے ہجری مین آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین آئین اور نجاشی بادشاہ حبشہ نے آپکا نکاح وہین بمقدار چار سو دینار مہر باندھکر خدمت مین روانہ کردیا اور مہر بھی اپنے پاس سے اونکو دیدیا آپ پہلے شادی ہونے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرماتی تھین کہ مین نے ایک رات خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص مجکو ام المومنین کہتا ہے جب مین جاگی تو تعبیر اپنے خوابکی یہ ہے کہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی میری ہوگی چنانچہ اونھین دنون مین میری شادی ہوئی اور پینسٹھ حدیثین آپ سے مروی ہین وفات آپکی ۴۴ سنہ ہجریہ بعمر بہتر برس کے واقع ہوئی اور جنت البقیع مین دفن ہوئین *

حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا آپکی والدہ کا نام خزیمہ بن حارث بن عبد اللہ بن عمر بن عبد مناف بن ہلال ہے تیسرے سال ہجرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہ رمضان المبارک مین اونسے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی ہوئی مسکینون پر بہت رحم اور شفقت اور احسان فرماتی تھین اس لئے اونکا خطاب ام المساکین مقرر ہوا یعنے مان مسکینون کی

مشہور ہوا تھا آٹھ مہینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہیں وفات آپکی
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ماہ ربیع الثانی سنہ ہجریہ میں واقع ہوئی
اور قبر آپکی بقیع میں ہے +

حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کنیت آپکی ام الحکم تھی
اور نام آپکی والدہ ماجدہ کا امینہ المعروف حجش تھا پہلے آپکا نام برہ تھا حضرت
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھا پانچوین سال ہجری ذیقعدہ کے مہینے
مین شادی آپکی حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اونکی خواستگاری
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آیات کریمہ بھی نازل ہوئین اور نکاح آسمان
پر ہوا لکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون بی بی زینب کے گھر مین اوس وقت
تشریف لیگئے جب وہ سر کھولے ہوئے بیٹھی تھین عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم آپ بے خطبۂ نکاح اور گواہونکے تشریف لائے فرمایا اللہ المزوج وجبرئیل الشاہد
یعنے اللہ نکاح پڑھنیوالا ہے اور جبرئیل علیہ السلام میرا گواہ ہے اوس سیدہ معصومہ
سے روایت ہے کہ ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے التماس کی کہ یا
رسول اللہ مجکو دو بڑائیان اور بی بیون پر ہین ایک یہہ کہ نکاح میرا آسمان
پر ہوا اور دوسرے یہہ کہ میرے نکاح مین جبرئیل وکیل ہوئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی ہے گیارہ حدیثین آپسے مروی ہین اور آپکے
فضائل حدیث کی کتابونمین بہت منقول ہین وفات آپکی سنہ ہجری مین بعمر
تریپن برس کے واقع ہوئی اور تمام مدینہ والون نے آپ پر نماز جنازہ پڑھی
اور بقیع مین دفن ہوئین +

حضرت ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا آپ کی والدہ کا نام حارث
بن ابی ضرار تھا آپکا نام برّہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکا نام جویریہ
رکھا اور اونکو سنہ ۵ ہجریہ ماہ شعبان میں غزوہ بنی المصطلق سے پھرتے ہوئے بعوض
مہر چار سو درہم کے اپنے نکاح میں لائے اور سات حدیثیں آپسے مروی ہیں وفات
آپکی ماہ ربیع الاول سنہ ۵۶ ہجریہ مدینہ منورہ میں واقع ہوئی اور بقیع میں دفن ہوئیں
حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت ام المومنین میمونہ
بنت حارث ہلالیہ عامریہ تھیں اور اونکا نام بھی برّہ تھا آپ نے میمونہ رکھا وہ
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حقیقی خالہ تھیں اور پہلے مسعود بن عمرو
ثقفی کے نکاح میں تھیں پھر ابی رُہم بن عبد العزیٰ سے دوسرا نکاح ہوا بعد اسکے
ماہ ذیقعدہ سنہ ۷ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپسے نکاح کیا اور
چار سو درہم کا مہر باندھا آپسے چہتر حدیثیں مروی ہیں وفات آپکی سنہ ۵۱ ہجریہ
میں مقام سرف میں جو مکے سے دس میل کے فاصلہ پر ہے واقع ہوئی اور
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ آپکے بھانجوں نے آپکے جنازے پر نماز
پڑھی اور بقیع میں دفن ہوئیں +
حضرت ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا آپکے باپکا نام حیی بن اخطب
بن ثعلبہ بن ثعبہ تھا اور ماں کا نام بنت سموال تھا بعد فتح ہونے خیبر کے قید ہو
کر آئیں صاحب حیا نیک رائے خوش صفات تھیں جب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کمال مہربانی سے فرمایا کہ تمکو آزاد کریں یا تمھاری قوم میں بھیج دیں
یا مسلمان ہو تو اپنے نکاح میں لاویں جو بات تمکو اچھی معلوم ہو کہو

اوس محصوبہ نے اسلام کو قبول کیا اور کہا آرزو اسلام کی رکھتی ہون تصدیق
حضرت کے رسالت کی پہلے دعوت سے بیٹے دلسے کی ہے اب جو منزل مقصود پہونچی
تو بہبودی سے مجکو کیا کام رہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے جو مجکو اختیار دیا
تو قسم ہے اللہ کی کہ مجکو خدا اور رسول پیارے ہین آزاد ہونے اور قوم مین ملنے
سے اس تقریر دلپذیر کے سننے سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے
حق مین دعاے خیر کی اور آزاد کرکے اونسے شادی کی اور وہ آزادی مہر نکاح کا
ٹھہرایا اور آپسے دس حدیثین مروی ہین وفات آپکی بقول صحیح ماہ رمضان سنہ ۵۰
ہجریہ بعمر پانسٹھ برس کے واقع ہوئی اور جنت البقیع مین دفن ہوئین اور معلوم ہووے
کہ حضرت بی بی خدیجہ سے شادی ہوئی تب حضرت کی عمر پچیس برس کی تھی اور جب حضرت
بی بی کا انتقال ہوا تب آپکا سن شریف پچاس برس کو پہنچا تھا اور بعد آپنے موافق
وحی کے جن بی بیونسے نکاح کیا ہے سو ایک وقت مین نو قبیلہ آپکے نکاح مین تھے

فصل پانچوین سرایہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین

سرایا آپ کی بہت تھین اور سریہ اوسکو کہتے ہین کہ جو جہاد مین مسلمانون کو ملے
جیسے مال یمین بھی کہتے ہین یا کوئی شخص ہبہ کردیوے یا وہ خریدی ہوئی کنیزک ہووے
پہلی ماریہ قبطیہ ماریہ قبطیہ بیٹی شمعون کی جو مقوقس اسکندریہ کے حاکم نے
آپکو نذر کیا اور وہ نہایت حسین اور خوبصورت تھین حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وسلم نے آپکو اپنا سریہ بنایا اور اپنے تصرف مین لائے اور ابراہیم ابن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اونھین سے پیدا ہوئے وفات آپکی سنہ ۱۰ ہجریہ مین واقع ہوئی
دوسری ریحانہ ریحانہ بنت زید جو آپکو بنی النضیر کی لڑائی مین ملی

تھین اور آپنے اونکو اپنے تصرف مین لایا تھا وفات آپکی حجۃ الوداع کے دن سنہ
ہجری مین واقع ہوئی اور بقیع مین دفن ہوئین

تیسری جمیلہ جمیلہ کہ وہ بھی کسی لڑائی مین آئین اور آپکے حصہ مین ملی تھین

چوتھی ام ایمن جو زینب بنت جحش نے آپکو ہبہ کی تھین +

پانچوین سلمی آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مرغوب ومحبوب
تھین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آپسے خوش رہتے تھے تاریخ
وفات نہین ملی +

چھٹی برصوی جامع التواریخ نے ان دونون سلمی اور برصوی کو آپکے سراریہ
کے درمیان داخل کیا اور تاریخ وفات اونکی میسر نہین آئی +

فصل چھٹی دوازدہ امام رضی اللہ عنہم کے بیان مین

پہلے امام حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہین جنکا ذکر فصل تیسری صحابہ اربعہ کے بیان
مین مسطور ہو چکا ہے اور آپکے بعد امام دویم اثنا عشریہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ولادت باسعادت آپکی روز شنبہ
نصف ماہ رمضان سنہ ۳ ہجری مدینہ منورہ مین ظاہر ہوئی آپ امام دویم اثنا
عشریہ سے ہین والد ماجد آپکے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور والدہ آپکی
فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین کنیت آپکی ابو محمد اور القاب تقی اور زکی
طیب اور سید اور سبط اور ولی اور مجتبی ہے اور شباہت آپکی سر سے سینے تک
ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت ملتی تھی جب کہ جناب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اوسوقت آپکی عمر سات برس چھ مہینے کی تھی

اور بعد شہادت امیر علیہ السلام کے مسند آرائے خلافت ہوئے اور باشارہ اس
حدیث کے الخلافۃ من بعدی ثلثون سنۃ یعنے خلافت میرے تیس
برس رہیگی چھ مہینے اور کئی روز آپنے خلافت کی اور سنہ ۴۱ ہجریہ ماہ ربیع الاول
مین امر خلافت کو حضرت معاویہ ابن ابو سفیان کے سپرد کیا اور آپنے گوشہ نشینی
قبول کی اور آخر عمر شریف مین یزید پلید نے لاکھ درہم چھپا کر جعدہ بنت اشعث
بن قیس کندیہ کو کہ جو آپکے نکاح مین تھین بھیجے اور اوس سے اقرار کیا کہ اگر تو امام
حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دیگی تو مین تجھ سے نکاح کرونگا اوس کمبخت نے دنیا کے
لالچ مین آکر آپکو تین بار یا سات بار زہر دیا لاکن آخری وقت کا زہر کارگر ہوا
یعنے چالیس روز تک اوسکی تکلیف اوٹھاکر شہادت آپکی روز پنجشنبہ ۲۸ صفر یا ۵
ربیع الاول سنہ ۵۰ ہجریہ مین بعمر سینتالیس برس کے واقع ہوئی اور جنت البقیع مین
اپنی والدہ ماجدہ کے نزدیک مدفون ہوئے اولاد امجاد آپ کی پندرہ ہین
صاحبزادے زید و حسن و عمرو و قاسم و عبد الرحمن و عبد اللہ و حسین و اثرم
و طلحہ و اسحاق صاحبزادیان ام الحسن و ام الحسین و فاطمہ ام عبد اللہ و ام سلمہ
و رقیہ اور اولاد آپکی حضرت حسن مثنی اور دوسرے چار لڑکون سے دنیا مین باقی ہے
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ولادت باسعادت آپکی روز
سہ شنبہ تاریخ چوتھی یا پانچوین ماہ شعبان سنہ ۴ ہجری مدینہ منورہ مین واقع
ہوئی اور آپ امام سیوم ائمہ اثنا عشریہ سے ہین کنیت آپکی ابو عبد اللہ اور لقب
زکی ہے اور سینہ سے قدم تک بہت مشابہت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
سے رکھتے تھے اور نقش نگین خاتم امام علیہ السلام کا لکل اجل کتاب تھا اور

اور شجاعت مین سب سے بہتر وفضایل اور کمالات مین سب سے فایق اور بربنا جور و
ستم ستمگاران بیحیا اور تعدی بدکرداران پر ظلم و دغا خسر الدنیا والعقبے واقع کربلا
مین شمر لعین کی تیغ بیدریغ سے دسوین تاریخ محرم شہادت آپکی روز جمعہ بعد ظہر
۶۱ سنہ ہجری مین واقع ہوئی اور کربلائے معلے مین آسودہ ہوئے جب حضرت امام حسین
رضی اللہ تعالی عنہ کربلا مین تشریف لائے تو اونکی ہمراہ تین صاحبزادے اور ایک
صاحبزادی تھین صاحبزادون کا نام علی اوسط امام زین العابدین بائیس برسکی عمر
رکھتے تھے اور بیماری کے سبب سے خیمہ مین رہتے تھے اسواسطے شہید نہوئے اور دوسرے
صاحبزادے علی اکبر عمر اٹھارہ برسکے لڑکر شہید ہوا اور تیسرے صاحبزادہ کہ آپکے نام کا اختلاف ہے بعضون
نے عبد اللہ اور بعضون نے جعفر یا علی اصغر کہا ہے اوسوقت مین دودھ پیتے تھے وہ بھی شہید ہوئے حضرت امام
انکو بسبب کمال تشنگی کے گود مین لیکر اپنی زبان مبارک پیاس بجھانے کیواسطے
انکے منہ مین دیتے تھے کہ اچانک تیر اشقیا کیطرف کا حلق مین اوس معصوم کے لگا
اور اپنے والد ماجد ہی کی گود مین شربت شہادت سے سیراب ہوئے اور جو صاحبزادی
کہ امام رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھین اونکا نام سکینہ تھا اور حضرت قاسم رضی اللہ عنہ
سے منسوب تھین اور اوسوقت اونکی عمر سات برسکی تھی اور حضرت قاسم کے ساتھ
نکاح ہونیکی روایت غلط ہے اسواسطے کہ اوسوقت مین فرصت ان کامونکی نتھی اور
یہہ بات جو مشہور ہے کہ حضرت سکینہ نے شام کی راہ مین وفات پائی غلط محض ہے کیونکہ
وہ مدت بہت زندہ رہین اور مصعب بن زبیر کے نکاح مین آئی ہین اور حضرت زبیر
رضی اللہ تعالے عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے
پھپھی کے بیٹے تھے اور بڑی صاحبزادی حضرت امام کی جنکا نام فاطمہ صغرا ہے

اپنے شوہر حسن مثنی کے ساتھ جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے صاحبزادی
ہین مدینہ منورہ مین رہگئی تھین دشت کربلا مین آئین نہ تھین اور امام زین العابدین
رضی اللہ عنہ کے مانکا نام شہربانو لقب شاہ زمان تھا بیٹی یزدجرد بن شہریار
بن خسرو بن پرویز بن ہرمز بن نوشیروان کی تھین اور علی اکبر کی مانکا نام لیلی
بیٹی ابی مرہ بن عروہ بن مسعود کی تھین کہ جو بڑے سردار بنی ثقیف کے تھے
اور تیسرے صاحبزادے جو شیرخوارہ شہید ہوئے ہین اونکی مان بنی قضاعہ
کے نسل سے تھین اور بی بی سکینہ کی مانکا نام رباب بیٹی امرء القیس بن عدی
کی کہ بنی کلب سے تھین اور حضرت امام رضی اللہ عنہ سب بی بیون سے رباب
کو دوست زیادہ تر رکھتے تھے اور جناب امام اونکی کمال عزت اور حرمت کرتے
تھے چنانچہ اسمقدمے مین ایک شعر بھی آپنے فرمایا ہے شعر لَعَمرُکَ اِنّنی لَا
حبُّ اَرضًا تحلّ بہا سکینۃ والرّباب یعنے قسم ہے مجھ کو
میری جانکی کہ مین اوس زمین کو بھی دوست رکھتا ہون کہ جس مین سکینہ
اور رباب ٹھیرتے ہین اور بیٹھتے ہین۔ اور فاطمہ صغرا کی مانکا نام جو حضرت امام
رضی اللہ عنہ کے بڑی صاحبزادی ہین اور مدینہ منورہ مین رہگئی تھین ام اسحاق
حضرت طلحہ رضی اللہ تعالے عنہ کے بیٹی کہ وہ عشرہ مبشرہ مین سے مشہور و معروف
ہین اور حضرت امام باقر رضی اللہ تعالے عنہ اوس وقت مین چار برس کے
تھے کیونکہ کربلا کے واقعہ سے جو کہ ۶۱ھ ہجری مین ہوا تھا چار برس پہلے سنہ
ستاون ہجری مین پیدا ہوئے تھے اور حضرت امام کی سب بی بیون مین سے اوس وقت
اونکے ہمراہ شہربانو اور تیسری صاحبزادی شیرخوارہ کی مان بنی قضاعہ کے تھین

اور دوسری بی بیونکا حال معلوم نہیں کہ اوسوقت زندہ تھیں یا وفات پا چکی
تھیں اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے جو اپنے چچا کے ساتھ
شہید ہوئے چار تھے حضرت قاسم۔ اور عبد اللہ۔ عمر۔ اور ابو بکر رضی اللہ عنہم
اجمعین اور یہہ سب نوجوان تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صاحبزادون
مین سے پانچ صاحبزادے حضرت امام کے ہمراہ تھے عباس بن علی۔ عثمان بن علی
محمد بن علی۔ عبد اللہ بن علی۔ اور جعفر بن علی۔ سب شہید ہوئے اور عباس بن
علی کرم اللہ وجہہ کہ علم بردار تھے کربلا مین حضرت امام کے مزار شریف سے دو تین تیر کے
فاصلہ پر اونکا روضہ جدا ہے اور دوسرے سب شہید حضرت امام کے روضہ
مین مدفون ہین اور حضرت عقیل کے فرزندون مین سے حضرت مسلم رضی اللہ عنہ
قبل حضرت امام کے تشریف لانے سے کربلا مین دوسری ذیحجہ ۶۰ھ ہجری کو کوفہ
مین شہید ہوئے اونکو حضرت امام نے مکہ معظمہ سے پیشتر روانہ فرمایا تھا کہ کوفہ کے
لوگونسے قول وقرار محکم ومضبوط لیکر ہمکو اطلاع کرو اور اونکے دو صاحبزادے
بھی اونکے ساتھ شہید ہوئے جنکا نام محمد اور ابراہیم تھا۔ اور حضرت عقیل کے
صاحبزادون مین سے تین شخص جناب امام رضی اللہ عنہ کے ساتھ درجہ شہادت
سے فائض ہوئے عبد اللہ۔ عبد الرحمن۔ اور جعفر۔ اور حضرت جعفر طیار
کی اولاد مین سے دو پوتے حضرت جعفر طیار کے جناب امام کے ہمراہ شہید ہوئے
جنکا نام محمد اور عون تھا۔ بیٹے عبد اللہ بن جعفر کے اور وہ دونون پوتے حضرت
جعفر طیار کے جناب امام رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھانجے تھے اونکی مان زینب بیٹی
حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے بطن

سے تحقیق حضرت امام کی حقیقی بہن اور نکاح اونکا عبداللہ بیٹے جعفر طیار کے ساتھ
ہوا تھا۔ جو جناب امام کے ساتھ دشت کربلا مین شہید ہوئے اور جملہ صاحبزادون
مین سے اہلبیت کے سترہ صاحبزادے ہمراہ حضرت امام کے کربلا مین شہید ہوئے
اور حضرت امام زین العابدین اور عمر بن الحسن اور محمد بیٹے عمر بن علی کے اور
دوسرے صاحبزادے چھوٹے عمر والے قید ہونکے ساتھ گئے حضرت زینب حقیقی بہن
جناب امام کی اور شہربانو بیوی جناب امام کی اور جناب سکینہ بیٹی حضرت
امام کی اور دوسری بیبیان اہلبیت کے جو ہمراہ تحقیق ملک شام کی طرف گئین

حضرت زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہ ولادت آپکی روز
یکشنبہ پنجم شعبان ۳۸ھ ہجریہ مدینہ منورہ مین واقع ہوئی کنیت آپکی ابو محمد
اور ابو الحسن اور ابو بکر اور لقب آپکا سجاد اور زین العابدین ہے آپ امام
چہارم ائمہ اثنا عشریہ سے ہین والد آپکے امام حسین اور والدہ آپکی شہربانو
بنت یزدجرد نسل سے شہنشاہ عجم نوشیروان عادل کے ہین آپ واقعہ کربلا
مین بمعیت اپنے والد ماجد کے بیمار تھے اشقیائے لشکر یزید آپ کو مع مخدرات
عصمت آیات شام کو لیگئے یزید نے آپکو مع اہلبیت کے مدینہ طیبہ کو بھیجا آپ جسوقت
وضو کرتے رنگ چہرہ کا زرد ہو جاتا اور جسوقت نماز کو کھڑے ہوتے کمال رعب
وخوف الہی آپ پر طاری ہوتا تھا لوگون نے اوسکی وجہ پوچھی ارشاد فرمایا کہ تم
نہین جانتے کہ مین کسکی خدمت مین جاتا ہون اور کسکے روبرو کھڑا ہوتا ہون
صاحب شواہد النبوۃ فرماتے ہین کہ امام علی بن حسین ایک شب کو نماز تہجد کی
پڑھتے تھے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ بصورت اژدھا خود کو بنا کر آیا تا کہ آپکو فریب

دیویے آپنے نظر بھی نہ کیا بعد اوسنے آپکے پاے مبارک کو نیش مارا تب بھی
باوجود ایسے درد شدید کے آپنے نماز کو نہ چھوڑا اوسوقت خداتعالے نے آپکے
دلکو منکشف کردیا کہ یہہ شیطان لعین ہے آپنے اوسکو طمانچہ مارا وہ اژدھا
شکل دو دھڑے ہوکے غائب ہوگیا آواز غیب سے آئی یا زین العابدین تب سے
آپکا لقب زین العابدین ہوا امامت آپنے ۳۴ برس کی اور ولید بن عبدالملک
مروان کے کہنے سے دشمنان خاندان اہلبیت کے زہر دینے سے شہادت
آپکی روز دوشنبہ اٹھارویں محرم ۹۵ھ ہجریہ میں بعمر ستاون برس کے واقع
ہوئی اور مرقد آپکا جنت البقیع مدینہ منورہ میں زیارتگاہ عالم ہے اولاد
آپکو پندرہ صاحبزادے امام محمد باقر۔ زید۔ عمر۔ عبداللہ۔ حسن۔ حسین اکبر
حسین اصغر۔ عبدالرحمن۔ سلیمان۔ علی۔ محمد اصغر۔ صاحبزادیاں خدیجہ
فاطمہ۔ علیہ۔ و ام کلثوم +

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ ولادت آپکی روز جمعہ
۳ صفر ۵۷ھ ہجریہ مدینہ طیبہ میں ظاہر ہوئی آپ امام پنجم ائمہ اثنا عشریہ
سے ہیں والد آپکے حضرت امام زین العابدین اور والدہ شریفہ آپکی
ام عبداللہ دختر حضرت امام حسن علیہ السلام کی تھی کنیت آپکی ابو جعفر اور لقب
آپکا باقر ہے جابر رضی اللہ عنہ کو آپنے دیکھا تھا اونھوں نے سلام رسول
علیہ الصلواۃ والسلام کا آپکو پہنچایا تھا امامت آپنے انیس برس دو مہینے چند
دن کئے ابراہیم بن ولید کے کہنے موجب آپنے زہر سے شہادت پائی شہادت آپکی
روز دوشنبہ ساتویں ذیحجہ ۱۱۴ھ ہجریہ بعمر ستاون برس کے واقع ہوئی اور بقیع

مین دفن ہوئے اولاد آپکی سات صاحبزادے امام جعفر صادق - عبداللہ - ابراہیم
عبیداللہ - وعلی - صاحبزادیان زینب - وام سلمہ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ولادت آپکی روز دوشنبہ سترہوین ربیع الاول ۸۳ھ ہجریہ مین ظاہر ہوئی آپ امام ششم ائمہ اثنا عشریہ سے ہین والد آپکے امام محمد باقر والدہ آپکی ام فروہ دختر قاسم بن محمد بن ابی بکر تھے کنیت آپکی ابو عبداللہ لقب آپکا صادق ہے آپ افقہ فقہاء مدینہ کے تھے حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ آپکے شاگردون مین سے ہین شہادت آپکی زہر سے بحکم جعفر دوانقی سے ہوئی شہادت آپکی روز دوشنبہ پندرہوین رجب ۱۴۸ھ ہجریہ بعمر پینسٹھ سال کے واقع ہوئی او جنت البقیع مین اپنے والد ماجد کے نزدیک مدفون ہوئے اولاد آپکی دس ہین صاحبزادے امام موسی - اسحق محمد - اسمعیل - عبداللہ - عباس - علی صاحبزادیان ام فروہ - فاطمہ - واسماء

حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ ولادت آپکی شب یکشنبہ ساتوین صفر ۱۲۸ھ ہجریہ بمقام ابوا مین ظاہر ہوئی والد آپکے امام جعفر صادق اور والدہ آپکی حمیدہ بربریہ تھین لقب آپکا کاظم کنیت آپکی ابوالحسن ہے اور آپ امام ہفتم ائمہ اثنا عشریہ سے ہین امامت آپنے اٹھائیس سال نو مہینے تک کی شہادت آپکی روز جمعہ ساتوین رجب ۱۸۳ھ ہجریہ بعمر پچپن برس کے واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مقبرہ قریش مین ہے اولاد آپکی اڑتیس ہین امام رضا - زید - ابراہیم - عقیل ہارون - حسن - حسین - عبداللہ - اسمعیل - عبیداللہ - محمد - احمد - جعفر یحیی - اسحق - عباس - ابوالقاسم - حمزہ - عبدالرحمن - قاسم - جعفر الاصغر

صاحبزادیان خدیجہ۔ اسماعیلیہ۔ فاطمۃ الکبریٰ۔ فاطمۃ الصغریٰ۔ ام کلثوم آمنہ
زینب۔ ام عبداللہ۔ زینب الصغریٰ۔ ام القاسم۔ حلیمہ۔ اسماء الصغریٰ۔
محمودہ۔ امامہ۔ میمونہ۔ اور چودہ صاحبزادوں سے آپکے اولاد دنیا مین باقی ہے

حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ ولادت آپکی روز پنجشنبہ
گیارہوین ربیع الآخر ۱۵۳ ہجریہ مدینہ منورہ مین ظاہر ہوئی آپ کی والدہ کے نام
مین بڑا اختلاف ہے بعضے تکتم شمانہ اور بعضے ام البنین اور اسقرا بھی کہتے
ہین آپ امام ہشتم ائمہ اثنا عشریہ سے ہین نقل ہے ام رضا سے کہ جب مجکو رضا
کا حمل رہا ہرگز ثقالت حمل کی مین نے نپائی اور خواب مین شکم سے اپنے تہلیل اور
تسبیح کا آواز سنتی تھی اور جب آپ تولد ہوئے ہاتونکو اپنے زمین پر رکھا اور
منہ اپنا طرف آسمانکے اوٹھایا اور لبہائے مبارک ہلایا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی
مناجات جناب باری مین کر رہا ہے۔ والد آپکے امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
تھے کنیت آپکی ابو الحسن لقب آپکا رضا تھا اور امامت آپنے اکیس برس اور
پانچ مہینے کی شہادت آپکی روز جمعہ نہم رمضان المبارک ۲۰۳ ہجریہ بعمر ایکاون
برس واقع ہوئی اور قبر آپ کی طوس قریہ سناباد مین مشہور ہے اولاد آپکو چھے
ہین صاحبزادے امام محمد جواد۔ ابو جعفر ثانی۔ ابو محمد حسن۔ جعفر۔ حسین۔ ابراہیم

حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ ولادت آپکی روز جمعہ دسوین ماہ
رجب المرجب ۱۹۵ ہجریہ مدینہ منورہ مین ہوئی کنیت آپکی ابو جعفر اور لقب آپکا
جواد ہے اور والد آپکے امام رضا اور والدہ آپکی خیزران جو ریحانہ قبیلہ ماریہ
قبطیہ سے ہین آپ امام نہم ائمہ اثنا عشریہ سے ہین امامت آپنے اٹھارہ برس

کی شہادت آپکی بفرمان معتصم خلیفہ شہر بغداد مین روز سہ شنبہ آخر ذیقعدہ بعمر پچیس برس دو مہینے پندرہ دن کے سنہ ۲۲۰ ہجریہ مین واقع ہوئی قبر آپ کی اپنے جد بزرگوار حضرت کاظم رضی اللہ عنہ کے پاس ہے اولاد آپکی چار ہین صاحبزادے امام علی نقی۔ موسی۔ صاحبزادیان فاطمہ۔ امامہ۔

حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ ولادت آپکی تیرہوین رجب سنہ ۲۱۴ ہجریہ موضع صریاء مدینہ منورہ مین واقع ہوئی والد آپکے امام محمد جواد التقی۔ والدہ آپکی سمانہ ہے امامت آپنے تیس برس چھ مہینے ستائیس روز کی ہے کنیت آپکی ابوالحسن لقب آپکا نقی اور عسکری اور ہادی تھا آپ امام دہم ایمہ اثنا عشریہ سے ہین شہادت آپکی بفرمودہ معتمد عباسی روز دوشنبہ تیرہوین جمادی الآخر سنہ ۲۵۴ ہجریہ بعمر چالیس برس کے واقع ہوئی اور قبر آپکی سامرہ مین ہے اولاد آپکی چار ہین صاحبزادے امام حسن عسکری۔ حسین۔ جعفر۔ صاحبزادی۔ عالیہ

حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ ولادت آپکی روز دوشنبہ چوتھی ربیع الآخر سنہ ۲۳۲ ہجریہ مین ہوئی والد آپکے امام علی النقی اور والدہ ماجدہ کا نام سوسن تھا کنیت آپکی ابو محمد لقب آپکا عسکری زکی اور خالص ہے امامت آپنے پانچ برس اور آٹھ مہینے کی اور آپ امام یازدہم ایمہ اثنا عشریہ سے ہین شہادت آپکی بحکم معتمد عباسی بعمر ستائیس برس دو مہینے روز یکشنبہ آٹھوین ربیع الاول سنہ ۲۶۰ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی سامرہ مین ہے صاحبزادے محمد۔ حسین۔ علی اصغر۔ مہدی ہے

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ولادت آپکی پندرہوین شعبان

سنہ ۲۵۵ ہجریہ مین واقع ہوئی والدہ آپکی سماۃ نرجس ام ولد ہین اور والد آپکے
امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ ہین اور آپ امام دوازدہم ائمہ اثنا عشریہ سے ہین
زعم شیعہ کا یہہ ہے کہ آپ سنہ ۲۶۵ ہجریہ مین غایب ہو گئے اور آپ ہی مہدی موعود
آخر الزمان اور ملقب بہ حجت ہین اور بروایت احادیث صحاح مہدی موعود آخر
زمانہ مین جسوقت دین اسلام ضعیف ہو جائیگا تولد ہونگے اور اونکے باپ کا
نام عبد اللہ اور مانکا نام آمنہ ہوگا اور دین اسلام کو ترقی و عروج بخشینگے اور
بنائے کفر و نفاق گرا دینگے اور عیسی علیہ السلام بھی اوسی زمانہ مین آسمان سے زمین
پر نزول فرماوینگے و موید دین محمدی ہو کر فتنہ دجال اور شر یاجوج و ماجوج
کو رفع کرینگے وفات آپکی سنہ ۲۶۰ ہجریہ سامرہ مین واقع ہوئی اور سامرہ کو
سُرّ من رائے بھی کہتے ہین +

فصل ساتوین ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے بیان مین

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابو حنیفہ
اور لقب امام اعظم اور اسم گرامی آپکا نعمان ابن الثابت تھا اور آپ امام
اول ائمہ اربعہ دین متین سے ہین بہت سے صحابہ کبار کو مانند انس بن مالک
جابر بن عبد اللہ۔ عبد اللہ بن انس۔ عبد اللہ بن حرث۔ معقل بن یسار۔ اور
آثلہ اسقع کو دیکھے تھے۔ حضرت علی مخدوم مصنف کشف المحجوب نے حضرت امام
اعظم کے تعریف مین لکھے ہین کہ جسوقت آپ طواف روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا کرتے اور فرماتے السلام علیک یا رسول اللہ اندرون روضہ سے السلام
علیک یا امام المسلمین کا جواب آتا۔ پدر بزرگوار آپکے کابلی الاصل ہین ولادت

آپکی سنہ ٨٠ ہجریہ کوفہ مین واقع ہوئی اور وہین آپنے نشو و نما پایا بعد تکمیل کے صحبت مین چند اصحاب باصفا اور تابعین باوفا کے پہنچے اور صحبت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اختیار کی اور اونسے بہت فائدے حاصل کیئے یہان تک مقبولیت کا درجہ پایا کہ تا دور قیامت اونکا مذہب باعث فروغ دین محمدی رہیگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بخطاب سراج الامتہ فرمایا ہے اور آپکی صحبت مین فضیل بن عیاض اور ابراہیم و بشر حافی و داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ مستفید ہوئے ہین اور اہل تواریخ کہتے ہین کہ چار سو شاگرد آپکے تھے اور جسوقت کسی مسئلہ مین مشکل نظر آتی چالیس ختم قرآن کرتے مشکل حل ہو جاتی اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی شان مین چند اشعار فرمائی ہین اشعار

لقد زان البلاد ومن علیہا	امام المسلمین ابو حنیفہ
بآیات واسناد و فقہ	کآیات الزبور علی الصحیفہ
اماماً ماہراً فی الاسلام نوراً	امیناً للرسل و للخلیفہ
فما بالمشرقین لہ نظیر	ولا بالمغربین ولا بکوفہ
فلعنۃ ربنا اعداد رمل	علی من رد قول ابی حنیفہ

اور یہ اشعار بھی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہین اشعار

حسبی من الخیرات ما اعددتہا　　یوم القیامۃ فی رضی الرحمان
دینی النبی محمد خیر الوریٰ　　ثم اعتقادی مذہب النعمان

اور مورخین فرماتے ہین کہ آپ ماہ رمضان مین اکسٹھ قرآن ختم کرتے اور چالیس برس تک صبح کے وضو سے نماز عشا کی پڑہے ہین ریاضت اور عبادت کا

یہہ حال تھا کہ ہر شب تین سو رکعت نماز پڑھتے ایک روز راہ مین گذرے ایک
عورت نے دوسری عورت سے کہا کہ دیکھو یہہ شخص ہر روز پانسو رکعت نماز پڑھتا ہے
آپنے اوسی روز سے پانسو رکعت نماز پڑھنا شروع کردیا دوسرے روز لڑکون
نے آپس مین کہا کہ دیکھو یہہ شخص ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھتا ہے آپنے اوسی
روز سے ہزار رکعت نماز پڑھنا شروع کیا اس خیال سے آپ نماز کو موافق
کہنے اون لوگون کے پڑھتے تھے کہ مین ویسا نہین ہون جیسا کہ لوگ مجھے سمجھتے
ہین اور مصنف خیرات الحسان فی مناقب النعمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ آپکے
جنازے پر سات لاکھہ آدمیون نے نماز پڑھی وفات آپکی ۱۵۰ھ ہجری مین بعمر ستر
برس کے واقع ہوئی اور مزار آپ کا بغداد کہنہ مین زیارت گاہ عالم ہے +

حضرت امام ابو عبد اللہ مالک بن انس الاصبحی رضی اللہ عنہ

کنیت آپکی ابو عبد اللہ اور نام مبارک آپکا مالک ہے اور آپ امام دوم ایمہ
اربعہ دین متین سے ہین ولادت آپکی ۹۵ھ ہجری مین واقع ہوئی اور آپ حضرت
امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اوستاد ہین فضایل اور شمایل آپکے بہت ہین
آپنے بڑی بڑی کتابین معتبر تصنیف کین ازانجملہ موطا علم حدیث مین در بارہ
صحت و توثیق مشہور آفاق ہے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ نے تعریفا
موطا مین فرمایا ہے ما تحت السماء اصح من موطا اور مالک ذو النون مصری
رحمۃ اللہ علیہ آپکے شاگرد تھے حضرت امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ کمال تعظیم
و تکریم مدینہ منورہ کی کیا کرتے اور فرماتے تھے کہ جس زمین پر تربت جناب رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو اوس جگہہ مناسب کب ہے کہ مین سوار ہو کر چلون

اور عمر بھر مدینہ منورہ سے باہر نہ گئے مگر ایک مرتبہ بضرورت حج کے مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے تھے اور ہمیشہ مسجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین درس فرماتے اور بے غسل تازہ اور لباس پاکیزہ کے کسیکو حدیث نہ سناتے وفات آپکی روز یکشنبہ ساتوین ربیع الاول ۱۷۹ھ ہجری بعمر چوراسی برس کے بمقام مدینہ منورہ واقع ہوئی اور وہین آپکا مزار ہے +

حضرت امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ عنہ

کنیت آپکی ابو عبد اللہ اور لقب شافعی اور نام گرامی آپکا محمد بن ادریس قبیلہ قریش سے ہے اور نسب آپکا آٹھ واسطون سے جد امجد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد المطلب کو پہنچتا ہے اور آپکی مادر شریفہ کا نام ام الحسن بنت حمزہ قاسم بن زید بن حسن بن علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ ہے اور آپ امام سیوم ائمہ اربعہ دین متین سے ہین اکثر مورخین نے لکھا ہے کہ جس روز امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے رحلت فرمائی اوسی روز ولادت آپکی بمقام غزہ یا بمقام عسقلان ۱۵۰ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور تیرہ برس کی عمر مین حرم محترم مین جاکر کہا سلونی عما شئتم یعنے سوال کرو تم مجھ سے جو کچھ کہ تم چاہتے ہو اور آپنے پندرہ برس کی عمر مین فتوی لکھا حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ نے جو کہ تین ہزار احادیث یاد رکھتے تھے آپکی شاگردی اختیار کی لوگون نے حضرت امام احمد حنبل کو کہا کہ باوجود اس سن وسال و اس درجے کے کیون ایک لڑکے نوعمر کی شاگردی اختیار کرتے ہو آپنے فرمایا جو کچھ کہ مجھکو یاد ہین معانی اوسکے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ خوب جانتے ہین اور شیخ محی الدین

ہوئی تین سو بتیسوین باب فتوحات کی مین لکھتے ہین کہ حضرت امام شافعی رح
اوتاد اربعہ سے تھے قرآن شریف اور موطا آپکو حفظ تھا اور شاگرد حضرت امام
مالک رضی اللہ عنہ کے ہین اور امام محمد شیبانی سے فیوضات علم کے انھون نے
بدرجہ کمال حاصل کئے تھے چنانچہ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے
النَّاسُ کُلُّھُمْ عیال ابی حنیفہ فی الفقہ ترجمہ یعنے تمام آدمی پرورش
یافتہ ہین ابی حنیفہ کے بیچ علم فقہ کے اور حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے
تھے کہ امام شافعی مثل آفتاب کے ہے دین کیواسطے اور مثل عافیت کے ہے آدمیون کیواسطے
وفات آپکی روز جمعہ سلخ ماہ رجب ۲۰۴ھ ہجری بمقام مصر بعمر چوپن برس کے
واقع ہوئی اور وہین آپکی زیارتگاہ ہے ؛

حضرت امام ابوعبد اللہ احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ولادت

آپکی ۱۶۴ھ ہجریہ مین واقع ہوئی کنیت آپکی ابو محمد یا ابوعبد اللہ اور نام آپکا
احمد بن حنبل تھا آپ چہارم امام ائمہ اربعہ دین متین سے ہین آپ ورع
وتقوی وریاضت مین شان عظیم رکھتے تھے اور کئی مشایخ کبار کو مانند ذوالنون
مصری وبشر حافی وسری سقطی ومعروف کرخی قدس اللہ اسرارہم کو دیکھے تھے
امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ آپکے شاگردون مین سے تھے اور اہل تواریخ
کہتے ہین کہ جس روز آپکا جنازہ لوگون نے اوٹھایا پرندے ہوا پر سے خود کو جنازے
پر گراتے تھے اس حالکے دیکھنے سے چالیس ہزار آدمی قوم گبر وترسا کے اسلام لائے
وقت غلبہ قوم معتزلہ کے آپ پر حاکم وقت نے بہت تشدد اور سختی کیا اور ایسا کہنے
لگا کہ آپ قرآن کو مخلوق کہین مگر آپنے ہرگز نکہا یہانتک نوبت سختی کی پہنچی کہ

ہر روز آپکو برہنہ کرکے ہزار تازیانہ پشت پر مارتے تھے اور ہاتھ آپکے پشت
مبارک پر باندھتے تھے اتفاقاً اوسی کشاکش مین کربند پاجامہ کا کھل گیا دو ہاتھ
غیب سے پیدا ہوئے اور کمربند کو باندھا ناظرین نے یہہ کرامت دیکھکر آپکو چھوڑ دیا کہتے
ہین کہ آپنے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے فیوضات علم کے حاصل کئے ہین
آپکا قول ہے کہ زہد تین قسم پر ہے پہلا ترک حرام یہہ زہد عوام کا ہے دوسرا ترک
زیادتی حلال یہہ زہد خواص کا ہے تیسرا ترک اوس چیز کا جو تجھکو حق تعالے سے چھڑاوے
اور دنیائے فانیہ کی اشیاء پر دلکو لگاوے یہہ زہد عارفین حق سبحانہ تعالی کا ہے وفات
آپکی روز جمعہ بارہوین ربیع الاول ۲۴۱ھ ہجریہ بعمر ستتر برس کے واقع ہوئی اور بغداد
مین آپکی قبر معلّے زیارت گاہ عالم ہے +

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۱۱۳ ہجریہ مین
واقع ہوئی نام آپکا یعقوب بن ابراہیم اور لقب ابو یوسف ہے اور آپ شاگرد رشید
حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ہین آپنے سب سے پہلے خطاب قاضی القضاۃ کا
پائے باوجود اشتغال قضات کے ہر روز آپ دو سو رکعت نفل نماز پڑھتے تھے اہل تواریخ فرماتے
ہین کہ جسوقت آپکو منصب قضات کا ملا ایک خط آپنے ہاتھ سے دیوار پر کھینچا جب
آپ دار القضات سے اوٹھتے اپنا ہاتھ خط کیطرف دراز کرتے اگر ہاتھ اوسکو پہنچتا جو حکم کہ
اوس روز دیا اور جو مقدمہ کہ فیصل ہوئے وہ سب برابر اور صواب ہین اور اگر اس
خط کو ہاتھ نہ پہنچتا جو حکم کہ آپ اوس روز کرتے اور جو مقدمے کہ فیصل ہوئے ختم کرتے اور نئے
سرے سے اوسکی دریافت کرتے وفات آپکی روز جمعہ ستائیسوین رجب ۱۸۲ھ ہجریہ مین واقع
ہوئی عمر شریف آپکی ستر برس کی تھی اور قبر آپکی بغداد مین ہے +

حضرت امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ نام آپکے والد کا حسن والد آپکے شام سے عراق مین آئے اور سکونت اختیار کی اوسیوقت حضرت امام محمد شیبانی رح تولد ہوئے اور آپ شاگرد رشید حضرت امام ابوحنیفہ نعمان رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اور علم فضل حضرت امام اعظم النعمان رح کا بواسطہ آپکے شہرت پایا امام محمد شیبانی اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالے کو فقہ کی کتابون مین صاحبین کہتے ہین اونکی تصانیف سے بڑی بڑی کتابین معتبر ہین اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ شاگرد امام محمد شیبانی کے ہین حضرت سلطان المشایخ نظام الحق والدین دہلوی بداونی قدس سرہ راحت القلوب مین فرماتے ہین کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یکروز آپکے ہمراہ رکاب تھے اور فرماتے تھے کہ اگر مین ایسا کہون کہ قرآن شریف لغت مین حضرت محمد شیبانی کے نازل ہوا ہے بجا ہے کسواسطے کہ آپکا کلام ہمیشہ فصاحت سے مملو و مشحون رہتا تھا وفات آپکی چوتھی جمادی الاخر دہی یا رمضان ۱۸۹ ہجریہ مین واقع ہوئی قبر آپکی مقام رے مین ہے +

فصل آٹھوین بقیہ عشرہ مبشرہ علیہم الرضوان سے بیان مین

عشرہ مبشرہ ان حضرات بابرکات کو اسلیئے کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اونھونکو جنت کی بشارت دی ہے اور جنتی فرمایا ہے اسمین چار خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین بھی شامل ہین اونکا ذکر فصل پانچوین مین مذکور ہوچکا اور چھے اصحاب یہہ ہین +

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ آپ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے برادر زادہ ہین اور غزوہ احد مین حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے سپر تھے اور پہتر زخم تیر اور شمشیر کے آپنے کھائے ہین اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

آپکو اوسی روز بخطاب طلحۃ الخیر فرمایا اور غزوہ حنین میں آپکو طلحۃ الجود والطلحات بھی فرمایا ہے اور بیچ حرب جمل کے آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لشکر میں تھے مروان نے جو سردار لشکریان شام کا تھا آپکے تیر مارا اوسی تیر سے آپ درجۂ شہادت کو پہنچے اور کنارہ رود پر دفن ہوئے بعد تین برس کے آپکے لڑکے نے آپکی لاش کو بصرہ میں لیگیا جیسے آپ روز اول میں سپرد کئے گئے تھے ویسے ہی تھے وفات آپکی تریسٹھ برس کی عمر میں واقع ہوئی اور قبر آپکی بصرہ میں ہے اور اس حرب جمل میں جو ۳۶ ہجریہ میں واقع ہوئی چھتیس ہزار آدمی مقتول ہوئے اور حرب لیلۃ الہریر میں ۴۲ ہزار اور حرب صفین میں بائیس ہزار مقتول ہوئے تھے ٭

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نسب آپکا زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب ہے والدہ آپکی پھپھی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھیں اور سولہ برس کی عمر میں آپ اسلام سے مشرف ہوئے اور تمام لڑائیوں میں حضرت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ رہے اور ایک روایت اسطور سے آئی ہے کہ سب سے پہلے راہ خدا میں آپنے شمشیر بجائی اور بہت سے کافرونکو سطیم کیا اور اڑتیس حدیثیں آپ سے مروی ہیں اور مصاف جمل میں بعد اسکے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپکو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنائی کہ یا زبیر ایک ستخرج علی علی ابن ابیطالب وانت ظالم اوداونہر حجت پکڑی اوسیوقت آپنے قتالکو چھوڑکر مکہ معظمہ کیطرف راہی ہوے اثنا راہ میں عمرو بن جرموز کے ہاتھ سے شہید ہوئے وفات آپکی بعمر باون برس کی ۳۶ سنہ ہجریہ میں واقع ہوئی ٭

سعد بن ابی الوقاص رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابو اسحاق اور نسب آپکا

سعد بن ابی الوقاص بن مالک بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب آپ سترہ
برس کی عمر مین آپ اسلام سے مشرف ہوئے اور تمام لڑائیون مین رسول علیہ السلام کے
ساتھی رہے سب سے پہلے آپنے راہ خدا مین تیر پھینکا اور آخرین عشرہ مبشرہ سے انتقال پایا
اور آپ سے اکہتر حدیثین مروی ہین وفات آپکی ۵۵ھ ہجریہ بعمر ستاسی برس کے امیر معاویہ
کے زمانے مین واقع ہوئی +

سعید بن زید رضی اللہ عنہ نسب آپکا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی
کنیت آپکی ابو الاعور ہے آپ حلقۂ اسلام مین پیش از لانے اسلام عمر رضی اللہ عنہ کے
داخل ہوئے اور عمر رضی اللہ عنہ کے چچا کے لڑکے تھے آپکی والدہ قبل از ظہور
اسلام طالب خدا ہوکر زمرۂ مشرکین سے مفارقت اختیار کئے اور سعید بن زید رضی اللہ
عنہ حضرت معاویہ کے زمانے مین حیات تھے اور چالیس حدیثین آپ سے مروی ہین
وفات آپکی بعمر اکھتر برس کے ۵۱ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نسب آپکا عبد الرحمن بن عوف بن
عبد عوف بن عبد اللہ بن الحارث بن زہرہ القرشی ہے تونگرون مین سے قبیلہ
قریش کے ہین اور جنگ احد مین بیس زخم کھائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ ہمیشہ رہتے تھے اور پینسٹھ حدیثین آپ سے مروی ہین وفات آپکی
بعمر پچھتر برس کے ۳۲ھ ہجریہ حضرت عثمان کی خلافت مین واقع ہوئی +

ابو عبیدۃ الجراح بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ جراح نام آپکے دادا کا تھا
جنگ احد مین دو حلقہ زرہ پیشانی مبارک آنحضرت کے دندان پیر آکے لگے اور
وہ دو دندان آپکے شہید ہوگئے جنگ بدر مین حضرت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

آپکو امین امت فرماتے ہین چودہ حدیثیں آپسے مروی ہین شام کے ملک مین
طاعون عمواس کے درمیان رحلت کی وفات آپکی اٹھاون سنکی عمر مین واقع ہوئی

فصل نوین صحابہ مہاجرین و انصار رضوان اللہ تعالے علیہم کے بیان مین

ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سب کے پہلے آپ اسلام سے مشرف ہوئے اور بہت
زاہد ہین صحابیون مین سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم
بھی آپ پر کمال مہربانی و الطاف رکھتے تھے اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محل
شریف اور ازواج مطہرات کے خانگی کام کیا کرتے تھے اور اہلبیت کی خدمت مین
ہمیشہ رہتے تھے وفات آپکی ۳۲ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نسب آپکا ابی ابن کعب بن قیس بن عبید بن
زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار الانصاری الخزرجی ہے کنیت آپکی ابو المنذر
آپ سید القراء کاتب وحی تھے اور فضلائے صحابہ سے ہین اور امیر المومنین عمر رضی اللہ
تعالے عنہ نے آپکی وفات کے دن فرمایا الیوم قد مات سید المسلمین - ترجمہ آجکے دن
تحقیق کہ مر گیا ایک سردار مسلمین کا + وفات آپکی بقول تاریخ مراۃ العالم ۲۲ سنہ
ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ آپ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے چچا کے لڑکے تھے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر مین
درجہ شہادت سے فایز ہوئی وفات آپکی ۲ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو ہریرہ عبد الرحمن بن صخر الدوسی رضی اللہ عنہ آپ سنہ سات
ہجری مین بعد جنگ خیبر کے اسلام سے مشرف ہوئے اور آپ ہمیشہ رسول علیہ الصلوۃ

والسلام کے ہمراہ رہتے تھے اور حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین
اور حافظ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے وفات آپکی ۵۸ھ ہجریہ مین واقع ہوئی
اُسامہ بن زید بن حارثہ قضاعی رضی اللہ عنہ آپ رسول علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے موالی تھے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپکے حال پر بڑی الطاف
رکھتے اور محبت کرتے اور اپنے لشکر کا آپکو امیر بنایا تھا اور اوس لشکر مین ابی بکر صدیق
عمر عثمان طلحہ زبیر اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم تھے اور سوائے اونکے اور
دوسرے بہت صحابی تھے وفات آپکی ۵۴ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +
ابی اللحم الغفاری رضی اللہ عنہ آپسے ترمذی نسائی اور حاکم نے بہت سے
احادیث رسول اللہ نقل کیے ہین اور آپکو ابی اللحم اسواسطے کہتے ہین کہ گوشت کھانے
سے خودکو باز رکھے تھے نام آپکا خلف بن عبد الملک ہے اور بڑے شرفاؤن مین سے اوس
ملک کے تھے اور شاعری مین بھی مشہور رہا ہین غزوہ صفین مین بہت سے بند وبست
آپنے کیے اور اوسی لڑائی مین درجہ شہادت سے فیضیاب ہوئے +
اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ ایام جاہلیت مین نام آپکا سعد یکرب
تھا اور جسوقت زمرہ اسلام مین آئے بلقب اشعث مشہور ہوئے وفات آپ کی
۴۰ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +
ابو محصن عکاشہ اسدی رضی اللہ عنہ بڑے فاضل صحابہ سے ہین اور
جنگ بدر مین آپ حاضر تھے اہل تواریخ کہتے ہین کہ جسوقت آپکی تلوار لڑائی مین ٹوٹ گئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو ایک لکڑی دی کہ وہ لکڑی آپکے ہاتھ مین تلوار
ہوگئی وفات آپکی بعمر چوٹن برس کے ۱۳ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

اسعد بن زراہ بن ابو یمامہ خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ
آپ نقیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور جو بارہ شخصوں نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کئے اون مین سے تھے اور سب سے اول بقیع مین بھی آپ مدفون ہوئے وفات آپکی سلہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

اسید بن الحضیر بن سماک انصاری رضی اللہ عنہ آپ سعد بن معاذ انصاری کے ترغیب دینے پر اسلام سے مشرف ہوئے اور دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ آپ سعد رضی اللہ عنہ کے قبل مصعب کے ہاتھ پر اسلام مین داخل ہوئے اور اون جماعت مین سے ہین جو عقبۂ ثانیہ اور احد وغیرہ جلسون مین حاضر تھے اور جنگ احد مین سات زخم آپکے جسم پر لگے وفات آپکی ۲۱ھ ہجریہ مین واقع ہوئی

ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ آپ جنگ صفین مین امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ تھے وفات آپکی ۸۶ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور مکہ معظمہ مین دفن ہوئے +

ابو الدرداء عویمر بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ آپ علم طب و حکمت مین حکیم اور علم فقہ مین فقیہ کہلاتے تھے جنگ احد وغیرہ لڑائیون مین حاضر تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر مین آپنے انتقال فرمایا وفات آپکی ۳۲ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو الہیثم مالک بن تیہانی انصاری رضی اللہ عنہ آپ بڑے صحابیون مین سے ہین اور تمام لڑائیون مین بطریق مجاہدہ کافرونکے ساتھ لڑے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقیب تھے اور صفین کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ

کے ہمراہ معرکہ عظیم میں درجہ شہادت سے فائز ہوئے وفات آپکی سنہ ہجریہ میں واقع ہوئی

ابو حذیفہ ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ آپ مہاجرین ملک حبشہ میں سے ہیں کسی لڑائی میں شہید ہوئے وفات آپکی سنہ ۱۲ ہجریہ میں واقع ہوئی +

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ جنگ بدر اور جنگ احد میں ہمراہ رکاب جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی شان میں فرمایا صوت ابی طلحہ فی الجیش خیر من الف رجل اور اونکا مقولہ ہے انا ابو طلحہ و اسمی زید وکل یوم فی سلاحی صید ترجمہ آواز ابی طلحہ کا لشکر میں ایسا رعب ڈالتا تھا کہ ہزار آدمی سے بہتر کام کرتا تھا اور اونکا مقولہ ہے کہ میں ابو طلحہ ہوں میرا نام زید ہے اور ہر روز میرے ہتیار سے ایک صید لگا ہوا ہے وفات آپ کی سنہ ۳۲ ہجریہ مدینہ منورہ میں واقع ہوئی +

اسلم بن الحارثہ بن سعید الاسلمی رضی اللہ عنہ آپ بہت سے احادیث رسول اللہ کے راوی ہیں وفات آپکی سنہ ہجریہ میں واقع ہوئی +

اسد بن سریع بن حمیر بن عبادۃ السعدی رضی اللہ عنہ آپ پیش از لانے اسلام کے شاعر تھے اور شعر گوئی میں مشہور آفاق ہوئے اور بعد لانے اسلام کے حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر بہت نوازش اور کرم رکھتے اور مصنف کتاب صحیح بخاری نے بہت سی احادیث آپ سے نقل کیا ہے وفات آپکی سنہ ۴۲ ہجریہ میں واقع ہوئی +

اکال بن النعمان الانصاری رضی اللہ عنہ آپ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے کہ جو حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں لشکر

اسلام کے مقابلہ مین مسیلمہ کذاب کے ساتھ واقع ہوئے تھے اور مسیلمہ کذاب نے جھوٹھا دعوی پیغمبریکا اوٹھایا تھا اور کئی ضعیف الایمان لوگ اوسکی شعبدہ بازی دیکھکر اوسکے تابعدار بنے اور بعض بیہودیوان نے بھی اہل اسلام کی ضد پر اوسکی مدد کی مگر وہ فتنہ بہت جلد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی کوشش سے ہٹ گیا اور بعد بلا کی مسیلمہ کذاب کے اوسکے تابعدار دایرہ اسلام مین داخل ہوئے +

ابو حمزہ انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ آپ آٹھ برسکی عمر مین اسلام سے مشرف ہوئے اور ابن مسیر بن معمر آپکے سوالی تھے دس برس تک حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے جدا نہوئے اور بہت سے اسرار اور آثار حکمت کے آپکے دلپر منکشف ہوئے آپ سے اتنی حدیثین منقول ہین کہ سوائے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اور کسی صحابی سے منقول نہوئین وفات آپ کی بعمر ایکسوتین برسکے سنہ ۹۱ ہجریہ مین واقع ہوئی اور بصرہ مین آپکا مزار ہے +

ابو محمد ورہ سلمی بن سلمہ رضی اللہ عنہ آپ موذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور بعد فتح پانے حنین کے آپ اسلام سے مشرف ہوئے وفات آپکی سنہ ۵۹ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو مسعود عقبہ رضی اللہ عنہ آپ دوسرے عقبہ مین حاضر تھے اور ایک روایت مین آپ جنگ بدر مین بھی حاضر تھے اسواسطے آپکو بدری کہتے ہین لیکن جمہور کے اقوال کے بموجب جنگ بدر مین حاضر نہ تھے وفات آپ کی سنہ ۴۱ ہجریہ مین واقع ہوئی اور کوفہ مین آپکا مدفن ہے +

ابو ایوب خالد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ جب پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم نے مدینہ کیطرف ہجرت کی آپکے مکان پر اوترے ہین وفات آپ کی
سنہ ۴۶ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور مدینہ منورہ مین آپکا مدفن ہے
ابوالاعور سعید بن زید عدوی قرشی رضی اللہ عنہ آپ قدیم الاسلام
مین تمام لڑائیون مین سوائے جنگ بدر کے حاضر تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
آپکو جنگ بدر مین واسطے تحرید کرنے خبر اور اونکو ہمراہ ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ تمیمی کے
بھیجے تھے وفات آپ کی سنہ ۵۱ھ ہجریہ مین بعمر تہتر برس کے واقع ہوئی اور قبر آپکی مدینہ منورہ مین ہے
ابوموسی الاشعری رضی اللہ عنہ نام آپکا عبداللہ بن قیس بن عامر ہے
مشہور اصحاب مین سے قضاۃ کوفہ کے ہین آپکے ساتھ اور آپکی اولاد کے ساتھ تعلق
رکھتے اور حکمین کے قضیہ مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کیطرف سے تھے اور مکہ معظمہ مین آپ
اسلام سے مشرف ہوئے اور حضرت امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ نے آپکو حاکم بصرہ کا بنایا
تھا وفات آپکی سنہ ۴۴ھ ہجریہ مین واقع ہوئی
ابوالبشر کعب بن عمر الانصاری رضی اللہ عنہ آپنے جنگ بدر مین عباس
ابن عبدالمطلب کو قید کیئے اور جو صحابہ کہ جنگ بدر مین حاضر تھے آنحضرت نے اون سبھونکے
واسطے بشارت جنت کی دی ہے اور اونکے حق مین دعائے خیر کی ہے چنانچہ خلفاء راشدین رضوان اللہ
علیہم اجمعین کے زمانے مین جو اصحابی جنگ بدر مین شامل تھے اونکی بڑی تعظیم و توقیر
مین ہوتی تھی اور درجہ مین اونکو اعلی شمار کرتے تھے وفات آپکی سنہ ۵۵ھ ہجریہ مین واقع ہوئی
ابوقتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
جنگ احد مین تھے اور مابعد کئی لڑائیون مین شریک ہوئے وفات آپ کی سنہ ۵۴ھ ہجریہ
مین واقع ہوئی

ابی قتادة انصاری بن نعمان رضی اللہ عنہ آپ اہل عقبہ اور بدر سے ہین تمام لڑائیون مین حاضر تھے جنگ بدر یا جنگ احد مین آنکھ آپکی بسبب زخم پانیکے ہاتھ پر گر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کو دیکھ اپنے دست مبارک مین لیکر خانہ چشم مین رکھدی جیسی آنکھ تھی ویسی ہی درست ہوگئی اور اوس آنکھ کی روشنی عمر بھر تیز تر قایم رہی وفات آپکی ۵۴ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو سعید الخدری سعد بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ آپ بڑے عالم اصحابون مین سے ہین اور حافظ احادیث رسول اللہ تھے ہمراہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ لڑائیون مین حاضر تھے وفات آپکی ۷۴ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی مدینہ منورہ مین ہے +

ابو الطفیل عامر بن واثلة اللیثی رضی اللہ عنہ آٹھ برس کے بعد ہجرت سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پائے اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ نہایت محبت رکھتے اور لڑائیون مین بھی ہمراہ رہے ہین وفات آپکی ۱۰۰ ہجریہ مین واقع ہوئی

بلال بن رباح حبشی رضی اللہ عنہ آپ موالیون مین سے حضرت امیر المومنین ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے ہین اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن تھے سب سے پہلے مکہ معظمہ کے موالیون مین سے آپنے اسلام کو ظاہر کیا اور جنگ بدر اور بعد اسکے بھی کئی لڑائیون مین حاضر رہے اور پھر سکونت شام کی اختیار کیے اور بعد رحلت فرمانے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ مین آئے اور اذان کہی اور ماتم آنسرور علیہ الصلوة والسلام کا دلون پر ساکنان او سجگہہ کے تازہ کئے وفات آپکی بعمر چونسٹھ برس کے ۲۰ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی حلب مین ہے +

براء بن عازب بن حارث بن عدی الانصاری رضی اللہ عنہ
کنیت آپکی ابو عامرہ اور ابو عمرو بھی کہتے ہین اور آپ صحابی و الد بھی آپکے صحابی ہین مشہور
و معروف ہین اور چندرہ لڑائیون مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ تھے اور چھوٹی
عمر مین آپ ایمان لائے اور روایت حدیث آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسرے
اصحاب کبار سے بہت کئے ہین اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ جدال وقتال
کفار مین شریک تھے وفات آپکی ۷۲ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

براء بن مالک رضی اللہ عنہ آپ بھائیون مین سے انس بن مالک کے ہین
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی شان مین فرمائے ہین رب ذی طمرین لا یعبا بہ لو
اقسم علی اللہ لابرّہ منہم البراء بن مالک ترجمہ بہت سے پرانے کپڑے والے ہین
کہ لوگ نہین اعتنا نہین رکھتے ہین لیکن اگر حق تعالی کی قسم کسی بھی کام پر یاد کرین تو حق
تعالی اونکی قسم کو سچی کر دیتا ہے اور یہہ براء بن مالک اون مین سے ہین وفات آپکی
۲۰ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

بریدہ بن حصیب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ آپ جائے عام مین سکونت
رکھتے جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کیطرف جاتے تھے اثنائے
راہ مین مکان آپکا آگیا یکایک توفیق سعادت نے راہبری کی خدمت فیضدرجت مین جاکر
کسی طرح سے دلجوئی آنحضرت کی کی اور اسلام سے مشرف ہوئے اور اوسی جا مین رہے بعد واقعہ
جنگ بدر اور احد کے ملازمت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچے اور سولہ لڑائیون
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب رہے وفات آپکی ۶۳ھ ہجریہ مین واقع ہوئی

بسر بن ارطاۃ القرشی العامری آپ بڑے صحابہ مین سے رسول صلی اللہ

علیہ وسلم کے ہاں اور حسن تدبیر میں شہرت بہت رکھتے تھے اور شجاعت و دلاوری میں مشہور تھے وفات آپکی ۲۲ھ ہجریہ میں واقع ہوئی +

بشیر بن سعد الانصاری البدری رضی اللہ عنہ آپ حضرت نعمان کے والد ہیں اور عین التمر میں خالد بن ولید کے ہمرکاب تھے اور اوس جا میں درجہ شہادت سے فائز ہوئے وفات آپکی ۱۲ھ ہجریہ میں واقع ہوئی +

بلال بن حرث بن عصمت رضی اللہ عنہ آپ اہل مدینہ سے ہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو ایک موضع عقیق جدا کرکے دئے تھے اور آپ فتح مکہ کے دن صاحب نشان ہوئے اور آپسے احادیث بہت سے سنن اور صحیحین میں ہیں وفات آپکی ۶۰ھ ہجریہ میں واقع ہوئی +

تمیم بن اوس الداری آپ ۹ھ ہجری میں اسلام سے مشرف ہوئے اور بیت المقدس میں رہتے تھے بعد شہادت حضرت عثمانؓ کے آپنے دنیا کے کاروبار کو ترک کیا کنیت آپکی ابو رقیہ ہے وفات آپکی ۴۰ھ ہجریہ میں واقع ہوئی

ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ آپ قوم انصار کے خطیب تھے اور آپکو خطیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی کہتے ہیں جنگ احد اور کئی لڑائیوں میں شریک رہے اور خواب میں آکر آپنے خالد بن ولید کو وصیت کی تھی اور انھوں نے اوس وصیت کے موجب عمل کیا یہاں سے ثابت ہوتا ہے اگر کوئی بزرگ شخص بعد وفات کسیکے خواب میں آوے اور کچھہ وصیت کرے تو اوسکی وصیت کے موافق عمل کرنا لازم ہے وفات آپکی ۱۲ھ ہجریہ میں واقع ہوئی +

ثابت بن ضحاک الانصاری رضی اللہ عنہ آپ بیعت الرضوان

مین لشکر اسلام کے ہمراہ تھے وفات آپکی سنہ ۱۷ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ثعلبہ بن عنم بن عدی الانصاری رضی اللہ عنہ آپ بنی سلمہ کے بتونکو توڑے اور انکو شرک سے طرف اسلام کے بلائے اور جنگ خندق مین ہاتھ سے ہبیرہ بن وہب اور بعض نے کہا ہے خیبر کے درجہ شہادت کو پہنچے وفات آپکی سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ثوبان حکمی رضی اللہ عنہ آپ غلامون مین سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور ہمیشہ آنحضرت کے ساتھ سفر و حضر مین رہا کئے بعد رحلت پائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حمص کو تشریف لیگئے وفات آپکی سنہ ۵۴ ہجریہ مین واقع ہوئی +

جعفر طیار رضی اللہ عنہ آپ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے برادر حقیقی ہین اور پہلے مہاجرین مین سے تھے کہ جو دیار حبش کیطرف مہاجرت کر گئے اور فتح خیبر کے دن خدمت مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپکا استقبال کئے اور کنار مین لئے اور فرمائے کہ مین نہین جانتا ہون کہ میری خوشی کا ہونا قدوم جعفر سے ہے یا فتح ہونے خیبر سے اور آپ سنہ ۷ ہجریہ مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین آئے تھے شہادت آپکی جنگ موتہ مین ہوئی اور آپکو ذو الجناحین کہتے ہین اسلئے کہ آپکے دونون بازو جنگ مین شہید ہو گئے تھے اسلئے حق تعالے نے دو پر جواہر کے فرشتونکی مانند آپکو عنایت کئے اور جنت مین فرشتون کے ساتھ طیران کرتے ہین وفات آپکی سنہ ۸ ہجریہ مین بعمر اکتالیس برس کے واقع ہوئی +

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ آپ بہت حسین اپنے زمانہ کے آدمیون سے تھے ماہ رمضان سنہ ۱۰ ہجریہ مین اسلام سے مشرف ہوئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

آپکی شان مین فرمایا علی وجہہ سبحہ ملک ترجمہ اوپر منہہ اونکے فرشتے نے ہاتھ پھیرا ہے
وفات آپکی سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابو عبد اللہ اور ابو عبد الرحمن بھی کہتے ہین آپ کثیر الحدیث ہین اور اونیس لڑائیون مین ہمراہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور والد بھی آپکے صحابہ کبار سے تھے وفات آپکی سنہ ہجریہ مین بعمر چورانوے برس کے واقع ہوئی +

جہجاہ بن سعید الغفاری رضی اللہ عنہ آپ مہاجرین مین سے ہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپکا بہت اعزاز و اکرام کرتے تھے اور یہان تک کہ ہمراہ ہم طعام ہوتے تھے وفات آپکی سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

جابر بن امیۃ الانصاری رضی اللہ عنہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اونکو مشکل جگہہ مین مقرر فرماتے اور آپ مظفر اور منصور ہوکر پھر آتے وفات آپکی سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

جعفر بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ آپ جنگ حُنین مین ہمراہ رکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے وفات آپکی سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی

جابر بن سمرۃ العامری رضی اللہ عنہ آپ بھانجے سعد بن ابی وقاص کے ہین وفات آپکی سنہ ہجری مین واقع ہوئی اور قبر آپکی کوفہ مین ہے +

جنادہ بن ابی امیۃ الازدی رضی اللہ تعالی عنہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپکی نہایت بزرگی کرتے تھے وفات آپکی سنہ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

حضرت امیر حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ آپ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور دودھ پلائے بھائی بھی ہوتے ہیں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو اسد اللہ اور اسد رسولہ نام رکھے اور کنیت آپکی ابو
عمارہ ہے قدیم الاسلام تھے آپنے دوسرے سال البعثت سے ایمان لائے اور جنگ بدر
میں حاضر تھے اور جنگ احد میں درجہ شہادت کو پہنچے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ حمزہ کو کفن نکریں اور وہی کپڑے خون آلودہ میں دفن کریں وفات
آپکی ۳ھ ہجریہ میں واقع ہوئی +

حارث بن ہشام قریشی مخذومی رضی اللہ عنہ آپ خالد بن ولید
کے چچا کے لڑکے ہیں مکہ معظمہ کی فتح کے دن آپنے اسلام قبول کیا اور فاضلوں
میں سے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہیں اور فہام مراسم جہاد یا واقعہ تبوک میں
آپ مقتول ہوئے وفات آپکی ۱۸ھ ہجریہ میں واقع ہوئی +

حارث بن حزیمہ الانصاری رضی اللہ عنہ آپ صحابہ بدریین سے ہیں
تمام لڑائیوں میں حاضر تھے وفات آپکی ۴۰ھ ہجریہ بعمر ۶۷ برس کے واقع ہوئی
اور قبر آپکی مدینہ منورہ میں ہے +

حکیم بن حزام القریشی رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ کی فتح کے دن آپ
مسلمان ہوئے اور آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے لڑکے ہیں فاضل اور متقی
صحابہ میں سے ہیں ساٹھ برس تک ایام جاہلیت میں رہے اور اسلام سے مشرف
ہوکر ساٹھ برس اور زندگانی کئے ہیں وفات آپکی ۵۴ھ ہجریہ میں واقع ہوئی
اور مدینہ سکینہ میں مدفون ہوئے

حسان بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابو الولید ہے شاعر اور مداح حضرت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی شان مین فرمایا تحقیق کہ حق سبحانہ تعالے حسان کو روح قدس سے مدد کرتا ہے اور آپنے ساٹھ برس کی عمر مین اسلام قبول کیا اور ساٹھ برس تک زندگانی کی وفات آپ کی ۵۴ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

حارث بن نعمان الانصاری رضی اللہ عنہ آپ صحابہ بدر سے ہین اور ہشتاد تن سے تھے کہ جنہون نے جنگ احد مین ثبات اور استقامت کئے اور آپ بڑے جوانمردون مین سے مشہور ہین وفات آپکی ـــــہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

حجر بن عدی المعروف بحجر الادبر رضی اللہ عنہ قادسیہ کے دن آپ حاضر تھے جنگ جمل اور صفین مین لڑنے والون مین سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہیون مین سے ہین حضرت امیر معاویہ کے حکم سے آپ مقتول ہوئے وفات آپکی ۵۱ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابو سریحہ ہے اور آپ مشہور بکنیت ہوئے تھے اور حدیبیہ اور بیعت الرضوان مین بھی داخل تھے وفات آپکی ۴۲ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ صاحب سر یعنی واقف راز رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور بڑے صحابہ کبار سے ہین اور آپکی والدہ بھی اصحاب کرام سے تھے جنگ احد مین آپ اور آپکے والد شریک لشکر اسلام رہے یمان نے جنگ احد مین شہادت پائی اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خندق کے دن خدمات شایستہ کئے بت حضر

عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین مداین کے عامل تھے اور وہین جگہہ انتقال فرمایا وفات آپ کی ۳۶ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

حصین بن الحرث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ آپ اصحابون مین سے بدر کے ہین اور جنگ صفین مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ تھے وفات آپکی ۳۲ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

حویطب بن عبد العزا قرشی العامری رضی اللہ عنہ آپ فتح مکہ معظمہ کے سال مین اسلام سے مشرف ہوئے اور حنین مین ہمراہ لشکر اسلام تھے لیکن آپ مولفہ القلوب یعنے جسکو خرچ روزمرہ کا بیت المال مین سے ملا کرتا تھا اون مین سے ہین ... ۵۴ سنہ ہجریہ حضرت امیر معاویہ کی حکومت مین واقع ہوئی +

خالد بن ولید قرشی رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابو سلیمان ہے خالہ آپکے میمونہ جو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبی تھی ۸ سنہ ہجریہ مین مسلمان ہوئے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو سیف اللہ کا خطاب دیا مکہ شریفہ کی فتح کے روز اور حنین اور طایف کے درمیان لشکر اسلام کے ساتھ تھے اور بڑی شجاعت سے اپنی جوانمردیکو دکھائے اور احادیث رسول اللہ کے آپ سے بہت منقول ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین فتح بلاد شام و بلاد عجم کے درمیان آپنے کئی بار لشکر کی سرداری کی ہے اور داد شجاعت کی دی ہے اور کبھی شکست نہین پائی وفات آپکی ۲۲ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

خباب بن الارت ابو عبد اللہ الخزاعی رضی اللہ عنہ آپ تمیمی النسب سے ہین ایام جاہلیت مین اسیر ہوئے اور مانے آپکو خزاعہ سے خرید کرکے آزاد کی اسواسطے آپکو خزاعہ سے منسوب کرتے ہین چھٹے برس بعثت کے آپنے اسلام قبول کئے

اور وہ پہلا شخص ہے جسنے اسلام کے لیئے اقسام عذاب شدیدہ کو قبول کیا اور اپنے ایمان
سے برگشتہ نہوا اور تمام لڑائیون مین داخل لشکر اسلام رہا اور رسول صلی اللہ علیہ
وسلم سے احادیث بہت حفظ کیا اور بہت سے لوگون نے احادیث آپ سے منقول کیئے
ہین وفات آپکی قریب ۷۰ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی اور کوفہ مین مدفون ہوئے +
دحیہ بن خلیفہ بن فروۃ الکلبی رضی اللہ عنہ آپ مشہورین صحابہ
سے ہین اور اول آپکا مشاہد خندق ہے اور بعضے نے کہا احد ہے بڑے نیکبخت اور
صالح تھے اور جسوقت آپ مدینہ منورہ کیطرف خدمت مین رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کے آتے تمام ساکنان اہل مدینہ آپکے دیکھنے کو آتے اور شہرت بڑھجاتی
... سے آپ جبرئیل علیہ السلام بھی اکثر اوقات صورت مین آپکے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتے تھے وفات آپکی ۴۵ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی
ذوالبجادین عبد اللہ بن عبد السلام رضی اللہ عنہ آپ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ تبوک مین تھے اور وہین آپنے انتقال کیا رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے آپکو دفن کیا وفات آپکی ۹ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +
ذوالشمالین بن عبد بن عمر رضی اللہ عنہ نام آپکا عمیر ہے اور آپکو
ذوالیدین بھی کہتے ہین اسواسطے کہ آپکے دونون ہاتھ تھے غزوہ بدر مین درجہ شہادت
کو پہنچے وفات آپکی ۲ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +
ربیعہ بن کعب بن مالک الاسلمی رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابو فراس
ہے اور آپ اصحاب صفہ سے ہین اور احادیث منقولہ آپکی کتاب صحیح مسلم وغیرہ
معتبر کتابون مین مرقوم ہے آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے کبھی دور نہوتے

جب کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تب آپ مدینہ منورہ سے بلاد اسلم کو گئے اور وہین سکونت اختیار کئے وفات آپکی بعمر چھیاسی برس کے ۶۳ھ ہجریہ مین واقع ہوئی

رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ آپ جنگ احد اور خندق اور اکثر لڑائیون مین جو بعد اسکے ہوئے تھے حاضر تھے جنگ احد مین آپکے ایک تیر لگا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اشہد لک یوم القیمہ ترجمہ مین شاہدی دونگا تیرے واسطے قیامت کے دن وفات آپکی بعمر چھیاسی برس کے ۷۴ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی مدینہ طیبہ مین ہے +

رفاعہ بن مالک بن عجلان رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابو معاذ ہے صاحب کتاب صحیح بخاری نے آپسے کئی احادیث منقول کئے ہین آپ بدری ہین اور کئی لڑائیون مین حاضر تھے اور ہمراہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جمل و صفین مین قتال و جدال خوب کئے وفات آپکی ۴۱ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ مین موسوم بہ پہلوان تھے آگے ایام بعثت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر کو گئے اور پیچھے آئے جب خبر آپنے آنے آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دعوت حق کرتے ہین ایک روز رسول صلی اللہ علیہ وسلم واسطے کسی حاجت کے جبال مکہ معظمہ مین تشریف لیجاتے تھے اور رکانہ پیچھے سے آیا اور دلمین اپنے چاہا کہ اگر آپ کے دن رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھپر کشتی مین غالب آئے تو یقین ہے کہ وہ مؤید من عند اللہ ہین اور بعد رسول علیہ السلام کو کہا کہ اے محمد تو دعوی پیغمبری کا کرتا ہے اور پیغمبر بدون معجزے کے نہین ہوتا ہے مین تجھسے یہی بات چاہتا ہون کہ تو مجھسے کشتی کرے اگر تو غالب آوے مین تجھپر

ایمان لاتا ہون رسول علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا جو کچھ کہ تو اپنے مین رکھتا ہے ظاہر کر رکانہ نے تمام فنون کشتی چلائے لیکن ایک بھی وار اوسکا پیش نہ آیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم مانند پہاڑ کے خاموش کھڑے رہے جب رکانہ اپنے فنون سے فارغ ہوا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوٹھا کر زمین پر مارا اوسیوقت رکانہ زمین سے اوٹھا اور اسلام سے مشرف ہوا وفات آپکی سنہ ۴۲ ہجریہ مین واقع ہوئی اور مدینہ طیبہ مین آپکا مزار ہے +

رویفع بن ثابت بن سکن رضی اللہ عنہ صحابی صاحب روایت ہین اور بہت شخصون نے احادیث کی نقل آپ سے کیئے ہین وفات آپکی سنہ ۵۶ ہجریہ مین واقع ہوئی

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ موالیون مین سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کنیت آپکی ابو اسامہ اور نام آپکا قرآن مجید مین بھی مذکور ہے اور ایک قول مین ایسا آیا ہے کہ زید بن حارثہ پہلا شخص ہے کہ جو جنگ بدر مین ایمان لایا ہے اور مابعد اسکے کئی لڑائیون مین شریک رہا وفات آپکی سنہ ۸ ہجریہ بعمر پچاون برس کے واقع ہوئی +

زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ آپ کاتب وحی ہین اور ایک اون جماعت مین سے ہین کہ جو ہمراہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جامع قرآن اور حافظ تھے وفات آپکی سنہ ۴۵ ہجریہ بعمر چھپن برس کے واقع ہوئی +

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابو عمر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ستر لڑائیون مین شریک رہے اور حافظ احادیث رسول اللہ تھے اور جنگ صفین مین ہمراہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے گئے وفات آپکی سنہ ۶۶

ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی کوفہ مین ہے

زید بن سہیل بن الاقود الانصاری رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابوطلحہ ہے آپ صحابہ مین سے بدری ہین اور تیراندازون مین سے بے خطا نشانہ باز حکم انداز تھے وفات آپکی ۳۱ھ ہجریہ بعمر ستتر برس کے واقع ہوئی +

سعد بن معاذ بن نعمان الانصاری رضی اللہ عنہ آپ پیشواون کے ہین کنیت آپکی ابوعمر اور آنحضرت آپکو سید الانصاری فرماتے تھے اور آپ جنگ بدر مین حاضر تھے اور جنگ خندق کے دن سعد بن معاذ قوم انصار کو لڑنے کے لئے تحریص دیتے تھے اور بنی قریظہ نے حکم آپ کے قتل کا دیا تھا اور سال پنجم مین کہ واقعہ خندق کا تھا بعد از یک ماہ فوت ہوئے وفات آپکی ۵ھ ہجریہ بعمر تہتر برس کے واقع ہوئی اور قبر آپ کی بقیع مین ہے +

سہیل بن سعد بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابوالعباس اور نام سابق مین آپکا حزن تھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل رکھا بڑے مشہور صحابہ مین سے ہین اور تمام اصحابونکے بعد آپنے رحلت کی ہے وفات آپکی ۹۱ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

سمرہ بن جندب بن ہلال رضی اللہ عنہ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ آپ خلفاؤن مین سے انصار کے ہین اور مان نے آپکے ایک مرد انصار سے آپکو لیا تھا اور روایت احادیث کی آپ سے بہت ہوئی ہین وفات آپکی ۵۹ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بصرہ مین ہے +

سلمہ بن مسعود بن سنان الانصاری رضی اللہ عنہ آپ مہاجرین

حبشہ سے ہیں آپ مزاح بہت کرتے تھے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپکی باتوں پر مسکراتے تھے اسیواسطے المزاح فی الکلام کالملح فی الطعام آیا ہے یعنے خوش طبعی اور لطیفہ گوئی باتوں میں اتنی چاہیئے کہ جیسا کہانے میں نمک مزیدار ہے وفات آپکی سنہ ہجریہ میں واقع ہوئی +

سعد بن عبادہ ابن دیہم الانصاری رضی اللہ عنہ کینت آپکی ابوثابت اور ابوقیس ہے ایک بڑے مشہور اور سردار قوم انصار کے تھے شرف ملازمت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی پائے اور بہت سے کافرون کو حلقۂ اسلام مین لائے وفات آپکی سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

سوید بن نعمان بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ آپ جنگ خیبر اور بیعت الرضوان اور جنگ احد مین ہمراہ رکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور جنگ قادسیہ مین درجے شہادت کو پہنچے وفات آپ کی سنہ ہجریہ قادسیہ مین واقع ہوئی +

سہیل بن حنیف بن واہب الانصاری رضی اللہ عنہ کینت آپکی ابوسعد اور صحابی بدری ہے قدیم الاسلام ہین اور تمام لڑائیون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور جنگ جمل اور صفین مین امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ استقامت اختیار کئے وفات آپ کی سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی کوفہ مین ہے +

شیبہ بن عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ آپکو اوقص بن ابی طلحہ کہتے ہین مکہ معظمہ کے فتح کے دن اسلام لائے اور حنین کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے جدا ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آپکے حق مین دعا کی کہ الٰہی ثابت رکھہ تو ایمان کو اوسکے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی بیت اللہ کی آپکے حوالے کیئے تھے اور فرمائے کہ تو خانہ خدا مین امین خدا ہے اور آج تک بیت اللہ کی کنجی اونھین کی اولاد مین رہتی ہے وفات آپکی ۵۹ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شداد بن اوس الانصاری رضی اللہ عنہ آپ بڑے مشاہیر صحابہ سے ہین اور آپکو علم و حکمت مین بھی کمال دخل تھا وفات آپکی بعمر پچھتر برس کے ۵۸ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپ کی شام مین ہے +

صہیب بن سنان بن مالک رضی اللہ عنہ آپکو خالد بن عمر کہتے ہین وفات آپکی ۳۸ھ ہجریہ مین بعمر اسی برس کے واقع ہوئی +

ضمام بن ثعلبۃ السعدی رضی اللہ عنہ وفات آپکی ۵۹ھ ہجریہ قدسیہ مین واقع ہوئی +

طارق بن شہاب بن عبد الشمس رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابو عبد اللہ ہے وفات آپکی ۸۳ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ظہیر بن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ آپ راوی حدیث ہین وفات آپ کی ۷۳ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابو الفضل ہے آپ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا ہین اور بڑے صحابہ مین ہین رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہین اور آگے فتح مکہ معظمہ سے آپ مسلمان ہوئے اور اپنے اسلام کو چھپائے بسبب اسکے کہ مشرکان مکہ کے اخبار رسول صلی اللہ علیہ کو پہنچاتے تھے اور آپ چاہتے

تھے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ شریف کو پہنچین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ رہنا تیرا مکہ مین واسطے میرے بہتر ہے اور مکہ معظمہ کی فتح کے دن آپنے اپنے اسلام
کو ظاہر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اسلام آگے جنگ بدر سے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
آپکی بڑی بزرگی کرتے اور وہ بعد از فوت ہونے ابی طالب کے متولی پانی پلانے چاہ زمزم
کے ہوئے تھے اور تین برس آنحضرت سے بڑے تھے وفات آپکی ۳۲ ہجریہ مین بعمر
اٹھاسی برس کے واقع ہوئی اور قبر آپکی مدینہ منورہ مین ہے ٭

عبد اللہ بن ام مکتوم الاعمی رضی اللہ عنہ آپ بعد رحلت کرنے والد
کے مدینہ کیطرف ہجرت کئے جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین نہوتے تو آپکو
امامت کرنے کا حکم دیتے اور بیچ خلافت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بعد جنگ
قادسیہ رحلت کئے اور سورۂ عبس آپ ہی کی شان مین وارد ہوئی ہے وفات
آپکی ۱۵ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی مدینہ مین ہے ٭

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ والد آپکے سوالیون مین سے بنی مخزوم کے ہین
اور آپنے بدکردار کافرون سے بہت سی ایذا اور تکلیف اوٹھائی اور والدہ آپکی
موسوم بہ سمیہ قیدخانہ مین اور سخت عذابون مین کافرونکے ہاتھ سے شہید ہوئے
اور آپ تمام مہاجرین اولین سے ہین اور آپ جماعت مین داخل ہین کہ جو باشارہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم حبشے کیطرف ہجرت کئے تھے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکا
نام طیب اور مطیب رکھے تھے اور آپ دو قبلہ کیطرف نماز پڑھے ہین اور جنگ بدر
اور دوسری وغیرہ لڑائیون مین بڑی شجاعت کے ساتھ کافرونکو مارے اور جنگ
یمامہ مین کہ جس مین مسلمانون نے ہزیمت کھائی اور زخم بدن پر آئے کافرون نے

حضرت عمار کو مصلہ کر دیا تھا باوجود ایسی حالت جان کندنی کے آپ مسلمانوں کو پکارتے تھے اور ایسا فرماتے تھے کہ بہشت سے مت بھاگو یہاں عمار بن یاسر کھڑا ہوا ہے آؤ اور لڑو اور درجہ شہادت کا حاصل کرو انکے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت منتظر ہے واسطے ملاقات عمار یاسر کے اور ہمراہ تھے سلمان فارسی اور مقداد رضی اللہ عنہم کے اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمرکاب جنگ صفین وغیرہ میں بڑی کوششیں کیں اور سختیاں اوٹھائیں اور درجہ شہادت کو پہنچے وفات آپکی سنہ ۳۷ ہجریہ میں بعمر ترانوے برس کے واقع ہوئی +

عمرو بن امیہ ضمیری رضی اللہ عنہ آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد تھے وفات آپکی سنہ ہجریہ میں واقع ہوئی +

عبادہ بن صامت بن قیس الانصاری رضی اللہ عنہ سب سے پہلے آپنے قوم انصاریوں سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے صاحب مناقب ہیں اور بڑے عقلمند اور مدبر تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپکے کہنے سے سر تجاوز نکرتے تھے اور عزت و بزرگی دینے میں اونکے بہت رعایت کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حدیثیں آپنے روایت کی ہیں وفات آپکی سنہ ۳۴ ہجریہ میں بعمر بہتر برس کے واقع ہوئی +

علاء حضرمی رضی اللہ عنہ آپ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے بحرین کے حاکم تھے وفات آپکی سنہ ۱۴ ہجریہ میں واقع ہوئی +

عبداللہ بن مسعود ہزلی رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابو عبدالرحمن ہے اور آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک اور نعلین شریفین کی ہمیشہ نگہبانی

کرتے تھے اور تمام لڑائیوں مین حاضر تھے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے آپکے بہشت مین جانے کی گواہی دی ہے اور آپنے حبشے کیطرف ہجرت کی تھی وفات آپکی ۳۲ سنہ ہجریہ بعمر باسٹھ برس کے واقع ہوئی اور مدینہ مین آپکا مزار ہے +

عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ سنہ یکم ہجریہ مین اذان کی آواز کو خواب مین سنتے ہین جب نماز کے بلانے کے واسطے کیا تجویز کرین اس مین گفتگو اصحابونکی ہوئی تھی تو اوسی شب کو حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اذان کے الفاظ بعینہ خواب مین سنے تھے اور یاد رکھے تھے اور پھر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کئے تھے چنانچہ اوسیوقت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان کے تمام الفاظ اور کلمات بعینہ کہہ سنائے جو ابتک مساجدون اور بین المسلمین معمول ہے وفات آپکی ۳۲ سنہ ہجریہ بعمر چونسٹھ برس کے واقع ہوئی +

عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ وے بڑے محدث ہین دوالی موصل نے بسبب ہونے دوستدار جناب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے اونکو قتل کیا تھا اور اونکا سر زیاد بن امیہ کے سامنے بھیجا اور یہہ پہلا سر تھا کہ جسکو زمانہ اسلام مین ایک شہر سے دوسرے شہر کو لیگئے ہین وفات آپکی ۵۰ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

عمرو عاص رضی اللہ عنہ والد آپکے نہایت مشہور تھے اور آپنے واسطے پھیلانے اسلام کے بہت کوششین کین اور سنہ چھے مین آپ اسلام سے مشرف ہوئے آپکا قول ہے سلطان عادل خیر من مطر وابل وعدل قایم عطاء دایم ترجمہ بادشاہ عادل بہتر ہے باران متواترہ سے اور انصاف کا قایم ہونا بہتر ہے بخشش دایمی سے وفات آپکی بعمر بہتر برس کے ۴۳ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا واسطے حکمت اور فقہ کے آپکے حق مین کئے چنانچہ فرمایا اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِی الدِّیْن ترجمہ اے خدا اور راک دے اونکو علم فقہ کا طریق شریعت مین سے اور آپنے جبرئیل علیہ السلام کو دو بار دیکھا اور اس امت کے آپ عالم تھے وفات آپکی سنہ ۶۸ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی طایف مین ہے +

عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آپ اپنے بھائی عبد اللہ بن عباس سے چھوٹے تھے اور کئی برس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ مین ملک یمن کے حاکم تھے وفات آپکی سنہ ۵۸ ہجریہ مین واقع ہوئی +

عبد اللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ آپ اصحاب شجرہ سے ہین یعنے درخت کے نیچے بیعت رضوان مین شریک تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپکو بصرہ کیطرف بھیجے تھے تا آدمیونکو احکام شرعیہ سکھاوین وفات آپکی سنہ ۶۰ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بصرہ مین ہے +

عقیل بن ابیطالب رضی اللہ عنہ آپ سگے بھائی حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے ہین اور بیس برس عمر مین بڑے ہین اور جعفر طیار سے دس برس چھوٹے ہین کہتے ہین کہ حضرت ابیطالب کو چار فرزند تھے ایک فرزند آپکا اسلام سے مشرف نہوا اور تین فرزند یعنے عقیل اور جعفر اور علی رضی اللہ عنہم اسلام سے مشرف ہوئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا درجہ سب سے بڑا ہے اور عقیل حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جدا ہوکر معاویہ کے پاس گئے تھے اور شروع حکومت یزید مین آپ نے انتقال کیا وفات آپکی سنہ ۶۰ ہجریہ مین واقع ہوئی +

عبید اللہ بن جعفر طیار قرشی رضی اللہ عنہ مولد آپکا ملک حبشہ ہے آپ پہلے لڑکے ہین کہ اسلام کے درمیان ملک حبشہ مین پیدا ہوئے کہتے ہین کہ آپ بڑے سخی تھے اوس زمانہ مین کوئی آپکی سخاوت مین ثانی نہ تھا وفات آپکی ۸۰ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور مدینہ مین دفن ہوئے +

عثمان بن مظعون جمحی قرشی رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابو السائب ہے اصحابون مین سے صاحب مناقب اور مآثر کے ہین اور آپنے خمر کو ایام جاہلیت مین اپنے پر حرام کئے تھے اور سب سے پہلے مدینہ منورہ مین مہاجرین سے فوت ہوئی وفات آپکی ۲ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

عبد اللہ بن قیس بن سلیم الاشعری رضی اللہ عنہ خدمت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے کام لایق کے کئے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا مین کمال مستغرق رہتے اور رضامندی خلفای راشدین کی بھی حاصل کئے اور احادیث آپسے مروی ہین وفات آپکی ۵۳ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

عبد اللہ بن عمر بن الخطاب القرشی رضی اللہ عنہ آپ صغر سنی مین اپنے والد ماجد کے ساتھ مکہ مین اسلام سے مشرف ہوئے اور جنگ خندق اور کئی لڑائیون مین حاضر تھے اور صاحب علم اور زاہد ہین اور کاروبار دینوی مین بڑے احتیاط سے پیش آتے اور ہزار غلامون سے زیادہ آپنے آزاد کئے وفات آپکی ۷۳ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

عبد اللہ بن زبیر بن عوام اسدی رضی اللہ عنہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی کنیت ابو خبیب اور ابو بکر فرمائی تھی اور آپ اولین

ہیں سے مہاجرین کے ہیں کہ جو مدینہ منورہ میں سنہ ۱ ہجریہ میں پیدا ہوئے اور پہلے
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن آپکے شکم میں گیا تھا اور آپنے آٹھ
برس کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور حجاج نے آپکو دار پر کھینچکر
مقتول کیا اور قصہ اسکا مشہور و معروف ہے اور نو برس تک مکہ معظمہ میں آپنے
حکومت کی ہے شہادت آپ کی روز سہ شنبہ سترھوین جمادی الاخر سنہ ۷۳ ہجریہ
قدسیہ میں واقع ہوئی +

فضل بن عباس رضی اللہ عنہ آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے لڑکے
ہیں اور جنگ حنین میں آنحضرت کے ہمراہ تھے اور ثابت قدم رہے اور حجۃ الوداع
میں بھی حاضر تھے شہادت آپکی سنہ ۱۸ ہجریہ میں طاعون عمواس یا روز جنگ یرموک
میں واقع ہوئی ہے ،

قیس بن سعد الانصاری رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابو عبد اللہ ہے اور
آپ والا و خواہر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تھے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں مرتبہ پاسبانی خاص آنحضرت پر مقرر تھے اور صاحب شرطی یعنے عہدہ احتساب کا
اور نرخ بندی اور بازاروں کا بندوبست اور گنہگاروں کو تعزیر دینا وغیرہ کام آپ سے
متعلق تھا اور بڑے عالم اور فاضل اصحابوں میں سے ہیں وفات آپ کی سنہ ۶۰
ہجریہ قدسیہ میں واقع ہوئی +

قثم بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ آپکی شباہت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت ملتی تھی سنہ چھپن ہجریہ میں سعید بن عثمان ذی النورین
کے عہد میں سمرقند کیطرف تشریف لیگئے شہادت آپکی سنہ ۱۸ ہجریہ میں واقع ہوئی +

کعب بن عجرۃ البلوی الانصاری رضی اللہ عنہ آپ مشہور صحابیون سے ہین اور انصار مدینہ شریفہ کے رہنے والونکو کہتے ہین اون مین آپ بڑے معزز تھے وفات آپکی ۵۱ھ ہجریہ مدینہ منورہ مین واقع ہوئی +

لبید بن عامری رضی اللہ عنہ آپ شاعر مشہور ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سچی باتین کلام عرب مین کہ شاعرون نے کہے ہین قول لبید کا ہے اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہُ بَاطِلٌ خبردار ہو کہ ہر چیز جو سوائے حق سبحانہ وتعالے کے ہووے سو باطل ہے وفات آپکی ۴۱ھ ہجریہ بعمر ایک سو چالیس برس کے واقع ہوئی +

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ آپ فاضلین صحابہ سے ہین اور مشہور مہاجرین سے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عقبۂ ثانیہ کے آپکو مدینہ طیبہ کیطرف بھیجا آپنے ساکنان مدینہ کو قرآن کی تعلیم دیا اور اونھو نکو دین اسلام کے احکام سکھائے اور آپ نے آدمیونکو واسطے نماز جمعہ کے مدینہ مین پیش از ہجرت جمع کیا اور آپکی شان مین آیت یہ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ قرآن مین موجود ہے جنگ احد مین آپ نے جام شہادت کا نوش فرمایا شہادت آپ کی بعمر چالیس برس کے ۳ھ ہجریہ قدسیہ مین واقع ہوئی +

معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ آپ ہفتاد تن مین داخل ہین کہ جو عقبۂ ثانیہ مین حاضر تھے قوم انصاری سے اور جنگ بدر اور وغیرہ کئی لڑائیون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت رخصت کرنے آپکو ملک یمن کیطرف جہانکا حاکم آپکو مقرر کیا تھا آپکے ہمراہ شہر مدینہ کی آبادی تک پہنچانے پیادہ پا گئے تھے اور آپ سے پوچھا تھا کہ تم وہان عدل و انصاف

مین قضایات اور فتویکے امورات کس طرحسے بجا لاوسگے معاذ نے کہا کتاب اللہ کے موافق پھر آپنے پوچھا اگر اوس مین کوئی حکم نہ پاوگے پھر کیا کروگے معاذ نے کہا کہ حدیث شریف سے احکام نکالونگا اور اوسپر عمل کرونگا پھر آنحضرت نے فرمایا کہ اگر حدیث مین بھی کوئی صریح مسئلہ نپاؤگے توکیا عمل کروگے معاذ نے کہا اجماع اقوال اصحابہ پر عمل کرونگا پھر آنحضرت نے پوچھا کہ اگر اوس مین نہ پاؤ ایسے مقدمہ مین کیا عمل کروگے تب معاذ نے کہا کہ اپنی رائے پر جو مطابق کتاب وسنت و اجماع کے ہو قیاس کرکے حکم کرونگا تب حضرت نے آپکے حق مین دعا فرمائی کہ حق تعالے اپنے رسول کے رسول کو علم کی برکت دے وفات آپکی ۱۸ھ ہجریہ طاعون عمواس مین واقع ہوئی اور قبر آپکی ملک شام مین ہے +

مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ نام والد کا آپکے عمرو ہے اور آپکو ابن اسود اسواسطے کہتے ہین کہ والد آپکے سیاہ رنگ تھے یا واسطے اسکے کہ آپنے کنار مین اپنے والد کے تربیت پائی آپ قدیم الاسلام ہین اور فاضل اصحابون مین سے تھے اور تمام لڑائیون مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رفاقت کئے وفات آپکی ۳۳ھ ہجریہ مین واقع ہوئی

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ معاویہ بن ابی سفیان بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف روایت ہے کہ عبد مناف کو دو لڑکے توام پیدا ہوئے تھے اور اونکی پشت کا پوست باہم چسپیدہ تھا تب عبد مناف نے تلوار سے اونکی پشت کو از ہم دیگر جدا کیا ایک کا نام ہاشم اور دوسریکا نام عبد الشمس رکھا جب دونون جوان ہوئے ہمیشہ باہمدگر مخاصمہ اور محاربہ کرتے رہے لیکن ہاشم نیک اخلاق حسنا مروت تھے اور بخلاف اوسکے عبد الشمس بد سیرت اور بے مروت تھے بعد ہاشم

کو عبد المطلب پیدا ہوئے اور عبد الشمس کو امیہ ان دونوں میں بھی خصومت کی بنیاد قائم
رہی بعد عبد المطلب کو بارہ لڑکے پیدا ہوئے چنانچہ عبد اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے والد ماجد اور ابو طالب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والد اور حمزہ عباس وغیرہ تھے
اور اوس طرف امیہ کو ابو سفیان پیدا ہوئے جو نہایت بد خلق اور ہمیشہ اپنے بھائیوں سے لڑا
کئے اور بعد فتح مکہ کے ابو سفیان ایمان لائے اور ابو سفیان کی بیٹی ام حبیبہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ازواج مطہرات میں داخل ہیں اور ابو سفیان کے بیٹے معاویہ جو
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے اور آپکو خال المومنین کا خطاب ہے جو قتال
وجدال اونھوں نے قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے کیا خلاف صواب تھا اشعار
حق درانجا بدست حیدر بود + جنگ با او خطائے منکر بود + حکم این قصہ با خدای
گذار + بندگی کن ترا ز حکم چہ کار + قضارا یزید کا حمل رہا اور پیدا ہوکر ظلم و
ستم کی داد دی غرض جناب علی کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ کے درمیان جو اس
وقت حاکم شام کے تھے بسبب خطائے اجتہاد کے محاربات صفین وجمل میں اوس شمشیر کا
اثر جاری رہا اور آپ کی اولاد میں آخر خنمیت کو پہنچا وفات امیر معاویہ کی بعمر اسّی برس کے
سنہ ۶۰ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی بلاد شام میں ہے

مغیرہ بن سعید بن ابی عامر رضی اللہ عنہ آپ غزوہ خندق میں ایمان لائے
اور بہت عاقل اور دانا اور جسامت میں موصوف تھے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ نے آپکو بصرہ کا حاکم بنائے اور بعد ازین آپکو کوفہ کی حکومت دئے اور آپ سے چھتیس
حدیثین منقول ہین وفات آپکی سنہ ۵۰ ہجریہ میں واقع ہوئی +

نوفل بن حارث رضی اللہ عنہ آپ عمر میں بڑے تھے اور سب سے کہ جو بنی ہاشم

سے اسلام لائے ہین یہانتک کہ اپنے دو چچا یعنی حمزہ و عباس سے جنگ بدر مین عباس بن اور عقیل کے ساتھ اسیر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس کو کہلا بھیجا کہ کچھ چیز دے اور خود کو اپنے بھائیون نوفل اور عقیل کے ساتھ آزاد کرا اور بعد انقضائے دو سال کے خلافت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے انتقال فرمایا وفات آپ کی ۱۵ھ ہجریہ مدینہ سکینہ مین واقع ہوئی +

ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ لقب آپکا مرقال ہے اور اس سبب سے آپ کو مرقال کہتے ہین کہ دشمن کے باب مین آپ بہت جلدی کرتے فتح مکہ کے دن آپ اسلام سے مشرف ہوئے اور حرب صفین مین ہمراہ دوستان علی کرم اللہ وجہہ کے شہید ہوئے شہادت آپ کی ۳۷ھ ہجریہ مین ہوئی +

واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ آپ بڑے عابد صحابہ سے ہین اکثر صحابہ آپ سے ہر امر مین مصلحت لیتے تھے اور آپکی مصلحت نہایت عمدہ طور سے کارگر ہوتی تھی وفات آپ کی ۸۳ھ ہجریہ ملک شام مین ہوئی +

یسار سولی رضی اللہ عنہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو آزاد کیا کافرون نے آپکو پکڑا اور اسلام سے پھر انے کے لئے نہایت ایذا پہنچائے یہانتک کہ ہاتھ اور پانون آپ کے کاٹ ڈالے آنکھین اور زبان مین کانٹے چبائے اسی حالت مین طائر روح نے آپ کے پرواز کیا لیکن آپ نے دین اسلام کو نچھوڑا لوگون نے وہان سے نعش آپکی اوٹھا کر لائے اور مدینہ منورہ مین دفن کئے ہین

باب دویم نو فصلون مین

فصل پہلی بزرگان سلسلہ قادریہ کے بیان مین

خواجہ حسن بصری قدس سرہٗ کنیت آپکی ابو محمد اور ابو سعید ہے ولادت آپکی سنہ ۲۱ ہجری مدینہ طیبہ مین ہوئی آپ بسبب نہایت ہونے حسن و جمال ظاہری کے بخطاب حسن لولو مشہور ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ بسبب تجارت کرنے مروارید کے آپکا اسم مبارک لولو رکھا گیا جامع علوم ظاہری و باطنی تھے آپنے ایکسو بیس صحابہ کو دیکھا مصنف ارشاد الطالبین نے لکھا ہے کہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ کے مرید تین سو ساٹھ تھے جو کہ علم ظاہری و باطنی مین اپنے پیر سے برابری کرتے اور اگر وے آتش مین بیٹھتے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آئینہ مین آگ نظر آتی تھی **نقل ہے** کہ ایک شخص خارجی مذہب کا آپکی مجلس مین آتا اور نہایت ایذا پہنچاتا تھا تمام اہل مجلس اوس سے بہ تنگ ہو کر حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ سے عرض کیے آپنے دعا کی اے پروردگا اوسکے شر سے ہمکو بچا جب لوگون نے اوسکی خبر لی وہ مر گیا تھا کہتے ہین کہ ایک روز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت حسن بصری کے کلام سنتی تھین آپنے فرمایا کہ یہہ کلام انبیا کا سا معلوم ہوتا ہے وفات آپکی پانچوین رجب سنہ ۱۱۰ ہجریہ مین بعمر اکانوے برس کے واقع ہوئی اور قبر آپکی بصرہ مین ہے ٭

خواجہ حبیب عجمی قدس سرہٗ صدق و صفا مین یکتا اور جود و سخا مین بے ہمتا ہمت اور مروت مین درجہ بلند اور خوارق و کرامات مین پایہ ارجمند رکھتے تھے ابتدائے حالت مین آپ بڑے مالدار تھے آپ شاگرد اور مرید حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ کے ہین اور انھین کے ہاتھ پر توبہ کی زبان آپکی عجمی تھی اور جس وقت آپنے توبہ کی تمام مال اپنا راہ خدا مین دیا اور روز و شب خدا کی عبادت مین مشغول رہتے اور بڑا درجہ حاصل کیے اور کشف و کرامات آپسے بہت ظہور مین آئے **نقل ہے**

کبھی وقت آپنے لوگون سے قرض لیا اور مسکینونکو تقسیم کردیا جب قرضدار آئے اور اپنا
پیسا مانگنے لگے آپنے کل کا وعدہ کیا اور ایک کپڑیکی تھیلی سی کر اپنے سرہانے رکھہ چھوڑی
جب دوسرا دن ہوا قرضدار آئے آپنے اوس تھیلی کو باہر نکالا جب دیکھی سو وہ تھیلی
بھری ہوئی زر سے تھی اوسیدن سب کا قرض ادا کردیا **نقل ہے** کہ ایک شب خواجہ
حبیب کے ہاتھہ سے سوئی گم ہوگئی یکایک گھر روشن ہوگیا آپنے اپنی آنکھہ پر ہاتھہ رکھا
اور فرمایا کہ مین اس سوئی کو سوائے چراغ کے نہ دیکھونگا نقل ہے کہ کسی حاکم نے ایک شخص
قاتل کو دار پر کھینچا کسی بزرگ نے اوسکو خواب مین دیکھا کہ وہ شخص قاتل لباس پاکیزہ
پہنے بہشت مین پھرتا ہے بزرگ نے اوس سے کہا کہ اے فلان شخص تو نے ایسا کیا کام کیا
تھا جو یہہ مرتبہ تجکو ملا اوس نے جوابدیا کہ جسوقت مین دار پر تھا خواجہ حبیب عجمی اوس
راستہ سے جاتے تھے میری طرف نظر کی اور میرے لئے دعا کی بسبب دعا آپکے میری نجات
ہوئی نقل ہے کہ ایک وقت آپکی خاتون نے آٹا گوندھکر رکھا اور پکانیکے تجویز مین تھین
کہ اتنے مین ایک سائل آیا اور سوالکیا آپنے آٹا خمیر کیا ہوا اوسکے حوالہ کردیا جب آپکی
اہلیہ آئین اور خمیر کیا ہوا آٹا نہ دیکھا آپسے پوچھا کہ آٹا کیا ہوا آپنے فرمایا کہ پکانے کے لئے
تنور مین بھیجا ہے ایک ساعت نگذری تھی کہ ایک شخص نے دسترخوان معہ نان و
گوشت لایا اور آپکے سامنے رکھدیا اونکی عورت نے دیکھکر تعجب کیا وفات آپکی بقول
مصنف سفینۃ الاولیا سنہ ۱۵۶ ہجریہ مین واقع ہوئی ۔

خواجہ داؤد طائی قدس سرہ آپ بڑے اکابرین دین سے ہین سید القوم
عالم اور عامل اور تمام علوم مین کامل تھے اور صحبت مین حضرت امام اعظم ابو حنیفہ
النعمان اور فضیل اور ابراہیم بن ادہم کے مدت تک رہے آپکی توبہ کرنیکا باعث یہہ ہے

کہ آپنے ایک روز راستہ سے جاتے جاتے کسی نوحہ گر کی زبانی یہہ شعر سنا کہ وہ گاتا تھا

بای خدیك تبلی فی البلی   وای عینك اذا سالا

ترجمہ یعنے کونسا منہہ تیرا تھا جو خاک میں گل گیا اور کونسی آنکھیں تیری تھیں جو مٹی میں نہ ملیں اس بات کے سنتے ہی آپکے دلپر ایک بیقراری کی حالت واقع ہوئی اوسی حالت میں حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے حضرت امام نے پوچھا کہ یہہ آپکی کیا حالت ہے آپنے فرمایا کہ اب دل میرا لذات و شہوات دنیا سے سرد ہوا چاہتا ہے حضرت امام نے مبارکباد دی اور فرمایا کہ اب تو حق کو پہنچا اوسی وقت سے آپنے دنیا کو ترک کیا اور حق کیطرف مشغول ہوئے نقل ہے کہ کوئی شخص آپکی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ حضرت آپکے گھر کا چھت بالکل شکستہ اور ٹوٹ گیا ہے تھوڑے دنوں میں گر جاویگا آپنے فرمایا کہ بیس برس ہوئے کہ میں نے ابھی تک اپنے سر کو اونچا نکیا اور گھر کی چھت کو نہ دیکھا معروف کرخی فرماتے ہیں کہ داؤد طائی کی مانند میں نے کوئی انسان نہ دیکھا اسلئے کہ دنیا کو نزدیک اوسکے کچھہ قدر نتھی وفات آپکی سنہ ۱۶۲ ہجری میں واقع ہوئی +

شیخ معروف کرخی قدس سرہٗ کنیت آپکی ابو محفوظ اور اسم شریف والد ماجد کا آپکے فیروز فیروزان اور بعضے کہتے ہیں معروف ابن علی الکرخی تھا والد کے دین ترسائی پر آپ بھی ترسائی تھے چند روز کے بعد حضرت امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہ کے حضور میں آکر اسلام سے مشرف ہوگئے اور طریقہ قادریہ کے بڑے پیشوا ہوئے امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مذہب قبول کئے امام کو آپسے کمال محبت تھی آپ ہمیشہ دربانی روضہ امام رضا رضی اللہ عنہ کی کرتے مصنف تذکرۃ الاولیا فرماتے ہیں اگر عارف نہوتا معروف کہلاتا اور داؤد طائی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو علم شریعت میں

شاگرد امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اور علم طریقت مین حبیب راعی کے مرید ہین صحبت رکھتے اور حبیب راعی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مرید ہین مصنف کشف المحجوب فرماتے ہین کہ حضرت معروف کرخی قدس سرہ کے مناقب اور فضایل بہت ہین کہ فنون علم مین آپکو کمال تھا حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ کا قول ہے علامت جوانمردی تین چیز سے پائی جاتی ہے پہلی وفای بیخلاف دوسری ستایش بیجود اور تیسری عطا بے سوال ہے مصنف سفینۃ الاولیا فرماتے ہین جسوقت معروف نے وفات پائی تمام اہل ادیان دعوی کرنے کو لگے کہ یہہ ہم مین سے ہے اسبات کے سنتے ہی جہود اور نصاری اور اہل اسلام کے درمیان لڑائی واقع ہوئی آخرالامر آپکے خادم نے کہا کہ وصیت ہمارے پیر کی ایسی ہے کہ میرا جنازہ جو کوئی زمین سے اوٹھاوے مین اونہین سے ہون پھر جہود اور ترسانے بہت سے زور مارے لیکن جنازہ نہ ہلسکا پھر اہل اسلام آئے اور آپکے جنازیکو اوٹھاکر جہان آپ کی وفات ہوئی تھی وہان لیجاکر دفن کئے وفات آپکی دوسری محرم سنہ ۲۰۰ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے ۔

شیخ سری سقطی قدس سرہ کنیت آپکی ابوالحسن مرید حضرت شیخ معروف کرخی قدس اللہ سرہ کے ہین علم باطنی مین امام اہل طریقت اور علم ظاہری مین مقتدا اہل شریعت کہلاتے تھے بہت سے مشایخ عراق کے آپکے مرید تھے ماموں اور مرشد حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی کے ہین آپ تجارت کیا کرتے اور بازار مین اپنی دوکان رکھتے اور آگے دروازے اوپر پردہ ڈالے رہتے اور ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھتے مصنف خزینۃ الاصفیا فرماتے ہین نقل ہے کہ آپ خرید و فروخت مین دس دینار پر نصف دینار سے زیادہ طمع نفع نہین رکھتے ایکوقت آپنے ساٹھ دینار کے بادام خریدے

ایک دور وز کے بعد بادام کا نرخ گران ہوگیا دلال آیا اور آپکو کہا کہ بادام بیچنے ہوا آپنے
فرمایا کیا قیمت میں دلال نے عرض کیا کہ دو چند قیمت سے مین بکواؤنگا آپنے فرمایا کہ
خدا کے ساتھہ میرا قول و قرار ہے کہ دس دینار پر نصف دینار سے زیادہ نفع نہ لونگا دلال
نے کہا کہ مین نقصان سے نہ بیچونگا آپنے بھی فرمایا کہ مین اپنے قول کو نہ توڑونگا بعد نہ
آپنے دیا نہ دلال نے بیچا نقل ہے سید الطایفہ جنید بغدادی قدس سرہ سے کہ مین نے کسیکو بہتر
دیکھا زیادہ کامل عبادت مین کسیکو مگر حضرت شیخ سری قدس سرہ اٹھانوے سال
کا عرصہ گذرا کہ آپنے اپنا پہلو زمین پر نہ رکھا مگر مرض کیوقت مین وفات آپکی بوقت صبح
صادق سہ شنبہ تیسری رمضان ۲۵۳ ہجری مین واقع ہوئی اور مزار آپکا
شونیز بغداد مین ہے ؛

سید الطایفہ جنید بغدادی قدس سرہ کنیت آپکی ابو القاسم اور

لقب آپکا سید الطایفہ طاؤس العلما قواریری اور زجاج ہے قواریری اور زجاج
آپکو اس لئے کہتے ہین کہ والد ماجد آپکے ہمیشہ آئینہ کا بیوپار کیا کرتے تھے مولد آپکا
بغداد ہے مرید اور بھانجے حضرت شیخ سری سقطی قدس اللہ سرہ کے ہین حضرت علی
مخدوم صاحب مصنف کشف المحجوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ایک روز کسی نے
سری سقطی سے پوچھا کہ کوئی مرید درجہ مین اپنے پیر سے زیادہ بڑھگیا ہے آپنے فرمایا
کہ جنید قدس سرہ اپنے پیر کے درجہ سے بلند مرتبہ رکھتا ہے نقل ہے کہ بغداد کے خلیفہ
نے حضرت رویم قدس سرہ کو بے ادب کہا آپنے فرمایا کہ مین ہرگز بے ادب نہونگا
کسواسطے کہ مین حضرت جنید قدس سرہ کیخدمت مین آدھا دن تھا اور جو جنید کیخدمت
مین رہا ہوگا وہ ہرگز بے ادب نہوگا اور حضرت شیخ ابو جعفر حداد قدس سرہ فرماتے

ہین اگر عقل بشکل انسان ہوتی تو جنید کیصورت مین آتی نقل ہے کہ ایکبار آپکے پاے
مبارک مین درد ہونے لگا آپنے سورۂ فاتحہ پڑھکر اوسپر دم کیا یکایک آواز آیا کہ اے
جنید تو شرم نہین کرتا ہے کہ کلام خدا کو اپنے راحت نفس کے لئے پڑھتا ہے آپنے اوسیوقت
توبہ و استغفار کی نقل ہے کہ آپ ہمیشہ یاد حق مین مشغول و مستغرق رہتے کہ ایک یا دو برس
تک عالم تحیر مین رہتے قولہ عارف کو بہتر مقام ہین اور ایک اون مین سے تا یافت اس
جہانکا ہے وفات آپکی دوشنبہ ستائیسوین رجب ۲۹۸ھ ہجریہ مین واقع ہوئی
اور قبر آپکی بغداد مین ہے ٭

شیخ ابو بکر شبلی قدس سرہ کنیت آپکی ابو بکر اور نام آپکا جعفر
بن یونس تھا مرید اور خلیفہ حضرت شیخ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ کے ہین مذہب
آپکا مالکی تھا مولد آپکا شہر سامرہ ہے مصنف تذکرۃ الاولیا فرماتے ہین کہ حضرت شیخ
شبلی قدس اللہ سرہ تمام شب آنکھونمین اپنے نمک بھرتے تھے اسلیئے تا شب کو عبادت
مین خواب غفلت نہ آوے اہل تواریخ نے لکھا ہے کہ آپنے تمام عمر مین سات من نمک اپنی انکھو مین
ڈالا تھا نقل ہے کہ ایک روز آپ غائب ہوئے لوگونے بہت ڈھونڈھا پر نپایا آخر شب
آپکو ایک طایفہ مخنثین مین بیٹھے ہوئے دیکھا لوگونے پوچھا کہ آپ ایسی جگہہ مین کیا بیٹھے
ہین آپنے فرمایا یہہ طایفہ دنیا مین نہ مرد ہے نہ عورت اور مین بھی اسی حالت مین گرفتار
ہون نہ مرد ہون نہ عورت اسی سبب سے مجھکو یہہ جگہہ بہت پسند آئی ہے وفات آپکی
بقول روضۃ الریاحین شب جمعہ ستائیسوین ذی حجہ ۳۳۴ھ ہجری بعمر اٹھاسی برسکے
واقع ہوئی اور قبر آپکی شہر سامرہ مین ہے ٭

شیخ عبد الواحد تمیمی قدس سرہ کنیت آپکی ابو الفضل اور نام والد

کا آپکے عبد العزیز بن اسد تھا مرید اور خلیفہ اعظم حضرت شیخ شبلی قدس اللہ سرہ کے ہین اور
حضرت کو عبد القادر یمنی بھی کہتے ہین اور شاہ رحیم الدین عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے تحقیق کی
آپکو قادریہ طریقہ کی پہنچی ہے خادم شریعت سالک طریقت واقف حقیقت اور امام
اہل سنت وجماعت مذہب حنفیہ مین تھے اور طریقہ جنیدیہ کا رکھتے تھے جب حضرت
شیخ شبلی قدس اللہ سرہ کا انتقال ہوا آپنے مسند ارشاد پر جلوس فرمایا بہت سے لوگونکو
گمراہی سے بچا کر راہ باطنی اور ظاہر کی طرف ہدایت کی وفات آپکی جمادی الآخر سنہ ۴۲۵
ہجریہ مین واقع ہوئی اور مرقد مقدس آپکا حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ تعالے
عنہ کے گنبد مبارک مین ہے ۔

شیخ ابو الفرح طرطوسی قدس سرہ اصل آپکی طرطوس سے ہے شہر سے خلیفہ
اور مرید حضرت شیخ عبد الواحد تمیمی قدس اللہ سرہ کے ہین صاحب مقامات اور کرامات
تھے تجرید اور تفرید مین یگانہ روزگار اور ریاضت اور توکل مین متحکم و مونس اللہ
تھے وفات آپکی سنہ ۴۴۷ ہجری مین واقع ہوئی ۔

شیخ ابو الحسن قریشی الہنکاری قدس سرہ نام آپکا علی بن محمد بن یوسف
بن جعفر القریشی الہنکاری ہے بڑے خلیفہ حضرت ابو الفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ
کے ہین صاحب خوارق عادات اور کرامات قائم اللیل اور صائم الدہر تھے بیت روز
بعد مین لقمہ طعام کے کھاتے اور قرآن مجید کے دو ختم بعد از نماز عشا تا نماز تہجد کرتے وفات
آپکی محرم الحرام سنہ ۴۸۶ ہجریہ مین واقع ہوئی اشارہ آپکے مرید و خلیفہ حضرت ابو سعید مخزومی
ہین اور انکے مرید و خلیفہ حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں
جنکا حال جلد دوئم حصہ صدیکے شروع مین لکھا گیا ہے ۔

فصل دوسری بزرگان سلسلہ چشتیہ کے بیان مین

کمیل ابن زیاد قدس سرہ آپ تابعین مین سے ہین اور مرید حضرت علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کے تھے اور اہل طریق کے نزدیک چار پیر مین داخل ہین اور حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نہایت محبت رکھتے اور آپ سے بہت سے لوگون نے فقر و ریاضت کا فایدہ حاصل کیے ہین وفات آپکی ۸۲ھ ہجریہ مین واقع ہوئی ۔

خواجہ عبدالواحد بن زید قدس سرہ اصل آپکی بصرہ سے ہے مرید حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ اور شاگرد حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ہین اور خرقہ ارادت خواجہ حسن بصری سے حاصل کیے ہین خوارق اور کرامات بہت آپ سے ظہور مین آئے کرامات الاولیا مین سعد بن یحیی سے روایت لکھی ہین کہ مین ایک روز عبدالواحد زید کی خدمت مین گیا تو دیکھا کہ ایک دیوار کے سایہ تلے بیٹھے ہین مینے عرض کیا کہ اگر آپ حق تعالے سے دعا کرین کہ فراخی مکانکی اور دستگاہ آسایش کی حاصل ہو آپ نے فرمایا کہ حق تعالے بندون کی مصالحت خوب جانتا ہے اور جسمین اونکی بہلائی ہو وہی اونکے لیے معین فرماتا ہے بعد آپنے کئی پتھر کے کنکرے زمین سے اوٹھا لیے اور ایسا فرمایے کہ خدا مین قدرت ہے کہ ان سنگریزونکو زر خالص کردے اوسیوقت وے کنکر زر خالص نکلے میرے سامنے وہ زر آپنے پھینکدیا اور فرمایا کہ اپنے ضرورت کے کامون مین خرچ کر اور جان کہ دنیا کی آسایش کچھہ چیز نہین ہے بلکہ آخرت کی آسایش کا طالب رہنا چاہیئے **نقل ہے** کہ ایک روز جماعت فقرا آپکی خدمت مین بیٹھی تھی کہ یکایک اون پر بھوک نے غلبہ کیا اور وے فقرا حلوے کی خواہش کرنے لگے ایسی کچھہ چیز نہ تھی کہ جس سے اونکے صدمۂ گرسنگی کو دفع کرے آپنے سر کو آسمان کیطرف اوٹھایا اور حق تعالے سے اوس جماعت کے حق مین دعا مانگی فوراً آسمان سے دنیا

کا بارش برسا پھر آپنے فقرا کو فرمایا کہ اوستقدر راو ٹھاؤ جتنی تمکو اب حاجت ہے
آپکے مرید دن بے بازار مین جا کر حلوا لائے اور تمام جماعت فقرا کھا کر سیر ہوئے پر آپنے نکھایا
اسکا سبب یہہ ہے کہ جب بارش پڑنا دینا رکا آپکی ذات سے ظہور مین آیا تب نہین لازم
ہے کہ اپنی کرامات سے خود کھاوین بلکہ بہتر اور افضل ہے کہ دوسرونکو کھلاوین وفات
آپکی ستائیسوین صفر ۱۸۲ھ ہجریہ مین واقع ہوئی ؎

خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ کنیت آپکی ابو علی ہے اور مولد آپکا
کوفہ اور بعضے کہتے ہین سمرقند تھا آپ مرید حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید قدس سرہ
اور شاگرد حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ہین اور ابراہیم ادہم اور بشر حافی اور سفیان
ثوری اور داؤد طائی قدس اللہ اسرارہم کی خدمت مین کتنی مدت تک رہے ہے حقائق اور
معارف مین یگانہ عصر تھے کہتے ہین کہ آپ تیس برس تک کبھی ہنسے نہین مگر ایک روز
کہ آپکے لڑکے کا انتقال ہوا لوگون نے کہا کہ یہہ کیا حالت ہے آپنے فرمایا کہ مین جانتا
ہون کہ حق سبحانہ تعالے اوسکی موت سے راضی ہے تب مین بھی اوسکے ساتھی ہوا **نقل ہے**
کہ آپ ایک جماعت کے ہمراہ کوہ مینا پر بیٹھے تھے اور اولیا کی کرامات کی باتین
ہوتی تھین آپنے کہا کہ اگر کوئی ولی اس پہاڑ کو کہے کہ چل اوسیوقت جنبش مین
آجائے جس پہاڑ پر کہ آپ بیٹھے تھے اوسیوقت جنبش مین آیا آپنے فرمایا کہ
مینے تجکو نہین کہا اوسیوقت ٹھہر گیا **نقل ہے** کہ ایک روز اپنے لڑکے کو گود
مین لئے بیٹھے تھے اور محبت پدری کی بوسے لیتے تھے (چنانچہ ماں باپ کی عادت ہوتی
ہے) لڑکے نے کہا اے باپ مجکو تو دوست رکھتا ہے آپنے فرمایا ہان پھر لڑکے نے کہا
کہ ایک دل دو دوستون مین نہین جا سکتا ہے آپنے تب اپنے دلمین خیال کیا کہ

کہ یہہ بات لڑکے کو کس نے کہا ہوگا اوسیوقت ہاتھ اپنا سر پر مارا اور لڑکے کو زمین پر ڈال طلب یادِ حق مین مشغول ہوئے قولہ جو شخص خدا سے نہین ڈرتا ہے تو وہ کسی چیز سے نہین ڈرتا ہے قولہ جب خدا تعالے بندیکو اپنا دوست بناتا ہے تو اوسکو ایذا اور تکلیف کی سوجہ نہین چھپاپ دیتا ہے اور جسکو اپنا دشمن بناتا ہے تو اوسپر دنیا کی نعمتون کو کشادہ کرتا ہے وفات آپکی محرم الحرام سنہ ۱۸۷ ہجری مین واقع ہوئی اور قبر آپکی مکہ معظمہ مین ہے ٭

سلطان ابراہیم ادہم قدس سرہ کنیت آپکی ابو اسحاق اور نام والد کا آپکے ادہم سلیمن بن منصور بلخی ہے آپ ابنائے ملوک سے ہین اور اہل حال مین بادشاہت کرتے تھے جوانی مین توبہ کیے اہل تواریخ کہتے ہین کہ آپسے منقول ہے کہ ایک روز مین تخت پر سویا تھا نصف شب کو مینے سقف خانہ پر سے آواز سنی کہا تو کون ہے اوس نے جواب دیا کہ شتر میرا گم ہوگیا ہے اوسکو مین ڈھونڈھنے آیا ہون آپنے فرمایا کہ شتر بام پر کس طرح چڑھکر آیا اوسنے جواب دیا اے غافل تو خدا کو تخت زرین پر بیٹھکر جامہ اطلس پہنکر ڈھونڈھتا ہے تو شتر کا بام پر ڈھونڈھنا تجھکو عجائب معلوم ہوتا ہے اسبات کو سنکر ہی خوف الہی سلطان کے دلمین اثر کیا بہت دیر تک گریبان تفکر مین سر ڈالے رہے دوسرے روز دربار عام مین ارکان دولت اور مشیران سلطنت کو جمع کیا اتنے مین ایک مرد باہیبت دروازے سے اندر آیا اور کوئی نگہبان مین سے اوسکو مانع نہوا وہ شخص قریب تخت سلطان کے پہنچا آپنے فرمایا کہ تو کیا مانگتا ہے اوسنے جواب دیا کہ مین اس رباط مین آیا چاہتا ہون آپنے کہا کہ رباط نہین ہے یہہ میری سرا ہے اوسنے کہا یہہ سرا آگے تیرے کسکی تھی آپنے فرمایا میرے والد کی تھی پھر اوسنے پوچھا کہ تیرے والد کے

آ کے کسکی تھی عرض اسیطرح کئی پشتون تک پوچھتا رہا پھر کہا کہ بہر رُباط نہین ہے کہ ایک یہان آتا ہے اور دوسرا چھوڑ جاتا ہے آپ تنہا اضطراری کیحالت مین اوسکے پیچھے گئے اور اوسکو فرمایا تو کون ہے تب اوس نے جواب دیا کہ مین خضر ہون اسبات کے سنتے ہی آپ کے دلمین زیادہ اثر پیدا ہوا اور اوسی حالت مین شہر کو چھوڑ صحرا کو اپنا مسکن بنایا اور طریقت کے کوچہ مین اپنا قدم جمایا اور مکہ معظمہ مین حضرت امام اعظم اور سفیان ثوری اور ابو یوسف عسولی رحمہ اللہ علیہم کی خدمت مین صحبت اختیار کی اور علم ظاہری حضرت امام اعظم سے حاصل کیا اور حضرت امام کی آپ سے کمال محبت تھی اسلئے حضرت امام آپکو سیدنا فرماتے تھے سید الطایفہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین کہ ابراہیم ادہم علم طریقت کے طایفونکی کنجی ہین اور حضرت خضر علیہ السلام کے بہی خدمت مین جاتے تھے اور خرقہ خلافت حضرت فضیل عیاض رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا اور تمام عمر اپنا قوت محنت اور کسب سے پیدا کیا فرزند نہ ہوئے اور خوارق اور کرامات آپ سے بہت ظہور مین آئے **نقل ہے** کہ ایک روز آپ ندی کے کنارے پر بیٹھے تھے اور اپنے پیرہن کو پیوند لگا رہے تھے اتنی مین آپکی سوئی ندی مین گر پڑی آپنے ندی کیطرف اشارہ کیا ہزارون مچھلیان اپنے منہہ مین سونے کی سوئیان لائین آپنے فرمایا مین اپنی سوئی چاہتا ہون اوسیوقت ایک ضعیف مچھلی نے آپکی سوئی لاکر اور سامنے آپکے رکھدی آپنے فرمایا چھوڑنا ملک بلخ کا اسلئے تھا کہ آج مینے اپنی چھوٹی چیز پائی وفات آپکی سولھوین جمادی الاولی ۱۶۲ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپ کی جبیلہ شام مین ہے اور بعض نے کہا ہے بغداد مین ہے

خواجہ حذیفۃ المرعشی قدس سرہ آپ بڑے مشایخ خانوادہ

عالیہ چشتیہ سے ہیں لقب آپکا سدید الدین تھا خرقہ فقر وخلافت حضرت ابراہیم ادہم سے حاصل کئے ہیں آپ فقیہ اور عالم متبحر اور عامل بھی تھے اور آپکی تصنیفات بھی بہت ہے اور چھے روز کے بعد آپ افطار کرتے اور ایسا فرماتے تھے کہ جو صاحبدل ہیں اونکی غذا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ ہے جب آپنے علم ظاہر سے فراغت پائی حضرت خضر علیہ السلام کی رہنمائی کرنے سے سلطان ابراہیم ادہم قدس سرہ کیخدمت میں تشریف لائے اور چھے مہینے میں درجہ کمالیت پر پہنچے **نقل ہے** کہ ایک روز کئی جاہل منکر اولیاء اللہ آپکی خدمت میں آئے اور آپکے حق میں کچھ بد کہنے لگے آپنے اونکو بہت نصایح کیا اور خدا کے عذاب سے ڈرایا لیکن اونھوں نے آپکا ہاتھ پکڑ کر رنج اور ایذا دیئے اور یہ کہنے لگے کہ اگر تو ولی ہے تو ہمارے حق میں دعائے بد کر آپنے تین بار اپنی زبان سے فرمایا آہ آہ آہ یکایک آپکے دہان مبارک سے آگ نکلی اور تمام مردونکو لیکر خاکستر بناڈالا نعوذ باللہ من غضب الاولیاء وفات آپکی بقول مصنف خزینۃ الاصفیا چودہویں شوال ۲۰۰ھ ہجریہ میں واقع ہوئی

خواجہ ہبیرہ البصری قدس سرہ بڑے کاملین اور محققین مریدون وخلفاؤن میں سے حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی قدس اللہ سرہ کے ہیں لقب آپکا امین الدین تھا مشایخین علما میں درجہ اعلی رکھتے تھے اور آپکو فقر میں درجات منیع اور مقامات رفیع ہیں آپ سترہ برس کی عمر میں عالم کامل اور دانشمند قابل لایق التفضیل ہوئے اور آپ حافظ قرآن تھے ہر روز آپ قرآنکی دو ختم کرتے اور ریاضت اور عبادت میں بڑی محنت شاقہ اوٹھاتے ایک روز آپ عشق ومحبت خدا میں بہت روتے تھے یکایک ندا آئی اے ہبیرہ ہمنے تجکو بخشا

لیکن تجکو لازم ہے کہ خدمت مین خذیفہ مرعشی کے جاوے اور فقر کے مقامات حاصل کرے پس آپ بحکم پروردگار خواجہ مرعشی کی خدمت مین پہنچے اور مرید ہوئے جب آپ نے قبل از مرید ہونے کے تیس برس تک ریاضت اور محنت شاقہ اپنے اوپر اوٹھائے تھے اسلیئے آپ ایک ہفتہ مین مقام قرب کو پہنچے اور بعد گذرنے ایک برس کے خرقہ خلافت حاصل کیئے اور جس روز سے کہ آپنے خرقہ خلافت پہنے اوس روز سے کبھی نمک اور شکر کو نہ چکھا اور تمام دنیا کے لذایذ اور مزے کو ترک کیا اور بارہا آپ ایسے روتے تھے کہ حاضرین مجلس کو آپکی ہلاکت جانکا خوف ہوتا تھا آپنے تمام عمر یک صومعہ مین گذاری اور کبھی کسی دنیا دار کے مکان پر تشریف نہ لیگئے اور اسی طرح سے اپنی عمر گرانمایہ کو تجرید اور تفرید مین کاٹے وفات آپکی ۷ شوال سنہ ۲۸۷ ہجریہ مین واقع ہوئی ؁

خواجہ علو ممشاد دینوری قدس سرہ

لقب آپکا کریم الدین ہے ریاضت اور مجاہدہ مین شان عظیم رکھتے تھے اور آپ کلام مجید کے حافظ تھے خرقہ ارادت و خلافت کا حضرت خواجہ ہبیرہ البصری سے حاصل کئے بڑے مشایخین سے عراق کے مین جامع علوم ظاہری و باطنی تھے خوارق عجیبہ و کرامات غریبہ آپ سے ظہور مین آئے چنانچہ کتاب مخزن العارفین مین لکھا ہے کہ جس روز سے آپ تولد ہوئے اوس روز سے تمام عمر صایم الدہر رہے اور ایام طفولیت مین دنکو دودھ نہین پیتے تھے اور شیخ جنید اور رویم قدس اللہ اسرارہم کے ہم عصر تھے اور شیخ جنید کے خلفاؤن سے بھی خرقہ خلافت حاصل کئے اور سلسلہ سہروردی مین بھی آپکو اجازت ہے نقل ہے کہ ایک روز خواجہ علو نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور سماع کے واسطے آپ سے اجازت چاہی آپ نے فرمایا کہ شروع اور آخری اوس مجلس کا قرآن پڑھا جاوے پس اوس دنسے آپ نے

ویسا عمل مین لائے وفات آپکی باتفاق اہل تواریخ ۳۹۸ھ ہجریہ مین واقع ہوئی۔

خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی قدس سرہٗ

لقب آپکا شرف الدین ہے بڑے مشائخین اولی العزم اہل چشت سے ہین اور خرقہ خلافت کا حضرت خواجہ علو ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ سے حاصل کیئے علوم ظاہری و باطنی مین جامع تھے زہد اور ریاضت مین طامع تھے خلق سے بے نیاز اور خالق سے دمساز تھے اور بعد سات روز کے روزہ افطار کرتے اور فرماتے ہین معراج الفقر الجوع یعنے معراج فقیرونکی کیا ہے شکم کو بھوکا رکھنا ہے اوایل عمر مین آپکو خواہش ہوئی کہ کسی اولیاء اللہ کے مرید ہونا ہے درپے چالیس روز تک استخارہ کیئے آخرش ہاتف غیب سے ندا آئی کہ اے ابو اسحق تو ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ کی خدمت مین جا اور اون سے خرقہ خلافت حاصل کر آپ اوسیوقت حضرت خواجہ دینوری کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سات برس مین کمالیت کے درجہ پر پہنچے اور خرقہ خلافت حاصل کیئے اور ذات بابرکات آپکی مبداء خرقہ مشائخ اہل چشت کے ہوئے اور آپ قصبہ چشت مین سکونت رکھتے تھے اور جب بغداد کیطرف پیر روشن ضمیر کی خدمت مین پہنچے حضرت خواجہ نے پوچھا کہ کہانسے ہے تو اور کیا نام رکھتا ہے آپنے فرمایا کہ میرا نام ابو اسحق چشتی رکھا گیا ہے آپکے پیر نے فرمایا کہ تم اہل چشت کے خواجون سے ہو آپنے فرمایا جب سے خلافت لی حسب رخصت پیر اپنے مقام موضع چشت کو گیا اور موسوم بہ خواجہ ہوا اوس زمانہ مین اکثر مشائخین عظام شہر چشت مین بکثرت تھے لیکن اس خاندان چشتیہ کے خانوادون مین سے پانچ حضرات والا درجات درجہ ولایت پر پہنچے پہلے خواجہ ابو احمد ابدال چشتی دوسرے خواجہ ابو محمد پسر ابو احمد ابدال چشتی تیسرے ناصر الدین خواجہ ابو یوسف چشتی چوتھے خواجہ مودود

چشتی اور پانچوین خواجہ معین الدین چشتی پانچوین اولیاء اللہ فی الحقیقت خانہ دین کے
ستون ہین جو کوئی آپکے مرید ہوئے ہین درجہ ولایت پر پہنچے ہین اور مصنف سیر الاقطاب
فرماتے ہین کہ ہنگام رحلت سے تا الی الیوم آپکے مزار پُر انوار پر از شام تا صبح غیب سے
ایک چراغ روشن رہتا ہے اور ہوا کے صدمے اور ابر و باران کے ہونے سے چراغ کو ذرا
بھی صدمہ گل ہونے کا نہین پہنچتا ہے بمصداق آنکہ شعر اگر گیتی سراسر باد گیرد + چراغ
مقبلان ہرگز نمیرد + وفات آپکی چودہوین ربیع الثانی سنہ ۳۲۹ ہجریہ مین واقع
ہوئی اور قبر آپکی شہر عکہ بلاد شام مین مشہور خاص و عام ہے +

خواجہ ابو احمد ابدال چشتی قدس سرہٗ ولادت آپکی سنہ ۲۶۰
ہجریہ مین واقع ہوئی آپ سلسلہ چشتیہ مین بڑے نامی مشائخین سے ریاضت اور
مجاہدہ نفس مین بے نظیر اور خوارق اور کرامات مین لاثانی ملقب بلقب قدوة الدین
ہین حسن اور جمال ظاہری مین ایسا آپکا چہرہ چمکتا تھا کہ جو کوئی ایک نظر آپ پر ڈالتا
جان و دل سے عاشق آپکا ہوتا تھا اور جبین نور افشان آپکی ایسی نور الہی سے چمکتی تھی
اگر آپ شب کو خانہ بے چراغ مین بیٹھتے تو ایسا روشن ہوتا تھا کہ حروف قرآن بوجہ
احسن معہ اعراب پڑھ لیتے تھے اور مصنف سیر الاقطاب فرماتے ہین کہ آپ سلطان
فرسناقہ کے لڑکے ہین کہ جو سادات حسینی اور بڑے شرفاؤن مین سے اوس جگہہ کے تھے
جب شیخ ابو اسحاق قدس اللہ سرہ قصبہ چشت مین پہنچے آپ اونسے مرید ہوئے اور درجہ ولایت
پر پہنچے **نقل ہے** کہ جس کسی پر آپ اپنی نظر ڈالتے وے لوگ صاحب کرامت ہوتے
اور اگر بیمار ہوتے شفا پاتے **نقل ہے** ایک وقت آپ سفر مین تھے ایسی جگہہ پر
پہنچے کہ تمام اہل اسلام کے دشمن تھے اور اونکی چال ایسی تھی کہ اگر کوئی اہل اسلام اوس جگہہ

جاتا اوسکو آگ مین جلا دیتے جب خواجہ کو دیکھا سب کے دلمین جانا کہ یہ بھی مسلمان ہے
بشدت تمام نزدیک آپکے آئے اور آگ سلگائے جب آگ خوب دہکی آپکو آگ مین
ڈالنے کے واسطے بہت تدبیرین کین آخرش آپنے فرمایا کہ تم تکلیف آگ مین ڈالنے
کے لیے مت کرو مین آپ آگ مین جاتا ہون پھر مصلا اپنا دوش مبارک پر رکھا آگ
مین اوتر آئے اور مصلے کو آگ مین بچھا کر دو رکعت نماز پڑھی فی الحال آتش سرد ہوگئی
دشمنون نے جب یہ کرامت آپکی معائنہ کی دلوجان سے آپکی بیعت مین داخل ہوئے اور وہ
گانو جو کہ موسوم بکفر آباد تھا اسلام آباد ہوگیا وفات آپکی بقول مصنف کرامات الاولیا
سلخ جمادی الثانی سنہ ۳۵۵ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی چشت مین ہے

خواجہ ابو محمد بن احمد چشتی قدس سرہ

ولادت آپکی سنہ ۳۳۱ ہجریہ
ہوئی آپ بڑے مشہور مشایخین نامدار اولیاے کبار سے ہین لقب آپکا ناصح الدین
آپ مادرزاد ولی تھے خرقہ فقر و خلافت اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا جب آپکے
والد ماجد کا انتقال ہوا آپنے سجادہ مشیخت پر جلوس فرمایا اور بہت گمراہان دین
کو راہ ہدایت پر لائے اور اکثر آپ نماز معکوس پڑھتے اور اپنے پہلوے مبارک کو کبھی
زمین پر خواب مین نہ رکھتے اور سات روز کے بعد ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے
روزہ افطار کرتے تھے مصنف تذکرۃ الاولیا فرماتے ہین کہ آپکے علوم ظاہری و
باطنی کے استاد حضرت خضر علیہ السلام ہین مصنف سفینۃ الاولیا فرماتے ہین کہ
آپ غزوہ سومنات مین ہمراہ سلطان محمود سبکتگین کے ستر برس کی عمر مین
تشریف لائے اور بعض نے کہا ہے کہ آپ بسبب اشارہ بشارہ ہونے کے ہمراہ سلطان
گئے محمود نے ببرکت قدم خواجہ سومنات پر فتح پائی اور بہت سے مشرکین کو سلسلہ اسلام

مین لائے مصنف سیر الاولیا فرماتے ہین کہ آپ کو ایک خادم بنام اوستاد مردان تھا کتنے برسون تک خواجہ کی خدمت گذاری مین رہ کر یہانتک اپنا اعتقاد کامل کیا کہ خواجہ کے استنجے کے کلوخ کو اپنے رخسار پر صاف کرتا اور استنجے کی جاے پر رکھتا خواجہ نے بسبب غایت محبت کے اوسکو خرقہ عنایت کیا اور درجہ اعلی پر پہنچایا اور معلوم ہووے کہ آپ کے تین خلفا کامل تھے کہ آپ کے بعد مسند رشادت پر جلوس فرمائے خواجہ ابو یوسف بن سمعان چشتی خواجہ محمد کاکو خواجہ اوستاد مردان قدس اللہ اسرارہم وفات آپکی بقول مصنف سفینۃ الاولیا غرہ ماہ رجب ۴۱۱ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر مبارک آپ کی چشت مین ہے +

خواجہ ابو یوسف الچشتی قدس سرہ بڑے نامی مشائخین اولی العزم

چشت نیک سرشت سے ہین جمال طریقت کمال حقیقت کرامات ظاہرہ وکمالات باہرہ رکھتے تھے خرقہ فقر وخلافت اپنے ماموں خواجہ ابو محمد چشتی سے حاصل کیے اور نام والد ماجد کا آپ کے محمد سمعان ہے اور آپکے ماموں ابو محمد نے اپنے فرزند کی موافق انکو پرورش کیا جب آپ چھتیس برسکی عمر کو پہنچے ماموں نے آپکے انتقال فرمایا مصنف سفینۃ الاولیا فرماتے ہین کہ آپ نے پچاس برسکی عمر مین خواجہ حاجی کے مقبرہ کے نزدیک جو حضرت ابو اسحق قدس سرہ کے خلفا و مین سے تھے اپنے ہاتھ سے ایک مکان زمین مین اعتکاف کے لئے تیار کئے اور بارہ برس تک وہان رہے خواجہ عبد اللہ انصاری قدس سرہ بھی اوس جگہہ آپکی خدمت مین تشریف لاتے تھے اور رجال الغیب بھی شب وروز آپکی خدمت فیض درجت مین حاضر رہتے اور اہل تواریخ کہتے ہین کہ قوم پیر یزاد اور دیو وجن ہمیشہ بارہا آپ خدمت بابرکت ہوتے چنانچہ دو لشکر آپکے

مریدون مین سے بشکل سانپ ہوئے اور صومعہ کے دروازے پر ہمیشہ حاضر رہتے اور نگہبانی کیا کرتے تھے وفات آپکی بقول مخزن العارفین تیسری رجب ۵۹۷ ہجری مین واقع ہوئی اور قبر آپکی چشت مین ہے اشارہ آپکے مرید و خلیفہ خواجہ قطب الدین مودود چشتی اونکے خلیفہ خواجہ شریف زندنی چشتی اونکے خلیفہ شیخ عثمان ہارونی چشتی اونکے خلیفہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ اسرارہم ہین چونکہ وفات ان صاحبونکی چھٹی صدی مین اور اوسکے بعد واقع ہے اسلیئے جلد دویم مین فصل طریقہ سلسلہ چشتیہ کے اندر تمام و کمال لکھا گیا ہے ۔

فصل تیسری بزرگان سلسلہ نقشبندیہ کے بیان مین

اول امام اس خاندانکے جناب حضرت امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کہ جنکا احوال فصل تیسری خلفائے راشدین کے بیان مین مذکور ہو چکا بعد اسکے اس خاندانکا فیض حضرت سلمان فارسی کو ملا جنکا حال ذیل مین مرقوم ہوتا ہے ۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کنیت آپکی ابو عبد اللہ اور نام آپکا سلمان بن اسلام تھا آپ بڑے اکابرین صحابہ سے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی شان مین فرمایا سلمان رجل منا اہل البیت یعنے سلمان مرد ہے اہلبیت سے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سبقت کرنے والے راہ خدا مین چار شخص ہین انا سابق العرب و صہیب سابق الروم و سلمان سابق الفارس و بلال سابق الحبشہ اور آپ ابتدا مین چالیس برس کی عمر تک اپنے ماں باپ کے نزدیک دین مجوسیہ آتش پرستی مین مشغول رہے بعد اسکے یہود و نصارے کے علما سے صحبت مین رہبان کامل کے سو برس کی عمر تک اوسی حال مین رہے اور اونکی عبادت اور رسوم ادیان سیکھے

بعد اسکے سفر شام کیئے وہان نصارا کی قسیسین کی صحبت مین جنگلون اور پہاڑون مین سو
برس گذارے اور علم تورات اور انجیل کا بخوبی حاصل کرکے خدا طلبی کے شوق مین گوشہ
نشینی اختیار کی اور کتب آسمانی کے اندر آپنے دیکھا تھا کہ ملک عرب مین پیغمبر آخر الزمان
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونے والے ہین اسلیئے اونکی تلاش مین ملک عرب مین
سیاحت کرنے لگے وہان کسی نے آپکو پکڑکے غلام بنا دیا اور طایف کے شہر مین لاکر
آپکو فروخت کیا بعد چند سال کے آپنے آزادی حاصل کی اور جناب حضرت ابا بکر الصدیق
رضی اللہ عنہ کے امداد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین اسلام سے مشرف
ہوئے اور مدارج اعلی معرفت اللہ کے پائے اور جنگ خندق مین آپکے مشورہ وصلاح سے موافق
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے گرداگرد خندق کھودنے کا حکم کیا تھا اور اصل
آپکا نام دستور وبن یار تھا مجاہدہ وریاضت جناب محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ
شب و روز کرتے رہے چنانچہ قاسم بن محمد ابی بکر رضی اللہ عنہ نے آپسے تربیت حاصل
کیئے ہین اور سلسلہ نقشبندیہ کی ابتدا آپسے ہے مراقبات اور مشاہدات آپسے مشہور ہوئی ہے
مشائخین نقشبندیہ فرماتے ہین کہ قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا
امام محمد جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے نانا تھے اور نقشبندیہ طریق کی نعمت آپنے حضرت
امام جعفر صادق کو ظاہراً و باطناً عنایت فرمائے اور حضرت امام جعفر صادق جو جامع
تھے تمام طریقونکے سو اونھوں نے نعمت حضرت خواجہ بایزید بسطامی کو عنایت کی اور یہہ
پیر خواجگان نقشبندیہ کہلائے وفات حضرت سلمان فارسی کی سنہ ۳۶ ہجریہ مین بعمر
تین سو پچاس سال کے واقع ہوئی اور یہہ زمانہ خلافت حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ کے مدائین مین دفن ہوئے

حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ آپ بڑے تابعین
سے ہین اور اپنی عمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تربیت پائے اور
فقہاؤن سے سبعہ مدینہ کے ہوئے یحیی بن معاذ فرماتے ہین کہ مین نے ایک بھی عالم آپ سے
فاضلتر مدینہ مین نہ دیکھا اور عمر بن عبد العزیز سے منقول ہے کہ آپنے بارہا فرمایا ہے
کہ اگر معاملہ خلافت کا میرے قبضۂ اختیار مین ہوتا تو حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کو دیتا
وفات آپکی بقول اکثر اہل اخبار ۱۰۱ھ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی اور عمر آپکی
سو برس سے زیادہ تھی ؎

حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ ولادت آپکی ۱۳۱ھ ہجریہ مین
ہوئی لقب آپکا سلطان العارفین اور نام طیفور بن عیسی بن آدم سروشان ہے آپ
قصبہ بسطام مین سکونت رکھتے اس سبب سے آپ بخطاب بسطامی مشہور ہوئے جد آپکے فرقہ گبر
مین تھے اسلام سے مشرف ہوئے مصنف رشحات فرماتے ہین کہ آپ اویسی حضرت امام جعفر
صادق رضی اللہ عنہ ہین طریقہ طیفوریہ کو بھی آپ کے ساتھ منسوب کرتے ہین اور اس طریقہ
کی بنا سکر اور غلبہ پر رکھے ہین اور مصنف تذکرۃ الاولیا فرماتے ہین کہ آپ ایک سو تیرہ
پیر کی خدمت مین حاضر رہے اور بہت سے فواید علم طریقت کے حاصل کئے از انجملہ امام
جعفر صادق و ابوحفص و یحیی معاذ و شقیق بلخی وغیرہم کو دیکھے تھے اور آپ کی والدہ
شریفہ سے نقل کرتے ہین جب مجکو بایزید کا حمل رہا سو جو لقمہ میرے شکم مین جاتا اگر
اوسمین کچھ شبہ ہوتی شکم میرا درد کرتا جب اوسکو نے کر دیتی موقوف ہو جاتا اور حضرت
سید الطایفہ شیخ جنید بغدادی قدس سرہ فرماتے ہین کہ بایزید ہمارے درمیان کیسا ہے
جیسا ملایک کے درمیان جبرئیل ہے نقل ہے کہ لوگون نے آپ سے پوچھا کہ سنت کونسی

ہے اور فرض کونسا ہے آپنے فرمایا سنت ترک دنیا ہے اور فرض مولی کی صحبت مین
رہنا **نقل ہے** کہ ایک شخص آپکی خدمت مین آیا اور حیا کے معنی پوچھے آپنے اسکا
جواب دیا وہ شخص پانی ہوگیا اسی حالت مین کوئی آپکے مریدون مین سے آیا اور
دیکھا کہ خواجہ کے سامنے زرد آب رکھا ہے استفسار کیا آپنے فرمایا کہ ایک شخص آیا
اور حیا کے معنے مجھسے پوچھے اوسکو مینے جواب دیا شرم سے پانی ہوگیا **نقل ہے**
کہ ایک وقت آپکے ہاتھ مین سیب سرخ تھا آپنے فرمایا کہ یہہ میوہ عجیب لطیف ہے
غیب سے آواز آئی کہ اے بایزید تو شرم نہین کرتا ہے کہ سیب پر ہمارا نام رکھتا ہے
کہتے ہین کہ چالیس روز تک آپکے اسم اعظم بھول گئے اور قسم کھائی کہ جبتک زندہ
رہونگا بسطام کا میوہ نہ کہاؤنگا وفات آپکی بقول مصنف اخبار الاصفیا شب
جمعہ پندرہوین شعبان ۲۶۱ ہجریہ مین بعمر ایک سو چھبیس برس کے واقع
ہوئی اور قبر آپکی بسطام مین مشہور ہے ۔

خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ نام نامی آپکا علی بن جعفر
ہے اور خرقان ایک موضع ہے قزوین کے نزدیک کہ آپ وہان سکونت رکھتے
اپنے زمانہ کے غوث اور قطب تھے اور انتساب آپکا طریقت مین حضرت شیخ بایزید
بسطامی کی روحانیت سے حاصل ہوا ہے **نقل ہے** کہ جب آپکی وفات نزدیک
پہنچی اپنی مریدونکو نصیحت کی کہ قبر میری تیس گز عمیق کھودنا مریدون نے پوچھا کہ اسکا
کیا سبب ہے آپنے فرمایا کہ زمین بسطامی کی اوپر زمین خرقانی کی ہووے یہہ عین
ادبی ہے جب آپنے وفات پائی مریدون نے آپکی وصیت کو بجا لائے اور بعد دفن کرنے
کے ایک سفید پتھر اوپر سرہانے آپکی قبر کے لوگون نے دیکھا او شیر کے قدم کا نشان

زمین پر موجود تھا دلمین جانے کہ یہہ شیر نے لایا ہے کتنی مدت تک شیر کو دیکھے کہ آپکے مزار پر انوار کے گرد طواف کرتا تھا **نقل ہے** صاحب تذکرۃ الاولیا اس عمل کو واسطے اجابت دعا کے مجرب لکھتے ہین جو کوئی ہاتھ اوپر سنگ مزار آپکے رکھے اور حاجات خدا سے مانگے جلد دعا اوسکی قبول ہوتی ہے وفات آپ کی باتفاق اہل اخبار روز عاشورہ ۴۲۵ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو علی فارمدی قدس سرہ نام نامی آپکا فضیل بن محمد ہے اور فارمد ایک مشہور قریہ مضافات طوس سے ہے کہ آپ وہان سکونت رکھتے تھے اسلیئے بلقب فارمدی مشہور ہوئے ملک خراسان مین شیخ الشیوخ اور اپنے زمانہ مین یگانہ وقت تھے صاحب تصانیف ہین شاگرد امام ابو القاسم قشیری کے ہین اور نسبت آپکا علم طریقت مین دو طرف جاتا ہے شیخ بزرگوار ابو القاسم گورکانی طوسی کو اور دوسرا شیخ المشایخ ابو الحسن خرقانی کو جاکر ملتا ہے اور شیخ ابو النجیب مخزومی قدس اللہ سرہ کے ساتھہ بھی ملاقات تھی وفات آپکی ۴۷۷ ہجریہ مین واقع ہوئی۔ مزار آپکا طوس مین ہے، آپکے خلیفہ خواجہ یوسف ہمدانی اونکے خلیفہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی اونکے خلیفہ خواجہ عارف ریوگیری اونکے خلیفہ خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی اونکے خلیفہ خواجہ علی رامتینی اونکے خلیفہ خواجہ محمد سماسی اونکے خلیفہ خواجہ سید امیر کلال اور اونکے خلیفہ خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی اویسی البخاری اونھو نکا احوال جلد دویم بزرگان نقشبندیہ کی فصل مین لکھا گیا ہے +

شیخ علی رودباری قدس سرہ نام آپکا احمد بن محمد بن قاسم بن منصور ہے اور نسب شریف آبائے کرام کا آپکے نوشیروان عادل کو پہنچتا ہے اور خاص مریدین مین سے سید الطایفہ حضرت جنید بغدادی کے اور فیض یافتہ مین سے حضرت ممشاد دینوری

کے ہین حافظ حدیث عالم فقیہ ادیب امام اور سید قوم کے تھے اور خالو آپکے ابو عبید اللہ رودباری ہین نقل ہے کہ ایک روز سید الطایفہ جنید بغدادی مسجد جامع مین وعظ فرماتے تھے اور ایک شخص کیطرف مخاطب ہو کر کہتے تھے کہ اسمع یا شیخ ابو علی وہ شخص مسجد کے سامنے سے جاتا تھا دلمین جانا کہ شیخ مجھہ سے مخاطب ہوتا ہے وہان کھڑا رہا اور آپکے وعظ پر کان لگایا آپکا کلام ایسا اوسکے دلمین موثر ہوا کہ دلکو دنیا سے اوٹھایا اور جو کچھہ کہ نزدیک سے کھتا تھا راہ خدا مین بخشدیا اور مرید سید الطایفہ جنید بغدادیکا ہو کر کمالات ظاہری و باطنی کو پہنچا

وفات آپکی سنہ ٣٢٢ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو علی کاتب قدس سرہ اصل آپکی مصر سے ہے مرید اور خلیفہ حضرت شیخ ابو علی رودباری قدس سرہ کے ہین اور اکثر مشایخین عظام کیخدمت مین رہکر فیضیاب ہوئے اور فرماتے تھے کہ جسوقت مجکو کسی کام کی مشکل ہوتی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو خواب مین دیکھتا اور سوال اوس مشکل کام کے حل کرنے کا پوچھتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم میری مشکل حل ہوجاتی وفات آپکی بقول نفحات الانس سنہ ٣٤٦ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو عثمان مغربی قدس سرہ نام نامی آپکا سعید بن سلام مغربی شاگرد اور مرید شیخ ابو علی کاتب اور ابو علی رودباری کے ہین اور ابو الحسن صایغ دینوری سے بھی فیض عظیم حاصل کیا اور قیروان مغرب مین سکونت رکھتے اور کتنی برس تک حرم محترم کی مجاورت کی سید الوقت وحید الدہر تھے بعد اسکے آپ نیشاپور کیطرف آئے اور زندگی بھر وہان اقامت کیئے اور صاحب کرامات الاولیا فرماتے ہین کہ آپنے تیس برس تک مکہ معظمہ کی مجاورت کی اور بسبب نہایت ادب ہونے حرم کے زمین پر بول و غایط نکیا

اور صاحب نفحات الانس فرماتے ہین کہ آپنے ایک وقت فرمایا تھا کہ جسوقت مین اس دنیا سے جاونگا آسمانونکے فرشتے زمین پر آوینگے اور میرے سر پر خاک ڈالینگے پس اسطرح ظہور مین آیا کہ آپکی وفات پانیکے دن ایسا گرد و غبار اوٹھا کہ دنیا مین اندھیرا چھا گیا اور نیشاپور مین ایک دوسرے کو نظر نہ آتا تھا جب آپکو دفن کیئے تمطلع صاف ہو گیا وفات آپکی ۴۵۳ ہجریہ مین واقع ہوئی اور مزار آپکا نیشاپور مین ہے ٭

شیخ ابو القاسم گرگانی قدس سرہ نام نامی آپکا علی ہے اپنے زمانہ مین قطب الوقت و شیخ زمانہ کہلاتے تھے علوم ظاہری و باطنی مین اپنا عدیل و نظیر نرکھتے تھے اور نسبت واسطہ کی آپکی اسیطرح پہنچتی ہے جیسے شیخ ابو عثمان مغربی وہ شیخ ابو علی کاتب اور وہ ابو علی رودباری سے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی کو پہنچتا ہے اور آپکی ذات بابرکات سے ہزارون آدمی درجہ ولایت سے سرفراز ہوئے اور آپکو ایک حالت ایسی قوی تھی کہ ہزارون طلبگار مرتبہ ولایت کو پہنچے نقل ہے کہ ایک روز شیخ ابو سعید طوسی اور شیخ ابو القاسم گرگانی قدس سرہما شہر طوس مین باہم بیٹھے تھے اور ایک جماعت کثیر فقرا کی آپکی خدمت مین بیٹھی تھی ایک شخص رستہ سے گذرا اور دلمین اپنے ایسا خیال کیا کہ آیا یہہ دونون شخصونکا درجہ کیا ہے شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ متوجہ اوسکی طرف ہوئے اور زبان مبارک سے فرمائے جو کوئی خواہش دیکھنے کی رکھتا ہے کہ دو بادشاہ ایک جا اور ایک وقت اور ایک تخت پر بیٹھے ہون ہمکو دیکھے جب وہ شخص نزدیک آیا ہر دو بزرگوار کو خوب نظر کیا اللہ تعالے نے بنہایت عنایت و برکت حجاب اوسکی آنکھ سے اوٹھایا اور فرش سے تا عرش اوسکو نظر آیا پھر اوسکے دلمین ایسا خیال گذرا کہ آیا خداوند تعالے نے کوئی ان دونون سے بھی بہتر پیدا کیا ہے بمجرد آنے اس خیال کے حضرت شیخ ابو القاسم نے منہہ طرف

آسمان نظر کیا اور فرمایا کہ عنایت و لایت و کرامت منحصر ایک دو پر نہین ہے بلکہ ہر روز ستر ہزار مرد صاحب ولایت مانند ابو سعید و ابو القاسم کے پیدا ہوتے ہین اور مرجاتے ہین وفات آپکی ۴۴۰ ہجریہ مین واقع ہوئی +

فصل چوتھی بزرگان سلسلہ سہروردیہ کے بیان مین

معلوم ہووے کہ اس خاندان سہروردیہ کی ابتدا حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی قدس سرہٗ العزیز سے ہے اور بعد آپکے خلیفہ حضرت علو ممشاد دینوری قدس سرہ اس خاندان عالیہ کے منتقدمین بزرگون مین ہین جنکا احوال ذیل مین مذکور ہوتا ہے +

علو ممشاد دینوری قدس سرہ صاحب کمالات جامع کرامات وخوارق عادات ریاضت مین یگانہ روزگار عبادت مین مشہور دیار ہیر نامی مشایخین عراق کے ہین علم و حلم زہد و تقوی مین طاق اور شہرہ آفاق تھے کامل مرید اور خلفاؤ مین سے حضرت جنید بغدادی قدس اللہ سرہ کے ہین اور حضرت رویم اور نوری رحمہم اللہ تعالے سے بہت سے فواید حاصل کئے اور قصبہ دینور جو ایک مشہور قصبہ نزدیک قزوین کے ہے سکونت رکھتے تھے **نقل ہے** کہ آپ ہمیشہ دروازہ خانقاہ کا بند رکھتے تھے جب کوئی مسافر آپکے دروازے پر آتا اور دروازہ کو ہلاتا آپ اوسکو فرماتے مقیم ہے یا مسافر ارادہ تیرا قیام کرنے کا ہے اندر آ اور اگر تو مسافر ہے یہہ جگہہ تیری نہین ہے **نقل ہے** آپ فرماتے تھے کہ چالیس برس ہوئے کہ جنت باراستگی مجھہ پر عرضہ کرتی ہے اور مین بھی اوسکو دیکھتا ہون اور تیس برس ہوئے کہ مین نے اپنے دلکو گم کیا ہون ایسا مجکو معلوم ہوتا ہے کہ پیچھے ندیون وفات آپکی بقول مصنف سفینۃ الاولیا ۲۹۸ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابوالعباس احمد اسود دینوری قدس سرہ نام والد کا آپکے محمد ہے اصل آپکی دینور سے ہے نہایت بزرگ عالم علوم ظاہری وباطنی عابد وزاہد متقی صایم دایم صحبت سے اہل دنیا کے متنفر رہتے آپ مرید وخلیفہ ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ کے ہین اور دوسرے مشایخ عظام سے بھی بہت سے فواید حاصل کیئے پہلے آپ دینور سے نیشاپور مین آئے اور مدت تک وہان سکونت کیئے پھر وہانسے ترمذ کو تشریف لیگئے اور ترمذ سے سمرقند مین تشریف لائے اور اوسی جگہہ سکونت اپنی اختیار کیئے اور صدہا طالبان خدا کو راہ خدا دکھلائے وفات آپکی بقول نفحات الانس سنہ ۳۴۰ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی سمرقند مین ہے۔

شیخ عبد اللہ بن خفیف قدس سرہ نام آپکا محمد بن خفیف شیرازی ہے آپ ابنائے ملوک سے ہین والدہ آپکی نیشاپور سے تھین اور اپنے زمانہ مین قطب وقت اور مقتدائے اہل طریقت کہلاتے تھے اور ریاضت اور مجاہدت مین بے مثل مرید حضرت شیخ رویم قدس اللہ سرہ کے ہین اور بخطاب شیخ الاسلام وامام الطریقت سے مخاطب ہوئے اور خدمت مین شیخ ابو طالب بغدادی وابو الحسن مالکی وابو الحسن مزین وابو الحسین دراج اور یوسف حسین رازی قدس اللہ اسرارہم کے مدت رہے اور علوم ظاہری وباطنی مین کامل ومکمل ہوئے اور مذہب حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا رکھتے تھے اور علم تصوف مین کتنی کتابین آپکی تصانیف سے یادگار زمانہ ہین اور طریقہ خفیفیہ کو بھی آپ سے منسوب کرتے ہین وفات آپکی بقول تذکرۃ العاشقین سنہ ۳۳۲ ہجریہ مین واقع ہوئی اور مزار آپکا شیراز مین زیارت گاہ عالم ہے۔

شیخ وجیہ الدین ابو حفص بن عمویہ قدس سرہ آپ جلیل

مشایخین سے ہین صاحب کشف وکرامات نسبت ارادت کی آپکی دو طرف جاتی ہے
اور ہر دو طریقہ کی شاخ سید الطایفہ جنید بغدادی کو پہنچی ہے ایک شیخ عمویہ سے ملکر
ممشاد دینوریکو اور دوسری اخی زنجانی سے حضرت رویم رحمۃ اللہ علیہ کو ملتا ہے
وفات آپکی ۳۰۳ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے آپکے خلیفہ شیخ ضیاء الدین
ابو النجیب سہروردی اور شیخ علاء الدین طوسی ہین اور ابو النجیب سہروردی کے
خلیفہ شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ اسرارہم ہین جنکا احوال
دوسری جلد مین مرقوم ہوا ہے +

شیخ رویم قدس سرہ کنیت آپکی ابو محمد اور ابوبکر اور ابو الحسین اور
ابو شیبان بھی کہتے ہین اور نام آپکے والد کا احمد بن یزید بن رویم تھا اصل آپکی
بغداد سے ہے بڑے عالم اور فقیہ کاسب علوم ظاہر و باطن تھے آپ مرید کامل اور
شاگرد رشید حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ کے ہین اور ممشاد دینوری
قدس سرہ کی صحبت مین رہکر بہت سے فواید حاصل کئے شیخ ابو عبد اللہ بن خفیف فرماتے
ہین کہ اگرچہ شیخ رویم خود کو حضرت جنید قدس سرہ کے شاگرد اور مرید کہتے ہین لیکن
آپ بہتر اونسے ہین اور آپکے ایک بال کو دوست رکھتا ہون سو جنید سے اور سینے
ہرگز اپنی تمام عمر مین کوئی بزرگ زیادہ اونسے نہ دیکھا اور اونکے سوا کسیکو توحید
مین سخن کرتے نہ سنا اہل سیر فرماتے ہین کہ حضرت رویم آخری عمر کے درمیان خود
کو صاحبان دنیا مین پوشیدہ کئے لیکن اپنے عمل کو نچھوڑے باوجود ہونے حشمت و دولت
کے حق سے مشغول رہے اور اپنی عمر گرانمایہ کو یاد حق مین گذارے وفات آپکی
۳۰۳ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو العباس نہاوندی قدس سرہ نام آپکا احمد بن محمد بن الفضل ہے اصل آپکی نہاوند سے مرید شیخ عبد اللہ بن خفیف قدس اللہ سرہ اور شاگرد جعفر خالدی اور پیر شیخ حمویہ کے ہین صاحب مقامات عالیہ اور مظہر انوار جلیہ شریعت اور طریقت مین اپنے قدم کو پایہ مستحکم رکھتے **نقل ہے** کہ ایک شخص طالب الاسلام شیخ ابو العباس قصاب کی خانقاہ مین آیا شیخ نے اوسکو پیچھے پھرایا اور اپنی زبان مبارک سے ایسا فرمایا کہ بیگانگانرا با آشنایان چہ کار وہ شخص بسبب اس کلمات کے پیچھے پھرا اور شیخ ابو العباس نہاوندی کیخدمت مین آیا آپ نے فرمایا مرحبا بیا مائیم کہ بیگانگانرا آشنا کنیم بعد ازین آپنے اوسکو جائے دیا اور راہ خدا دکھلایا وفات آپکی بقول مصنف خزینۃ الاصفیا ۳۷۰ ہجری مین واقع ہوئی۔

شیخ حمویہ قدس سرہ نام والد کا آپکے عبد اللہ ہے آپ اجل مشایخ اپنے زمانے مین تھے اور ارادت آپکو شیخ دینوری سے تھی اپنے وقت مین فرد یگانہ اور اوستاد زمانہ بہت مخلوق کو اپنے حیطہ ارادت مین لایا اور خدا کو پہنچایا وفات آپکی ۳۷۳ ہجری مین واقع ہوئی +

شیخ فرح زنجانی اخی قدس سرہ آپ بڑے خلفاؤن مین سے حضرت شیخ ابو العباس نہاوندی قدس سرہ کے ہین جامع کمالات مظہر خوارق اور کرامات تھے اور ہیچ ارشاد دینے طالبین اور شائقین کے ید طولی رکھتے تھے **نقل ہے** کہ ایک روز آپکا خادم مطبخ مین شیر و برنج پکار ہا تھا ایک مار سیاہ دود گذار سے دیگ مین جا پڑا خادم کو کچھ معلوم نہوا مگر آپکی بلی آس پاس دیگ کے پھرتی اور آواز کرتی تھی خادم کہ اس بات سے آگاہ نہ تھا بلی کو ہانکتا اور دور پھینک دیتا

پھر وہ بلّی وہان سے آتی اور اوسیطرح آواز کرتی اور پھرتی تھی جب خادم کسیطرح بلّی کا بیچنا اور اضطراب ہوتا نہ سمجھا بلّی خود بخود دیگ مین کودی اور مرگئی جب دیگ کو خالی کئے ایک مردہ سانپ پائے بلّی کے مرنے پر بڑا افسوس کیا جب یہہ خبر شیخ کو پہنچی آپنے فرمایا کہ میری بلّی نے خود کو فقیرون پر فدا کیا اوسکو غسل دو اور کفنا کر دفن کرو پس بعد تجہیز و تکفین کے اوسکو دفن کئے اور اوسکا مزار بھی بنائے چنانچہ ابتک قبر اوسکی زیارت گاہ خلق ہے وفات آپکی بقول صاحب نفحات الانس [illegible] ہجریہ مین واقع ہوئی *

شیخ ابو بکر نسّاج قدس سرہ

نام والد کا آپکے عبد اللہ رہنے والے طوس کے ہین بڑے عالم و فاضل اور خلفاؤن مین سے حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی قدس سرہ کے ہین اور حضرت شیخ ابو بکر دینوری سے بھی صحبت رکھتے تھے کہتے ہین کہ آپنے اوایل حال مین بڑی ریاضت اور مشقت کھینچی آخرش آپکے مجاہدہ نے مشاہدہ دکھلایا ایک روز آپنے درگاہ خدا مین بشوق تمام روئے یکایک ایک آواز آئی کہ اے نسّاج ہماری طلب مین قناعت کر کہ یہہ دولت درد کی اور طلب کی بآسانی ہم کسیکو نہین دیتے ہین تجکو یافت سے کیا کام ہے اور عین القضات ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصانیف مین فرماتے ہین کہ شیخ احمد غزالی کہتے تھے کہ ایک روز میرے پیر روشن ضمیر ابو بکر قدس سرہ مناجات مین فرماتے تھے کہ اے خدا مجھ سے گنہگار رسیدہ بیچارہ کے پیدا کرنے مین کیا حکمت ہے ہاتف نے غیب سے آواز دی حکمت اس مین یہہ ہے کہ مین اپنے جمال کو تیرے منہہ کے آئینہ مین دیکھون اور محبت اپنی تیرے دلمین ڈالون وفات آپکی [illegible] ہجریہ مین واقع ہوئی اور مزار آپکا طوس مین ہے *

فصل پانچوین حضرات متفرقات کے بیان مین

معلوم ہووے کہ اس فصل مین جو بزرگوار ونکے نام اور اونکا حال داخل ہوا ہے حقیقت مین وے حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ سے اور سابق کے فصول اربعہ کے بزرگان مذکورہ سے نعمت یافتہ ہین مگر حضرت خواجہ اویس قرنی قدس سرہ جو خاص توجہ روحانی سے سلسلہ اویسیہ رکھتے ہین اور اسیطرح اکثر بزرگو نکا سلسلہ اویسیہ اور روحانی طریق سے نعمت یافتہ ہے اسلیئے شجرہ خلفائیہ کے موافق اس فصل مین ترتیب قایم اور سلسل نہین رہی اسلیئے اس فصل کو بنام حضرات متفرقات ممتاز کیا گیا

خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ بعد اصحاب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ سر دفتر شیران بیشہ طریقت سے ہین اور بڑی فضیلت آپکو اس سبب سے ہے کہ آپ عاشق جانباز رسول علیہ الصلواۃ والسلام کے تھے اور بغیر دیدار آنحضرت اور بغیر حاضر ہونے خدمت مین حضرت شاہ رسالت کے اسلام سے مشرف ہوئے اور زبدۃ الابرار حضرت فرید الدین عطار تذکرۃ الاولیا مین فرماتے ہین کہ ایک وقت جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہہ کو طرف یمن کے کیا اور فرمایا انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن یعنے مین پاتا ہون ہوا رحمت کی یمن کیطرف سے اور یہہ بھی آنحضرت نے فرمایا کہ حق سبحانہ وتعالی قیامت کے دن ستر ہزار فرشتے اویس قرنی کے ہمصورت وہم شکل پیدا کریگا اسلیئے کہ آپ درمیان اونکے بہشت مین جاوینگے اور اونکو کوئی نہ پہچانیگا اور صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہین کہ نام آپکا اویس ہے اور آپ اہل نجد سے اور قرن ایک قبیلہ کا نام ہے کہ اوس نام سے آپ مشہور ہوئے کہتے ہین کہ آپکو دو سبب سے خدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی میسر نہوئی پہلا سبب یہہ کہ آپکی والدہ شریفہ بہت ضعیف تھین ہمیشہ آپ اونکی خدمت مین رہتے اور شتربانی کرکے

اپنا اور اپنی والدہ شریفہ کا نفقہ کرتے اور دوسرا سبب یہہ کہ بسبب کمال غلبۂ عشق و
محبت کے ہمیشہ مغلوب الحال رہتے تھے **نقل ہے** کہ جب جنگ احد میں دندان مبارک
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہوئے آپ اس بات کی خبر نہ رکھتے تھے کہ کونسے
دندان مبارک نبوی سے شہید ہوئے ناچار غلبۂ عشق و محبت سے تمام دانتوں کو اپنے گرا دیا
نقل ہے کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلواۃ والسلام حضرت امیر المومنین عمر و علی رضی اللہ
عنہما کو قبل از وفات وصیت کئے تھے کہ میرا خرقہ اویس کو لیجا کر دینا اور بعد سلام کے
کہنا کہ میری امت کے لئے دعا کرے کہ دعا اونکی میری امت کے حق میں مقبول ہے اور
اوسکو تم یمن میں شتربانوں کے درمیان پاؤگے جب رسول علیہ الصلواۃ والسلام وفات
کر گئے امیر المومنین عمر و علی رضی اللہ عنہما نے قبیلہ قرن کیطرف تشریف لیگئے اور لوگوں
سے کہا کہ یا اہل نجد تمہارے بیچ ایک شخص ہے کہ جو اویس نام سے مشہور ہے لوگوں نے کہا
وہ شتربان ہے تب یہہ ہر دو حضرات وادی عرنہ میں گئے اور اونکو نماز پڑھتے ہوئے
دیکھا اور فرشتوں کو دیکھا کہ آپ کے اونٹ چرا رہے ہیں جب آگے گئے آپنے سجدے سے سر
اوٹھایا بعد سلام خرقہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکے سپرد کئے اور کہا
کہ واسطے مغفرت امت کے دعا کرو حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے خرقہ لیا اور سر کو سجدہ
میں رکھا چند بار کے بعد آواز آئی کہ اے اویس ہمنے بسبب تیری دعا کے بعدد موئے
گوسپندان قبیلہ بنی ربیعہ و مضر کے گنہگاران امت محمد کو بخشا اور صاحب کشف المحجوب
کہتے ہیں کہ او آخر عمر میں حضرت اویس رضی اللہ عنہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک
رہتے اور جنگ صفین میں کہ جو لڑائی حضرت علی المرتضی اور معاویہ بن ابی سفیان
کے ساتھ تھی شہادت پائے بعد وفات آپکے اصحابوں نے چاہا کہ واسطے آپ کے قبر کھودیں

کھودین جب نصف قبر کھودی گئی ایک پتھر نمود ہوا اور اوس مین قبر کھودی ہوئی تھی جب قبر تیار نکلی چاہیے کہ آپکا کفن بنائین آپکے کپڑو نکے درمیان کفن بھی پائے اور وہ ایسا کفن تھا کہ جو دست ہاے بنی آدم نہ تھا بعد کفن دیکر اوسی قبر سنگین مین آپکو رکھدیئے وفات آپ کی بقول مصنف کشف المحجوب تیسری رجب المرجب ۳۲ ؁ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

مالک بن دینار قدس سرہ آپ مصاحبین اور مریدین جانثار مین سے حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کے تھے اور طایفہ صوفیہ کے بڑے سردار ہین آپکی پیدایش حالت عبودیت مین باپ کے ظاہر ہوئے اگرچہ آپ بندہ زادہ تھے لیکن دونون جہان سے آزاد تھے **نقل ہے** کہ ایک روز مالک دینار کشتی مین سوار ہوکر جاتے تھے جب کشتی عین دریا مین پہنچی ملاحون نے کرایہ کشتی مین بیٹھنے والون سے مانگا مالک نے فرمایا کہ میرے پاس کچھہ نہین ہے جو کرایہ تمکو دیوین تمام ملاح غصے مین آکر اتنا آپکو زدوکوب کئے کہ آپ بیہوش ہوگئے جب آپ ہوش مین آئے پھر کرایہ طلب کئے اور کہنے لگے کہ اگر اب کرایہ کشتی کا تو نہ دیا تو ہم تجکو دریا مین پھینکدینگے مالک نے منہہ کو اپنے طرف دریا کے کیا اوسیوقت دریا کی مچھلیون نے سر پانی سے باہر نکالا اور ہر ایک مچھلی کے منہہ مین ایک ایک دینار سونے کا تھا مالک نے اپنا ہاتھ لنبا کیا اور ایک مچھلی کے منہہ مین سے دینار نکالکر ملاح کو دیا ملاحون نے جب یہہ حال دیکھا سر کو اپنے آپکے قدم پیر رکھا اور تائب ہوئے آپ نے کچھہ نہ کہا اور کشتی سے باہر قدم کو دریا مین رکھکر چلدیئے اوس روز سے آپکا نام مالک دینار ہوا **نقل ہے** کہ ایک روز آپکو کسی دہریہ کے ساتھہ مسئلہ دین مین مناظرہ کا اتفاق ہوا اور کہتے

دونون تک مباحثہ ہوتا رہا آخرش حاکم وقت نے ایسا مقرر کیا کہ دہری کا ہاتھ مالک
کے ہاتھ سے مضبوط باندھکر آگ مین پھینکدین جو شخص جلجاوے اوسکا مذہب باطل ہے
غرض اسطور سے سب نے کیا کسیکا ہاتھ نہ جلا اور آگ بھی اونھون سے گریخت کی سب نے کہا
کہیہ دونون حق پر ہین حضرت مالک اپنے مکان مین آئے اور بہت دلتنگ ہوئے اور
خدا کی جناب مین دعا کی کہ اے بار خدایا ستر برس مین نے اپنے قدم کو ایمان پر ثابت
رکھا لیکن پھر دہریہ مذہب والے کے ساتھ برابر ہوا ہاتف غیب سے آواز آئی کہ اے مالک
اس بات سے تو دلتنگ مت ہو کسواسطے کہ تیرے ہاتھ نے دہریے کے ہاتھ کو بچایا اور اگر
وہ اکیلا ہاتھ اپنا آگ مین ڈالتا سو جلجاتا **نقل ہے** کہ ایک روز مالک بیماری کی
حالت مین آہستہ آہستہ بازار کیطرف جاتے تھے یکایک اوس رستہ پر شہر کا حاکم
گیا اور چاوشون نے آواز دور باش کی دی مالک کو اتنی قوت نتھی کہ وہانسے جلد نکلجاوین
اتنے مین ایک آدمی نے اون سپاہیون مین سے آپکو تازیانہ مارا آپ نے فرمایا کہ قطع اللہ
یدیک وہ شخص اوسی روز چوریکے مقدمہ مین گرفتار ہوا اور امیر کے حکم سے ہاتھ اوسکا
کاٹا گیا وفات آپکی بقول مصنف کرامات الاولیا سنہ ۱۳۱ ہجریہ مین واقع ہوئی +

سفیان ثوری قدس سرہ ولادت آپکی سنہ ۹۹ ہجریہ مین ہوئی کنیت
آپکی ابو عبداللہ اور نام والد کا آپکے سعید تھا اصل آپکی کوفہ سے ہے آپکو امام المسلمین
کہتے ہین علوم ظاہری و باطنی مین اپنا ثانی نہین رکھتے تھے اور آپ سے بہت آدمیون
نے علم حدیث کی روایت کی ہے چنانچہ معمر اور اوزاعی و ابن جریج وغیرہم اور سفیان
بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مین نے آپ سے فاضل تر کوئی عالم ندیکھا اور عبداللہ سفیان
اپنے زمانے مین رأس الناس ہے اور ابی صالح شعیب سے حکایت کرتے ہین کہ سفیان

کے روز بطور رحجت کے سفیان ثوری کو لاوینگے اور اہل محشر کو کہینگے کہ اگر تمنے اپنے پیمبر کو نہ دیکھا
تھا لیکن سفیان ثوری کو تو دیکھے تھے پھر کسواسطے اوسکی اقتدا نہ کئے اور آپکی توبہ کرنے کا
سبب یہہ تھا کہ ایک روز آپ مسجد مین جاتے تھے اور اپنا ڈابان پانون مسجد کے دروازے
مین ڈالا غیب سے آواز آئی کہ اے سفیان تو ثور یعنی چارپایہ ہے اوس آواز کے
سنتے ہی آپ بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے اپنے منہہ پر طانچہ لگائے اور دل مین کہا
کہ جب تونے پانون مسجد مین ادب سے نرکھا نام تیرا انسانونکے طائفہ سے مٹایا گیا **نقل** ہے
کہ ایک روز آپ بازار مین جاتے تھے ایک پنجرہ مین مرغکو دیکھا کہ شور و فریاد کررہا
ہے آپنے اوسکو خرید کیا اور اوسکو آزاد کردیا وہ مرغ ہر شب کو سفیان ثوری کے مکان
پر آتا اور آپکے سر یا بازو پر بیٹھتا جب سفیان ثوری نے وفات پائی وہ مرغ آپکے
جنازے کے ہمراہ روتا ہوا چلا اور اپنے بدنکو جنازے پر مارتا تھا اور مخلوق بھی اوسکی
یہہ حالت دیکھ کر زار زار روتی تھی جب آپکو دفن کئے وہ مرغ بھی آپکی قبر پر بیٹھ جان
بحق تسلیم کیا اور کہتے ہین کہ آپکی قبر سے آواز آتا تھا کہ سفیان کو ہمنے بخشا اسلیئے کہ وہ
مخلوق پر نہایت محبت رکھتا تھا وفات آپکی ۱۶۱ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی
بصرہ مین ہے +

عقبہ بن الغلام رضی اللہ عنہ آپ شاگرد اور مرید حضرت خواجہ
حسن بصری قدس سرہ کے ہین زہد و ورع مین ثابت قدم اور دین رسول صلی اللہ
علیہ وسلم پر مستحکم تھے **نقل** ہے کہ ایک روز خواجہ حسن بصری اور عقبہ دریا کی
طرف جاتے تھے جب دریا کے کنارے پر پہنچے عتبہ دریا مین پانون رکھکر روانے
ہوئے جب حضرت خواجہ حسن بصری نے دیکھا آپ سے فرمایا کہ اے عتبہ یہہ درجہ تونے

کس چیز سے پایا آپ نے فرمایا کہ تیس برس کا عرصہ ہوا ہے کہ تو وہ کام کرتا ہے جو تجھکو
خدا حکم دیتا ہے اور مین وہ کام کرتا ہون جو وہ چاہتا ہے اور اوسکے دلکو بھاتا
ہے اور یہہ درجہ مجھکو اوسکی رضا و تسلیم مین رہنے سے ملا ہے اور آپکی توبہ کرنیکا باعث
یون ہوا کہ ایک وقت ایک عورت برقع ڈالے ہوئے راستے سے جاتی تھی اور دونو
آنکھین اوسکی کھلی تھین آپکی نظر جب اوسپر پڑی اوسپر عاشق ہو گئے عورت نے
پوچھا کہ تمنے مجھہ مین ایسی کیا اچھی چیز دیکھی جو تم مجھہ پر عاشق ہوئے آپ نے فرمایا مجکو
تیری آنکھین اچھی معلوم ہوئین اسلئے تجھہ پر مین عاشق ہو گیا اوس پاکدامن عورت
نے اس بات کے سنتے ہی اپنی دونون آنکھین نکال تھالی مین رکھ کر آپکی خدمت
مین بھیجدین اور ایسا کہلا بھیجا کہ جسپر تو عاشق ہوا تھا اوسکو تیری خدمت مین بھیجی
ہون آپ نے جب بچشم دل غور کئے خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور توبہ کئے اور زہد بیعت
مین خواجہ حسن بصری قدس سرہ کے آکر مرید ہوئے اور فرید عالم و یکتائے زمانہ ہوئے
وفات آپکی باجتماع اقوال اہل خبر سنہ ۱۶۷ ہجریہ مین واقع ہوئی ٭

ابراہیم حسینی قدس سرہ نام والد کا آپکے سعد ہے بغداد مین رہتے
اور قدمائے مشایخین سے ہین **نقل ہے** ابو الحارث اولاسی سے جو آپکے شاگرد
ہین فرماتے ہین کہ ایک وقت مین آپکے ہمراہ جاتا تھا اور اوس روز مینے خاگینہ
کھایا تھا یکایک راستہ مین دریا آگیا آپ پانی پر پانون رکھکر چلے مینے بھی چاہا کہ آپکی
متابعت کرون جب مین چلا پانی مین رہگیا بصد مشکل پیچھے آیا آپ نے فرمایا کہ تیرے
پانون مین خاگینہ لگا ہوا ہے **نقل ہے** کہ ایک روز آپکے ہمراہ مین کوہ
لگام سے آتا تھا ایک لشکری جوان نے کسی عورت کا گدھا ظلم سے پکڑ لیا عورت نے

آکر آپ سے کہا آپ نے اوسکو سمجھایا اوس نے نہ سُنا اور آپکی طرف نیز نظر کیا اوسیوقت زمین پر گر پڑا اور مر گیا **نقل ہے** کہ مین آپکے ہمراہ ایک وقت جاتا تھا جب دریا کنارے پر پہنچا آپ نے کچھہ زبان سے پڑھا تمام مچھلیان دریا کی اپنے سر کو پانی سے اونچا کیے اور آپ پر ہجوم لائے وفات آپکی معلوم نہیں +

امام عبداللہ بن المبارک قدس سرہ آپ شاگرد اور مرید حضرت امام ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کے ہین فنون علم مین جامع کشف و کرامات مین مشہور عالم تھے اور آپ ابو سفیان اور فضیل بن عیاض قدست اسرارہم کے ہمعصر ہین آپکو توبہ کرنیکا باعث یہہ ہے کہ آپ اوایل جوانی مین ایک کنیزک پر عاشق ہوئے ایک رات کو موسم سرما مین کہ برف آسمان سے گرتی تھی واسطے دیدار اپنی معشوقہ کے اوسکی گھر کے دیوار کے نیچے صبح کے وقت تک حالت بیخودی مین کھڑے رہے جب موذن نے فجر کی اذان دی آپ نے سمجھا کہ یہہ اذان عشا کی ہے اسیطرح تمام روز حالت محویت مین گذارے جب شام ہوئی اپنے دل سے کہا کہ تجکو اب بھی شرم نہین آتی کہ واسطے ہوائے نفس اپنے تمام رات اور تمام دن تو نے یہان گذارا اگر اتنی دیر تک تو اپنے معبود حقیقی کی عبادت کرتا آج حق پرستون مین سے ہوتا اوسیوقت آپنے توبہ کی اور خدا کی عبادت مین مشغول ہوئے **نقل ہے** کہ ایک روز آپکی والدہ صاحبہ باغ مین گئیں دیکھتی ہین کہ عبداللہ ایک درخت کے سایہ مین سوتا ہے اور ایک کالا سانپ اپنے منہہ مین نرگس کی ڈالی لیکر آپ پر ہلاتا ہے اور مکھیونکو آپ پر سے اوڑاتا ہے وفات آپکی بقول مصنف نفحات الانس ۱۸۱ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

محمد سماک قدس سرہ کنیت آپکی ابو العباس ہے متقدمین علمائے

دین اور مشائخین اہل یقین سے ہین حافظ قرآن زاہد عابد واعظ و متقی تھے اور
حضرت سفیان ثوری کے ہم صحبت تھے اور معروف کرخی کو آپکی کلام سے کشایش تھی
تمام عمر اپنی تجرید اور تفرید مین بسر کی آپکو لوگ کہتے کہ سماک کس لئے تو عورت نہین
کرتا ہے آپ فرماتے کہ مین دو شیطانکی طاقت نہین رکھتا ہون لوگون نے پوچھا کس
طرح آپنے فرمایا میرے پاس ایک شیطان ہے اور ایک اوسکے پاس پھر مین دو شیطانکے
ہاتھہ مین کیونکر سلامت رہون شیخ احمد حواری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک
روز ابن سماک بیمار ہوئے اور آپکا قارورہ مینے طبیب کے پاس لیگیا رستہ مین
ایک پیر روشن ضمیر مجکو ملا اور کہا کہ تو کہان جاتا ہے مین نے کہا کہ ابن سماک بیمار
ہین واسطے آپکے طبیب سے دوا لانے جاتا ہون کہا سبحان اللہ دوست خدا کا غیر خدا سے
مدد چاہتا ہے پیچھے جا اور ابن سماک کو کہو کہ اپنا ہاتھہ اوس رنجور کے اعضا پر رکھے اور وقت
ایسا پڑھے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم و بالحق انزلناہ و بالحق نزل مین اوسکو
پیچھے مکانکو گیا اور ابن سماک سے کہا آپنے یہہ عمل کیا اوسیوقت تندرست ہو گئی
ابن سماک نے مجکو کہا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے جسنے تجھہ کو پیچھے مکانکی طرف پھرائے
اور یہہ عمل بتلائے وفات آپکی سنہ ۱۸۳ ہجریہ مین واقع ہوئی ؛

ابراہیم ستنبہ قدس سرہ آپ بڑے نامی مشائخین مین سے ہین اور حضرت
ابراہیم ادہم کی خدمت سے مستفید ہوئے **نقل ہے** کہ ایک روز سلطان العارفین
خواجہ بایزید بسطامی مجلس مین بیٹھے تھے یکایک آپنے اصحاب مجلس سے فرمایا کہ
اوٹھو چلو ایک دوست خدا سے ملین تمام اصحاب اوٹھے اور جب دروازہ پر پہنچے ابراہیم
ستنبہ قدس سرہ سامنے آئے حضرت سلطان العارفین نے فرمایا ہمنے چاہا تھا کہ آپکا

استقبال کرین اور شفیع اپنا بناوین تا آپ ہمارے کام مین حق تعالے کے نزدیک
شفاعت کرین آپنے فرمایا کہ اگر مجھے بخشے ہون درجہ تمام خلق مین ایک بارہ گل کی
شفاعت کرنے کے لئے نہین ہوسکتا ہے وفات آپ کی سنہ [illegible] ہجریہ مین واقع ہوئی
اور قبر آپکی قزوین مین ہے +

شقیق بلخی قدس سرہ کنیت آپکی ابو علی اور اصل آپکی بلخ سے ہے
آپ متقدمین مشایخین سے ہین صاحب کمالات وکرامات جلیلہ تھے اپنے زمانے
مین علم شریعت وطریقت کے پیشوا کہلاتے تھے خدمت مین امام موسی کاظم رضی اللہ
عنہ اور سلطان ابراہیم بن ادہم قدس اللہ سرہ کے مدت تک رہے ہین اور بہت سے
فوائد ظاہری وباطنی حاصل کئے آپ شیخ حاتم اصم رحمتہ اللہ علیہ کے اوستاد ہین اور
صاحب تصانیف تھے سبب آپکے توبہ کرنیکا یہہ ہے کہ ایک وقت آپ اسباب
تجارت کا ترکستان کے ملک مین لیجاتے تھے اتفاقاً آپکا گذر کسی بتخانہ مین ہوا آپنے ایک
بت پرست کو دیکھا کہ اپنے بت کے روبرو کھڑا ہے اور آہ وزاری سے دعا کرتا ہے
آپ نے فرمایا کہ اے احمق تو خالق رکھتا ہے کہ جو ہمیشہ حی القیوم اور سب کا قاضی
الحاجات ہے پھر کسواسطے تو اس بیجان پتھر کے سامنے سجدہ کرتا ہے اور روتا ہے
اوسنے جواب دیا کہ اگر اسی موافق ہے پھر تو کسواسطے رزق کی تلاش مین اپنے شہر کو
چھوڑکر اس طرف آیا ہے جو تیرا رازق ہے تو وہ تجھکو وہان رزق پہنچا دیگا حضرت
شقیق اس بات کے سنتے ہی ہشیار ہوئے اور وہان سے پیچھے پھرے جب اپنے مکان کو آئے
دنیا ومافیہا سے اپنا ہاتھ اوٹھائے اور پیر کامل بنے وفات آپکی بقول صاحب سفینۃ الاولیا
سنہ ۱۹۴ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی ختلان مین ہے +

یوسف اسباط قدس سرہ صاحب مقامات بلند اور کرامات ارجمند تھے علوم ظاہری و باطنی مین طاق اور تجرید و توکل مین شہرۂ آفاق **نقل ہے** کہ ایک وقت آپکو میراث مین ہزار درہم ملے آپنے تمام درہم راہ خدا مین خیرات کر دئے اور ہمیشہ کہجور کے پتو نکو بنتے اور جو کچھہ اوسکی مزدوری ملتی اوس سے اپنا نفقہ کرتے چالیس برس تک آپ برہنہ تن رہے اور ایک پیراہن پہننے لیئے نہ بنایا سوائے ایک تہ بند کے کہ جو شریعت کا حکم ہے اور ایک کپڑا کہنہ کہ جو موسم سرما مین بدنکو ڈہانپنے کے لئے ضرور ہے آپکے پاس رہتا تھا وفات آپکی بقول سفینۃ الاولیا ۲۹۶ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو سلیمان الدارانی قدس سرہٗ نام آپکا عبد الرحمن بن احمد بن عطیہ ہے آپ متقدمین مشائخین ملک شام سے ہین زہد اور ریاضت مین مشہور تھے اور مضافات دمشق مین ایک گانون ہے کہ آپ وہان تشریف رکھتے تھے اور بسبب نہایت ہونے آپکی مہربانی کے خلقت خدا پر اسلئے آپکو ریحان القلوب کہتے ہین علم حدیث اور تفسیر مین لاثانی اور جوع و فاقہ کشی مین مستثنی تھے **نقل ہے** آپ فرماتے ہین کہ ایک شب مین نے خواب مین حور کو دیکھا کہ جب وہ ہنستی تھی اوسکے لب مانند نور کے چمکتے تھے اور ایسا مجھکو معلوم ہوا کہ تمام جہان روشن ہو گیا ہے مینے اوس سے پوچھا کہ تو نے یہہ نور کہانسے پایا اوس نے کہا کہ ایک شب مین نے خوف خدا سے چند قطرے اپنی آنکھہ سے گرائے تھے اوسی پانی سے میرے منہہ کو دہلوائے ہین یہہ سبب روشنی اوسکی ہے وفات آپکی بقول مخزن العارفین ۲۱۵ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی داران مین ہے +

شیخ بشر مریسی قدس سرہ آپ مشائخین متقدمین صاحبان شان سے ہین نام والد کا آپکے غیاث تھا مریس توابع مصر مین ایک قریہ مشہور ہے آپ وہان سکونت رکھتے تھے آپکا قول ہے جس دلمین کہ دنیا اپنا مقام کرے آخرت اوس دلسے دور ہوجاتی ہے اور یہی فرماتے ہین کہ مشائخین صوفیہ کے باتون نے کسیکی میرے دلمین تاثیر نہوئی جب تک کہ دو گواہ عادل کتاب اور سنت کے مین نے اوسپر نہ پایا وفات آپکی ماہ ذی الحجہ ۲۱۸ ہجری مین واقع ہوئی اور قبر آپکی توابع مصر مین ہے +

شیخ فتح بن علی موصلی قدس سرہ آپ بڑے مشائخین مشہور سے ہین صاحب ہمت اور عالی مراتب ہین غم اور شوق خدا آپ پر اتنا غالب تھا کہ آپ ہمیشہ روتے تھے اور لوگون سے ملاقات نکرتے اور اپنا حال چھپانے کے لئے ایک کنجیونکا دستہ باندھے رہتے تا لوگونکو معلوم ہو کہ یہہ بڑا سوداگر ہے کہتے ہین کہ ایکروز کسی مجلس مین گئے اور کنجیونکا دستہ کھولکر اپنے سامنے رکھا ایک شخص نے صاحبان مجلس مین سے پوچھا کہ یہہ کنجیان کیسی ہین کیا چیز تو کھولتا ہے آپنے مسکرا کر کہا کہ جس دن سے مین یہہ کنجیونکا دستہ باندھا ہون بہر تونکے سرقہ سے بچا ہون **نقل ہے** کہ ایکروز کسی نے صدق سے سوال کیا آپنے ہاتھ کو اپنے لہار کی بھٹی مین ڈالا اور لوہے کا ایک ٹکڑا گرم نکالا اور اپنے ہاتھ پر رکھکر حاضرین کو کہا کہ اسکا نام صدق ہے **نقل ہے** کہ جب عید الضحی کا دن آیا اور آپنے لوگونکو دیکھا کہ آج قربانی کر رہے ہین آپ نے اپنا منہہ آسمانکی طرف بلند کیا اور کہا کہ اے پروردگار مین کچھہ چیز نہین رکھتا ہون کہ جو قربانی کرون صرف متاع جان میری حاضر ہے اوسکو قبول کر اوسیوقت

آپنے اپنی انگشت گلے پر رکھی اور بیہوش زمین پر گرے اور جان بحق تسلیم کی بعد
وفات پانے کے لوگون نے دیکھا کہ آپکے گلے پر سبز خط کا نشان مانند تلوار یا چھری کے
نمود تھا وفات آپکی روز عید الضحی دسوین ذیحجہ سنہ ۲۱۹ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ بشر حافی قدس سرہ کنیت آپکی ابو نصر اور نام والد کا آپکے
حارث بن عبد الرحمن بن عطا بن ماہان بن عبد اللہ ہے اصل آپکی شہر مرو سے ہے [illegible] متقدم
مشایخ مین سے ہین مقامات بلند اور کرامات ارجمند اور آپ اوتاد عراق سے تھے اور
آپکے توبہ کرنیکا باعث یہہ ہے کہ آپ ہمیشہ خراباتی حالت مین پھرتے اور شراب پیتے تھے
ایک روز اوسی حالت مستی مین بازار کیطرف جا نکلے راستہ مین ایک کاغذ پایا
بسم اللہ الرحمن الرحیم اوسپر مرقوم تھا اوسکو زمین سے اوٹھایا اور بازار سے عطر خرید کر
اوسپر لگایا اور اوسکو بڑی تعظیم و تکریم سے ایک بلند جا پر رکھدیا اوسی رات کو
شہر مین کسی ایک بزرگ نے خواب مین غیب سے صدا سنی کہ بشر حافی کو جاکر کہو کہ تو نے
میرے نام کو پاکیزہ کیا اور اوسکو باادب رکھا تو ہمنے بھی تیرا نام دنیا اور آخرت مین
پاک و صاف کیا جب وہ بزرگ خواب سے اوٹھا دلمین کہا کہ بشر حافی بڑا فاسق
اور دایم الخمر ہے خدا نے اوسکے حق مین یہہ کیسے فرمایا یہہ بات غلط معلوم ہوتی
ہے پھر وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھکر سو رہے دوبارہ بھی اسیطور سے خواب مین
سنا علی الصباح بشر حافی کے گھر گئے جب وہ بزرگ دروازہ پر پہنچے لوگون سے
دریافت کیا کہ بشر حافی کیا کرتا ہے لوگون نے جواب دیا بشر حافی شراب کے نشہ مین مست
اور بیہوش پڑا ہے آپنے فرمایا اوسکو بیدار کرو اور کہو کہ تجھکو احکم الحاکمین کے
طرف سے حکم آیا ہے بشر حافی اس بات کے سنتے ہی گھر مین سے روتے ہوئے باہر آئے

اور اپنے دوستونکو کہا کہ اب تم مجھکو یہان نہ دیکھوگے اور اوس بزرگکے پیچھے پا برہنہ چل نکلے
اور توبہ کیئے ریاضت اور عبادت مین بڑے یکتائے زمانہ ہوئے نقل ہے کہ جبتک
آپ زندہ رہے شہر بغداد مین کوئی جانور غلاظت راستہ مین نہ ڈالتا اسلیئے کہ آپ سید الطائفہ
پا برہنہ رہتے تھے ایک رات کو کسی جانور نے نجاست کی اوسکے مالک نے کہا کہ ہائے آج
بشر حافی دنیا مین نرہا جب لوگون نے معلوم کیا سو اوسکے اول آپکا انتقال ہوگیا تھا
وفات آپکی بقول ابن کثیر شامی ۲۲۷ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے

شیخ احمد ابن الحواری قدس سرہ

کنیت آپکی ابو الحسن اور اصل
آپکی شہر دمشق سے ہے مرید ابو سلیمان دارانی کے اور والد آپکے بڑے نامی عارفین
کاملین سے ہین نقل ہے کہ آپ کو اپنے مرشد ابو سلیمان دارانی کے ساتھ نہایت
محبت تھی کہ کبھی اپنے مرشد کے حکم سے برخلاف نکرتے ایک روز آپکے مرشد کسی
ایک مجلس مین گفتگو کرتے تھے آپ تشریف لائے اور مرشد کیخدمت مین عرض کیا کہ
تنور سلگ رہا ہے آپ کیا فرماتے ہین مرشد نے جواب نہ دیا پھر عرض کیا مرشد نے
دلتنگ ہوکر فرمایا کہ جا اور تنور مین بیٹھ جا اسبات کے سنتے ہی آپ اوٹھے اور تنور
مین کہ جو روٹیونکے پکانے کے لئے تیار تھا بیٹھ گئے بعد ایک ساعت کے آپکے مرشد نے
چند مریدونکو بھیجا تا آپ کو لاوین لوگون نے ہرچند آپکو ڈھونڈا پر نپایا آخرش آپنے
مریدونسے فرمایا کہ درمیان میرے اور اوسکے ایک عہد ہے کہ ہرگز میرے کہنے سے
برخلاف نکرے جب مریدون نے دوبارہ جاکر دیکھا آپکو پایا کہ ایک بال برابر آپکا
نجلا تھا وفات آپکی بقول مصنف خزینۃ الاصفیا ۲۳۰ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ حاتم بن عنوان اصم قدس سرہ

کنیت آپکی ابو عبد الرحمن

اور

اور اصل آپکی بلخ سے ہے جناب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب رکھتے تھے آپ مرید شیخ شقیق بلخی قدس سرہ کے اور پیر حضرت شیخ احمد خضرویہ قدس اللہ سرہ کے ہین آپ بڑے نامی مشائخین خراسان سے ہین زہد و ریاضت مین مشہور اور صدق و دیانت مین معمور تھے نقل ہے کہ ایک عورت آپکی خدمت مین آئی اور کوئی شرعی مسئلہ پوچھنے لگی اتفاقا اوس عورت سے ایک کام ناشایستہ ظاہر ہوگیا اپنے دل مین بہت شرمندہ ہوئی آپنے جب اوسکا شرمندہ ہونا دیکھا اوسکو فرمایا کہ مجھکو سننے مین نہین آتا آواز سے کہو کہ کان میرے بہرے ہین کہتے ہین کہ مراد آپکی کہنے کی یہہ تھی کہ وہ عورت اب جانی کہ حاتم بہرا ہے اور میرا آواز اوسنے نہین سنا پھر اوس عورت نے مسئلہ آواز بلند سے پوچھا آپنے جواب دیا اہل تواریخ کہتے ہین کہ جب تک وہ عورت زندہ رہی آپنے خود کو اصم مشہور کیا نقل ہے کہ ایک وقت کسی رفیق کے ہمراہ آپ سفر کو چلے رفیق نے آپ سے کہا کہ مجھکو کچھہ وصیت کرو آپنے فرمایا اگر یار چاہتا ہے تو تجھکو خدائے عز و جل بس ہے اور اگر ہمراہ چاہتا ہے تو کرام کاتبین تجھکو بس ہے اور اگر مونس چاہتا ہے قرآن تجھے بس ہے اور اگر کام چاہتا ہے عبادت تجھے بس ہے اور اگر وعظ چاہتا ہے مرگ تجھے بس ہے اور اگر اس مین سے کوئی چیز نہین چاہتا ہے تو دوزخ تجھکو بس ہے وفات آپکی سنہ ۲۳۷ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی خراسان مین ہے ٭

احمد خضرویہ قدس سرہ کنیت آپکی ابو حامد اور اصل آپکی ملک بلخ سے ہے معتبر مشائخین خراسان اور صاحب تصانیف ہین کہتے ہین کہ آپکے ہزار مرید کامل تھے اور آپ مرید و خلیفہ حضرت حاتم اصم کے ہین اور ابو تراب و سلطان

ابراہیم بن ادہم و شیخ بایزید بسطامی و ابو حفص قدس اللہ اسرارہم کے صحبت سے مستفیض ہوئے اور ہمیشہ آپ لباس لشکری پہنا کرتے تھے اور بی بی فاطمہ کہ آپکی اہلیہ تھیں کہتی ہیں کہ طریقت میں ایک آیت تھی آیات الٰہی سے اور والد آپکے بڑے امیر کبیر بلخ میں تھے نقل ہے کہ ایک وقت کوئی مہمان آپکے یہاں آیا آپنے ستر شمعدان اوسکے لئے روشن کئے مہمان نے آپ سے کہا کہ میرے لئے اتنی تکلیف کچھہ ضرور نہیں اور اتنے اصراف کی کچھہ حاجت نہیں آپنے فرمایا کہ جا اور تمام شمعدان انکو گل کردے اوس مہمان درویش نے تمام رات کوشش کی اور پانی اور مٹی سے اون شمعدانوں کو چاہا کہ گل کرے ایک شمع بھی اوس فقیر سے گل نہو سکی اور خاندان خضرویہ آپ سے نکلا ہے وفات آپکی بقول مرأت الاولیا ۲۴۰ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی ملک خراسان میں ہے۔

شیخ حارث بن اسد محاسبی قدس سرہ آپ بڑے مشایخین متقدمین میں سے ہیں اور تصانیف جلیلہ آپکی انواع علوم میں مشہور آفاق ہے فراست و صداقت میں بے نظیر اور تجرید و تفرید میں مخصوص تھے **نقل ہے** کہ آپکو تیس ہزار دینار ورثہ میں آئے جب لوگوں نے آپ کے سامنے لایا آپنے فرمایا کہ اسکو سلطانی بیت المال میں داخل کرو لوگوں نے پوچھا کسواسطے آپنے جواب دیا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے القدریۃ مجوس ھذا الامۃ یعنے گروہ قدریہ اس امت میں مانند گبر کے ہیں اور والد بھی میرے مذہب قدریہ میں پس وہ گبر تھا اور میں مسلمان ہوں مجھہ کو اوسکے ورثہ سے مال لینا نہیں پہنچتا ہے اور اہل تواریخ کہتے ہیں کہ آپکو علم محاسبہ میں کمال درک تھا اس لئے آپ بخطاب محاسبی

مشہور ہوئے وفات آپ کی بقول تذکرۃ العلما سنہ ۱۴۲ ہجری مین واقع ہوئی
اور قبر آپ کی ملک ہرات مین ہے +

شیخ ذوالنون مصری قدس سرہٗ کنیت آپکی ابوعبداللہ اور
ابوالفیض اور اصل آپکی بصرہ سے ہے آپ بڑے علماؤن مین سے سالک شریعت و
واقف طریقت و محرم اسرار توحید و تفرید تھے ریاضت و کرامت مین اپنا ثانی
نہین رکھتے تھے اور ہمیشہ اپنے کو مخلوق سے مخفی و پوشیدہ رکھتے اور کسیکے ساتھ
نہ ملتے **نقل ہے** کہ ایک وقت کوئی فقیر آپکی خدمت مین آیا اور سوال کیا
آپنے ایک پتھر زمین سے اوٹھا کر اوسکے ہاتھ پر رکھدیا وہ پتھر زمرد بنگیا اوس فقیر نے
بڑی خوشی سے اوسکو چارسو درہم پر بیچا **نقل ہے** جس شب کو آپنے وفات
پائی ستر شخص نے اولیاؤن مین سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا فرماتے تھے کہ آج ایک شخص بنام ذوالنون میرے
نزدیک آنے والا ہے ہم اوسکے استقبال کیواسطے آئے ہین اور جسوقت آپنے
وفات کی آپکی پیشانی پر سبز خط سے ایسا لکھا ہوا پایا ہذا قتیل اللہ مات
بسیف اللہ وہذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ اور جب آپکے جنازہ کو
لیچلے اوس وقت آفتاب نہایت شدت سے گرم تھا تمام پرندے جانور ہوا سے اوتر کر آپکے
جنازے پر اور جنازے کے ہمراہیون پر سایہ کرتے تھے اور کسی نے پہلے ایسی کرامات
نہ دیکھی تھی جتنے لوگ آپ سے منکر تھے اس کرامات کو دیکھ کر تائب ہوئے اور جنازہ پر
حاضر ہوئے وفات آپکی بقول مصنف سفینۃ الاولیا سنہ ۲۴۵ ہجری مقدسہ مصر مین
واقع ہوئی اور قبر آپ کی مصر مین ہے +

شیخ ابوتراب نخشبی قدس سرہ نام آپکا عسکر ابن الحصین
اور عسکر بن محمد بن حصین تھا بڑے مشایخین ملک خراسان سے ہین زہد و مجاہدہ مین
نہایت مستحکم تھے کہتے ہین کہ آپنے تیس برس تک اپنا سر زمین پر آرام کے لیئے نہ
رکھا اور خدمت مین شیخ حاتم عطار بصری اور حاتم اصم کے بھی مدت تک رہے **نقل**
ہے کہ ایک وقت آپ اپنے مریدونکے ہمراہ صحرا کیطرف جاتے تھے آپکے مریدونکو پیاس
لگی اور اوس صحرا مین پانی بھی نہ تھا کہ جو اونکی تشنگی کو رفع کرے تمام مریدون نے
آپ سے پانی کی طلب کی آپنے اوسیوقت اپنے عصا سے زمین پر ایک خط کھینچا فی الفور
اوسی خط سے پانی جوش مین آیا سب نے پیا اور اوس پانی سے وضو بھی کیا وفات آپکی
بقول صاحب نفحات الانس سترہوین جمادی الاول سنہ ۲۴۵ ہجریہ مین واقع ہوئی
اور کہتے ہین کہ آپنے بصریکے جنگل مین حالت تنہائی کے درمیان کھڑے کھڑے
انتقال کیا بعد کتنے روز کے سوداگرونکا طایفہ وہان پہنچا اور آپکو دیکھے کہ آپ رو
بقبلہ کھڑے ہین اور تمام جسم آپکا خشک ہوگیا اور کسی درندے نے اوس جنگل کے آپکو
ایذا نہ دی اونھین قافلہ والون نے آپکو وہین دفن کیا قبر آپکی زیارتگاہ عالم و عالمیان ہے

ابراہیم بن عیسی قدس سرہ اصل آپکی اصفہان سے ہے آپ مرید شیخ
معروف کرخی قدس سرہ کے ہین اور بڑے صاحب کشف و کرامات تھے **نقل** ہے
ابراہیم خواجہ سے کہ ایک روز مین دجلہ کے کنارے پر بیٹھا کہ ایک شخص کو مین نے دیکھا
اور پانی مین پانون رکھا اور روانہ ہوا مین نے خدا کا سجدہ کیا اور دعا مانگی کہ اے
خدا مجھکو اوس شخص کے نام سے آگاہ کر یکایک ابراہیم بن عیسی میرے پاس آئے
اور فرمایا اگر تو چاہتا ہے کہ اولیاء اللہ کو پہچانے زبان سے کہہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ

والظاہر والباطن وھو بکل شی علیم جب ابراہیم خواص نے یہہ کلمہ زبان
سے پڑھا معلوم ہوا کہ آپ ابراہیم بن عیسی تھے وفات آپکی سنہ ۲۹۱ ہجریہ مین واقع
ہوئی اور قبر آپکی اصفہان مین ہے +

شیخ زکریا بن یحیی ہروی قدس سرہ آپ بڑے نامی مشایخین
مستجاب الدعوات سے ہین حضرت امام احمد حنبل نے فرمایا ہے کہ شیخ زکریا
ابدالون سے ہین علم ظاہری و باطنی مین کامل تھے وفات آپکی بقول خزینۃ الفائزین
بائیسوین رجب المرجب سنہ ۳۰۵ ہجریہ مین واقع ہوئی قبر آپکی ہرات مین ہے +

شیخ ابو عبد اللہ سنجری قدس سرہ آپ بڑے مشہور مشایخین
خراسان سے ہین اور ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کے ہم صحبت تھے مدتون تک حالت
تفرید و تجرید مین آپنے سفر کیا اور نہایت مستور رہے اور صاحب توکل اور اہل دنیا
سے غرض نہ رکھتے تھے **نقل ہے** کہ ایک شخص نے آپکو کہا کہ میرے پاس ایک
دینار زر سرخ ہے مین چاہتا ہون کہ تجھکو دون اس مین تیری کیا مصلحت ہے
آپنے فرمایا اگر دیوے تجھکو بہتر اور اگر نہ دیوے تو مجھکو بہتر ہے وفات آپکی سنہ ۲۵۶
ہجریہ مین واقع ہوئی اور مزار آپکا سنجر مین ہے +

شیخ یحیی بن معاذ رازی قدس سرہ کنیت آپکی ابو زکریا اور
لقب آپکا واعظ اور ناطق حقانی ہے خلق عظیم طبع کریم فیض عمیم مین مشہور تھے
صاحب تصانیف بلند اور مقامات ارجمند ہین مشایخ کبار نے آپکی شان مین فرمایا
ہے کہ خدا تعالے کے جل جلالہ و عم نوالہ کو دو یحیی تھے ایک انبیاؤن مین کہ یحیی بن
زکریا علیہ السلام ہین اور ایک اولیاؤن مین آپ ہین اور بعد خلفائے راشدین

رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے جس شخص نے منبر پر چڑھکر وعظ فرمایا آپ ہی تھے اثنا عشر
معلوم ہووے کہ کرامات اولیاؤنکی جس طرح بکثرت حضرت خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی امت مرحومہ مین ظاہر ہوئی ہے اس طرح ہر کسی ایک پیغمبر کی امت مین
نہین ہوئی اور تمام اولیاؤنکی کرامات ایک معجزہ ہے پیغمبر آخر الزمان کا اور بہت خصوصیات
جو آنحضرت کیواسطے خاص تھے اور کسی نبی کو نہین ملے ویسے بہت ہین چنانچہ خطاب
ابو الارواح ہدایت نور محمدی خُلق اعظم عطائے جوامع الکلم فتوحات غنایم تمام روئے
زمین کا مسجد ہونا آپکی امت کیواسطے کافہ خلایق پر مبعوث ہونا مہر نبوت پشت
مبارک پر دونون شانونکے درمیان بیضہ کبوتر کے برابر گوشت بلند مایل بسرخی پیدا ہونے
اور اسمین کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا جنگ مین فرشتونکا آنا مدد کیواسطے
امت مین آپکے اولیاؤنکی کثرت اور اونکی بے شمار کرامات مردونکا زندہ ہونا
اولیاؤنکی دعا سے تکمیل دین ونہایت معرفت علوم وحقایق ناسخ ہونا دین اسلام
کا معجزہ شق القمر ومعراج جسم بے سایہ قیامت تک جاری رہنا درجہ ولایت اور نعمت
مکاشفات آپکی امت مین انتظام احکام فقہیہ قیام عدالت واحتساب فیض باطن
ہر ولی کو چشمہ نبوت سے پہنچنا مقام شفاعت کبری بخشے آپکی امت مین ستر ہزار علما
واولیا قیامت مین ظاہر ہوونگے کہ ایک ایک کے طفیل مین اونکے شاگرد ومرید ستر
ہزار گناہگار بخشائے جاوینگے اور ایسے خصوصیات بہت سے ہین سیر محمدی ومدارج النبوۃ
مین بتفصیل مرقوم ہین وفات آپکی بقول مصنف مخبر الواصلین اونتیسوین رمضان
سنہ ۳۵۸ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو حفص حداد نیشاپوری قدس سرہٗ نام آپکا عمرو بن سلمہ تھا اور

اصل آپکی نیشاپور سے ہے صاحب ریاضت وعبادت و مروت وفتوت تھے آپ مرید حضرت شیخ عبد اللہ باوردی اور استاد شیخ عثمان حیری کے ہیں اور شیخ جنید بغدادی قدس سرہ کے ساتھہ ملاقات رکھتے تھے نقل ہے کہ ایک روز آپ نے کسی صحرا میں ایک شخص کو روتے ہوئے دیکھا آپ نے اوسکو کہا کہ کیا چیز چاہیئے اوسنے کہا کہ میں ایک گدھا رکھتا ہون جو آج گم ہو گیا ہے اور میں نہیں جانتا ہون کہ وہ کہان گیا ہے آپ نے جب اوس شخص سے یہہ بات سنی زبان مبارک سے فرمایا کہ اسے پروردگار قسم ہے مجھکو تیرے عزت کی اب ہرگز میں اپنا قدم یہاں سے نہ اوٹھاؤنگا جب تک اوسکا گدھا نہ ہاتھہ آئیگا اوسیوقت وہ گدھا نظر آیا اوس نے اپنا گدھا پایا اور بہت خوش وخورم ہوا اسکو لیکر گھر کو چلا گیا نقل ہے کہ ایک وقت آپ مکہ معظمہ کیطرف تشریف لیگئے اور ایک گروہ ساکین کو دیکھے کہ وے افلاس کی حالت میں ہیں اپنے دلمین خیال کیا کہ اونھونکو انعام دینا چاہیئے اوسیوقت ایک پتھر زمین سے اوٹھایا اور درگاہ خدا مین عرض کی کہ اگر تو کچھہ فقیرونکے لئے انعام نہ دیگا اب مین قندیل کعبہ کی توڑ ڈالتا ہون فوراً یہہ کہتے ہی ایک شخص آیا اور ایک زر کی تھیلی ہمراہ اپنے لایا آپ نے تمام فقرا پر صرف کر دیا وفات آپکی بقول اصح سنہ ۲۶۴ ہجری مین واقع ہوئی قبر آپکی نیشاپور مین ہے۔

شیخ علی بن موفق بغدادی قدس سرہ آپ بڑے مشایخین بغداد وعراق سے ہیں حضرت شیخ ذو النون مصری قدس سرہ کے ہم صحبت تھے آپ نے سیر وسفر بہت کیا چنانچہ اہل تواریخ کہتے ہیں کہ آپ اپنی تمام عمر مین ستر مرتبہ حج کو تشریف لیگئے نقل ہے کہ ایک وقت آپ حج کرنے کو گئے جب حج کر چکے پہنچے

دلسے کہا کہ مین ہرسال واسطے حج کے آتا ہون اور واپس جاتا ہون خود کو نہین جانتا ہون کہ مین کیا ہون جب رات ہوئی حق سبحانہ تعالی کو خواب مین دیکھا ارشاد ہوا کہ اے پسر ہوفق تو گھر مین اپنے جسکو چاہتا ہے بلاتا ہے اور جبتک تو کسیکو نہین بلائیگا تو کوئی تیرے گھر کسطرح آئیگا اور اب کہ تو ہرسال میرے گھر آتا ہے تجکو کیا طاقت ہے کہ تو میرے گھر مین بغیر بلائے آوے اور میرے گھر مین قدم رکھے نقل ہے کہ آپ ایک وقت مناجات مین فرماتے تھے کہ اگر مین تیری عبادت دوزخ کی ڈر سے کرتا ہون تو تو مجھکو دوزخ مین ڈال اور اگر مین تیری عبادت بہشت کے واسطے کرتا ہون تو تو بہشت مت دے اور اگر اخلاص دلسے تیری عبادت کرتا ہون ایکبار تیرا دیدار دکھا اور پھر جو کچھہ تیرا ارادہ مین آوے سو کیجیو وفات آپکی بقول صحیح ۲۶۵ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

شیخ احمد بن وہب قدس سرہ

کنیت آپکی ابو جعفر اور اصل آپ کی بصرہ سے ہے آپ بڑے اولیائے متقدمین ومشائخین اولوالعزم سے ہین اور طائفہ صوفیہ کے بڑے امام تھے آپ کا قول ہے جو شخص روزی کیلئے تردد مین پھرتا ہے اوسکا نام فقیر سے خارج کیا جاتا ہے وفات آپکی بقول مصنف نفحات ۲۷۰ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بصرہ سے دو کوس کے فاصلہ پر ہے

شاہ شجاع کرمانی قدس سرہ

کنیت آپکی ابو الفوارس ہے قطب الوقت اور عظمائے اعیان طریقت اور واقفان حقیقت سے ہین خوارق اور کرامات مین مشہور آفاق تھے والد ماجد آپکے کرمان کے بادشاہ تھے جب والد آپکے وفات پائی آپنے سلطنت کو چھوڑا دنیا سے تنہا ہوئے اور صدق سے اپنے دلکو

جوڑا آپ مرید شیخ ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اور صحبت مین ابو تراب نخشبی
و ابو ذراع مصری و ابو عبید بصری قدس اللہ اسرارہم کے بہت مدت تک رہے
اور فایدہ باطن اونھوں سے حاصل کئے اور بسبب نہایت ہونے زہد و ریاضت کے چالیس
برس تک آپنے خواب نکیا اور نمک آنکھوں مین ڈالتے تھے نقل ہے کہ آپ
کو ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکے سینہ پر سبز خط سے لفظ اللہ لکھا ہوا تھا جب لڑکا
جوانی کے عالم مین پہنچا رباب کا بجانا اور گانا سیکھا آواز نہایت خوش رکھتا اور
روتا تھا کسی رات کو اپنے گھر سے باہر نکلا رباب بجاتا ہوا اور گاتا ہوا محلہ مین اپنے پھرنے
لگا ایک عروس کنار شوہر سے جدا ہو کر اوسکے گانے اور بجانے کو دیکھنے لگی۔
اوسکا شوہر بھی خواب سے ہشیار ہوا اور اوسکو دیکھنے لگا اور کہا کہ اے پسر شجاع
اب تک تیرے توبہ کرنیکا وقت نہین آیا ہے اس بات کے سنتے ہی لڑکے کے دل مین
ایک تاثیر پیدا ہوئی اور زبان مبارک سے کہا وقت آیا ہے آیا ہے اپنے جامہ
کو پھاڑا اور رباب کو توڑا اور غسل کرکے اپنے گھر مین گوشہ نشین ہوئے اور اللہ کا
نام جو آپکے سینے پر لکھا تھا وسلیسے سر مارا اور چالیس روز تک آپنے آب و طعام
نکھایا اپنے حجرے سے باہر آئے اور جان بحق تسلیم ہوئے شاہ شجاع نے فرمایا جو کہ
مجھ کو چالیس سال مین دئے گئے تھے وہ اس لڑکے کو چالیس روز مین حاصل ہوا
وفات آپکی بقول مصنف خزینۃ ۲۸۸ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی اور
قبر مبارک آپکی کرمان مین ہے۔

شیخ احمد حرب قدس سرہ آپ جامع فضایل صوری و معنوی
تھے یحیی معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے بعد وفات پانیکے وصیت کی تھی کہ سر میرا

اوپر بانہ ون احمد حرب کے رکھنا چنانچہ آپکی وصیت کو مرید بجا لائے **نقل ہے** کہ ایک روز آپکی مادر شریفہ نے مرغ پکا کر دسترخوان پر لایا اور آپکو کہا کھائیے کہ بیٹے اس مرغکو اپنے مکان مین پالا تھا آپ نے نکھایا اور فرمایا کہ ایک روز یہہ مرغ کو اوپر بام ہمسائے اپنے کے دیکھا تھا اور چند دانہ بھی وہان کھاتا تھا اب مجکو حلال نہین ہے کہ اسکو کھاون **نقل ہے** کہ ایک لڑکے کو آپنے طریقہ توکل پر نہایت استوار کردیا اور اوسکو فرمایا کہ جسوقت تجھکو بھوک لگے اور پیاس معلوم ہووے اوس سوراخ کے نزدیک جا اور کہو کہ اے خدا مجھکو نان دے اور پانی دے اور آپ نے اپنے گھر مین کہدیا کہ ہر روز طعام اور پانی وہان رکھا کیجئے غرض ہر روز رکھا جاتا تھا ایک روز کوئی مکان مین نہ تھا اور وہ لڑکا بدستور آیا اور سوراخ کے نزدیک جا خدا سے عرض کیا حق سبحانہ وتعالی نے اوسکی آرزو کو پورا کیا جب مکانکے لوگ آئے اور دیکھا کہ لڑکا طعام کھاتا ہے تعجب مین ہوئے اور لڑکے سے پوچھا کہ طعام کہانسے تو لایا ہے لڑکے نے کہا جہانسے ہمیشہ کھاتا تھا وہانسے ملا ہے وفات آپکی سنہ ۲ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ حمدون قصار قدس سرہ کنیت آپکی ابو صالح ہے اور نام آپکے والد کا عمارہ تھا گروہ قصاریہ آپسے نکلا ہے صاحب کرامات جلیہ و مقامات علیہ امام اہل ملامت اور مصاحب حضرت سفیان ثوری قدس سرہ کے ہین اور خدمت مین حضرت ابوتراب نخشبی و علی نصیرآبادی و ابوحفص قدس اسرارہم کے جایا کرتے تھے اور بہت سے فوائد اونکو نسے اخذ کئے اور سہل تستری اور جنید بغدادی قدس سرہما فرماتے تھے کہ بعد حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اگر جو پیغمبر ہوتے

سو آپ آتے اور کہتے ہین کہ آپ ہمیشہ اپنے مریدونکو وصیت کرتے کہ مین تمکو دو چیز کی وصیت کرتا ہون علما کی صحبت اختیار کرنا اور جہلا کی صحبت سے ہمیشہ پرہیز کرنا وفات آپکی بقول مصنف اخبار الاتقیا ۴۸۱ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی شہر ہرات مین ہے *

شیخ فتح بن شخرف قدس سرہ کنیت آپکی ابو نصر اصل آپکی مرو از سے ہے آپ قدمائے مشائخین ملک خراسان سے ہین کہتے ہین کہ آپ حالت نزع مین زبان مبارک سے فرماتے تھے جب لوگون نے اپنے کانو سے سُنا معلوم ہوا کہ آپ زبان عربی مین فرماتے ہین اے خدا مجھکو تیرے پاس آنے کا بہت شوق ہے جلدی بلالے اپنے نزدیک جب آپنے وفات پائی لوگون نے آپکے جسم مبارک کو غسل دیا اور ساق مبارک پر آپکے یہہ لکھا دیکھا الفتح للہ وفات آپکی پندرہوین شعبان ۲۷۳ ہجریہ مین واقع ہوئی اور آپکے جنازے پر تیس ہزار آدمیون نے نماز پڑھی ہے اور قبر شریف آپکی مرو از مین زیارتگاہ عالم ہے *

ابو العباس احمد بن یحیی شیرازی قدس سرہ اپنے زمانہ مین شیخ المشایخ تھے علوم ظاہری و باطنی مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے تمام جماعت متصوفہ آپ سے تولا کرتے ہین خواجہ جنید و منصور حلاج و جریری و حریری و ابن عطار کے ہمعصر تھے ابتدائے عشق مین آپنے ایک رکعت کے درمیان ہزار مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھا ہے اور صبح سے شام تک ہزار رکعت نماز پڑھتے اور بیس برس تک پلاس پوشی مین زندگانی گذارے اور برس

مین چار وقت چلہ بیٹھتے اور افطار کے وقت سات سو بیر سے روزہ کھولتے

نقل ہے شیخ علی بن شلویہ سے ایک روز بیٹھے آپکو دیکھا کہ ایک پہاڑ پر کھڑے ہین اور وقت نماز کا آیا آپنے چاہا کہ وضو کرین پانی کا چشمہ دوسرے پہاڑ کی چوٹی پر تھا یکایک دونون پہاڑ آپس مین ملگئے اور چشمہ پانیکا نزدیک آیا آپنے وضو کیا اور نماز پڑھی وفات آپ کی سنہ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی شیراز مین ہے ؛

شیخ ابو عبد اللہ مختار قدس سرہٗ نام آپکا محمد بن احمد اصل آپکی ہرات سے ہے آپ بڑے مشہور متقدمین مشائخین ہرات سے ہین اور شیخ ابو العلی بن مختار العلوی قدس سرہ کے پیر ہین آپ اپنے مریدون سے بارہا فرماتے تھے کہ تم طعام کو ایسا کھاؤ کہ تم اوسکو کھاتے ہو نہ کہ وہ تمکو اور اگر تمنے اوسکو کھایا تمام نور اور اگر اوسنے تمکو کھایا تمام دود ہوا وفات آپکی بقول مصنف خزینۃ الاولیا ششم ہجریہ مین واقع ہوئی اور مزار آپکا ہرات مین ہے ؛

شیخ ابو عبد اللہ مغربی قدس سرہٗ نام آپکا محمد اسمعیل ہے آپ مرید شیخ ابو الحسن رزین قدس سرہ کے اور اوستاد ابراہیم خواص اور ابراہیم بن کرمان شاہی قدس سرہما کے ہین نسبت آپکی تین واسطہ سے حضرت شیخ حسن بصری قدس سرہ کو پہنچتی ہے **نقل ہے** کہ ایک روز آپ کوہ سینا پر اپنے دلسے باتین کرتے تھے آپ کا کلام سنکر تمام پتھرے اور کنکرے اوس پہاڑ کے اوڑتے اور دریا کے ہامون مین گرتے تھے **نقل ہے** کہ آپکو تمام عمر تاریکی نظر نہ آئی ہمیشہ آپکی آنکھون مین روشنی سمائی رہتی تھی وفات آپکی ۲۹۹ ہجریہ

بعمر ایک سو برس کے واقع ہوئی اور قبر آپکی کوہ سینا پر زیارتگاہ عالمیان ہے +

شیخ ابو عبد اللہ خاقانی قدس سرہٗ آپ بڑے مشائخین بغداد سے ہین صاحب کرامات عالیہ و مقامات جلیلہ تھے ابن قصاب رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ والد میرے بغداد کے بازار مین ایک دکان رکھتے تھے اور مین بچپن کیحالت مین تھا ہمیشہ دوکان پر بیٹھا رہتا ایک روز دوکان پر بیٹھا تھا کہ ایک فقیر میری دوکان پر سے گذرا مین پیچھے اوسکے گیا اور اوسکو سلام کیا اور ایک دینار اوسکو دیا وہ دینار لیکر چلا گیا پھر مینے اپنے دلمین کہا کہ دینار اپنا مفت مینے ضایع کیا اسی خیال مین پھر اوسکے پیچھے ہو لیا جب مسجد شونیزیہ تک پہنچا مینے وہان دیکھا کہ تین فقیر بیٹھے ہین وہ فقیر بھی آیا اوس نے دینار ان تینون فقرا سے ایک کو دیکر نماز مین مشغول ہوا وہ فقیر جسنے دینار لیا تھا بازار گیا اور کھانا لایا اور تینون فقرا نے بیٹھکر کھایا لیکن وہ فقیر اوسیطرح نماز مین تھا جب یہہ لوگ کھانے سے فارغ ہوئے وہ بھی اپنی نماز سے فارغ ہوا اور فقرا کو کہنے لگا کہ تمکو معلوم ہے کہ کس چیز نے مجھکو تمہاری موافقت سے باز رکھا فقیرون نے کہا ہمین کچھہ معلوم نہین تب اوس نے کہا کہ ایک لڑکے نے بازار مین یہہ دینار مجکو دیا اور مینے چاہا کہ اوسکے لئے کچھہ دعا کرون لیکن خدا تعالے نے اوسکی بندگی سے آزاد کر دیا اور میری دعا بھی مستجاب ہوئی اوسی دن سے مجھ پر دنیا سرد ہوئی اور جو کچھہ کہ مینے پایا شیخ ابو عبد اللہ خاقانی قدس سرہ کی دعا کی برکت سے پایا وفات آپ کی سنہ [illegible] ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی افخر البلاد بغداد مین ہے +

شیخ سہل بن عبد اللہ تستری قدس سرہ کنیت آپکی ابو

محمد ہے آپ بڑے علمائے عصر اور عظمائے اولیاسے دہر اقلیم عراق سے ہین علوم شریعت
وطریقت مین جامع مذہب حنفی رکھتے تھے اور آپ مرید حضرت شیخ ذو النون مصری
قدس سرہ کے ہین طریقہ سہیلیہ آپ سے منسوب ہے، اور اس طریقہ کی بنا نفس کی مجاہدہ
اور مجاہدہ سے پر مقرر ہے اور اہل تواریخ کہتے ہین کہ آپ مادرزاد ولی تھے نقل ہے
آپ فرماتے تھے جب کہ خدا نے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا آواز سنایا تو مین نے لفظ بلیٰ کہا اور
مجکو خوب یاد ہے اور اپنے شکم مادر کے حالات سے بھی اچھی طرح یاد رکھتا ہون اور آپ فرما
تے تھے مین تین برس کی عمر مین قایم اللیل تھا اور چھے برس کی عمر مین قرآن کو حفظ کیا اور روزہ
ہمیشہ صایم رہتا اور بارہ برس کی عمر مین تحصیل علم سے فراغت پائی نقل ہے آپ
جبکہ پانی پر سے چلتے قدم مبارک نہ بہوتا تھا اور آپ کے مکان پر شیر اور تمام درندجانور
حاضر ہوتے تھے آپ اونکے بہ صحبت تمام پیش آتے اور اونکو خوراک دیتے تھے چنانچہ
اب تک وہ مکان بنام بیت السباع مشہور ہے وفات آپکی محرم ۲۸۳ھ ہجریہ مین واقع ہوئی

ابراہیم سمرقندی قدس سرہٗ آپ کبار اولیاے متقدمین سے ہین
مدت تک بغداد مین رہے پھر وہان سے سمرقند مین گئے اور سکونت کی نام والد آپکے کا
شماس تھا نقل ہے ایکوقت سمرقند کے آس پاس لشکر دشمن کا آیا آپ رات کو
اوٹھے اور باہر چلے اور ایک آواز ایسی ماری کہ تمام لشکر درہم برہم ہو گیا اور ایک
دوسرے آپس مین لڑکر مر گئے اور ہزیمت کہا کر بھاگ گئے وفات آپکی سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی

شیخ ابو سعید خراز قدس سرہٗ نام آپکا احمد بن عیسی اور لقب
خراز اصل آپکی بغداد سے ہے اور طریقہ خرازیہ آپ سے منسوب ہے، آپ بڑے
متقدمین علمائے شریعت ومشائخین طریقت سے ہین اور اپنے زمانہ مین قطب

الوقت تھے علم تصوف میں چارسو کتابیں آپکی تصنیف سے یادگار زمانہ ہیں اور
حضرت ذوالنون مصری و بشر حافی و سری سقطی قدس اللہ اسرارہم کی صحبت میں مدت
تک رہے اور کتنی کرامات کی باتیں حاصل کیے سب سے پہلے آپنے فنا اور بقا میں
عبارت بنائی فرماتے ہیں کہ ابتدائے جوانی میں ایک شخص مجھ پر عاشق تھا میں
اوس سے دور بھاگتا ایک روز میں تنگ دل ہوکر صحرا کیطرف نکل آیا دیکھتا کیا ہوں
کہ وہ شخص پیچھے میرے چلا آتا ہے اور مجھ سے کہتا ہے کہ اس جنگل میں تو کسطرح
پوشیدہ ہوگا یہہ سنکر میں ایک کنوان میں گر پڑا خدا تعالے نے مجھ کو اوس میں
سلامت رکھا اور میرا عاشق کنارے پر کنوئیں کے بیٹھکر روتا تھا اور آہ وزاری
کرتا تھا اور میں نے جناب باری میں دعا کی کہ اے خدا مجھ کو اس کنوئیں سے
نکال اور اس شخص کے شر سے بچا یہہ کہتے ہی ایک ہوا آئی اور مجھ کو کنوئیں سے
اوٹھا لیگئی اور زمین پر رکھدیا وہ شخص پھر میرے پاس آیا اور میرے دست و پا کو
بوسہ دیا اور تا حیات صدق و صفا سے میرے ہمراہ رہا وفات آپکی سنہ ۲۳۰ ہجریہ
میں واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد میں ہے ٭

ابراہیم اجری صغیر قدس سرہ آپ اجل مشایخ سے ہیں نقل ہے

کہ ایک وقت ایک یہودی آپکے پاس آیا اور کہا کہ اگر مجھ کو تم اپنی کرامت
دکھاؤ میں مسلمان ہونگا آپنے اوسکی چادر لیکر اپنی چادر کے ہمراہ آگ میں
پھینکدی اور ایک ساعت اوسکو رکھا جب نکالا یہودی کی چادر درمیان سے
جلگئی اور آپکی چادر ویسی ہی نکلی یہودی نے جب یہہ حال دیکھا فی الفور
اسلام لایا وفات آپکی سنہ ہجریہ میں واقع ہوئی ٭

شیخ عباس بن حمزہ قدس سرہ کنیت آپکی ابو الفضل اصل آپکی نیشاپور
سے ہے بڑے منجملہ مشایخین سے اپنے زمانہ مین تھے اور ذوالنون مصری اور حضرت
بایزید بسطامی قدس اللہ اسرارہم کی صحبت مین کئی برس رہے اور اونھون سے بہت فواید
علم طریقت کے اخذ کیئے وفات آپ کی ماہ ربیع الاول ۲۸۸ھ ہجریہ مقدسہ مین واقع
ہوئی اور قبر آپکی نیشاپور مین ہے

شیخ ابو الادیان علی قدس سرہ کنیت آپکی ابو الحسین ہے اور ابو الادیان
آپکو اس لئے کہتے ہین کہ تمام مذاہب اور ادیان مین گفتگو کرتے اور سب پر غالب
آتے اور خواجہ جنید بغدادی کے ہمعصر تھے کہتے ہین جسوقت آپ ارادہ حج کا کرتے
اپنے گھر سے احرام باندھتے اور لبیک کہتے ایک وقت آپ حج کرکے پیچھے آئے لبیک
کہنے لگے لوگون نے کہا ابھی آپ آئے ہو اور پھر لبیک کہتے ہو آپ نے فرمایا پھر لبیک
حج کا نہین ہے ایک ہفتہ نہ گذرا تھا کہ آپنے وفات پائی سنہ وفات معلوم نہین

شیخ ابو حمزہ بغدادی قدس سرہ نام آپکا محمد بن ابراہیم خدمات
بابرکات مین حضرت بشر حافی و سری سقطی و ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہم کے کتنے
دنون تک رہے اور بڑے اکابرین مشایخین سے ہوئے آپ مرید حضرت شیخ حارث
محاسبی قدس سرہ کے ہین اور ابو الحسین نوری وغیرہ صاحبونکے ہمعصر تھے **نقل ہے**
ایک وقت آپ بغداد کے راستہ سے جاتے تھے اور اپنے دلمین اسرار الٰہی سے اندیشہ
وخیال کرتے یکایک غائب ہو گئے اسیطرح جاتے جاتے جب کھڑے رہے آپکو ایک
صحرا مین پایا کہ درخت ببول کے نیچے کھڑے ہین اور اپنے منہہ کو شہر کیطرف پھرایا معلوم
ہوا کہ وہ زمین شہر بغداد سے چار کوس کے فاصلہ پر تھی وفات آپکی بقول صاحب نفحات الانس

سنہ ۲۸۹ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے ۰

شیخ ابو حمزہ خراسانی قدس سرہٗ

آصل آپکی نیشاپور سے ہے بڑے مشائخین خراسان سے ہین آپنے بارہا سفر کیا لیکن کوئی شے ہمراہ نہ لی مگر ایک سفر مین ایک پیتل کا ٹکڑا جسکو آپکی بہن نے دیا تھا ہمراہ آپکے تھا اوسکو بھی راستہ مین ڈالدیا اتفاقاً جاتے جاتے ایک کنوان راہ مین آگیا اوس مین آپ گر پڑے جب تین روز گذر گئے ایک قافلہ اوس جنگل مین آپہنچا آپکے نفس نے چاہا کہ اونھون کو آواز دین اور اوس کنوئین سے باہر آنے کی مدد مانگین آپنے فرمایا کہ بغیر حق سے اعانت اور مدد مانگنا اچھا نہین اتنے مین وہ قافلہ والے کنوئین کے کنارے پر آئے اور اپنے دلمین سوچا کہ یہہ کنوان درمیان راستہ کے ہے مبادا کوئی شخص انجان مسافر اس کنوئین مین گرے اس خیال سے اون قافلہ والون نے اوس کنوئین کو بند کیا جب آپکو معلوم ہوا نفس نے آپکو بیقرار بنادیا اور جینے سے نا امید کیا مگر روح آپکی اسطرح توکل پر ثابت تھی کہ جب رات ہوئی دیکھا کہ کنوئین کے سر پر سے ایک آواز آتی ہے اور ایک جانور مہیب مانند شکل اژدھا کے اپنی دم کو کنوئین مین ڈالتا ہے آپنے فرمایا کہ تو چاہتا ہے مجکو کنوئین سے باہر نکالے لیکن مین ہرگز نہ آونگا ابھی اتنا مین ایک آواز سنی کہ اے حمزہ جو چاہتا ہے یہہ فعل خلاف عادت ہے باہر آ کہ یہہ جانور میرے حکم سے تجکو ڈھونڈنے کے لئے آیا ہے اور جب تونے توکل کیا مینے اس مہلک جانور کو جس سے تو ڈرتا ہے تیری رہائی کے لئے بھیجا ہے شیخ نے اسباب سے ہاتھ کھینچکے دم اوس جانور کی پکڑ کر کنوئین سے باہر نکل آئے وفات آپکی سنہ ۲۹۰ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی نیشاپور مین شیخ ابو حفص حدّاد کے جوار مین زیارت گاہ ہے ۰

شیخ احمد قلانسی قدس سرہٗ نام آپکا مصعب بن احمد بغدادی ہے بڑے قدمائے مشائخین سے ہیں کہتے ہیں کہ جب وفات آپکی نزدیک پہنچی آپ نے فرمایا اے خدا اگر میرا تیرے نزدیک کچھہ مرتبہ ہے تو میری مرگ بین المنزلین ہوئے یکایک آپکو ضرورت کسی کام کی ہوئی لوگون نے محافہ پر آپکو سوار کیا ور بیابان راہ کے آپکا انتقال ہوا وفات آپ کی ۲۰۹ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی مکہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر ہے +

شیخ ابو بکر دقاق قدس سرہٗ نام آپکا ابو بکر بن عبد اللہ دقاق ہے جامع علوم ظاہری و باطنی تھے اور سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ کے ہم صحبت اور ابو الحسن نوری قدس سرہ کے ہمعصر تھے وفات آپ کی ۲۹۰ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ محمد خالد اجری قدس سرہٗ آپ مشائخین مشہور سے ہین واسطے ستر عال اور اپنے روزمرہ خرچ کے لئے اینٹین بنایا کرتے تھے نقل ہے ایک روز آپ اینٹین بناتے تھے کہ ایک اینٹ نے دوسری اینٹ سے کہا کہ ہشیار رہو کل صبح کو آگ مین جاتا ہے آپکو بسبب سماعت اس سخن کے تعجب ہوا مزدورونکو اینٹین آگ مین ڈالنے سے منع کیا اور آپ نے بھی اوسی روز سے اس کام کو چھوڑ راستہ وفات معلوم نہین ،

شیخ ابو الغریب اصفہانی قدس سرہٗ آپ بڑے محقق اور صاحب کرامات تھے اور آپکو خلوتی بھی کہتے ہین نقل ہے کہ شیراز مین آپکی موت قریب آئی دوستوں سے کہا کہ اگر میری یہان وفات ہو جائے تو مجلس

قبرستان مین گیر و شکے دفن کرنا کسو اسطے کہ مینے خدا سے چاہا ہے کہ اگر میری قدر میرے
پاس ہے مجکو طرسوس مین مارنا الحال یہان مرونگا جاتو نگا کہ میری قدر تیرے پاس
نہین ہے اوسیدن آپ پر آثار صحت کے نمایان ہوئے طرسوس مین آپنے وفات
پائی اور طرسوس مین آپ کی قبر ہے

شیخ ابراہیم خواص قدس سرہ کینت آپکی ابو اسحق ہے اصل
آپکی بغداد سے صاحب جذب و سکر توکل اور پرہیزگاری مین یگانہ آفاق تھے
اور سید الطایفہ حضرت جنید بغدادی و حسن نوری قدس اللہ اسرارہم کے ہمعصر
ہین حضرت شیخ ممشاد دینوری قدس سرہ فرماتے ہین کہ ایک روز مین خواب مین
تھا کہ یکایک مسجد کا دروازہ کہلا مجھکو نظر آیا اور ایک آواز آئی کہ اگر تو چاہتا ہے
کہ میرے دوست کو دیکھے یہانسے اوٹھ تب مین ہشیار ہوا اور اوسی حالت مین
چلا راستہ مین نہایت شدت سے برف پڑتی تھی جب اوس جگہ پہنچا حضرت ابراہیم
خواص کو دیکھا کہ برف مین مربع بیٹھے ہین اگرچہ اتنی بارش برف کی سختی لیکن جسم
آپکا عرق مین غرق تھا اور جو برف کہ آپکے سر پر اور اطراف مین گرتی تھی خشک
ہو جاتی جب یہہ حالت اونکی مین نے دیکھی اونھون سے پوچھا کہ یہہ رتبہ کیونکر
تمنے پایا آپنے فرمایا کہ فقیرون کی خدمت سے اور بسبب نہایت ہونے توکل
اور قناعت کے آپکو رئیس المتوکلین کہتے تھے اور خواص آپکو اسلیے کہتے ہین
کہ آپ ہمیشہ زنبیل بنا کرتے تھے اور رسی سوئی مقراض ہمیشہ اپنے پاس رکھتے
اور فرماتے کہ اتنا اسباب رکھنا توکل کو نقصان نہین اور فرماتے تھے کہ حضرت
خضر علیہ السلام میری صحبت مین بیٹھنے کا ارادہ رکھتے ہین مین نے اسباب کو

قبول نہ کیا کہ ہمیرے توکل مین خلل پڑے اور کہتے ہین کہ آپ اسہال کے مرض مین
رحلت کئے آپ ہر اسہال کے بعد غسل تازہ کرتے اور جس روز آپکا اس جہان
فانی سے کوچ ہوا آپکو ستر اسہال ہوئے اور ستر ہی مرتبہ آپ نے بھی غسل کیا اور جب
آپ اخیر ہوین اسہال پر غسل کرتے تھے کہ آپ کی روح نے قالب عنصری سے
پرواز کیا وفات آپکی سنہ ۱۹۲ ہجریہ مین واقع ہوئی اور مزار آپکا ترک صفاہان کے
حصار کے نیچے ہے اور صاحب نفحات الانس بروایت شیخ عبداللہ انصاری
فرماتے ہین کہ کسیکی قبر ایسی دیکھنے مین نہ آئی گویا ایک شیر سویا ہوا ہے آپ ہی کا ہے

شیخ ابو الحسن نوری قدس سرہٗ نام آپکا احمد بن محمد اور
بعضون نے کہا ہے کہ محمد بن محمد المشہور با بن البغوی ہے والد آپکے بغشور سے
ہین جو ایک شہر مشہور ما بین ہرات اور مرو کے ہے اور جائے پیدایش آپ کی
بغداد ہے اور مشائخین کے درمیان آپنے امیر القلوب کا خطاب پایا اور بعضون
نے قمر الصوفیہ بھی کہا ہے خرقہ خلافت آپکو حضرت سری سقطی قدس سرہ سے ملا اور
شیخ احمد حواری کی خدمت مین مدت تک رہے ہین طریقت مین مجتہد اور صاحب
مذہب اور طریقہ نوریہ کے امام ہین اور آپکو نوری اسلئے کہتے ہین کہ جب آپ
گفتگو کرتے آپکے دہن مبارک سے نور گرتا اور اوس سے تمام مکان روشن ہوجاتا تھا
اور اپنے حال مین ایک روز آپ دریا پر تشریف لیگئے اور درمیان دو بیڑیون کے
کھڑے ہوکر کہنے لگے اے خدایا جب تک کوئی مچھلی میرے ہاتھ نہ آئیگی مین ہرگز
نہ جاؤنگا یکایک ایک مچھلی آپکے ہاتھ لگی آپنے اپنے پیر سید الطایفہ جنید بغدادی
قدس سرہ کے پاس لیگئے پیر نے فرمایا اے ابوالحسن اگر تجھکو سانپ ملتا اور کاٹتا

اور تو اوس سے مرجاتا تو بہتر ہوتا کہ آج تو اپنی کرامات ظاہر کرتا وفات آپکی بقول نفحات الانس سنہ ۲۹۳ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ عمرو بن عثمان صوفی مکی قدس سرہٗ کنیت آپکی ابو عبداللہ ہے آپ مرید سید الطایفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ کے اور پیر و استاد حضرت حسین بن منصور حلاج قدس سرہ کے ہین اور مدت تک خدمت بابرکت مین حضرت ابو سعید خراز قدس سرہ کے بھی رہے ہے آپ بڑے عالم علوم حقایق و معرفت مین ہین جب کوئی آپکے بات باریک نظر آتی اور آدمیونکی سمجھ مین اور علماونکے سننے آتی اوسکو دور کرد اور مکہ معظمہ سے نکالدیتے ایک وقت آپ پر بھی یہہ حال گذرا آپ شہر جدہ مین آئے اور وہانکے قاضی بنے کہتے ہین کہ اصل آپکی یمن سے ہے اور بزرگان صوفیہ نے فرمایا ہے جو کچھہ کہ حسین بن منصور پر ایذا اور تکلیف گذری آپکی دعا کے سبب سے کہ آپکو حسین بن منصور نے نہایت ایذا پہنچائی تھی وفات آپکی سنہ ۲۹۶ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے +

شیخ زکریا بن دبویہ قدس سرہ کنیت آپکی ابو یحیی ہے آپ بڑے نامی مشایخین نیشاپور کے ہین کہتے ہین کہ آپ مزدوری کرکے اپنا نفقہ کرتے تھے وفات آپکی سنہ ۲۹۴ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی نیشاپور مین ہے +

شیخ ابو عثمان واعظ قدس سرہٗ نام آپکا سعید بن اسمعیل بن منصور ہے علم ظاہری و باطنی مین آپکو کمال تھا کشف و کرامات و خوارق عادات مین یکتاے زمانہ تھے وفات آپکی بقول مصنف سفینۃ الاولیا سنہ ۲۹۸ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی نیشاپور مین ہے +

شیخ سمنون محب قدس سرہٗ نام آپکا ابو الحسین ہے آپنے خود کو
ملقباً کذاب مشہور کیا تھا جب تک آپکو کذاب کے نام سے نہ پکارتے جواب نہ دیتے
اور نہ آتے علم شریعت و طریقت میں یکتائے زمانہ تھے اور شیخ سرّی و محمد بن علی
قصاب و ابو محمد قلانسی رحمہم اللہ تعالےٰ علیہم کے ساتھ کتنی مدتون تک خدمت میں
اوٹھونکے رہے اور کہتے ہین کہ حضرت جنید اور نوری کے ساتھ آپکی قرابت تھی **نقل ہے**
کہ ایک روز حضرت سمنون بدیت اللہ مین باتین کرتے اور رتھہرا اپنا طرف قنادیل
کے کئے تھے اور کہتے تھے کہ سنو مین تمھارے ساتھ محبت کی باتین کرتا ہون فی الحال
تمام قنادیل حرکت مین آئین اور آپس مین ٹکرانے لگین تمام ٹکڑے ہوکر زمین
پر گر پڑین **نقل ہے** کہ ایک روز آپ کچھہ محبت کی باتین کرتے تھے یکایک
ایک مرغ ہوا پر سے نیچے اوتر آیا اور آپکے سر مبارک پر بیٹھا پھر کچھہ دیر آپکے
دست مبارک پر آرام لیا اسکے بعد زمین پر آیا اور یہان تک اپنی چونچ گھسیا
کہ اوس سے خون نکلا اور اوسی حالت مین جان بحق تسلیم کیا وفات آپکی باتفاق
اہل خبر ۲۹۸ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی اطراف بغداد مین ہے +

شیخ ابو عثمان حیری قدس سرہٗ نام آپکا سعید بن اسمعیل
نیشاپوری ہے اور حیری آپکو اس لئے کہتے ہین کہ نیشاپور مین ایک محلہ بنام حیری
مشہور ہے آپ وہان رہتے تھے آپ مرید شاہ شجاع کرمانی قدس سرہ کے اور جلیس
ابو حفص حداد و یحیی بن معاذ رازی قدس اسرارہم کے ہین اور شیخ علی مخدوم
ہجویری کشف المحجوب مین فرماتے ہین کہ حق تعالےٰ نے شیخ ابو عثمان کو تینون پیر سے تین مقام
عطا کیا ہے مقام رجا یحیی بن معاذ سے مقام غیرت شاہ شجاع سے اور مقام شفقت

ابو حفص حداد قدس اسرارہم سے اور صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہین کہ حضرت
ابو عثمان حیری خدمت مین سید الطایفہ جنید بغدادی و حضرت رویم و یوسف بن
حسین و محمد فضیل بلخی قدس اسرارہم کے مدت تک رہے اور اونھون سے بہت فواید
حاصل کیئے لکھتے ہین کہ ریاضت کا آپکے یہہ حال تھا کہ بیس برس تک آپنے صحرا
مین گوشہ نشینی اختیار کی اور اوسی مدت کے درمیان کسی بنی آدم کی شکل نہ دیکھی
اور بسبب نہایت کرنے مشقت اور محنت کے آپ کے جسم مبارک پر گوشت نہ تھا فقط ہڈیان
اور پوست باقی رہگیا تھا اور بعد بیس برس کے خدا کا فرمان ہوا کہ کسیکی صحبت اختیار کر اپنے
دلمین کہا کہ صحبت دوستان خدا کی کرنا چاہیئے اسی خیال مین بیت اللہ کو تشریف لیگئے اور وہان کے بڑے
مشایخین آپ کے استقبال کو آئے جب دیکھا کہ آپکا جسم مبارک نہایت ضعیف ہوگیا ہے کسی مشایخ نے آپسے
کہا اے ابا عثمان جب تو نے بیس برس ایسی سختی مین گذارے کہو اسمین کیا دیکھا
کیا پایا اور پھر کیون یہان آیا آپنے فرمایا حالت سکر مین گیا آفت سکر کی دیکھا تو بیہودگی
پایا اور بعجز تمام پیچھے آیا وفات آپ کی سنہ ۲۹۸ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر
آپ کی نیشاپور مین ہے +

شیخ ابو العباس احمد بن محمد بن مسروق قدس سرہٗ کنیت

آپکی ابو العباس اصل آپکی طوس سے ہے لیکن سکونت اپنی شہر بغداد مین اختیار
کی آپ اوستاد شیخ علی رودباری قدس سرہ کے اور شاگرد حارث محاسبی قدس سرہٗ
کے ہین اور سری سقطی و محمد بن منصور و محمد بن الحسین قدس اسرارہم کے ہم صحبت
تھے اور قطب المدار عالیہ قدس سرہ کے ساتھہ بھی نہایت آپکی ملاقات تھی آخر مین
آپ درجہ قطبیت پر پہنچے نقل ہے آپ نے فرمایا کہ ایک روز ایک مرد

خوش تقریر پر ظاہر اگر بجائے اسلام اور خرقہ مشایخ کا پہنے ہوئے میرے نزدیک آیا اور
مجھہ سے کہا کہ میرے حق مین کچھہ فرمائے جب مینے اوسکے باطن مین دیکھا لباس اہل
اسلام مگر صحیح پہنے ہوئے تھا اور مینے یہہ حال حضرت شیخ حیری قدس سرہ کے روبرو
جو میرے پاس بیٹھے تھے بیان کیا اونہون پر یہہ بات گران معلوم ہوئی اور مجھہ سے
کہا کہ اوسکو تو کچھہ مت کہہ شاید کہ وہ مسلمان ہووے اور تیرے کہنے سے دل اوسکا آزردہ
ہوجاوے مین نے اوسکو کہا کہ تو یہان کسے آیا ہے اور اوسکا تمام احوال ظاہر
کردیا اوسنے کہا سچ ہے مین نے تغیر لباس آپ ہی کے لئے کیا تھا اوسی وقت اوس نے
بصدق دل کلمہ طیبہ پڑہا اور حلقہ اسلام مین داخل ہوا وفات آپکی ۲۹۹ سنہ ہجریہ مین
واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے +

شیخ طلحہ بن محمد صباح نہلی قدس سرہ آپ کاملین مریدون سے حضرت شیخ ابو عثمان حیری قدس سرہ کے ہین صاحب مقامات عالی تھے وفات آپکی سنہ [illegible] ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ یوسف بن حسین رازی قدس سرہ کنیت آپکی ابو یعقوب
ہے آپ بڑے مشایخین کبار سے ہین اور مرید ذوالنون مصری قدس سرہ کے
اور شاگرد حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کے ہین اور ابو تراب نخشبی کے ہم صحبت
اور ابو سعید خراز کے مصاحب تھے عمر آپکی بہت دراز تھی ابتدائے حال آپکا اس
طور سے ہے کہ آپ عرب مین ایک جماعت کے ہمراہ کسی ایک قبیلہ مین گئے عرب
کے بادشاہ کی لڑکی نے آپکو دیکھا عاشق ہوگئی رات کے وقت آپکی خدمت مین آئی
جب آپ نے اوسکو دیکھا خوف خدا کہائے اور وہان سے دور بہاگ گئے اور سو رہے

خواب میں دیکھا کہ ایک جائے نہایت پاکیزہ ہے اور وہاں ایک شخص بصورت بادشاہ
تخت پر بیٹھا ہے اور ایک جماعت سبز پوشوں کی گرد اوسکے کھڑی ہے آپ نے پوچھا
کہ یہہ تخت نشین کون ہے اونھوں نے کہا کہ یہہ یوسف علیہ السلام ہین کہ واسطے زیارت
کرنے یوسف بن حسین کے آئے ہین آپ نے یہہ بات سنتے ہی دلمین کہا کہ میرے لئے
پیغمبر خدا کا آیا ہے آپ نے تخت کے نزدیک جاکے سلام کیا یوسف علیہ السلام
تخت سے اوترے آپکے بغلگیر ہوئے اور تخت پر بٹھلائے آپنے پوچھا کس لئے تم تمام
صاحب میرے پاس آئے یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ جسوقت تجھ پر بادشاہ عرب
کی بیٹی عاشق ہوئی اور تیرے پاس آئی اور تو وہانسے بھاگا اور سعو رہا مجکو
خدا تعالے نے ہمراہ ملایکہ کے تیرے دیکھنے کو بھیجا ہے اور کہا ہے کہ تو وہ یوسف
ہے کہ زلیخا پر گرویدہ اور فریفتہ ہوگیا اور ہمنے تجکو بچایا اور یہہ یوسف وہ ہے
کہ بادشاہ عرب کی لڑکی پر اسنے نظر نہ کی اور وہانسے بھاگا آپ کی آنکھ ہشیار ہوئی
حضرت شیخ ذوالنون مصری کی خدمت مین گئے اور تین سال رہے اور مرید صاحب
کمال بنے وفات آپکی ۳۰۴ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو یعقوب یوسف بن حسین قدس سرہٗ آپ امام باشکوہ
ہین طریقہ ملامتیہ کا رکھتے تھے اور شاگرد حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ
کے ہین اور ابو تراب نخشبی و یحیی بن معاذ رحمہم اللہ کے ہم مجلس تھے کہتے ہین کہ
آپکی عمر نہایت دراز تھی اور ہر شب کو بعد نماز عشا کے ایک پانون پر عبادت مین
کھڑے ہوتے اور صبح تک اسی مین مشغول رہتے وفات آپ کی ۳۰۴ھ ہجریہ
مقدسہ مین واقع ہوئی +

شیخ عبد اللہ ابو العباس بن محمد بستی قدس سرہٗ اصل آپکی قصبہ بست سے ہے جو ایک مشہور قصبہ ملک قندہار مین ہے تاریخ ابن کثیر مین مسطور ہے کہ ابو العباس بستی نے ستر برس بیٹھے اپنے پہلو کو زمین پر نہ رکھا اور کسی دیوار یا ستون سے تکیہ بھی نکیا اور نیشاپور سے حرمین الشریفین کو تشریف لیگئے اور مدت تک بیت المقدس مین سکونت کیے وفات آپکی ماہ محرم سنہ ۳۷۱ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بیت المقدس مین ہے +

شیخ ابو عبد اللہ بن جلا قدس سرہ نام آپکا احمد بن یحیی اور بعضوں نے کہا محمد بن یحیی ہے اصل آپکی بغداد سے ہے آپ دمشق مین سکونت رکھتے تھے اور بڑے مشہور مشایخین ملک شام سے ہین اور آپ مرید شیخ ابو تراب نخشبی قدس سرہ کے تھے اور صحبت مین حضرت جنید بغدادیکے مدت تک رہے اور ان سے بہت استفادہ باطنی حاصل کیئے وفات آپکی بقول مصنف نفحات الانس سنہ ۳۰۶ ہجری مین واقع ہوئی اور قبر آپکی دمشق مین مشہور ہے +

حسین بن منصور حلاج قدس سرہٗ کنیت آپکی ابو المغیث اصل آپکی بیضائے فارس سے ہے سوز و سکر و شوق و مستی مین اپنا ثانی نہین رکھتے تھے آپکے خوارق عظیم و حالات عالی ہین اور تصانیف آپکی بیان حقایق و اسرار معرفت نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ عبارات مشکلہ مین مرقوم ہین اور بہت سے مشایخین نے آپسے انکار کیا ہے اور کہتے ہین کہ آپکو تصوف مین کچھہ نہین ہے مگر ابن عطا و عبد اللہ خفیف و شبلی و ابو القاسم نصیر آبادی و پیر علی مخدوم گنج بخش ہجویری قدس اسرارہم وغیرہ مشایخین آپکے کلام کے قایل

ہین و شیخ ابو القاسم گرگانی و شیخ بو علی فارمدی و امام یوسف ہمدانی قدس اسرارہم
آپکے قول مین ایک اسرار سمجھتے ہین اور بعض مشایخ نے آپکے کام مین توقف کیا ہے
مانند حضرت ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کے اور بعض نے آپکی طرف جادو کی نسبت
کی ہے اور بعضے اصحاب ظاہر نے آپکو کفر سے منسوب کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ
آپ اصحاب حلول سے ہین لیکن جو کہ بو توحید کی اپنے بین رکھتا ہے ہرگز اوسکے
دماغ مین حلول و الحاد کا خیال نہین آسکتا ہے نقل ہے کہ حسین بن منصور
قدس سرہ بڑے سیاح تھے بہت سے ملکونکی سیر کی اور مخلوق خدا کو خدا کیطرف
بلایا سولہ برس کی عمر مین شیخ عبد اللہ تستری کی خدمت مین رہے اور وہانسے بغداد
آئے اور پھر بصرہ مین ابو عثمان عمرو کے پاس قریب اٹھارہ مہینے کے رہے اور
ابو یعقوب اقطع نے اپنی لڑکی کو آپ سے منسوب کیا کہتے ہین کہ ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ
نے ایک رسالہ علم حقایق کے درمیان تصنیف کیا تھا اور اوسکو پوشیدہ رکھتا تھا
حسین بن منصور نے اوس رسالہ کو منبر پر پڑھا اوس مین تمام باریک باتین تھین بغیر
لوگونکے سمجھ مین نہ آئین اور تمام لوگ ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ سے انکار کرنے لگے
اور ابو عثمان عمرو حسین بن منصور سے آزردہ ہوئے اور اپنے سے جدا کر دئے اور دعا
مانگی کہ اے خدا حسین بن منصور کی دست و پا و زبان قطع کر اور ایسا شخص بھیج کہ
اوسکو دار پر کھینچے بعد وہانسے حسین بن منصور بغداد مین آئے اور جنید سے ایک مسئلہ
پوچھا آپکو جواب شافی نہ ملا وہانسے تستر مین آئے اور ایک برس وہان رہے پھر وہانسے
خراسانکو آئے اور وہانسے روانہ ہو کر پانچ برس تک پوشیدہ رہے پھر فارس مین آئے
اور بہت کتابین تصنیف کین اور وہان آپکی تصانیف نہایت مقبول انام ہوئی

اور آپکو وہانکے لوگ حلاج الاسراری کہتے تھے پھر بصرہ مین آئے اور وہانسے حرم کو تشریف لائے ابو یعقوب نہرجوری نے آپکو ساحر مشہور کیا وہانسے اہواز علاقہ فارس مین آکر ہندوستان مین آئے اور مدت تک ملک ہند مین رہے یہانسے ملک ماوراء النہر اور چین و ماچین کیطرف گئے اور بہت سے کتابین تصنیف کین جب آپ وہانسے اپنے وطن کو آئے لوگون نے آپکو اقصائے عالم سے خط لکھے آپکا نام ہندوستانکے خط مین ابو المغیث یمن کے خط مین ابو المعین خراسان کے خط مین ابو المحیر فارس کے خط مین ابو عبد اللہ اور بغداد مین آپکو اصطلم کہتے تھے وہانسے پھر مکہ کو گئے اور دو برس تک وہان مجاور رہے جب پیچھے آئے تمام لوگ آپسے منکر ہوگئے چنانچہ آپکو پچاس شہرونسے نکالدیا آپکو حلاج اسلیئے کہتے ہین کہ ایک وقت آپ روئی کے گنج پرسے گذرے اوسکی طرف اشارہ کیئے اوسیوقت روئی اور دانہ جدا ہوگئے نقل ہے کہ آپ روز و شب مین چارسو رکعت نماز پڑھتے اور ہمیشہ اپنے پیر فریضہ جانتے لوگون نے کہا ایسی عبادت تو کرتا ہے تجھپر کس طرح رنج ہوتا ہے آپنے کہا رنج و راحت دوستونکے کام مین اثر نہین کرتا ہے کس لیئے کہ دوست فانی صفت ہوتے ہین اور آپ فرماتے ہین کہ پچاس برس کی عمر مین مینے ہزار برسکی نماز پڑھی اور ہر نماز کیلئے غسل تازہ کیا نقل ہے کہ جبسے آپ ریاضت کرتے تھے ایک جبہ تھی آپکے جسم مین بیس برس سے تھا جب لوگون نے بجبر نکالا اوسمین جوئین پائین کہ ایک ایک جون اوس مین نیم دانگ کے وزن کی نکلی نقل ہے کہ ایک روز آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک بچھو آپکے آس پاس پھرتا تھا کسی شخص نے اوسکے مارنیکا ارادہ کیا آپنے فرمایا کہ نہ مارو کہ یہہ جانور بارہ برس سے میرا ہمنشین ہے اور میرے جسم مین اپنا آشیانہ رکھتا ہے

نقل ہے کہ جب آپ پر حالت سکر وجذب غالب ہوا اور مقام فنا فی اللہ کو پہنچا
آپ کی زبان سے کلمہ انا الحق کہو ایا مخبرون نے اس خبر کو حاکم بغداد کے پاس جاکر
علماء وفقہا نے قتل کا فتوی دیئے علی بن عیسے وزیر نے اوسیوقت آپکو قید خانہ بھیج
دیا غرض ایک شب کو قید خانہ مین آپنے انا الحق کا نعرہ مارا دیوار مین محرابین
ہوگئیں پھر دوبارا انا الحق کا آواز کیا جس سے قیدیونکے پاؤن سے کڑیان ٹوٹ
گئیں اور قیدیونکو کہا نکل جاؤ قیدیون نے پوچھا آپ تشریف لیجلیئے آپنے فرمایا
مین ویسے کا قیدی نہ ہون جو یہانسے جاؤن وفات آپکی بقول مصنف مخزن
العارفین روز سہ شنبہ ۲۴ ذیقعدہ سنہ ۳۰۹ ہجریہ مین واقع ہوئی+

شیخ ابو العباس بن عطاء قدس سرہ نام آپکا محمد بن
ہے اصل آپکی بغداد سے آپ شاگرد حضرت ابراہیم مارستانی کے تھے اور حضرت
سید الطائفہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ کے صحبت مین مستفید ہوئے اور بڑے
علمائے عظام ومشائخین کرام سے ہین آپکی تصانیف سے ایک تفسیر معانی قرآن
مین نہایت عمدہ ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت علی بن عیسے وزیر خلیفہ بغداد نے
حضرت حسین بن منصور قدس اللہ سرہ کو دار پر کھینچا آپ سے پوچھا کہ منصور کے
حق مین آپ کیا فرماتے ہین کہ اوس نے زبان سے کلمہ انا الحق کہا اور اوسکے باعث
مین قتل ہوا آپنے فرمایا کہ تو خود اپنی فکر کر اور جو آدمیونکا قرض کہ تجھپر ہے
اوسکو ادا کر کیا منصور حلاج کے حال سے پوچھتا ہے وزیر اس بات کے سننے
ہی نہایت خفا ہوا اور آپکے دندان مبارک کو اوکھیڑا اور آپکے سر مبارک
کو سہے کی میخین لگائین جس سے آپ عالم بقا کو راہی ہوئے وفات آپ کی

ماہ ذیقعدہ سنہ ۲۹۸ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے +

شیخ ابوبکر زاہری قدس سرہ نام آپکا محمد زکریا ہے آپ بزرگان طایفہ صوفیہ سے ہین مشہور و شب خیز ہمیشہ خوف خدا سے روتے تھے کہتے ہین کہ اوس زمانہ مین مشایخین کے درمیان کوئی آپکے مانند رونے والا نتھا صاحب نفحات الانس فرماتے ہین کہ ابتدائے حال مین آپ مکہ گئے کچھہ دینار بطلب قوت کے آپکو ملے تھے اوسکو مکہ کے باہر درمیان دو پتھر ونکے رکھکر دفن کردیا اور وہان کچھہ نشانی کردی اور ابوعمر زجاجی کیخدمت مین گئے اور ایک روز اونسے ایک مسئلہ پوچھا اونھون نے کہا کہ پہلے تو جا اور اون دینار ونکو جو تونے دو پتھر ونکے درمیان چھپایا ہے لا اور اونکو اپنے جاسہ اپنے ستر مین خرچ کر پھر میرے نزدیک آ آپ اوسجگہہ گئے اور دینار کو صرف کئے پھر خدمت مین شیخ کے حاضر ہوئے اور مرتبہ اعلی کو پہنچے وفات آپکی سنہ ۳۴۸ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی مکہ مین ہے +

شیخ ابوالخیر حبشی قدس سرہ آپ نہایت بزرگ وسن رسیدہ عابد وزاہد تھے جنگلون اور پہاڑون مین قدم تجرید کے ساتھہ پھرتے اور بارہا پابرہنہ حالت تجرید مین مکہ معظمہ کو آئے وفات آپکی سنہ ۳۴۳ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو محمد جریری قدس سرہ نام آپکا احمد بن محمد بن حسین اور بعض نے کہا عبد اللہ بن یحیی ہے آپ بڑے خلفاون مین سے حضرت جنید بغدادی قدس اللہ سرہ کے ہین اور بعد وفات پانے حضرت جنید کے آپنے سجادہ مشیخت پر جلوس فرمایا کہتے ہین کہ علم تصوف وفقہہ واصول مین آپ امام تھے اور حضرت سہل تستری کے ساتھہ نہایت محبت رکھتے تھے **نقل ہے** کہ ایک سال مکہ معظمہ

مین آپنے قیام کیا بپاس ادب جائے مولد آنحضرت پانوؤنکو اپنے کبھی دراز نکیا اور
نسوئے وفات آپکی بقول صاحب نفحات الانس سنہ ۳۱۲ ہجریہ مین واقع ہوئی اور
بعض نے لکھا ہے کہ سنہ ۳۱۱ ہجریہ مقدسہ جنگ قرامطہ مین آپ درجہ شہادت کو پہنچے

شیخ بنان بن محمد جمال قدس سرہٗ

اصل آپکی واسط سے ہے مصر مین سکونت رکھتے تھے اور حضرت خواجہ ابراہیم خواص کے ہم مجلس تھے اور پیرو سے حضرت شیخ ابو الحسن نوری کے ہین علوم ظاہری و باطنی مین جامع علوم تصوف و فقہ و حدیث و تفسیر مین سبقت قاطع اور کرامات و خوارق عادات مین مقام اعلیٰ و رتبہ معلے رکھتے تھے نقل ہے کہ ایک وقت مصر کا حاکم آپ پر غضبناک ہوا اور آپ کو ایک شیر کے سامنے ڈالدیا شیر آپکے آس پاس پھرتا تھا اور زبان سے چاٹتا تھا جب آپکو وہان سے لائے پوچھا کہ جب تم شیر کے آگے تھے اوسوقت تمہارے دلمین کیا خیال آتا تھا آپنے فرمایا کہ اوس سے بہتر خوش دن مجھکو نہ گذرا ہیرے دلمین امید تھی کہ اس دنیا سے پر غم و الم سے آج اپنے خالق کے پاس پہچون لیکن لاچار ہون کہ شیر محکوم تھا وفات آپکی سنہ ۳۱۶ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ محمد بن فضل قدس سرہٗ

کنیت آپکی ابو عبیدہ اور اصل آپکی بلخ سے ہے آپ مرید شیخ احمد خضرویہ قدس سرہٗ کے ہین آپ پہلے بلخ مین رہتے تھے بہت سے آدمیونکو ہدایت کئے آخرش متعصبین نے آپکو شہر بدر کئے جب آپ باہر آئے اہل شہر کو نفرین کئے اور کئی آدمی ہلاک ہوگئے پھر سمرقند مین آئے اور وہانکے قاضی بنے پھر وہانسے ارادہ حج کا کرکے نیشاپور پہنچے اور وہان وعظ بیان کئے اور بہتیرے آدمیونکو راہ ہدایت پر لائے وفات آپ کی سنہ ۳۱۹ ہجریہ مین واقع

ہوئی اور قبر آپکی سمرقند میں ہے +

شیخ ابو الحسن وراق قدس سرہ نام آپکا محمد عبد اللہ بن سعد ہے بڑے مشہور مشائخین و قدمائے عارفین سے ہیں آپ مرید و خلیفہ حضرت عثمان حیری قدس سرہ کے ہیں وفات آپکی ۳۱۹ ہجریہ میں واقع ہوئی +

شیخ ابو الحسن دراج قدس سرہ اصل آپکی بغداد سے ہے آپنے خرقہ خلافت حضرت ابراہیم خواص قدس سرہ سے پہنا آپ صاحب سماع و وجد تھے جب آپ سماع سنتے خود لیے جاتے آخرش حالت سماع میں ایک آہ کی اور جان بحق تسلیم ہوئے وفات آپکی ۳۲۰ ہجریہ میں واقع ہوئی +

شیخ ابو عمرو دمشقی قدس سرہ آپ کبار مشائخین شام سے ہیں اور عبد اللہ جلا اور ذو النون مصری کے اصحاب سے صحبت یافتہ تھے قولہ تصوف وہ ہے کہ بغیر خدا کو نقصان میں دیکھے بلکہ اپنی آنکھ بند کرے اور ماسوا سے اور اسکے بینے خدا منزہ ہے تمام نقصان سے وفات آپکی ۳۲۰ ہجریہ میں واقع ہوئی +

خیر نساج قدس سرہ کنیت آپکی ابو الحسن اور نام آپکا محمد بن اسمعیل ہے اصل آپکی سامرہ اور مسکن آپکا شہر بغداد تھا آپ مرید شیخ سری سقطی کے اور استاد شیخ نوری و ابن عطا کے ہیں ابراہیم خواص اور شبلی قدس اللہ سرہما نے آپکے سامنے توبہ کی آپنے شبلی رحمتہ اللہ علیہ کو خدمت میں حضرت جنید بغدادی کے بھیجا کہ وہ بھی مرید حضرت سری سقطی رح کے تھے اور صاحب نفحات الانس فرماتے ہیں کہ اوایل میں آپنے خدا سے عہد کیا کہ جو رطب مجھے نہایت مرغوب ہے ہرگز نہ کھاونگا ایک روز آپ سفر میں تھے اور نہایت ہوئے گرسنگی کے آپنے رطب لیا اور

ایک دانہ اوس مین سے کھایا اوسیوقت ایک شخص آپکے پاس آیا اور کہا اے خیر
اسے گریز پایکہ میرے کارخانہ سے تو بھاگا ہے اور کہتے ہین کہ اوسکے غلام کا نام
بھی خیر تھا اور وہ آپکے ہمشکل تھا آپکو پکڑا اور سقط کہنے سے آپ متحیر ہوئے اور
جانا کہ یہہ سزا میری ہے کہ مین نے اپنے عہد کو توڑا لاچار ہمراہ اوسکے روانہ ہوئے
اوسکا کارخانہ بننے کا تھا وہان آپکو لایا اور چند غلام وہان کام کرتے تھے اونہین
چھوڑدیا اور کہا اے نالایق اپنے خواجہ سے بھاگا اور عہد کو توڑا اب یہان رہ اور
جو کام پہلے تو کرتا تھا اوسے کر آپنے بننا شروع کیا ناچار ایک مہینا وہان رہے اور
ایک شب کو اوٹھکر وضو کیا اور سجدہ کیا اور کہا کہ اے پروردگار اب مین اپنے
فعل سے توبہ کرتا ہون جب صبح ہوگئی مالک نے اپنا غلام پایا اور آپکو بصد عذر
خواہی روانہ کیا اوس روز سے آپکا خطاب خیر نساج ہوا اور ابوالحسین مالکی رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہین کہ ایک روز آپ نزع کیحالت مین تھے اور وقت شام تھا یکایک
آپنے اپنی آنکھ کھولی اور دروازہ کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا قف عفاک اللہ
تھوڑی ساعت توقف کرو اگرچہ تم میری جان لینے پر مامور ہو اور مین بھی نماز
پڑھنے پر مامور ہون بعد آپ اوٹھے اور وضو کر نماز پڑھے اور بعد نماز سر کو اپنے
سجدہ مین رکھا اور جان بحق تسلیم ہوئے وفات آپکی ۳۲۲ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابوبکر واسطی قدس سرہ نام آپکا محمد بن موسی اور مشہور ابن
فرغانی ہین آپ قدمائے مشایخین اور اجلہ اصحاب جنید اور نوری رحمۃ اللہ
علیہم سے ہین آپ علوم ظاہری و باطنی مین مشہور عالم تھے اور تصانیف آپکی
اسرار توحید مین مرقوم ہے اور شیخ عبداللہ انصاری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ

ملک خراسان مین کسی نے اسقدر کلام توحید نہ کہا ہے جیسا کہ آپنے فرمایا اور مصنف
کرامات الاولیا فرماتے ہین کہ ریاضت مین یہہ حال تھا کہ آپنے فرمایا ہے کہ وہان دن
ہرگز گواہی نہ دیگا میرے کھانے پر اور شب ہرگز شاہد نہوگی میرے سونے پر وفات
آپکی بقول صاحب طبقات سلمی ۳۱۶ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی واسط مین ہے

شیخ جہم رقی قدس سرہ آپ مشاہیر اولیاء اللہ سے ہین **نقل ہے** کہ ایک وقت آپ گرمابہ مین بیٹھے تھے آپنے کہا کہ باہر چلو یہانسے جاوین جب
تمام لوگ باہر نکلے گرمابہ گر گیا ؛

شیخ عبدالرحیم اصطخری قدس اللہ سرہ آپ ہمیشہ جامہ زرین اور
ریشمی کا پہنتے تھے اور سفر حجاز اور ملک شام کا کئے اور کئی مشائخین عظام سے
فایدہ اخذ کئے **نقل ہے** کہ آپ ہمیشہ اپنے ہمراہ کتے رکھتے تھے ایک روز شکار
کو گئے ایک شخص آپکے پیچھے گیا اور آہستہ آہستہ چلا تا حال آپکا جانے جب
درمیان پہاڑ کے پہنچے کتون کو چھوڑ دیا اور آپ خدا کے ذکر مین مشغول ہوئے
ناقل کہتا ہے کہ آپکا ذکر اس طور سے ہوتا تھا کہ کوئی پتھر یا درخت بدون ذکر خالی
نہ تھا تمام آپکے ساتھ ذکر کرتے تھے وفات آپکی ۳۳۰ہجریہ مین واقع ہوئی ؛

شیخ ابوبکر کتانی قدس سرہ نام آپکا محمد بن علی جعفر ہے اصل آپکی
بغداد سے مرید حضرت جنید بغدادی قدس سرہ کے ہین تمام اوصاف مین موصوف
زہد و تقوی مین معروف یگانہ روزگار اور مشائخ کبار حجاز سے ہین کتنی مدت
تک حرم مین رہے اور مخاطب بخطاب چراغ حرم ہوئے تمام رات نماز پڑھتے تھے
اور بارہ ہزار ختم قرآن مجید کے حالت طواف کعبہ مین کرتے تھے اور تیس برس کعبہ

ہین

کہتے ہین کہ اوس تیس برس مین آپنے خواب نہین کیا **نقل ہے** کہ ایک روز آپ نماز پڑھتے تھے کہ ایک چور آیا اور آپکی چادر دوش مبارک پرسے اوٹھا لیگیا بازار مین بیچنا چاہا دونون ہاتھہ اوسکے خشک ہوگئے اوسیوقت پیچھے پھرا آپ نماز مین تھے چادر آپکے دوش پر رکھدی اور بیٹھہ گیا جب آپ نمازسے فارغ ہوئے اوسنے گریہ وزاری کی آپنے فرمایا کہ کیا ہے اوسنے حقیقت بیان کی آپنے فرمایا کہ مجھے بالکل خبر نہین اوسیوقت آپنے دعا کی اوسکے ہاتھہ درست ہوگئے **نقل ہے** کہ آپ اکثر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کرتے اور جو سوال کرتے جواب شافی پاتے چنانچہ ایک شب آپنے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اکاون مرتبہ خواب مین دیکھا ہے وفات آپکی بقول مصنف کرامات الاولیا ۲۲۳ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی مکہ معظمہ مین ہے +

شیخ ابراہیم بن داود رقی قدس سرہٗ کینت آپکی ابو اسحاق آپ اجل مشائخین شام سے ہین اور خدمت مین ذوالنون مصری و جنید بغدادی و ابو عبداللہ جلا کے صحبت یافتہ تھے اور کہتے ہین کہ عمر آپکی نہایت طویل تھی **نقل ہے** کہ ایک درویش صحرا مین جاتا تھا یکایک ایک شیرنے اوسپر حملہ کیا جب نزدیک آیا اور خوب اوسکو دیکھا اپنا سر اوس درویش کے پانون پر رکھدیا پھر تھوڑی دیر کے بعد چلا گیا درویش تعجب مین رہا جب خیال کیا تو شیخ ابراہیم بن داود رقی قدس سرہ کے جبہ کا ایک ٹکڑا اپنے جبہ پر سیا ہوا دیکھا تاکہ اس شیرنے خواجہ کے ٹکڑے کا ادب کیا

وفات آپکی ۲۴۵ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

خواجہ ولید سقا قدس سرہ کنیت آپکی ابو اسحق ہے آپ مرید حضرت ذو النون مصری قدس سرہ کے ہین آپ ذو النون سے روایت کرتے ہین کہ مین نے صحرا مین ایک چیچڑے سیاہ کو دیکھا کہ جسوقت وہ لفظ اللہ کہتا سفید ہوجاتا تھا **نقل ہے** ابو عبد اللہ رازی سے کہ ایک روز مین حضرت ولید سقا کیخدمت مین گیا اور میرے دلمین تھا کہ کچھہ فقر کے باب مین آپ سے پوچھون پہلے اس پوچھنے سے آپنے فرمایا کہ اسم فقر اوسکو لایق ہے جو سوائے حق کے غیر کا خیال اوسکے دلمین نہ آوے اور قیامت کے روز مین اسبابونکے عہد کو پورا کرسکو نگا

وفات آپکی ۳۲۰ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

خواجہ محمد اسلم طوسی قدس سرہ آپکو شحنہ خراسان کہتے تھے امام علی موسی رضا رضہ کے ہمراہ نیشاپور کو بھی گئے تھے **نقل ہے** ایک اہل طریقت سے کہ مین نے روم مین ابلیس کو دیکھا کہ ہوا سے نیچے گرا مین نے کہا کہ اے ملعون کس سبب سے تو گرا اوس نے کہا کہ اسوقت محمد اسلم طوسی قدس سرہ وضو کرکے نکلے مکان میں بات سے گئے اونکی بات کی دہشت سے مین نیچے گرا ہون **نقل ہے** کہ ایک یہودی آپکے پاس آیا اور کہا کہ مین نے ایک وقت تجکو قرض دیا ہے اب میرا پیسا دے آپنے قلم کو تراش کر اوسکا تراشہ اوٹھا اوسکو دیا جب اوسنے دیکھا تمام زر ہو گیا تھا اوسیوقت ایمان لایا **نقل ہے** کہ ایک وقت آپنے حالت سکر مین سچی بات پر قسم کھائی جب عالم صحو جاتا رہا لوگونسے پوچھا کیا آج مینے قسم کھائی ہے لوگون نے کہا ہان آپنے فرمایا کہ میرا نفس سرکش تھا ہے

قسم یاد کی اور کہا کہ جب تک زندہ رہونگا بات نہین کرونگا کہتے ہین کہ آپ نے
چالیس برس تک بات نہ کی اور قسم کھا نیکا کفارہ ادا کیا وفات آپکی معلوم نہین ہے
شیخ ابوالحسن بن محمد مزین آپکا نام علی قدمائے مشایخ بغداد
ہین حضرت سید الطایفہ اور سہیل بن عبداللہ تستری کی خدمت سے مستفید ہوے
اور کتنے دن تک مکہ معظمہ کی مجاورری بھی کئے ہین لکھتے ہین کہ اولیائے متقدمین سے
دو اشخاص کے نام مزین ہین مزین صغیر اور مزین کبیر یہہ دونون اہل بغداد
ہین لیکن مزین کبیر کا مزار بغداد مین ہے اور آپ کا مزار مکہ معظمہ مین ہے اور یہہ
دونون خلیرے بھائی تھے **نقل** ہے کہ ایک روز جنگل کو جاتے تھے ایک
شیر کو دیکھا کہ چلا آتا ہے آپ نے فرمایا ثم اماتہ فاقبرہ اوسیوقت شیر زمین
پر گرا اور مرگیا جب آپ پہاڑ کے چوٹی پر پہنچے فرمایا اذا شاء انشرہ پھر شیر زندہ
ہوا اور اپنا راستہ لیا وفات آپکی ۳۲۸ھ ہجری واقع ہوئی،
شیخ ابوعلی ثقفی قدس سرہ نام آپکا محمد بن عبدالوہاب ہے آپ
اجل اصحاب حضرت ابوحفص حداد اور حمدون قصار کے ہین امام الوقت تھے
اور علم ظاہر و باطن مین کامل اور علوم تفسیر و حدیث مین ید طولی رکھتے تھے
کہتے ہین کہ نیشاپور کے درمیان آپ نے علم تصوف کو آشکار کیا **نقل** ہے کہ
آپکے ہمسایہ مین ایک کبوتر باز رہتا تھا ایک روز آپ تلاوت قرآن مین مشغول
تھے کہ اوس نے ایک پتھر کبوتر کے لئے پھینکا خطا کھا گیا اور وہ آپکی پیشانی پر
آکے لگا اور خون نکلا حاضران مجلس کو یقین ہوا کہ ابھی شیخ خفا ہوگا اور اوسکو
ہمسائگی سے دور کریگا آپ نے فرمایا کہ ایک لکڑی لاؤ لوگون نے لا دی آپ نے

اوس لکڑیکو ایک مرید کے حوالہ کر دی اور کہا کہ اسکو کبوتر باز کے پاس دیو اور
کہو کہ اب پھر مت مارنا اس لکڑی سے کبوتر ونکو اوڑایا کر ہمسایہ کو اس بات سے
نہایت تعجب آیا اور اس بات نے اوسکے دلمین اثر کیا اوسیوقت آیا اور توبہ
کی اور درجہ کمال کو پہنچا **نقل** ہے کہ ایک روز آپ راستے جاتے تھے دیکھا
کہ ایک جنازہ تین آدمی اور ایک عورت اوٹھائے لئے جاتے ہین آپنے اوس
عورت کو روانہ کیا اور جنازہ اپنے دوش پر لیا جب جنازہ قبرستان مین لائے
بعد نماز اوسکو دفن کیا آپنے اون تینون شخصون سے استفسار کیا کہ یہہ میت کسکی
تھی اونھون نے کہا کہ یہہ میت ایک مخنث کی ہے جو ہمسایہ مین اوسکے رہتے تھے
وے حقیر سمجھکر نہ آئے ہم تینون اوسکو اوٹھاکر لاتے تھے کہ راستہ مین ایک
عورت بھی ملگئی آپنے یہہ بات سنکر اونکو کچھہ پیسے دیکر رخصت کیا اوسی
راتکو آپنے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص بہشتی لباس پہنے ہوئے آیا او ہنسکر
کہتا ہے کہ مین وہی مخنث ہون جو آجکے دن جنازہ میرا تونے اوٹھایا ہے جب
مخلوق نے مجھکو حقیر جانا خدا نے میری عزت بڑھا دی اور جتنیہون نے کہ میرا جنازہ
اوٹھایا وے بھی بخشے گئے وفات آپکی بقول مصنف خزینۃ الاصفیا ۲۸۰ھ
ہجریہ مقدس مین واقع ہوئی ⁂

شیخ ابو محمد مرتعش قدس سرہ نام آپکا عبد اللہ بن محمد نیشاپوری
ہے وطن آپکا بغداد تھا اجل خلفائے شیخ ابو حفص حداد کے ہین اور سید الطائفہ
کے ہمعصر تھے اور کتنے ملکونکی سیاحت کئی **نقل** ہے کہ جب پیر روشن ضمیر نے آپکو
سیاحت کا حکم دیا ہر برس پا برہنہ و سر برہنہ ہزار کوس کا سفر کرتے او

کوئی شہر مین زیادہ دس روز سے نہ ٹھہرتے اور آپ فرماتے ہین مین تیرہ برس تک پے در پے
حج کو گیا اور زیارت طیبہ سے مشرف ہوا جب مین نے توکل سے دیکھا وے تیرہ برس ہوا
نفس مین گئے لوگون نے کہا کیونکر تو نے جانا آپ نے فرمایا ایک روز میری والدہ نے
فرمایا کہ ایک سبو پانی کا کوئین سے بھر لا مجھکو یہہ بات گران معلوم ہوئی مین نے جانا
کہ وے میرے تیرہ حج ہوا ے نفس مین گئے **نقل** ہے کہ ایک فقیر نے کہا ایکوقت
مین بغداد مین تھا اور دلمین ارادہ حج کا رکھتا تھا میرے دلمین آیا کہ ابو محمد مرتعش
پندرہ دینار اپنے پاس رکھتا ہے اگر وہ مجھکو دیوے نعلین خرید کرون اسی خیال مین
تھا کہ کسی نے دروازہ گھر کا ٹھوکا جب مین نے دروازہ کھولا دیکھتا ہون کہ ابو
محمد مرتعش ہین اور پندرہ دینار جو اوسکے پاس موجود تھے مجھکو دیئے اور فرمایا کہ لے
اور اب مجھکو ایذا مت دے وفات آپ کی سنہ ۳۲۸ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی
اور قبر شریف آپکی بغداد مین ہے +

ابو یعقوب نہرجوری قدس سرہٗ نام آپکا اسحاق بن محمد ہے بڑے نامی
مشایخین سے ہین مرید حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی اور عمرو بن عثمان مکی کے
ہمعصر تھے کتنے برسون تک مکہ کی مجاوری کئے ہین **قولہ** صحۃ العبودیۃ فی الفناء
والبقاء ترجمہ بندہ بننا صحیح ہوتا ہے خودیکو فنا کرنے سے اور باقی رہنا ذات
باریتعالے سے یعنے جب تک بندہ اپنے تمام خواہشون سے بیزار نہو وہان تک
اخلاص کی خدمت کے لایق نہین ہوتا ہے اور اپنی خواہشون سے بیزار ہونا اسکو
مقام فنا کہتے ہین اور مقام اخلاص کو عبودیت و بندگی محل بقا کی سمجھتے ہین **قولہ**
نعمت کو زوال نہین ہوتا ہے جب تک کہ شکر کرنے کا وظیفہ قایم ہے اور فرماتے

جب تک کہ حظ نفس کے لئے طعام کی خواہش باقی ہے وہانتک بھوکا ہے اور جب تک تونگری مال کی حرص باقی ہے وہانتک گدا اور مفلس ہے اور جب تک حسنات کا مومنین قصد مخلوق کا رکھتا ہے وہانتک ثواب سے محروم ہے اور جب تک مخلوق سے مدد مانگتا ہے مدد غیبی سے بے بہرہ ہے وفات آپکی بقول مصنف مخزن العارفین سنہ [illegible] ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابوالحسن صائغ دینوری قدس سرہٗ نام آپکا ابوعلی بن محمد بن سہیل ہے کبار مشائخین دینور سے ہین مصر مین سکونت رکھتے تھے اور مرید شیخ ابوجعفر صیدلانی اور پیر شیخ ابوالحسن خرقانی و ابوعثمان مغربی کے ہین نقل ہے ممشاد دینوری قدس سرہ فرماتے ہین کہ ایک روز مین نے دینور مین ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھتا تھا اور کرگس تے بسبب ہونے گرمی آفتاب کے آپکے سر پر کھڑا ہوکر سایہ ڈالا تھا جب مین نے غور سے دیکھا آپ تھے وفات آپکی سنہ [illegible] ہجریہ مین واقع ہوئی

شیخ ابوبکر بن طاہر ابہری دینوری قدس سرہٗ نام آپکا عبد اللہ بن حارث طائی ہے کبار مشائخین جبل سے ہین اور ابوبکر شبلی کے ہمعصر تھے اور یوسف بن حسین کے ہم مجلس تھے وفات آپکی سنہ [illegible] ہجریہ مین واقع ہوئی +

زیاد بن کبیر ہمدانی قدس سرہٗ نام آپکا محمد بن خفیف ہے خدمت مین خواجہ جنید کے صحبت یافتہ ہین بڑے مستجاب الدعوات تھے نقل ہے کہ ایک وقت کسی نے آپ سے عرض کیا کہ بارش نہین آتا ہے آپ دعا کیجئے اوسیوقت آپ ایک مسجد مین گئے دعای استسقا ہنوز تمام نہوئی تھی کہ باران آتا برسا کہ تمام آدمی عاجز آگئے پھر آپ نے دعا مانگی پانیکا گرنا موقوف ہوگیا وفات آپ کی بعمر ایک سو چوبیس

چوبیس سال کے سنہ ۳۳۱ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی تبریز مین ہے ٭

شیخ عبد اللہ منازل قدس سرہٗ یگانہ روزگار محرم اسرار منورعہ و متوکل تھے اور فرقہ ملامتیہ کے شیخ کہلاتے تھے مرید شیخ حمدون قصار کے تھے اور تجرید مین کوئی آپکا ثانی نہ تھا **نقل ہے** کہ ایک وقت بوعلی ثقفی کچھ بات کر رہے تھے آپنے فرمایا اے ابا علی اپنی مرگ کو تیار رکھ کہ اوس سے کسیکو چھٹکارا نہین ہے ابو علی نے کہا تو بھی تیار رہو آپنے ہاتھ سر اپنے رکھ زمین پر لیٹ گئے اور ابو علی سے فرمایا کہ دیکھو اسیوقت آپنے انتقال فرمایا وفات آپکی بقول مصنف کرامات الاولیا سنہ ۳۳۱ ہجریہ مین واقع ہوئی ٭

شیخ ابراہیم بن شیبان کرمانشاہی قدس سرہٗ کینت آپکی ابو اسحاق ہے قدمائے مشائخین جبل سے ہین اور عظمائے اصحاب ابو عبد اللہ مغربی و ابراہیم خواص کے تھے **نقل ہے** کہ کسینے عبد اللہ منازل قدس سرہ سے پوچھا کہ آپ ابراہیم شاہی کے حق مین کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا ابراہیم حجۃ اللہ علی الفقراء والاہل الاداب والمعاملات وفات آپکی سنہ ۳۳۸ ہجریہ مین واقع ہوئی ٭

شیخ ابو علی ستوقی قدس سرہٗ نام آپکا حسن ابن علی بن موسی ہے آپ مرید ابو علی کاتب و ابو یعقوب موسی کے ہین اور ستوقی آپکو اسلئے کہتے ہین کہ ستوق ایک گانون ہے مصر سے دس کوس پر وہان آپ سکونت رکھتے تھے **نقل ہے** آپ فرماتے ہین کہ ایک وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے خواب مین دیکھا مجھ سے فرمایا اے علی تو درویشونکو دوست رکھتا ہے اور دولت اونھونکی صحبت کے ساتھ مایل ہے کہا مینے ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ تو چاہتا ہے

کہ مین تجھ کو وکالت مین درویشون کے مامور کرون کہا مین نے یا رسول اللہ بشرط عصمت
وکفایت و دیانت اسلئے کہ اگر مجھ سے کچھ قصور ہو جاے اور مین ستھو رہون آنحضرت نے
فرمایا کہ ان شرطونکو مین نے قبول کیا آپ نے کہا پس مین نے اوسکو قبول کیا اور یہہ کام سپرد
سپرد کیا گیا تمام فقرا مجھ پاس آتے اور اپنی آرزو پوری کرتے وفات آپ کی
۳۵۳ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو عبد اللہ قلانسی قدس سرہٗ نام آپکا محمد بن حسان ہے
کبار مشائخین سے ہین کہتے ہین کہ جب رمضانکا مہینا آتا تمام مہینا آپ نکھاتے
اور نہ پیتے ایک وضو سے پانچ وقت کی نماز ادا کرتے تھے **نقل ہے** کہ ایکوقت
آپ گھوڑے پر سوار ہو کر غزا مین تشریف لیگئے یکایک گھوڑا آپکا زمین پر گرا
اور مُوا آپ نے خدا کی جناب مین دعا کی کہ اے خداوند اس گھوڑیکو بخش دے تا مین
اپنے گھرتک جاؤن گھوڑا فی الفور اوٹھا آپ گھوڑے پر سوار ہو کر گھر تک پہنچے
آپ نے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ جلد زین واسباب کو اوتارو اوس نے کہا گھوڑا ابھی
گرم اور عرق دار ہے آپ نے فرمایا کہ بیٹے عاریت ہے اسکو مانگا ہون جب اوسکا اسباب
اور زین اوتارا گھوڑا زمین پر گرا اور مرگیا وفات آپکی ۳۵۳ ہجریہ مین واقع ہوئی

شیخ جعفر حذار قدس سرہٗ کنیت آپکی ابو محمد ہے مرید حضرت شیخ
شبلی قدس سرہٗ کے ہین اجل اصحاب سے حضرت سید الطایفہ جنید بغدادیکے ہین
اور شیخ شبلی آپکی نہایت بزرگی کرتے تھے اور ہر مجلس مین آپکی تعریف کرتے تھے
اور ایسا فرماتے تھے کہ جعفر حذا اوسکا درجہ قربیت مین مجھ سے زیادہ ہے اور شیخ سید آ
بن جنید قدس سرہ نے فرمایا ہین نے کوئی مرد جعفر حذار سے تمام حال مین ثابت قدم زیادہ

ندیکھا بلکہ وہ شیخ شبلی قدس سرہ سے بزرگتر ہے وفات آپکی سنہ [illegible] ہجری مین واقع ہوئی

شیخ ابراہیم مولی صوفی الرقی قدس سرہ کنیت آپکی ابو محمد و اسحاق ہے قدمائے مشایخین رقیہ سے جامع علوم شریعت و طریقت و حقیقت و ورع و تقوی تھے آپ مرید شیخ مسلم مغربی کے ہین اور ابو عبد اللہ خفیف و ابراہیم قصار کیخدمت مین مدت تک رہے ہین اور آپ فرماتے ہین کہ جب مین ابتدائے حال مین ارادہ جانیکا خدمت مین شیخ مسلم مغربی کے کیا بعد طے مسافت کے ایک مسجد مین پہنچا اور وہان شیخ مسلم مغربی کو دیکھا کہ امامت مین مشغول ہین اور سورہ الحمد کو چند جاسے پر غلط پڑھا نہایت مین اپنے دلمین پشیمان ہوا اور کہا میری محنت اور تکلیف ضایع ہوئی ایک رات وہان رہا دوسرے روز طہارت کیلئے ارادہ سے اوٹھا اور چاہا کہ کنارے فرات پر جاؤن جب چلا ایک شیر راستہ مین سوتا تھا متحیر رہا کہ اب راستہ کونسا ہے اتنے مین دیکھا کہ شیخ مسلم مغربی آتا ہے جب شیر نے آپکو دیکھا اپنا سر آپکے پانون پر رکھا آپنے اوسکے کان مین پکڑ کر کہا اے سگ پروردگار مین تجھ کو حکم نہین دیا ہے کہ میرے مہمانونکو ستاوے اوسیوقت شیر نے اپنا راستہ لیا اور آپنے مجھ کو فرمایا کہ اے ابا اسحاق تو ظاہری کے درست کرنے مین مشغول ہے اور مخلوق سے ڈرتا ہے اور مین باطنی کے درست کرنے مین متوجہ ہون اور مخلوقات مجھ سے ڈرتی ہے وفات آپکی سنہ [illegible] ہجری مین واقع ہوئی

شیخ اسحق بن حمال قدس سرہ کبار مشایخین سے ہین کوہ لگام مین رہتے تھے ایک بزرگ سے نقل ہے کہ ایک وقت مین رہ لگام کا راستہ بھول گیا یکایک ایک بڈھے کو دیکھا کہ ایک پوستین کہنہ پہنے ہوئے ہے جب اوسنے

مجھکو دیکھا کہا اللہ اکبر تو نے راستہ گم کیا ہے اور مجھے تیس برس ہوئے کہ یہان پر کسی آدمی کا منہہ نہین دیکھا تھا مجھ کو اپنا عصا دیا اور کہا کہ یہہ تجھکو راستہ بتا دیگا جب اوٹھا مینے عصا کو نپایا جب اپنے شہر کو پہنچا تمام سرگذشت بیان کی لوگون نے کہا کہ وہ پیر اسحاق حال ہے ۔

شیخ ابو القاسم حکیم سمرقندی قدس سرہٗ نام آپکا اسحاق بن محمد بن اسمعیل ہے ابو عبد اللہ جلا و ابراہیم قصار و ابو بکر وراق قدس اسرارہم کی صحبت مین رہے اور بہت فواید حاصل کیئے اور عظماے مشایخین سمرقند سے ہین **نقل ہے** کہ ایک روز آپ مجلس وعظ مین کلام کرتے تھے ایک بزرگ آپکی ملاقات کے لیئے آئے جب آپکو وعظ کرنے مین مشغول دیکھا جانماز اپنی حوض کے پانی پر بچھا نماز پڑھنے لگے جب وعظ سے آپنے فراغت پائی منہہ اپنا طرف اوسکے کیا اور اوسکو فرمایا کہ تو نے جو یہہ کام کیا ہیرے لڑکے بھی ایسا کرتے ہین بلکہ کام وہ ہے کہ ایسے مشغولی و ہجوم مین دل اپنا تو خدا سے لگا رکھے وفات آپکی ۳۴۲ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی سمرقند مین ہے ۔

شیخ ابو العباس سیاری قدس سرہٗ نام آپکا قاسم بن قاسم بن مہدی ہے احمد بن سیار کے آپ دختر زادہ ہین نامی مشایخین سے مرو کے ہین عالم تھے علوم شریعت مین اور عارف تھے معارف و حقایق کے درمیان کئی مشایخین سے آپنے ملاقات کی ہے اور آپ مرید حضرت شیخ ابو بکر واسطی کے ہین سب سے اول آپنے مرو مین علم حقایق کو ظاہر کیا **نقل ہے** کہ آپکے والد بڑے مالدار تھے جب اونھون نے وفات پائی باپ کی دولت آپکو ملی آپنے اوس مال کو

دیگر ایک موی شریف آنحضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خرید کیا اور برکت سے اوس موئے مبارک کے آپکو رشد پیدا ہوا شیخ ابو بکر واسطی کے مرید ہوئے اور درجۂ اعلی پر پہنچے اور گروہ سیاریہ کے امام ہیں نقل ہے کہ ایک روز بقال کی دوکان میں گئے اور جایفل خریدنا چاہے بقال نے اپنے نوکر سے کہا کہ اچھی جوز لیکالکر شیخ کو دے آپنے فرمایا کہ جو کوئی خریدار آتا ہے اوسکے لئے ہمیشہ تو ایسا اپنے نوکر کو کہتا ہے بقال نے کہا نہیں یہہ فقط آپ کے علم و مشیخت کے لئے ہے آپ نے فرمایا میں اپنا علم بعوض تفاوت جایفل کے نہیں بیچتا ہوں اوس روز سے آپنے جوز کا بیپار ترک کردیا اور صاحب تذکرۃ الاولیا فرماتے ہیں کہ جب وفات ابو العباس کی نزدیک پہنچی آپنے وصیت کی کہ جو موئے مبارک آنحضرت کا ہے اوسکو میرے منہہ میں رکھدینا لوگ آپ کی وصیت بجا لائے وفات ۳۴۲ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی مرو میں ہے اور ہزارہا مخلوق اپنی حاجات کیلئے وہاں جاتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں جلد دعا اونکی مستجاب ہوتی ہے +

شیخ ابو الخیر تیناتی الاقطع قدس سرہ نام آپ کا حماد اور بعض نے کہا حماد ہے اصل آپکی تینات جو ایک شہر ہو گانون مصر کے اطراف میں ہے آپکا ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا اور ایک ہاتھ سے زنبیل بنا کرتے تھے اور اوسکی مزدوری سے اپنا نفقہ کرتے تھے اور کسی پر یہہ بات ظاہر نہ ہوتی کہ ایک ہاتھ سے آپ کیونکر زنبیل بنتے ہیں اور آپ کو شیروں کیساتھ نہایت دوستی تھی اکثر شیر آپکی خدمت میں آتے تھے اور صاحب نفحات الانس فرماتے ہیں ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ کیا سبب ہے آپ کا ہاتھ کاٹا گیا آپنے سنکر رو دیا اور فرمایا کہ میرے ہاتھ نے گناہ

کیا تھا اوس گناہ کی عوض مین سزا دی گئی ایکوقت مینے خدا سے قول و اقرار کیا
تھا کہ اپنے ہاتھ کو کبھی کسی روئیدگی پر دراز نکرونگا اور اوسکو نہ کھاونگا اگر تو مجھکو
پہنچاوے بارہ روز گذر گئے کچھہ چیز نہ پائی نفس نے تنگ کیا نماز نفل کو ترک کیا
جب دوسرے بارہ روز گذرے طاقت ادا کرنے سنت کی بھی نرہی سنت نماز کو
بھی چھوڑا پھر تیسری مرتبہ بارہ روز گذرے طاقت قیام نماز کی بھی نرہی فرض
نماز بھی ترک ہونے لگے خدا کی درگاہ مین عرض کی یکایک دو قرص نان اور
اوسمین کچھہ شئے تھی غیب سے سامنے آئی اوسکو کھایا اور شکر بجا لایا کئی روز تک ایسا
حال رہا پھر واسطے جہاد اسکے ہمراہ لشکر اہل اسلام کے انطاکیہ کو گیا ایک روز دریا
کے کنارے پر ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا یکایک میری نظر ایک میوہ دار درخت پر جا
پڑی بعض میوے اوسمین پختہ لگے تھے بعد نماز کے بیٹھے اون میوونکو توڑا اور کھا
رہا تھا کہ یکایک مجھکو عہد خدا یاد آیا اوسیوقت میوہ اوسے دست و زبان سے پھینکدیا
اور متحیر کھڑا تھا کہ اتنے مین ایک جماعت سوار و پیادونکی واسطے پکڑنے رہزنونکے
اور چورونکے نکلی سب میرے نزدیک پہنچے کہا تجکو چلو مین ہمراہ اونکے ہو لیا اور دوسرے
چور وغیرہ پکڑ کر سپاہی لیچلے جب امیر کے حضور مین گئے امیر نے مجھکو پوچھا کہ تو کون
ہے مین نے کہا بندہ خدا ہون تب امیر نے دوسرے چورونکی طرف منہ کیا اور
اونکو پوچھنے لگا یہہ شخص کون ہے اونھون نے کہا ہم نہین جانتے ہین امیر نے کہا کہ
مین اسکو خوب جانتا ہون کہ یہہ سردار تمہارا ہے اور تم چاہتے ہو کہ اسکو سزا
نہونے پاوے اور چھوٹ جاوے پس امیر نے حکم کیا کہ سب کا ایک ایک ہاتھ پاؤن
کاٹ ڈالو سپاہیون نے بموجب حکم حاکم سب کے ہاتھ و پاؤن کاٹنے لگے جب میرا

ہاتھہ کٹ گیا اور پانون کٹنے کی نوبت آئی مین نے منہہ اپنا طرف آسمان کے کیا اور دعا مانگی کہ اے بار خدایا میرے ہاتھہ نے گناہ کیا تھا اوسکی سزا ہوگئی میرے پانون نے کیا گناہ کیا ہے یکایک ایک سپاہی نے امیر کے مجھکو پہچانا اور خود کو زمین پر گرایا اور کہا کہ کیا کرتے ہو آسمان زمین پر آتا ہے اور فلان شخص نیکبخت ہے ناحق اوسکا ہاتھہ کاٹا گیا امیر نے یہہ بات سنتے ہی اپنے گھوڑے سے نیچے اوترا اور میرے ہاتھہ کٹے ہوئے کو بوسہ دیا اور سر اپنا میرے پانون پر رکھا اور اپنے گناہ کا عفو چاہا آپنے فرمایا میرے ہاتھہ نے گناہ کیا تھا اوسکی سزا پاچکا تیرا کچھہ گناہ نہین ہے اور جو دو روٹیان کہ مجھکو غیب سے ملتی تھین وہ بھی بند ہوگئین اب زنبیل بنتا ہون اور پھر جانتا ہون کہ پھر بھی غیب سے مدد ملتی ہے نہین تو ایک ہاتھہ سے ممکن نہین وفات آپکی ۳۳۵ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابوبکر مصری قدس سرہٗ نام آپکا محمد بن ابراہیم ہے آپ اوستاد حضرت ابوبکر دقی کے اور شاگرد حضرت دقاق کبیر کے تھے سید الطائفہ اور حضرت نوری سے بھی نہایت آپ کی ملاقات تھی وفات آپ کی ۳۴۵ ہجریہ میں واقع ہوئی +

شیخ ابوعمرو زجاجی قدس سرہٗ نام آپکا ابراہیم اور بعض نے کہا محمد بن ابراہیم اصل آپکی نیشاپور سے ہے اور سید الطائفہ جنید بغدادی و ابوعثمان حیری و ابو ابراہیم خواص قدس اسرارہم کے ہم مجلس تھے چالیس برس تک آپنے کعبہ معظمہ کی مجاوری کی ہے اور اس مدت کے درمیان آپنے زمین حرم پر بول نہین کیا اور ساٹھہ حج کئے اور تیس برس تک آپنے حضرت جنید کی بیت الخلا کو صاف

کیا اوراس بات کو نہایت فخر اپنا سمجھتے تھے وفات آپکی سنہ ۳۲۸ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ جعفر بن نصیر خلدی قدس سرہ کنیت آپکی ابو محمد ہے اصل آپ کی بغداد سے اور خلد ایک محلہ کا نام ہے جہان آپ سکونت رکھتے تھے اور آپ ہمیشہ چٹائی بنتے اور اوس سے اپنا نفقہ کرتے تھے شاگرد حضرت جنید کے ہین اور ابراہیم خواص و نوری و رویم و سمنون سے نہایت دوستی تھی فرماتے ہین کہ مینے دو ہزار پیر کامل کی خدمت کی اور چھپن حج تمام عمر مین کئے **نقل ہے** کہ ایک آپکے ایک مرید بنام حمزہ تھا ایک رات کو اوس نے آپ سے رخصت مانگی تا اپنے گھر جاوے اور گوشت مرغ پکاوے اور بچونکو کھلاوے اور خود بھی کھاوے آپنے جانیکا حکم نہ دیا مرید نے بہت عذر کیا اور رخصت چاہی شیخ نے بناچار اوسکو رخصت کیا مرید اپنے گھر آیا اور گوشت مرغ کا دیگچہ چولہ پر رکھا صبح کو اپنی کنیزک سے کہا کہ دیگچہ چولہ سے اتار جب کنیزک نے دیگچہ نیچے لاکر رکھنا چاہا کہ یکایک دیگچہ اوسکے ہاتھہ سے گر پڑا اور جو کچھہ کہ دیگچہ مین تھا زمین پر گرا مرید نے چاہا کہ اوسکو دھوکر کھاوے اوسیوقت ایک کتا آیا اور تمام زمین پر گوشت گرا ہوا کھا گیا حمزہ بھوکا آپکی خدمت مین آیا شیخ نے فرمایا جو کہ ہمارے کہنے پر عمل نکرے طعام اوسکا پکے اور اوسکو کتا کھاوے حمزہ نے جانا کہ یہہ سزا ہے باعث رنجیدگی شیخ کی فی الفور توبہ کی وفات آپکی سنہ ۳۴۸ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابوالحسن پوشنجی صوفی قدس سرہ نام آپکا علی بن احمد بن سہل اصل آپکی پوشنج یا پوشنگ یا فوشنج سے جو ایک مشہور قریہ ہرات کے اطراف مین ہے نامی مشایخین خراسان کے ہین طریقت و تجرید مین ثابت قدم

تھے ابو العباس و ابو عثمان و ابن عطا و جوہر یکے ہم مجالس تھے اور سیاحت ملکونکی
بہت سکئے اور عراق مین مدت تک رہے جب واپس آئے لوگون نے اونکو زندقہ سے
منسوب کیا پھر بوشنج پور جاکر سکونت اختیار کی نقل ہے کہ بعد وفات پانے آپکے
کوئی شخص آپکے مزار پر گیا اور طلب دنیا کیا ایک شب آپکو خواب مین دیکھا کہ
فرماتے ہین اے درویش جب یہان آیا دنیا مت مانگ اور جب دنیا کی طلب
رکھتا ہے خاک پر چل نقل ہے کہ بوشنج پور مین کسی بقال کا گدھا گم ہو گیا
تھا لوگو سے پوچھا کہ یہان کوئی زاہد ہے لوگون نے شیخ ابو الحسن بوشنجی کا نام
لیا وہ آپ کی خدمت مین آیا اور کہا کہ اے شیخ تو میرا گدھا لیگیا ہے آپنے فرمایا
اے بقال تو غلط کہتا ہے دوسری جا پر دیکھ غرض جب بقال نے نہایت التجا
کی آپنے ہاتھ اوٹھا دعا مانگی اے بار خدایا مجھ کو اسکے کہنے سے خلاص کر اوسوقت
ایک آواز آئی کہ بہ تیرا گدھا ہے شیخ کو چھوڑ دے بقال نے معاف مانگی
اور کہا کہ اے بزرگوار مین جانتا تھا کہ میرا گدھا تو نہین لیگیا ہے لیکن مدد
میری تیری ذات سے چاہا وفات آپکی ۳۴۸ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ بندار حسین صوفی بن محمد شیرازی قدس سرہ

کنیت آپکی ابو الحسین ہے بڑے نامی مشایخین اور اعاظم خلفاے شیخ شبلی اور عبد اللہ
خفیف سے ہین ابو جعفر حداد کے ہم صحبت تھے اپنے زمانہ مین قطب و یگانہ عصر کہلانے
تھے وفات آپکی ۳۵۳ ہجریہ مین واقع ہوئی اور شیخ ابو ذرعہ طبری نے آپکو غسل
دیا اور شہر مین دفن کیا اور اوسی سال مین حضرت شیخ ابو علی کاتب کا بھی
انتقال ہوا فقط

شیخ عبد الملک بن علی بن عبد اللہ گازرونی قدس سرہ
کنیت آپکی ابو عمرو اصل آپکی گازرون ملک فارس سے ہے مستجاب الدعوات تھے اور
جو کچھ کہ خدا سے مانگتے او سیوقت آرزو حاصل ہوتی صاحب تذکرۃ الاولیا فرماتے
ہین کہ شیخ عبد الملک ابدالون مین سے ہین اور ہمیشہ ابدالونکے ساتھ رہتے تھے
وفات آپکی روز شنبہ چھبیسوین ماہ ذی الحجہ ۳۵۵ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ علی بن بندار بن حسین صوفی صیرفی قدس سرہ کنیت
آپکی ابو الحسن بزرگان مشایخین نیشاپور سے ہین اور سید الطایفہ جنید و رویم
و سمنون و ابن عطا کے خدمت مین جاتے اور بہت بڑے مشایخین کو دیکھے تھے
حدیث و تفسیر مین کامل و علم فقہ مین مفتی و عامل تھے وفات آپ کی ۳۵۹
ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو بکر دقی قدس سرہ نام آپکا محمد بن داؤد دمشقی ہے اور
بعض نے کہا اصل آپکی دینور سے ہے لیکن آپ ملک شام مین رہتے مرید شیخ دقاق
کبیر کے اور ابو بکر مصری اور سید الطایفہ جنید بغدادی کی خدمت سے بھی مشرف ہوئے
و ابن جلا نے اپنے سلسلہ کو آپ سے منسوب کیا ہے اور ہزارون مشایخین وقت
آپکی مجلس مین حاضر ہوتے تھے **نقل ہے** کہ ایک وقت آپ صحرا مین تھے
اور کہتے تھے کہ الٰہی چاہتا ہون مین کہ کوئی سر اسرار الٰہی سے معلوم کرون اوسیوقت
کچھہ چیز آپ پر منکشف ہوئی اور آہ و زاری کرنے لگے یہانتک نوبت پہنچی کہ
جان بلب ہوگئے پھر فرمایا کہ الٰہی اسکو ڈھانپ دے کہ مین اس کشف کے سنبھالنے
کی طاقت نہین رکھتا ہون فی الحال وہ جلوۂ اسرار نظر سے پوشیدہ ہوا اور

آپنے قرار پایا وفات آپکی پھر ایک سو بیس برس کے ۳۸۹ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی ملک شام مین ہے +

شیخ ابو بکر مفید قدس سرہٗ نام آپکا محمد بن احمد بن ابراہیم اور اصل آپکی جرجرآباد سے ہے عمدہ مشایخین وکاملین دین سے ہین جامع علوم ظاہری و باطنی کے تھے سید الطایفہ حضرت جنید بغدادی و ابو یوسف بن حسین کے مصاحب تھے آپکی عمر بہت دراز تھی مستقیم الحال صاحب قال اور تصانیف آپکی بہت ہے وفات آپکی بقول مصنف تذکرۃ العاشقین ۳۴۴ہجریہ مین واقع ہوئی

شیخ ابو عمر نجید قدس سرہٗ آپ اکابر مشایخین سے ہین اور شاگرد حضرت ابو عثمان کے تھے نقل ہے کہ ایک روز ابو عثمان نے واسطے خرچ فقراکے مسلمانونکے ملک سے کچھ چیز طلب کی کسی نے نہ دی شیخ ابو عمر نجید نے دو تھیلیاں دو ہزار روپیہ کی ابو عثمان کے سامنے جاکر رکھدین اور کہاکہ اس پیسے کو آپ اپنے اخراجات مین لائین ایک روز کسی مجلس مین ابو عثمان نے کہاکہ ابو عمر نجید میرا ایک دوست ہے جسنے اخراجات فقراکے لئے مجھکو دو ہزار روپیہ دئے ابو نجید نے جب یہہ بات سنی مجلس مین سے اوٹھہ کھڑے ہوئے اور ابو عثمان سے کہا کہ جو پیسا مین نے دیا وہ میری مان کا مال ہے اسلئے مجھ کو پھیر دیجئے اور میری مان بھی دینے مین اوسکے راضی نہین ہے ابو عثمان نے اوسیوقت وہ تھیلی خالی آپکو دی جب رات ہوئی پھر آپنے دو ہزار کی تھیلی ابو عثمانکو دی اور کہاکہ تجھکو لازم ہے کہ اس بات کی کسیکو خبر نہ ہو اور اخراجات مین فقراکے خرچ کیا جاوے اوسیطرح اُنکو وہ تھیلی پھیر جاتی تھی وفات آپکی ۳۶۵ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ اسمٰعیل بن نجید بن احمد نیشاپوری قدس سرہ جد مادری آپکے شیخ عبد الرحمن سلمی ہین اپنے زمانہ مین قطب اور صاحب خوارق و کرامات تھے ابو عثمان حیری کے مصاحب ہین اور سید الطایفہ جنید بغدادی قدس اللہ اسرارہم کو بھی دیکھے تھے وفات آپکی سنہ [illegible] ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو عبد اللہ مقری قدس سرہ نام آپکا محمد بن احمد المقری ہے یوسف بن حسین و ابو عبد اللہ خراز و مظفر کرمانشاہی و رویم و حریری و ابن عطا علیہ قدس اللہ اسرارہم کے ہم صحبت تھے پچاس ہزار دینار میراث پدری مین آپکو آپنے اوسکو سب فقرا پر بانٹ دیا اور بہت مدت تک حرم مین مجاور رہے گئے وفات آپکی سنہ ۳۶۶ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو عبد اللہ رودباری قدس سرہ نام آپکا احمد بن عطا ہے عظماء مشایخین سے شام کے ہین اور بصور مین جو ایک قریہ دجلہ کے کنارے پر ہے وہان سکونت رکھتے تھے آپ ابو علی رودباری قدس سرہ کے خواہرزادہ ہین صوفی و عالم علوم شریعت و حقیقت و صورت و سیرت مین مشہور زمانہ تھے نام ماں کا آپکے فاطمہ جو بہن حضرت ابو علی رودباری کے تھے نقل ہے کہ ایک روز صحرا مین جاتے تھے کہ ایک اونٹ کا پانون آپکے پانون پر آپڑا آپنے فرمایا جل اللہ اونٹ نے اوسیوقت اپنا پانون اوٹھایا اور فصیح زبان سے کہا جل اللہ وفات آپکی سنہ ۳۶۹ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی قریہ بصور مین ہے +

شیخ ابو سہیل صعلوکی قدس سرہ نام آپکا محمد بن سلیمان صعلوکی الحنفی اصل آپکی نیشاپور سے ہے شریعت و طریقت مین امام الوقت و یگانہ روزگار

تھے اور زمانے کے مشایخ آپکی ولایت پر متفق اللفظ ہین اور ابو بکر شبلی و مرتعش و علی ثقفی و ابالحسن بوشنجی قدس اسرارہم کے مصاحب تھے سماع پر شایق تھے جب سماع سنتے وجد وحال آپکو آتا تھا ایک روز کسی نے آپ سے سماع کی بابت سوال کیا آپ نے فرمایا کہ یستحب لاہل الحقایق ومباح لاہل العلم ویکرہ لاہل النفس والعجوب ترجمہ اہل حقایق کو سماع کا سننا مستحب ہے اور اہل علم کیواسطے مباح ہے اور نفسانی مغرور لوگونکے واسطے مکروہ ہے وفات آپکی ماہ ذیقعدہ سنہ ۳۶۸ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی نیشاپور مین ہے +

شیخ ابراہیم بن ثابت قدس سرہ کنیت آپکی ابو اسحاق بڑے قدماے مشایخین بغداد سے ہین اور سید الطایفہ جنید کے مصاحب تھے شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے ایک روز آپ سے کہا کہ اے پیر مجکو کچھ نصیحت کرو آپنے فرمایا ایسا کام مت کرکہ جس سے تو پشیمان ہووے وفات آپکی سنہ ۳۶۹ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو بکر فرا قدس سرہ نام آپکا محمد بن احمد بن حمدون اعاظم مشایخین نیشاپور سے ہین ابو علی ثقفی و عبد اللہ منازل و ابو بکر شبلی کے مصاحب تھے اور شیخ عمویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اگر مین ابو بکر فرا کو نہ دیکھتا ہرگز صوفی نہ بنتا نقل ہے شیخ عمویہ فرماتے ہین کہ ایک وقت مین جماعت کے ساتھ حج کو چلا جب نیشاپور کو پہنچا میرے ہمراہیون نے کہا کہ اس شہر مین شیخ ابو بکر فرا رہتا ہے لیکن اوسکی ملاقات کو نجانا چاہیئے کسواسطے کہ اگر وہ تجھ کو کہے کہ حج کو مت جا اپنے مادر و پدر کے پاس رہو سو حکم کے موافق ترک حج کرنا ہوگا غرض میرے دلمین نہایت آپکی زیارت کا شوق ہوا

خدمت مین گیا اور سلام کیا آپ نے فرمایا کہانسے آتا ہے اور کس طرف جائیگا مین نے
کہا ہرات سے آیا ہون اور بیت اللہ کو جاتا ہون آپنے فرمایا کہ مان باپ تیرے ہین
کہا ہان آپنے فرمایا پیچھے جا اور اپنے مان باپ کیخدمت مین رہ جب مین اپنی جماعت
مین پہنچا دلمین آیا کہ مکہ کو جانا چاہیئے اوسیوقت مجھکو بیماری تپ لاحق ہوئی اور بُرا
حال ہوا پھر خدمت مین شیخ کے گیا اور دعاشفا کی مانگی آپنے فرمایا کہ اسے عمو یہ
اگر تو میرے سخن کو نہ توڑتا ہرگز تپ مین گرفتار نہوتا غرض آپنے تو یہ کی اور والدین
کیخدمت مین واپس گئے وفات آپکی نشتہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو الحسین حصری قدس سرہٗ نام آپکا علی بن ابراہیم
حصری ہے بغداد مین رہتے تھے خرقہ فقر شیخ ابوبکر شبلی قدس سرہ سے حاصل کیا اور
مذہب امام احمد حنبل کا رکھتے تھے اور افشائے راز توحید مین آپکے برابر کسی نے
بات نکہی اور حضرت شیخ شبلی کے بھی مریدون سے مین کسی نے مانند آپکے توحید مین زبان
نکھولی **نقل ہے** کہ شیخ احمد ابو نصر آپکے خلفائے اعظم سے ہین جب مکہ معظمہ کو
پہنچے اسرار توحید منبر پر باواز بلند کہے تمام مشایخین حرم کے اوس سے خفا ہوئے
اور اوسکو خانہ خدا سے باہر نکالدئے شیخ ابو الحسین کو جب یہہ حال کشف سے معلوم
ہوا دربانونکو فرمایا جب احمد ابو نصر آوے اوسکو پکڑ کر میرے پاس لے آؤ جب احمد
مکہ مین پہنچے دربانون نے اوسکو پکڑا اور خدمت مین شیخ ابو الحسین کی لائے چند روز
تک خانقاہ کے باہر آہ و زاری کرتے رہے ایک روز شیخ ابو الحسین باہر شریف لائے
احمد ابو نصر نے سر کو اپنے ابو الحسین کے پانوؤن پر رکھا اور معافی چاہی آپنے فرمایا کہ تو نے
حرم محترم کی بے ادبی کی اور وہانکے مشایخین کو ایذا دی بہتر ہے کہ تو ملک روم مین

جاوے اور شہر طرسوس مین رہے اور گلہ بانی جانورونکی ایک برس کرے اور رات کو ویرانہ مین نماز گذارے اور نہ سویا کرے تا دل بزرگونکا تجھ کو قبول فرمائے احمد نصر اوسیوقت روم کو گئے اور ایک سال کامل جانورونکی چرائی کی جب قول شیخ کا پورا ہوا پھر خدمت مین شیخ ابوالحسین کے آئے جب احمد ابونصر آئے شیخ نے دروازہ تک آپکا استقبال کیا اور بغلگیر ہوئے اور فرمایا یا احمد انت ولدی وقرۃ عینی احمد ابونصر آپکی بات سے نہایت خوش ہوئے اور مکہ معظمہ مین آئے جب حرم مین پہنچے تمام مشائخین آپکے استقبال کو آئے اور بڑے اعزاز واکرام سے آپکو حرم مین لیگئے وفات آپکی سنہ [illegible] ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابوبکر طرسوسی قدس سرہٗ

نام آپکا علی بن احمد بن محمد طرسوسی ہے اور بسبب ہونے کثرت عبادت اور زہد وتقوی کے آپکو طاؤس الحرمین کہتے ہین اور کتنی مدت تک آپنے مکہ شریف کی مجاوری کی ہے آپ شاگرد ابوالحسن مالکی کے اور ابراہیم کرمان شاہی کے مصاحب تھے اور نسبت اپنی آپ سے درست کرتے تھے وفات آپکی سنہ [illegible] ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ عبدالواحد بن علی سیاری قدس سرہٗ

آپ شاگرد ومرید وخواہرزادہ حضرت ابوالعباس سیاری کے ہین اور باعث آپکی توبہ کرنیکا یہہ ہے کہ ایک روز آپنے تمام جماعت صوفیہ کی دعوت کی جب سماع مین مشغول ہوئے ایک اونمین سے حالت وجد کے درمیان آیا اور ہوا مین اوڑکر ناپدید ہوا آپنے جب یہہ دیکھا جذبہ عشق آلہی نے دلمین اثر کیا اپنے گھر کو جماعت صوفیہ پر وقف کیا اور اپنے مال و دولت کو تمام راہ خدا مین دیا اور توکل وزہد وتقوی کے

کی خلوت سے اپنے جسم کو آراستہ کیئے اور پیڑے کا ملبن سے بیٹے وفات آپ کی سنہ ۵۸
ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

شیخ عبداللہ برقی قدس سرہٗ آپ عظمائے مشائخین سے مصر کے ہین
اصل آپکی برق سے جو ایک مشہور قریہ مضافات خوارزم مین ہے علوم فقہ وحدیث
وتفسیر مین امام کہلاتے تھے **نقل ہے** کہ ایک دفعہ شیخ برقی بیمار ہوئے آپ کے
لئے لوگون نے شربت بنایا آپنے نہ پیا اور کہا کیا کارخانہ خدا مین حادثہ پڑا ہے کہ
اصلاح میری نکرین کچھہ چیز دوا نہ کھاؤنگا آخر تیرہ روز تک کچھہ نکھایا عاجز آئے کہ
کفار قرامطہ کے حرم سے درمیان آئے اور مخلوق کو مارے اور وہان حادثہ عظیم برپا
ہوا ہے وفات آپکی سنہ ۳۱۷ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو نصر سراج قدس سرہٗ نام آپکا عبداللہ بن علی طوسی ہے
اور لقب آپکا فقیر علوم شریعت وطریقت مین کامل اور ریاضت ومجاہدات مین
اپنا ثانی نرکھتے تھے تصنیف آپکی کتاب لمعہ جو علم تصوف مین نہایت عمدہ کتاب ہے
اور نسبت ارادت کی ابو محمد مرتعش قدس سرہ سے پائے ہین **نقل ہے** کہ ایکوقت
آپ بغداد کو غرہ ماہ رمضان مین تشریف لائے اور مسجد شونیزیہ مین خلوت گزین ہوئے
اور امامت فقرا کی آپکے سپرد ہوئی آپ ہر روز نماز تراویح مین پانچ ختم قرآن کے
کرتے اور آپکا خادم ہر روز ایک روٹی جو کی خلوت خانہ مین رکھہ جاتا جب عید کا
دن آیا آپنے امامت کی اور جب لوگ آپکے خلوتخانہ مین آئے تیس روٹیان
جو کی ویسی ہی رکھی دیکھین **نقل ہے** کہ ایک رات چند اصحاب آپکی خدمت مین
آئے اور بسبب ہونے موسم زمستان کے آگ سلگائے اور توحید ومعرفت مین

یا نہین کرنے لگے شیخ کو وہ وقت خوش معلوم ہوا آگ مین گئے اور اوسپر سجدہ کئے جب آپنے سر اوٹھایا کوئی بال آپکا نہ جلا تھا نقل ہے آپنے فرمایا کہ جو کوئی ہمیری قبر پر سے جنازہ لیجاوے وہ بہت بیشک مغفور ہوجاوے چنانچہ اب تک یہہ رسم ہے جو کوئی آدمی انتقال کرتا ہے اوس کا جنازہ آپکی قبر کے نزدیک سے لیجاتے ہین اور بعد اوسکو دفن کرتے ہین وفات آپکی سنہ ۳ ہجریہ مین واقع ہوئی

شیخ ابو القاسم روزی قدس سرہٗ نام آپکا جعفر بن احمد بن محمد وطن آپکا نیشاپور ہے اور ابن عطا و ابن الجواری و ابو علی رودباری کے ہم صحبت تھے اور بہت سامان آپکو میراث مین آیا تمام خدمت مین حضرات صوفیہ کے خرچ کیا اور جب آپ اس جہانسے راہی ہوئے سوائے ایک دلق کے اور کچھہ نرکھتے تھے اور مشایخین اقلیم فرماتے ہین کہ چہار چیز ابو القاسم روزی مین جمع تھین کہ اور کسی مین نتھین پہلا جمال با کمال صوری و معنوی دوسرا زہد تیسرا مال چوتھی سخاوت وفات آپکی سنہ ۳ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو محمد جعفر بن محمد الخلدی البغدادی قدس سرہٗ آپ شاگرد خواجہ جنید اور ابراہیم خواص کے ہین اور نوری و سمنون کے مصاحب تھے عالم علوم ظاہری و باطنی مین اور طایفہ صوفیہ کے پیشوا کہلاتے تھے کشف و کرامات و خوارق عادات آپ سے بہت ظاہر ہوئے وفات آپکی سنہ ۳۴۸ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی خواجہ جنید کے مزار کے نزدیک ہے +

شیخ ابو الحسین قرافی قدس سرہٗ نام آپکا علی بن عثمان ہے قرافہ ایک قریہ کا نام جو ضلع مصر مین مشہور ہے وہان آپ سکونت رکھتے تھے شاگرد

ابو الخیر تیناتی کے ہیں اپنے زمانہ میں بے نظیر تھے نقل ہے کہ ایک وقت آپ کشتی میں سوار تھے جب آپ کے پاس سے کشتی والوں نے پسینا نپایا وسے پانی میں پھینکدیا جب وقت نماز کا قریب پہنچا آپکو ایک مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپکا لباس خشک تھا نقل ہے کہ ایک وقت ابو سلیمان نیلی آپکی خدمت میں آیا آپ نے فرمایا اے فلان جامہ صوفیہ کا تو پہنتا ہے اور میں تیرے میں بو حکومت کی پاتا ہوں تھوڑے دن نگذرے کہ ابو سلیمان نیلی کو حکومت ملک مغرب کی ملی وفات آپکی [illegible] ہجری میں واقع ہوئی اور قبر آپکی قرافہ میں ہے +

شیخ ابو الخیر حبشی قدس سرہ

نام آپکا اقبال اور لقب آپ کا طاؤس الحرمین اور کنیت آپکی ابو الخیر ہے آپ اوائل میں غلام ملک حبش سے ہیں مالک آپکا بڑا مالدار شہر جرجان میں رہتا تھا جب مالک نے آپکی عبادات اور زہد و ریاضت دیکھا ہمیشہ آپکو کہتا کہ مجھ سے کچھ چیز مانگ آپ نے کچھ نہ مانگا ایکروز آپ نے مالک سے کہا کہ اگر تو خالصۃً لوجہ اللہ مجھکو آزاد کر مالک نے کہا کہ کتنے برس سے میں نے تجھکو آزاد کیا ہے آپ وہاں سے رخصت ہو بغداد میں پہنچے اور بعد مدت میں کسی مشایخ کے حاضر ہوئے یکایک اس مشایخ کی وفات قریب آپہنچی آپ سے کہا کہ اے ابو الخیر میں تیرا منتظر تھا اپنا حصہ لے اور حجاز میں جا اور طاؤس الحرمین تیرا لقب مقرر ہوا ہے پھر ابو الخیر حرم میں آئے اور ساٹھ برس حرمین کی مجاوری کی کبھی کسی سے کچھ چیز نہ مانگی اور بہت تکلیفیں کھینچیں اور جب آپ کچھ چیز کی طلب کرتے ہاتف غیب سے آواز آتی کہ تو شرم نہیں رکھتا ہے کہ ہمارے آگے تو سجدہ کرتا ہے اور مخلوق سے رسوا ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت آپ روضہ مقدسہ میں آتے

اور فرماتے السلام علیک یا رسول الثقلین اوسیوقت جواب پاتے علیک السلام یا طاؤس الحرمین وفات آپ کی بقول اخبار الاولیا ۸۱۱ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی ابرقوہ مین ہے +

شیخ ابراہیم منسوجی قدس سرہٗ کینت آپکی ابو علی ہے آپ اجلہ مشائخین متقدمین بغداد سے ہین اور شیخ سری سقطی کے مصاحب تھے نفحات الانس مین مذکور ہے کہ آپ ایک پیرہن ہے بدون زاد راہ اور نعلین کے ہر برس بغداد سے حج کو تشریف لیجاتے اور بغداد کے تمام راستہ مین سیب کی خوشبوئی آنہیا بہرتے اور پکہہ شئے نکہاتے وفات آپکی بقول مصنف مخزن العارفین ۲۸۶ھ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو الحسین بن سمعون قدس سرہٗ ولادت آپکی ۳۰۰ھ ہجریہ مین ہوئی نام آپکا محمد بن احمد بن اسمعیل بن سمعون ہے اور مشائخین کے نزدیک مخاطب بخطاب ناطق ہوئے اور ابن سمعون کے نام سے مشہور ہوئے اور آپ اعاظم مشائخین بغداد کے ہین اور ہمعصر شیخ شبلی کے تھے **نقل ہے** کہ ایک روز آپ وعظ کہتے تھے کوئی شخص درویش نیچے منبر کے بیٹھا تھا خواب مین گیا آپنے بھی وعظ کو چھوڑا اوٹھہ کھڑے ہوئے یہانتک کہ فقیر بیدار ہوا آپنے اوسکو فرمایا رسول اللہ کو تونے خواب مین دیکھا اوسنے کہا ہان پھر آپنے فرمایا مین بھی بسبب آنے خواب تیرے وعظ کو اپنے بند کیا تا خواب کو اوپر تیرے نہ توڑون اور تجھ کو تکلیف ندون وفات آپکی روز جمعہ پندرہوین ذیقعدہ یا ذی الحجہ ۳۸۶ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے اور بعد وفات کے آپکو گھر مین دفن کیا

بعد اونتالیس برس گذرنے کے آپکو لوگون نے چاہا کہ قبرستان مین دفن کرین جب نعش مبارک آپکی نکالی کفن وجسم آپکا ایسا تازہ تھا جیسا کہ ابھی وفات پایا ہے اور کفن نیا پہنا یا ہوا ہے ‡

شیخ باب فرغانی قدس سرہٗ

نام آپکا عمر ہے فرغانہ مین سکونت رکھتے تھے وہان کے لوگ شیخ بزرگ کو باب کہتے ہین مصنف کشف المحجوب نے لکھا ہے کہ آپ اوتاد الارض ہین ایکوقت مین نے آپکی زیارت کا قصد کیا جب آپکی خدمت مین پہنچا آپ نے پوچھا کسلئے آیا ہے مینے کہا تمھاری ملاقات کے لئے آپ نے فرمایا کہ اے لڑکے مین فلان روز سے تجھکو دیکھتا ہون اور چاہتا تھا کہ مجھکو غائب نکرین جب مین نے اوس دنکو حساب کیا شروع میری توبہ کا دن تھا اور عجوزہ فاطمہ کو فرمایا کہ اے فاطمہ کچھ چیز لا کہ یہہ درویش کھاوے اوس عورت نے ایک طبق انگور تازہ وخرمائے تازہ کا لائی اور میرے سامنے رکھا اور انگور وخرمائے تر اوس موسم مین نہین ملتا تھا مین نے اوسکو کھایا نہایت لذیذ تھے

شیخ ابو طالب محمد بن علی بن عطیۃ الحارثی المکی قدس سرہ

مولد ومنشاء آپکا مکہ معظمہ ہے مرید شیخ عارف ابو الحسن محمد بن ابی عبد اللہ احمد بن سالم البصری کے ہین اور شیخ ابو الحسن مرید اپنے والد ابو عبد اللہ بن احمد بن سالم کے اور احمد سالم مرید اپنے والد ابو عبد اللہ تستری کے ہین تصانیف سے آپکے کتاب قوۃ القلوب علم طریقت واسرار الٰہی مین مشہور ومعروف ہے اور مشایخین طریقت فرماتے ہین کہ مانند اس کتاب کے کوئی کتاب علم طریقت ومعرفت مین اہل اسلام کے درمیان تصنیف نہوئی وفات آپکی بقول مصنف مخزن الابرار ۳۸۶ سنہ

ہجریہ ہفتصد سنہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو بکر سوسی قدس سرہٗ نام آپ کا محمد بن ابراہیم الصوفی السوسی ہے اور شام مین سکونت رکھتے تھے اور نسبت ارادت کی آپکے حضرت شیخ عمو احمد کوتانی سے ہے جو شہر بریلیہ مین سکونت رکھتے تھے صاحب نفحات الانس فرماتے ہین کہ ایک شب آپ سماع کرتے تھے اور مطرب اس بیت کو گاتا تھا شعر القوم

اخوان صدق منهم نسب + من المودة لم يعدل به سبب

یکایک تمام اہل مجلس وجد مین آئے اور مطرب بھی بیہوش ہوگیا اور آپکے سجادہ پر قی کی آپنے فرمایا کہ مطرب کو اسی حال مین بوریے کے درمیان جسمین اوسنے قی کی ہے لپیٹ دو اور اوسکو گوشہ مین رکھدو اسیطرح لوگ بجا لائے جب صبح ہوئی مطرب ہوش مین آیا اور خود کو بوریے مین لپٹا ہوا دیکھکر پکارنے لگا اے مسلمانون واسطے خدا کے یہہ کیا حال ہے ایک شخص نے یہہ سنتے ہی مطرب کو بوریے سے باہر نکالا جب روبرو آپکے آیا اپنا اسباب وسامان توڑ ڈالا اور توبہ کی اور مرقع پہنا اور بڑے اصحابون مین سے آپکے ہوا اور بعد شیخ کے سجادہ مشیخت پر بیٹھا اور نام اوس مطرب کا بقول شیخ عبد اللہ انصاری محمد طبرانی تھا وفات آپکی سنہ ۴۹۶ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی شام مین ہے +

شیخ ابو القاسم واعظ دینوری قدس سرہٗ نام آپکا عبد الصمد بن عمر بن اسحاق ہے علم فقہ وحدیث مین لاثانی زہد وورع ومجاہدہ نفس مین امام وقت کہلاتے تھے اور اپنی قوت معاش عطارہ کی ادویات کوٹنے سے کرتے تھے وفات آپکی روز سہ شنبہ چوبیسوین ماہ ذی الحجہ سنہ ۹۵ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی نزدیک مرقد مطہر شیخ احمد حنبل رضی اللہ عنہ کے ہے +

شیخ علی راوتی قدس سرہٗ آپ متقدمین اولیائے کبار سے ہین کہتے ہین کہ آپ باشارۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عربستان سے ہندوستان مین آئے جب گذر آپکا قصبۂ متھرا پر ہوا وہین سکونت اختیار کی اور گاو سنگین جسکی ہنود پرستش کرتے ہین آپنے اوس سے دودھ نچوڑا اور پیا اور تاحیات اوسیکے دودھ سے اپنا قوت کیا اور عبادات و ریاضات مین ہمیشہ اپنی عمر گزار دی بسر کی اس کرامت کو دیکھ کر ہزارون مشرکین نے اسلام قبول کیا وفات آپکی بقول مصنف اخبار الاصفیا فی حقائق الاولیا ۳۰۰ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی متھرا مین ہے اور آجتک وہ گاو سنگین آپکے مزار کے پاس پڑا ہوا ہے +

خواجہ یحیی بن عمار شیبانی قدس سرہٗ آپ اعاظم مشائخین ہرات سے ہین اور صحبت مین عبید اللہ بن خفیف کے رہے بکر عالم شریعت اور امام طریقت تھے آپنے پہلے علم تصوف و رسوم دین واتباع سنت کو ہرات مین جاری کیا چنانچہ قاضی عجم بسطامی جب ہرات مین آئے آپ کی مجلس مین حاضر ہوئے جب مجلس برخاست ہوئی اونھون نے کہا کہ مین مشرق سے مغرب تک پھرا آخر شمس دین اسلام ہرات مین تر و تازہ دیکھا وفات آپکی ۴۲۲ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو الفضل محمد بن حسن ختلی قدس سرہٗ آپ سرآمد اولیا اپنے عصر کے ہین اپنے زمانے مین ثانی نر رکھتے تھے شیخ علی ہجویری مصنف کشف المحجوب نے لکھا ہے کہ میرے پیشوا طریقت مین آپ ہین نقل ہے کہ ایکوقت آپ وضو کرتے تھے اور مین پانی ڈالتا تھا میرے دلمین خطرہ آیا کہ جب کام تقدیر او قسمت پر منحصر ہے پھر کسو اسطے بامید کرامت خدمت پیر و تگی کرتا آپ اوسیوقت

اس اندیشہ پر مشرف ہوئے اور کہا کہ اے لڑکے مین نے جانا جو کچھہ کہ تیرے دلمین تہا
مگر ہر چیز کو ایک سبب ہے جب حق سبحانہ تعالےٰ بچہ کو چاہتا ہے او رتاج ممالکت دلاتا ہے
اپنے دوست کیخدمت مین اوسکو رکھتا ہے تا یہہ خدمت کرنا اوسکا اوسکے سلیئے
سبب ہوجاتا ہے **نقل ہے** کہ سلطان المشایخ شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ نے
کہ شیخ علی ہجویری و شیخ حسن زنجانی یہہ دونون حضرات آپکے مرید ہین او رشیخ حسین مدت سے
لاہور مین سکونت رکھتے تھے ایک روز آپ نے شیخ علی ہجویری کو فرمایا کہ تو لاہور جا
اور وہان سکونت کر اونہون نے کہا کہ حسین زنجانی وہان ہین آپ نے فرمایا کہ تجھ کو اسبات
سے کیا کام اور جو کچھہ کہ مین نے حکم دیا اوسکو بجا لا شیخ علی ہجویری جب باشارت
پیر لاہور پہنچے اوسیوقت جنازہ حضرت شیخ زنجانی کا لوگون نے اوٹھایا اور مدفون کیا
وفات آپکی ۴۶۴ہجریہ مین واقع ہوئی

شیخ ابو علی دقاق قدس سرہٗ نام آپکا حسن بن دقاق ہے
امام اور شیخ وقت کہلاتے تھے ریاضت و توکل مین بے نظیر اور کرامات مین یگانہ
روزگار تھے اور نسبت ارادت کی اپنے حضرت شیخ ابو القاسم نصیر آبادی سے رکھتے
تھے اور بہت سے مشایخین کو دیکھے ہین اور خدمت مین اونہونکی اپنی عمر کو صرف کئے اور
بسبب نہایت ہونے درد شوق وگریہ کے آپکو نوحہ گر کہتے ہین اپنی تمام عمر مین کبھی زمین
پر پشت نہ رکھے اور ہر سال ایک جاگہہ سے دوسری جاگہہ جاتے اور سکونت کرتے اور
پھر مرو مین آتے حضرت امام قشیری آپکے داماد اور مرید ہین **نقل ہے** کہ شیخ
علی مخدوم ہجویری مصنف کشف المحجوب نے فرمایا ہے کہ ایک روز کوئی شخص آپکی
خدمت مین آیا اور توکل کے معنی پوچھنے چاہا اور آپکے سر پر اوسوقت دستار

طرح رکھا تھا اوس شخص کا دل اوسپر مایل ہوا اوسنے پوچھا اے امام توکل کے معنی کیا ہین آپنے فرمایا توکل وہ ہے کہ اپنی طمع لوگونکی دستار سے کوتاہ کرے ایسا فرماکر آپنے دستار طرح سر سے اوتار اوسکے سامنے پھینکدیا نقل ہے کہ ایکوقت آپکے نزدیک جامہ تہ تھا اور پیرہنہ بن عبد اللہ عمر کی خانقاہ مین آئے ایک شخص نے آپکو پہچانا تمام لوگ جمع ہو گئے لوگونے اصرار وعظ کا کیا آپ منبر پر چڑھے اول جانب راست کچھ اشارہ کیا اور فرمایا اللہ اکبر اور پھر جانب چپ کچھ اشارہ کیا اور فرمایا اللہ خیر اور بعد اسکے منہہ اپنا قبلہ کیطرف کیا اور کہا رضوان اللہ علیہم اجمعین آپکا عجب حال ہوا تمام لوگونے ہجوم کیا اور مجلس مین سے آواز شور اوٹھا بہت سے اہل دل راہی عالم بقا ہوئے اوسی مشغلہ مین آپ منبر سے نیچے آئے اور رخصت ہوئے لوگونے بہت ڈھونڈھا پر نپایا نقل ہے کہ آخری عمر مین آپکو ایسا درد شوق اوٹھا کہ ہر روز بام خانہ پر جواٹک آپکے مزار کے نزدیک ہے جسکو بیت الفتوح کہتے ہین آتے اور طرف آفتاب کے اپنا منہہ کرتے اور فرماتے اے سرگردان بادیہ مملکت آج کیونکر ہے اور کس طرح تونے گذارا کیا ہے کس اور کس جائے مین خاطر غمگین اور دل اندوہگین پر چمکا ہے اور کسی جائے مین اس طرح کے سرگشتون اور دیوانگان کوئی محبت کا بھی احوال پایا ہے غرض ایسی باتین آفتاب کو مخاطب کرکے فرماتے یہانتک کہ آفتاب غروب ہوجاتا اور آپ نیچے اوتر آتے وفات آپکی بقول مصنف کرامات الاولیا ماہ ذیقعدہ سنہ ۵۰۲ ہجری مین واقع ہوئی اور قبر آپکی نیشاپور مین ہے

شیخ ابو البرکات بن صخر قدس سرہٗ آپ اکابرین قوم

ہین صاحب مقامات جلیلہ و کرامات جمیلہ ہین آپنے اپنے چچا شیخ عدی مسافر کی صحبت مین رہے اور اونھون سے بہت کچھ حاصل کئے **نقل ہے** شیخ علی آپکے صاحبزادے سے کہ ایک روز نظر آپکی کسی آدمی پر جا پڑی کہ وہ شخص نماز مین کھڑا تھا اور دلمین خیالات دنیوی کو جانے دیتا تھا آپنے کچھ فرمایا اوسنے سنا بلکہ اوسمین اور زیادہ خیال کرنے لگا آپ نے غصہ مین آکر فرمایا تیرے ہاتھ خشک ہوجاوین اوسیوقت اوسکے دونون ہاتھ مانند چوب خشک کے سوکھ گئے اور اوسی حالت مین اوس نے جہان سے انتقال کیا

شیخ موسی بن ماہین قدس سرہ آپ بڑے اولیائے کبار سے ہین **نقل ہے** کہ ایک روز کوئی عورت آپکی خدمت مین آئی اور اوسکی کنار مین چار مہینے کا ایک لڑکا تھا آپنے اوس لڑکے کو بلوایا لڑکا اوسیوقت آپکے نزدیک گیا آپنے فرمایا کہو قل ہو اللہ احد فی الفور لڑکے نے بزبان فصیح پڑھا اور ہمیشہ پھر وہ لڑکا پانوسے چلتا اور زبانسے بولتا تھا

شیخ ابو عبد الرحمن سلمی قدس سرہ نام آپکا محمد بن حسین بن محمد بن موسی سلمی ہے صاحب تفسیر حقایق و طبقات مشایخین اور قریب سو کتابین آپکی تصانیف سے ہین آپ مرید و خلیفہ شیخ ابو القاسم نصیر آبادی کے اور وہ مرید شیخ شبلی کے تھے اور شیخ ابو سعید ابو الخیر بعد وفات پانے اپنے پیر شیخ ابو الفضل کی صحبت مین آپکے آئے اور بڑے کامل بنے اور خرقہ خلافت کا اونھوں سے حاصل کیا وفات آپ کی ماہ شعبان ۴۱۲ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو سعید بالینی قدس سرہ نام آپکا حسن اور بعض نے کہا احمد بن محمد بن اسمعیل بن حفص ہے اصل آپکی بالین سے ہے جو ایک قریہ ضلع ہرات مین مشہور ہے

علوم فقہ و حدیث و تفسیر مین عالم اور علوم طریقت و حقیقت مین عارف کہلاتے تھے اکناف عالم کی سیر کئے اور خدمت مین کئی مشایخین کے رہے اور بہت فائدے حاصل کئے وفات آپکی ۲۱۳ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو الحسین بن جہضم ہمدانی قدس سرہٗ نام آپکا ابو علی بن عبد اللہ بن حسین بن جہضم ہمدانی ہے اور بزرگ و شیخ طریقت شاگرد حضرت شیخ کوکبی اور جعفر خلدی کے ہین اور حرم محترم کے امام تھے آپکی تصانیف سے ایک کتاب مسمی بہجۃ الاسرار ہے جس مین حکایات و احوال و مقامات طائفہ صوفیہ کے مندرج ہین اور کئی کتابین آپکی تصنیف سے دنیا مین یادگار باقی ہین اور سوائے بہجۃ الاسرار اور ایک کتاب اسی نام کی خوارق و کرامات مین حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کے مرقوم ہے وفات آپکی ۴۱۴ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو الحسن جوسقی قدس سرہٗ صاحب مقامات فاخرہ و مکاشفات ظاہرہ ہین اور مشایخین کے نزدیک آپکا نہایت اعزاز و اکرام ہوتا تھا **نقل ہے** شیخ یحیی محفوظ سے کہ ایک روز آپ راستے سے جاتے تھے کہ دو درخت خرمائے خشک کے نظر آئے اون دونون نے آپ سے کہا کہ اے شیخ تجھکو قسم ہے خدائے کریم کی میرے اثمار سے کچھہ کھا شیخ نے ہاتھہ دراز کیا اوسیوقت تمام شاخین لٹک گئین شیخ نے اوس مین سے کچھہ لیا اور کھایا پھر بعد کھانے کھجور خشک کے جھاڑ سے آواز آئی کہ قسم ہے تجھکو خدا کی کہ میرے بازو ایک چشمہ پانیکا ہے اوس سے وضو بھی کرلے اوسیوقت جھاڑ کے نزدیک ایک چشمہ نمود ہوا اور شیخ نے اوس سے وضو کیا اور اوس پانی سے کچھہ پیا اوسیوقت وہ جھاڑ سبز ہوگیا اور وہ چشمہ ناپدید ہوا اور جب مین وہان جاتا اوس چشمہ کا خیال آتا جب مین

ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر پاتا تھا +

شیخ ابو عبد اللہ طاقی قدس سرہٗ نام آپکا محمد بن فضل بن طاقی السجستانی الہروی ہے آپ مرید حضرت شیخ موسی بن عمران صیرفی کے ہین عالم تھے علوم ظاہر و باطن ہین اور موصوف تھے زہد و تقوی ہین آخری عمر مین نابینا ہوگئے اور حالت نابینائی مین بھی بہت سی کرامات و خرق عادات آپ سے ظاہر ہوئے اور ہر کام مین بیناؤن سے سبقت لیجاتے اور جو کچھ زبان سے فرماتے وہی ظہور مین آتا وفات آپکی سنہ ۴۱۱ ہجری مین ہوئی

شیخ ابو عبد اللہ داستانی قدس سرہٗ نام آپکا محمد بن علی داستانی ہے اور آپکو شیخ المشایخ کا لقب تھا نسبت ارادت آپکی آپ کے تین واسطے سے شیخ عمر بسطامی برادر زادہ حضرت بایزید بسطامی قدس اسرارہم کو پہنچی ہے اور شیخ ابو الحسن خرقانی کے ہمعصر تھے علوم ظاہر و باطن ہین آپکو کمال تھا اور مصنف کشف المحجوب فرماتے ہین کہ مین نے شیخ سہلی سے جو آپ کے مریدون مین سے تھے سُنا ہون کہ ایکوقت شہر بسطام مین لشکر ملخ کا بہت آیا تمام کھیتیان اور جھاڑ اوسکے سیاہ ہوگئے تھے اور تمام آدمی آہ و زاری کرتے اور اونکو دفع کرتے لیکن وہ لشکر نجاتا تھا آپ نے مجھسے پوچھا کہ یہہ کیا شور ہے مین نے احوال ملخ کا شیخ سے ظاہر کیا آپ اوٹھے اور بام پر چڑھے اور منہہ اپنا طرف آسمان کے کیا اوسیوقت تمام ملخ بھاگ گئے اور کسی زراعت کو نقصان نپہنچا وفات آپکی ماہ رجب سنہ ۴۱۶ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو منصور اصفہانی قدس سرہٗ آپ نہایت بزرگ اور امام علوم ظاہری و باطنی و واقف دقایق و حقایق تھے آپکا مذہب حنبلی تھا اور مرید شیخ احمد کوتانی کے تھے اور مدت تک اونکے ہم صحبت رہے وفات آپکی

سنہ ۱۸ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو علی سیاہ قدس سرہ آپ مشہور مشایخین مرو سے ہین اور شیخ ابو العباس قصاب کے ہم صحبت تھے اور ہم عصر ابو علی دقاق کے اوستاد ہین آپ ابتداے حال مین دہقانی کرتے اور فرماتے ہین کہ جب مین ناگر چلاتا تھا سیر دلمین نور آتا تھا **نقل ہے** کہ ایک وقت کسی شخص کے ہاتھ مین ایک کاغذ کا پارچہ دیکھا آپنے پوچھا کہ یہہ کیا ہے اوسنے کہا امام ابو علی ثقفی کا لکھا ہوا فتوی ہے آپنے فرمایا پیچھے جا اور امام کو کہو کہ اچھی طرح اس فتوی کو غور کرو وہ شخص خدمت مین امام کے گیا اور سب حال کہا امام نے اوس فتوی کو بغور دیکھا اپنی خطا کو درست کیا اور اوس شخص کو پوچھا کہ اوس فتوی کو ابو علی نے دیکھا تھا اوسنے کہا وہ امی ہے اور پڑھنا نہین جانتا ہے امام ثقفی اوٹھے اور فرمایا اگر وہ ابو علی نہوتا یہہ ابو علی دوزخ مین جاتا وفات آپکی سنہ ۳۴۴ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی مرو شاہجہان مین ہے +

شیخ ابو اسحق ابراہیم اعرب قدس سرہ صاحب کرامات علیہ و مکاشفات جلیہ تھے چالیس برس اپنا سر آسمان کیطرف نہ اوٹھایا کہ حق سبحانہ تعالے سے شرم و حیا رکھتے تھے اکثر شیرونکو دیکھا ہے کہ آپکے پانون پر پیشانی گھستے تھے اکابرین مشایخین سے آپ فیض یافتہ ہین اور اپنے خالو شیخ احمد بن ابو الحسین کیخدمت مین مدت تک رہے ہین اور اوسنے بہت فوائد حاصل کئے کہتے ہین کہ جب ابراہیم اعرب قدس سرہ نے انتقال فرمایا اوس روز کسوف آفتاب ہوا مشایخین نے کہا کہ جب آفتاب زمین کا غروب ہوا سو آفتاب آسمان کا بھی گرفتہ ہونا چاہیے

میر سا ہو قدس سرہ آپ سادات عظام و نامی مشایخین سے ہین صاحب

صاحب معارج الولایت فرماتے ہین کہ جب منظفر خان حاکم ہر زمانہ کے حوادثات ہین گرفتار ہوا قلعہ اجمیر ہین رہنا سفر رکیا اور ہندوستانکے مزار عین و زمینداروںنے چاہا کہ منظفر خانکو یہانسے نکالدین تب اوسنے سلطان محمود غزنوی کیخدمت ہین لکھا اور استدعا و استمداد چاہی سلطان نے نوین تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۴۱۲ ہجریہ میر ساہو سپہ سالار ساہو علوی کو لشکر کے ہمراہ قندہار سے منظفر خانکی امداد کے لئے تعین کیا جب اجمیر پہنچے تمام دشمنونکے لشکر پر غالب آئے اور بہت ملک نواحی اجمیر کا فتح ہوا اور میر ساہو نے اپنی زوجہ مسماۃ ستر معلی کو غزنی سے اجمیر مین بلا لیا اور میر مسعود غازی وہین پیدا ہوئے اور پھر سلطان محمود نے آپکو کاہر کا حاکم بنایا اور بعد تھوڑے دنونکے قصبہ کاہر بطریق جاگیر و انعام کے آپکو دیا وفات آپکی بقول مصنف خزینۃ الاصفیا سنہ ۴۲۳ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قصبہ ستر کہ مین آپکا مزار ہے +

مسعود غازی شہید قدس سرہٗ ولادت آپکی اکیسوین رجب سنہ ۴۰۵ ہجریہ اجمیر مین ہوئی آپ سادات عظام علویہ سے ہین اور نسب آپکا حضرت محمد حنفیہ بن علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے نام والد کا آپکے میر ساہو بن عطاء اللہ علوی ہے اور نام آپکی والدہ کا ستر معلی جو بہن سلطان محمود سبکتگین غزنوی کی تھین اور نام آپکا میر مسعود ہے اطراف دہلی مین آپکو پیر پہلیم اور ملک خراسان مین رجب سالار اور بعضے جا میان غازی و بالی میان و بالا پیر و ہٹیلا پیر بھی کہتے ہین اور لقب آپکا سلطان الشہدا و سید الشہدا ہے اور اکثر ارباب بصیرت فرماتے ہین اور متفق ہین اسبات پر جو کوئی ہندوستان ہین درجہ شہادت سے فایز ہوتا ہے متابعت مین آپکے مامور ہوتا ہے اور آپ معاصر خواجہ محمد چشتی و ابو یوسف چشتی کے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ آپ ولی

حسن سنجری کے ہمعصر تھے اور اونھون سے فیض یافتہ ہین مصنف مرات سکندری نے لکھا ہے
کہ آپ دہلی مادر زاد تھے باوجود ہونے شغل ظاہری کے شغل باطنی سے بھی استفادہ حاصل کرتے
اور ۴۱۶ ہجریہ مین سلطان محمود غزنوی بارہوین دفعہ ہندوستان پر عزم گیا اور سومنات
کیطرف چلا اوسیوقت میر ساہو نے اپنے فرزند دلبند میر مسعود کو چند ہزار سوار و پیادہ ہمراہ
دیکر سلطان محمود غزنوی کی خدمت مین بھیجدئے وہان اونکے ہاتھ سے کارنمایان ظہور مین آئے
اور بعد فتح سومنات کے اوس بت کے تئین جسکا نام بھی سومنات تھا توڑا اور اوسکے دو پتھر کے ٹکڑے
سلطان محمود نے اپنے ساتھ غزنین کو لیگیا اور جامع مسجد کی پایہ دیوار مین رکھوادیا اور اوس بت کو
سومنات کی دو آنکھین جو الماس گران بہا سے بنی ہوئین تھین ایک کا نام کوہ نور اور
دوسرے الماس کا نام دریائے نور مشہور ہوا اوسوقت میر مسعود بھی سلطان کے ساتھ غزنین کو تشریف
لیگئے کہتے ہین کہ سومنات کا بت توڑنے کے اول مالدار ہندو لوگون نے سلطان کے نزدیک التجا
کی تھی کہ اس پتھر کے برابر ہم سونا تولدیتے ہین اسکو مت توڑو اور ہمارے حوالہ کرو حسن میمندی
وغیرہ امیرون نے سلطان کو زر لینے کی خواہش ظاہر کی سلطان نے آپسے پوچھا کہ تمہاری رائے
اسباب مین کیا ہے آپنے فرمایا کہ قیامت کے روز تجھکو محمود بت فروش کے خطاب سے پکارینگے
اور اگر بت کو توڑوگے تو محمود بت شکن کے نام سے مشہور ہوگے سلطان نے آپکی رائے پسند کی اور
بت کو توڑنیکا حکم کیا اوسکے پیٹ مین سے اتنا جواہر نکلا جو دس حصہ اوسکے سونیکے وزن سے
زیادہ تھا اور فقط دو آنکھین اوسکی دو الماس کے ٹکڑے تھے جسے دریائے نور و کوہ نور کہتے ہین
بے قیمت دنیا کے تمام جواہرون مین گنے جاتے ہین اور اسی سبب حسن میمندی آپ سے متنفر
خاطر ہوا بادشاہ اس حال سے واقف ہوکر آپکو خلوت مین لیگیا اور ہندوستان کے جانیکی آپکو
اجازت دی جب آپ ہندوستان مین موضع کاہلر کو اپنے پدر بزرگوار کی خدمت مین پہنچے اور بعد

چند روز کے لشکر جرار ہمراہ لیکر شہر ملتانکو فتح کئے بعد ضلع اجودھن کو کفر کی ناپاکی سے صاف
کیا اور دہلی پر بھی فتحیاب ہوئے چنانچہ گنگا ندیکے اوس پار جب آپکا لشکر قریب دہلی کے پہنچا
دہلی کا راجہ مہیپال نامی بیشمار لشکر ہمراہ لیکے آپکے مقابل آیا ایک مہینے تک لڑائی ہوتی
رہی اوسی عرصہ مین سردار ملک مہی تجنیار اور میر سیف الدین علوی اور سید عزیز الدین اور
ملک دولت اور میان رجب وغیرہ امرائے نامدار سلطان محمود کے لشکر سے بسبب بدمزاجی
حسن میمندی وزیر کے جدا ہوکر اپنی فوج سمیت میر مسعود غازیکے خدمت مین آملے یہہ امر
موجب تقویت لشکر اسلام کا ہوا چنانچہ اوسی روز جنگ عظیم مین سید عزیز الدین اپنے چند
جوانان شریف کے ہمراہ معرکہ مین شہید ہوئے اور سالار مسعود غازی اوسوقت اشرف
الملک سے مخاطب تھے کہ یکایک راجہ مہیپال کا بیٹا بنام گوپال ایک گرز گران ہاتھ مین لیکر
آپ پر حملہ آور ہوا اور منہہ پر وار کیا چنانچہ آپکی بینی مبارک پر زخم آئے اور دانت آپکے
گرگئے اشرف الملک نے چالاکی کرکے ایک ضرب شمشیر سے گوپالکو واصل جہنم کیا اور تمام
لشکر اسلام مین تکبیر کہی اور ایکبارگی حملہ کیا اور اوس حملہ مین راجہ مہیپال میدان مین مقتول
ہوا اور دہلی کا تخت آپکے قبضہ مین آگیا اور غنیمت بیشمار لشکر اسلام کے ہاتھ لگی آپنے سکہ
اور خطبہ اوس شہر مین سلطان محمود کے نام سے جاری کیا اور ملک بایزید کو بڑا لشکر
دیکے دہلی مین حاکم مقرر فرمایا اور میرٹھہ کو تشریف لیگئے اور اطراف بلاد کو مطیع الاسلام
کیا جب یہہ فتح کی خبر سلطان محمود کو پہنچی بہت خوش ہوا اور حسن میمندی کو وزارت سے
معزول کرکے میر میکائیل کو وزیر اعظم مقرر فرمایا اور آپکو سپاس کیا ویکا خط لکھا آپ میرٹھ
سے قنوج کو تشریف لیگئے اور نجاست شرک کو آپ شہر سے پاک و صاف کیا اور قلعہ
ستر جو راجہ جیپال کے رہنے کی جائے مخفی تھی لشکر گاہ اسلام بنا میر سیف الدین جو آپکے

عمو تھے لشکر آراستہ ہمراہ لیکے بھڑانچ کیطرف روانہ ہوئے اور سید نصیر الدین سپہ سالار تھے
بھی اوس طرف گوشمالی شر کافرنکے لئے منسوب ہوئے اور میان رجب جو لشکر کے کوتوال
ایک فوج کی سرداری پر مامور ہوئے اور اونکا فرزند کوتوالی لشکر پر منسوب ہوا سیف الدین
مذکور نے بھڑانچ مین شربت شہادت نوش کیا چنانچہ آپکا روضہ شریف اوسی مقام مین ہے
جسکو بھڑانچ قدیم کہتے ہین اور سید نصیر الدین وہان سے تین کوس کے فاصلہ پر آسودہ ہین اور
میان رجب آپکے روضہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر مدفون ہین چونکہ صفت جلال میان
رجب کی طبیعت مین عالم حیات کے اندر غالب تھی اسی لئے عوام الناس میان رجب
سے بہت ڈرتے ہین اور اونکے نام سے جھوٹی قسم نہین کھاتے ہین تو اوسیوقت سزا
پاتے ہین ملک مہدی مجتبا رجو حضرت مسعود غازی سے قرابت رکھتے تھے اوس طرف
لشکر جرار ہمراہ لیکر تمام بلاد شرقیہ کو فتح کیا اور مقام کانور تک پہنچے اور وہان کافرونکے
ساتھ جنگ مین شربت شہادت نوش فرمائے قبر آپکی کانور مین موجود ہے اور حضرت
میر مسعود نے میر حسن عرب کو قصبہ مہدیہ اور بلاد اکاسی وغیرہ فتح کرنے کے لئے بھیجا
تھا اونھون نے بھی اوس ملک مین نشان اسلام قایم کردیا اور بہت شہید آپکے
ساتھ اوس سرزمین مین آسودہ ہین اور سید عزیز الدین کو جنکو لال پیر بھی کہتے
ہین لشکر ظفر پیکر ہمراہ دیکے قصبہ گوپاموئی وغیرہ فتح کرنے کے لئے بھیجا تھا اونھون
نے اوس مقام پر فتح نمایان پائی اور ہزارون کافرونکو راہ اسلام دکھائی بعد
قصبہ گوپامؤ مین شہید ہوئے اور مرقد آپکا وہین موجود ہے بعد ملک فضل کو اونکے
خویش و قومونکے ہمراہ ایک فوج دیکر بنارس کیطرف رخصت کئے تھے وہ بھی معرکہ
کفار مین شہید ہوئے اور وہین آپکا مزار ہے اور بعد ملک عمر و طغرل کو ملک بیسواری

کیطرف متعین فرمائے تھے چنانچہ وسے بعد فتح اوس ملک کے قصبہ بجنور مین شہید ہوئے
اور وہین مدفون ہین اور میر سید قاسم شہید قصبہ مدد سرائے یا قصبہ کنتور مین آسودہ
ہین اور اونکے جوار مین ابراہیم خواص و شیخ صدر و شیخ بدر و وغیرہ شہدائے عظام
لیٹے ہوئے ہین اور کالے شہید وغیرہ شہدا قصبہ سدہور مین آرام فرما رہے ہین
اور اونکو پیر کھوکھر کہتے ہین اور حاجی شریف جنکا مرقد موضع اٹیلورہ مین اعمال پرگنہ
سیلک مشہور رہا ہے اور قاضی طاہر شہید جنکا مرقد جنگل مین متصل بلخ اعمال پرگنہ سدہور مین
واقع ہے اور میر سید عبد اللہ شہید قصبہ آنبہی مین آسودہ ہین شہادت حضرت میر مسعود
کی بقول مصنف تذکرۃ الاصفیا وقت عصر روز یکشنبہ چوتھی رجب سنہ ۴۲۴ ہجریہ مین واقع
ہوئی اور قبر آپ کی بھرائچ مین زیارت گاہ عالم ہے بعد وفات پانے آپکے خوارق
و کرامات بہت آپسے ظہور مین آئے اور ہر سال عرس کے دن اکثر لوگ علمہائے دراز لیکر
اطراف واکناف ہندستان سے آتے ہین اور جو وہان نہین جاسکتے ہین اپنے شہر مین علام
تیار کرکے کھڑا کردیتے ہین اور بہت سے لوگ وہان زیارت کو آتے ہین +

شیخ ابو الفتح البنی قدس سرہ تذکرہ دولت شاہی مین مذکور ہے کہ آپ
اکابرین فضلائے زمانہ سے ہین سلطان محمود غزنوی کے زمانہ مین تھے اور آپکا خطاب
ذو لسانین ہے کشف کرامات آپ سے بہت ظہور مین آئے سیکڑون کفار آپکے ہاتھ
سے اسلام قبول کئے اشعار فارسی کو نہایت متانت کے ساتھ لکھا ہے اور اکثر آپکی
تصانیف معارف اور توحید کے درمیان ہے وفات آپکی بقول مصنف مفتاح التواریخ
ماہ شوال سنہ ۴۳۲ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ مکارم قدس سرہ خداوند تصرف و کرامات وصاحب اسرار

واشارات ہین تمام مشایخین زمانہ کے آپکی صحبت مین آتے اور فواید حاصل کرتے نقل
ہے شیخ ابوالحسن جوسقی سے کہ ایکوقت آپ شوق ومحبت مین تھے اصحابونکے ساتھ باتین
کرتے تھے اور مین بھی وہان حاضر تھا اثنائے کلام مین آپنے فرمایا جب اسرار محبات
کا جنبش مین آوے نزدیک ظہور سلطان ہیبت وجلال کے تب جو نور کہ مقابل انفاس
اونکے ہو بجھہ جاوے اوسیوقت آپنے دم کھینچا نیس اور کئی قندیلین جو مسجد مین جلتی
تھین گل ہوگئین پھر آپنے فرمایا جب اسرار اونکا تجلی انوار انس وجمال کے متعلق
عیش وکامرانی مین ہووے تو ہر ظلمت جو اوس ساعت مین مقابل انفاس اونکے ہو
روشن ومنور ہوجاوے پس یہہ کہتا تھا کہ تمام قندیلین یک بیک روشن ہوگئین +

امیر چہ سفال فروش قدس سرہ صاحب مقامات بلند واحوال
ارجمند ابدال سے ہین اور پیر انصار نے فرمایا ہے کہ آپ بجھو ہاتھہ سے اوٹھاتے اور
صحرا مین چھوڑ آتے اور یہہ کام ابدالونکا ہے کہ کسیکو جانور ایذا نہ پہنچاوین نقل ہے
پیر انصار نے فرمایا کہ ایکروز آپ دوکان پر بیٹھے تھے کہ ایک عجوزہ آئی اور کہنے لگی کہ
فلان شخص کا انتقال ہوا ہے اوسکے جنازے کے ساتھ تو نہین آتا ہے ایسا کہکر چلی
گئی امیر چہ دکان مین بیٹھے رہے جب اونکے رفیق آئے آپکو نپایا آپ جنازے پر
حاضر ہوئے رفیقون نے آپکو پوچھا کہ ہمنے تمکو دوکان مین دیکھا تم نہین ملے آپنے فرمایا
ایک عجوزہ نے کہا کہ فلان شخص نے انتقال کیا اور جنازے اوسکے آئے اور اوس شخص نے
یمن مین انتقال کیا تھا مین یہانسے گیا اور جنازہ کی نماز مین حاضر ہوا اور بعد فراغت
پانے تجہیز وتکفین کے پیچھے آیا +

شیخ ابواسحاق بن شہریار گازرونی قدس سرہ نام آپکا

ابراہیم اصل آپ کی ملک فارس سے ہے اور انتساب آپکا تصوف مین شیخ ابو علی حسین
بن محمد فیروزآبادی الاکار کو پہنچتا ہے مناقب اور فضایل آپکے حیطہ تحریر و تقریر سے
باہر ہین صاحب کرامت و خوارق و زہد و تقوی و ریاضت کش جامع کمالات صوریہ
و معنوی کے ہین اور جس روز آپ پیدا ہوئے اوس روز ایک نور گھر سے مانند ستون کے
ظاہر ہوا اور آسمان سے ملگیا اور راہ مین شناخت نہین تھین کہ اونمین سے نور ہر طرف جاتا تھا
جب آپ حد بلوغ کو پہنچے آتش عشق الہی سے آپکے دلکو شعلہ افروز بنا دیا نسبت ارادت
کی آپکے تین شخصون سے ہے پہلے عبداللہ خفیف دوسرے حارث محاسبی تیسرے ابو عمر قدس اسرارہم
سے فیض یافتہ ہین آپنے خدا سے دعا مانگی کہ اے خدا مجکو اسبات پر خبردار کر کہ کون سے
شیخ کے نزدیک ان تینون مین سے فایدہ حاصل کرون ایک شخص کو خواب مین دیکھا کہ
ایک شتر کتابین لدی ہوئی ابو عبداللہ خفیف کے کتبخانہ سے نزدیک آپکے لایا ہے جب بیدار
ہوئے دلمین جانا کہ شیخ عبداللہ خفیف کی خدمت مین مجھے حوالہ کئے ہین تا اونسے مین فیضیاب ہون
اوسی روز شیخ اکار تشریف لائے اور کتابین شیخ عبداللہ خفیف کے آگے آپکے رکھدین اور
آپ خدمت سے اونکی مشرف ہوئے **نقل ہے** کہ آپکے جسم مبارک سے اتنی خوشبو آتی کہ
مشک و عنبر و عود کی بو چھپ جاتی تھی اور جس کوچہ و بازار مین آپ کا گذر ہوتا وہ مقام
خوشبو سے معطر ہو جاتا تھا **نقل ہے** چوبیس ہزار آدمی آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے
اور قریب لاکھ آدمی اہل اسلام سے آپکے روبرو تائب ہوئے اور آپکے مرید ہوا اور
آپکے پاس ایک کتاب رہتی تھی کہ جس مین تمام تائبان اور مریدان اور دوستان
اور اقربا کے نام مرقوم تھے جب وفات آپکی نزدیک پہنچی مریدونکو وصیت کی کہ اس کتاب
کو میرے کفن مین رکھدینا مریدون نے بحسب فرمودہ شیخ بجا لائے اور بعد وفات کے آپکو خواب

ہین دیکھا اور آپ سے پوچھا کہ حق تعالےٰ نے تمھارے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا اول کرم جو میرے ساتھ کیا وہ یہہ ہے کہ جتنے نام اوس کتاب مین سندرج تھے سبکو بخشا اور جو کوئی مرد میرے مزار پر آوے اور حاجت طلب کرے اپنی مراد کو پہنچے اور رکہتے ہین کہ آپ شیخ علی مخدوم ہجویری کے ہمعصر تھے لیکن آپ سے ملاقات نہوئی وفات آپ کی ماہ ذیقعدہ سنہ ۴۲۶ ہجریہ بغداد مین واقع ہوئی +

شیخ ابو منصور محمد حلیم انصاری قدس سرہٗ

آپکے والد شیخ الاسلام عبداللہ انصاری ہین آپ مرید شیخ سید شریف حمزہ عقیل کے اور خدمت مین ابو المظفر ترمذی کے رہکر درجہ ولایت کو پہنچے آپ فرماتے ہین کہ ستر برس مینے علم سیکھا اور اس کام مین تکلیف و ایذا اوٹھائی جب اچھی طرح دیکھا وہ حرف اول تھا جو آپ نے اپنے والد سے سیکھا تھا وفات آپکی سنہ ۵۳۰ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بلخ مین شیخ ابو حمزہ شریف عقیل کے مزار کے نزدیک ہے +

شیخ ابو سعید بن ابو الخیر قدس سرہٗ

ولادت آپ کی روز یکشنبہ غرہ محرم سنہ ۳۵۷ ہجریہ مین ہوئی نام آپکا فضل اللہ اصل آپ کی خراسان سے ہے مقتدائے وقت و پیشوائے اہل طریقت تھے نسبت ارادت کی آپکے شیخ ابو الفضل بن حسن سرخسی سے ہے اور نسبت سلسلہ کی آپکے چند واسطہ سے حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی کو پہنچتی ہے چنانچہ آپ مرید شیخ ابو الفضل حسن کے اور وہ مرید ابو نصر سراج کے اور وہ مرید ابو محمد مرتعش کے اور وہ مرید حضرت جنید بغدادی کے ہین اور بعد وفات پانے شیخ ابو الفضل کے خرقہ خلافت کا شیخ عبد الرحمن سلمی سے حاصل کیا اور واسطے حل بعضے مشکلات وجوہ و نقابات کے ایک برس خدمت مین شیخ ابو العباس آملی کے رہے ایک شب ابو العباس

آملی صومعہ سے باہر آئے چونکہ فصد لئے تھے یکایک سوراخ فصد کا کھلگیا اور خون بہنا
شروع ہوا ابوسعید اس حال سے واقف ہوکر جلد آپکی خدمت مین آئے اور شیخ
ابوالعباس کے ہاتھ کو دھو کر باندھدیا اور شیخ کے کپڑے اوتار کر اپنے کپڑے پہنائے
اور اوسیوقت جامہ کو دھو کر بعد خشک ہونے کے خدمت مین شیخ کے لیگئے اونھون نے
کہا تو اسکو پہن جب آپنے وہ کپڑے پہنے تمام مشکلات حل ہوگئے اور مراتب عالی پر
پہنچے علی الصباح تمام اصحاب آئے جب کپڑے شیخ کے ابوسعید کے جسم پر دیکھے متعجب ہوئے
شیخ نے فرمایا جو کچھہ کہ میرے نزدیک تھا ابوسعید کی قسمت مین گیا **نقل ہے** کہ ایک
روز کسی نے آپسے پوچھا کہ فلان شخص پانی پر چلتا ہے آپنے فرمایا یہہ آسان ہے کہ مینڈک
بھی پانی پر چلتے ہین پھر اوس نے کہا کہ فلان شخص ہوا مین اوڑتا ہے آپنے فرمایا کہ
چیل اور کوّے بھی ہوا مین اوڑتے ہین پھر اوس نے کہا کہ فلان شخص ایک شہر سے
دوسرے شہر کو ایک لحظہ مین جاتا ہے آپنے فرمایا کہ شیطان بھی ایک گھڑی مین
مشرق سے مغرب تک سیر کرتا ہے اور ان چیزونکو خدا کی جناب مین کچھہ عزت و توقیر
نہین اور مرد بہتر یہہ ہے کہ مخلوق مین بیٹھے اور لیوے دیوے اور رجوع کرے اور
آدمیون مین رہے اور ایک لحظہ خدا سے غافل نہووے اور چند اشعار آپکے تبرکاً و تیمناً
یہان مرقوم ہوتے ہین ؎ چشم ہمہ اشک شد چو از غم بگریست + در عشق تو بے
چشم ہمی باید زیست + از من اثری نماند این عشق از چیست + چون من ہمہ معشوق
شدم عاشق کیست + اور یہہ رباعی مرقوم ذیل واسطے تپ کے نہایت مجرب ہے اوپر
کاغذ کے لکھہ کر گلو مین باندھہ دیوین رباعی ای در صفت ذات تو حیران کہ و مہ
در جملہ جہان خدمت درگاہ تو بہ + عادت تو ستانی و شفا ہم تو دہی + یارب

تو بفضل خویش بستان ویدہ + وفات آپ کی شب جمعہ چوتھی شعبان سنہ ۴۴۰ ہجریہ
میں واقع ہوئی اور عمر آپکی ہزار مہینے کی تھی اور قبل وفات پانیکے مریدونکو آپنے
وصیت کی کہ بعد وفات میرے جنازیکے سامنے اس رباعی کو پڑھتے ہوئے چلیں
چنانچہ مریدوں نے آپکے ویساہی کیا رباعی خوبتر چیست زین بعالم کار + دوست
با دوست رفت و یار بیار + باشد اندوہ او سراپا فرح + گر رود نزد دوست عاشق زار

شیخ ابو عبد اللہ باکو قدس سرہ نام آپکا علی بن محمد بن عبد اللہ اور
معروف بابن باکو ہے اور ایام جوانی میں شیخ ابو عبد اللہ خفیف شیرازیکے خدمت
سے مستفید ہوئے اور شیخ ابو القاسم قشیری و ابو سعید و ابو العباس نہاوندی سے بھی
فیض یافتہ ہیں وفات آپکی سنہ ۴۴۲ ہجریہ مقدسہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی شیراز میں ہے

شیخ اسمعیل لاہوری قدس سرہ آپ سادات عظام بخارا سے
ہیں اور قدمائے مشائخین و محدثین لاہور سے ہیں جامع علوم ظاہری و باطنی تھے
علم تفسیر و حدیث و فقہ میں امام وقت کہلاتے تھے اور آخر سنہ ۳۹۵ ہجریہ میں آپ لاہور
میں تشریف لائے اور خلق کثیر کو اسلام میں لایا اور صاحب کتاب تحفۃ الواصلین فرماتے
ہیں کہ اول جو شخص واعظین اسلام سے لاہور میں تشریف لائے اور خلق کو نور اسلام سے
منور کیا آپ تھے اور آپکی وعظ کی مجلس میں ہزاروں آدمی آتے اور فیض پاتے تھے
اور ہر روز سیکڑوں آدمی خلعت اسلام سے مشرف ہوتے تھے اور جو کوئی آپکی مجلس میں
آتا کلمۂ توحید زبان پر لاتا اور کتب معتبرین و اقوال صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ آپنے
سب سے پہلے لاہور میں درس کلام مجید پڑھایا **نقل ہے** جب شیخ اسمعیل لاہور
تشریف لائے اور پہلے روز جمعہ منبر پر بیٹھے اور وعظ فرمایا اوس دن دو سو پچاس آدمی

اسلام سے مشرف ہوئے اور دوسرے جمعہ کو پانسو پچاس شخص اور تیسرے جمعہ کو ایک ہزار
کفار و مشرکین زمرہ اہل توحید میں داخل ہوئے وفات آپکی بقول مصنف خزینۃ الاصفیا
۴۴۸ھ ہجری میں واقع ہوئی اور قبر آپکی لاہور میں ہے

شیخ ابو الحسن علی روزبی بن محمود بن ابراہیم قدس سرہ

آپ عظمائے مشائخین زمانہ سے ہیں اور مرید شیخ ابو الحسن حصری کے تھے اور شیخ عبد الرحمن
سلمی سے بھی فواید علم باطن اخذ کئے فرماتے ہیں کہ میں نے ہزار پیر کامل کی خدمت کی اور
ہر ایک سے ایک حکایت یاد رکھی اور تصنیف آپکی کتاب رباط روزبی نہایت مشہور ہے
جو اپنے شیخ ابو الحسن حصری کیلئے بنائی تھی وفات آپکی ماہ رمضان ۴۱۷ھ ہجری میں ہوئی

شیخ علی مخدوم الہجویری قدس سرہ

نام والد کا آپکے عثمان بن ابی علی الجلالی الغزنوی ہے آپ مرید شیخ ابو الفضل بن حسن ختلی کے ہیں
مذہب امام اعظم کا رکھتے تھے علوم ظاہر و باطن میں جامع اور زہد و ریاضت میں
لاثانی و لایت و کرامات میں مدارج بلند و مقامات ارجمند رکھتے تھے سلسلہ آپکا تین
واسطے سے حضرت شیخ شبلی قدس سرہ کو پہنچتا ہے آپ مرید شیخ ابو الفضل بن حسن کے وہ
مرید شیخ حصری کے اور وہ شیخ ابوبکر شبلی قدس سرہم کے ہیں اور خدمت میں حضرت
شیخ ابو القاسم گورکانی و ابو سعید ابو الخیر و ابو القاسم قشیری وغیرہ کے جاتے اور انسے
بہت فواید حاصل کئے اور نفحات الانس میں مرقوم ہے کہ آپ شہر غزنی میں و محلہ مشہور
بنام ہجویر و جلاب کے ہیں سکونت رکھتے تھے اور مرقد آپکی والد ماجد کا شہر غزنی میں ہے
اور مزار آپکی والدہ ماجدہ کا غزنی میں متصل مزار شیخ تاج الاولیا کے ہے جو رشتہ
میں آپکے خالو ہوتے ہیں اور آپکی تصانیف بہت مشہور آفاق ہیں چنانچہ کشف المحجوب کہ

کہ زبان فارسی مین علم تصوف کے دربیان مانند اوسکے کسی نے آجتک تصنیف نہ کی اور فوائد الفواد مین مذکور ہے کہ پیشتر تشریف آوری آپ کے لاہور مین حضرت خواجہ حسین زنجانی وہان کے درجۂ قطبیت پر مامور تھے جو مرید و خلیفہ شیخ ابو الفضل ختلی کے ہین بعد آپکو پیر کا ارشاد ہوا کہ تو لاہور جا اور وہان سکونت کر آپنے فرمایا کہ میرے بہائی حسین زنجانی وہان سکونت پذیر ہین پیر نے فرمایا کہ تجھکو کیا کام ہے جب آپ حسب ایمائے پیر روشن ضمیر لاہور پہنچے رات کا وقت تہا شہر کے باہر مقام کیا جب صبح ہوئی شہر مین گئے دیکہا کہ جنازہ حضرت حسین زنجانی کا لوگ لئے جاتے ہین آپ جنازہ کے ہمراہ ہوئے اور اونکو مدفون کیا اور شہر لاہور مین مغرب کیجانب جہان آپکا مزار ہے سکونت کیئ اور سفینۃ الاولیا مین مرقوم ہے کہ جب آپنے لاہور مین قیام کیا ایک مسجد اپنی خانقاہ کے نزدیک بنائی شروع کی اور وہ مسجد بمساجد شہر سے مائل بسمت جنوب رکھی علمائے لاہور نے آپ پر اعتراض کیا لیکن آپ خاموش ہو رہے جب مسجد تعمیر ہو چکی ایک روز تمام علمائے شہر کو جمع کروا کر آپنے امامت کی اور نماز پڑہوائی اور بعد نماز کے حاضرین سے کہا کہ دیکہو کہ کعبۃ اللہ کونسی طرف ہے اوسیوقت لوگونکے دربیان سے حجاب اوٹھ گیا اور کعبہ مقابل مسجد آکھڑا ہوا تمام حاضرین نے دیکہا اور اپنی تکرار سے توبہ کی نقل ہے کہ ایک وقت خواجہ معین الدین حسن سنجری بعد حصول مقاصد اور عطائے خلعت قطبیت ہند کے آپ کے مزار پر انوار سے رخصت ہوئے اور یہہ شعر آپنے فرمایا شعر

گنج بخش ہر دو عالم مظہر نور خدا کاملان را پیر کامل ناقصان را رہنما

اوس روز سے آپکا نام علی مخدوم سنجی گنج بخش ہجویری مشہور ہوا اور کہتے ہین کہ بڑے بڑے اولیائے کبار و مشائخین نامدار خواجہ حسن سنجری و خواجہ فرید الدین گنج شکر وغیرہ نے آپ کے مزار فیض انوار سے فواید حاصل کئے ہین اور مدت تک اوس

مزار کے پاس آکر رہے ہین اب تک خلوت گاہ حضرت حسن سنجری کی اور مکان چلہ حضرت فرید
گنج شکر کا خانقاہ سے باہر موجود ہے وفات آپ کی بقول مصنف سفینۃ الاولیا سنہ ٦٦١ھ
ہجریہ مین واقع ہوئی اور مزار آپکا شہر لاہور مین جانب مغرب زیارت گاہ خاص
و عام ہے +

شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری قدس سرہ ولادت آپکی روز
جمعہ وقت غروب آفتاب بارہوین شعبان سنہ ٣٩٦ ہجریہ مین ہوئی کنیت آپکی ابو اسمعیل
اور نام والد کا آپکے ابو منصور محمد انصاری اور لقب آپکا شیخ الاسلام ہے اور
نفحات الانس مین اکثر جا مصنف نے شیخ الاسلام لکھا ہے سو آپ سے منسوب ہے آپ اپنے
والد بزرگوار سے فیض یافتہ ہین اور شیخ ابو الحسن خرقانی سے بھی خلافت حاصل کئے
ہین اصل آپکی ہرات سے ہے اور اولاد مین ابو منصور مت انصاری بن ایوب کے
ہین جو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سواری کے جانورونکے خادم تھے اور مت
انصاری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین احنف بن قیس کے ہمراہ خراسان مین
آئے اور ہرات مین رہنا مقرر کیا حضرت شیخ الاسلام بزرگان محدثین ومفسرین سے
ہین اور طریقت مین مقامات بلند رکھتے ہین اور فرماتے ہین کہ نو برس کی عمر مین تمام علوم
ظاہر سے آگاہ ہوا اور چودہ برس کی عمر مین مجکو علمائے زمانہ نے مجلس مین بٹھلایا
اور مین نے اونکو وعظ سنایا اور اشعار عربی آپکی تصانیف سے چھے ہزار سے زیادہ ہین
اور اشعار فارسی قریب ایک لاکھ کے آپکو یاد تھے اور تین لاکھ حدیثین زبانی
آپنے یاد کین اور ہر حدیث کو ہزار ہزار استاد سے سیکھا اور سلسلہ انصاریہ بھی آپ ہی
سے نکلا ہے جو ملک ہرات مین اب تک جاری ہے وفات آپکی بقول مصنف تاریخ

حمد اللہ نوین ربیع الآخر ۴۸۱ھ ہجریہ بعمر پچاسی برسکے واقع ہوئی +

شیخ ابو الحسین نجار قدس سرہٗ مصنف نفحات الانس فرماتے ہین کہ آپ بڑے نامی مشایخین سے ہیں مہتد رسیکے ہین شریعت و طریقت مین قدم مستحکم رکھتے تھے آخر ش مکہ معظمہ مین آپنے نہایت درجہ عظیم پایا اور وہان مقبول انام ہوئے وفات آپکی روز جمعہ دوسری ذیحجہ ۴۱۰ھ ہجریہ مین بعمر چوراسی برسکے واقع ہوئی +

شیخ ابو بکر ہروی الخانجہ آبادی قدس سرہٗ نام آپکا ابو نصر بن ابی جعفر بن ابی اسحاق خانجہ آبادی ہے اور بقول دیگر نام آپکا محمد بن احمد بن ابی جعفر ہے اصل آپکی کرمان سے ہے علوم ظاہر و باطن کے عالم و کامل تھے سبب آپکی توبہ کا یہہ ہے کہ ایک شخص نے فتوی لکھکر آپکے نزدیک لایا جسکا مضمون یون تھا کیا فرماتے ہین ائمہ دین اس مسئلہ مین کہ ایک شخص نے جوانی کے درمیان غصہ کی حالت مین گدھے پر لکڑیان ماری اوس گدھے نے زبانسے کہا کہ اے جوان اب مظلوم پر غصہ و ظلم کرلے کل حساب کا دن درپیش ہے اب کیونکر تو اس عہدۂ ظلم سے باہر آویگا بیس سال ہوئے کہ وہ شخص روتا ہے اور آنکھ سے اوسکے بجائے پانیکے خون بہتا ہے اور اب حکم اوسکے نماز و طہارت کا کیا ہوتا ہے آپنے جب اوس فتوی کو پڑھا اس بات سے بیہوش ہو گئے جب ہوش آپکو آیا خدمت مین اوس شخص کے گئے اور دیکھا کہ زمین پر لیٹا ہوا ہے اور اوسکے منہ پر چادر پڑی ہوئی ہے اوسوقت اوس شخص نے دنیا سے کوچ کیا تھا آپنے چادر کو نکالا ایک بوڑھے کو دیکھا کہ نہایت نورانی چہرہ ہے اور سفید بال اور خون اوسکی آنکھ سے نکلکر رخسارون پر اوسکے جما ہوا ہے لیکن وہ شخص ہنستا تھا آپکو اوسکی ہنسی سے نہایت تعجب آیا تجہیز و تکفین اوسکی

لئے جب وہانسے پیچھے آئے روتے تھے ایک بوڑھا آپکے پاس آیا اور کہا اے جوان کسواسطے روتا ہے کیا تجھکو کوئی ایک آیات اللہ سے پہنچی ہے کہ جو تو روتا ہے اور یہ گریہ تیرا مانند دامن سوختگانکے ہے نہ مانند دل سوختگانکے ایسا کہکر چلا گیا آپکو نہایت اس بات سے درد وسوز زیادہ ہوا اور جو کچھ کہ آپکے پاس تھا درویشونکو تقسیم کیا اور سیاحت اختیار کی اور کہتے ہین کہ تین سو پیر کامل کی آپنے خدمت کی اور حضرت خضر علیہ السلام سے ہمیشہ ملاقات کرتے تھے اور حرم کعبہ و مدینہ مطہرہ مین بڑی ریاضت کئے آخری عمر مین ہرات کو واپس گئے وفات آپکی ششہ ہجریہ لیکر ایک سو چوبیس برس کے واقع ہوئی اور قبر آپکی خانچہ آباد مین ہے •

شیخ سوید سنجانی قدس سرہ آپ کملائے محققین وعظمائے مدققین سے ہین کرامات ظاہرہ ومقامات باہرہ رکھتے تھے آپ فرماتے ہین کہ ابتدائے ریاضت ومجاہدہ کے احوال مین پہلے بیٹھے اپنے بدن پر سختی کی اور نفس کو پانی بدلا اور اپنی پیاس کو مارا اور سیاحت ملکونکی کرتا رہا ایک وقت ایک حوض کے کنارہ پر پہنچا نفس نے بڑی شدت سے خواہش پانی پینیکی کی لیکن مینے پانی نہ پیا اوسیوقت ایک سیاہ رنگ کی شئی دیکھی کہ میرے بدنسے نکلکر پانی مین گر پڑی مینے جانا کہ میرا نفس ہے کہ متشکل ہوکے پانی مین گیا ہے اوسے وہین چھوڑا اور مجھے نفس کی گرفتاری سے خلاصی حاصل ہوئی **نقل ہے** کہ ایک وقت بادشاہ زمانکی خدمت مین لوگون نے آپکی شکایت کی بادشاہ نے آپکو بلوایا اصحاب آپکے ڈرنے لگے اور حیرت مین پڑے آپنے فرمایا کچھہ خوف نہین مجکو کہتے ہین کہ ہم تیرے ساتھ ہین جب بادشاہ کے دربار کے نزدیک مین پہنچا بادشاہ کو مرض قولنج کی بیماری ہوئی

یہانتک کہ بیہوش ہوگیا اوسکے امیرون نے کہا کہ یہہ شیخ الوقت کے بلوانے کے سبب سے
بادشاہ پر بلا نازل ہوئی ہے وزیر اور امیر باہر آئے اور بہت سی معذرت کرنے لگے
اور بہت تعظیم و تکریم سے رخصت کئے جب منزل پر پہنچا ادہر بادشاہ کو صحت ہوگئی

وصل اولیای جدیدہ و تابعین کا بیان

معلوم ہووے کہ خلفائیہ نعمت یافتہ بزرگونکا حال یہانتک مذکور ہوا اب جدیدہ نعمت یافتہ
تابعین سو روحی ولایت اہلبیت کے خاندانسے رکھتے تھے اون مین سے چند حضرات کا
حال بیان ہوتا ہے +

محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ ابن علی المرتضی کرم اللہ وجہہ ولادت آپکی ۱۶ سنہ
ہجریہ مین واقع ہوئی عالم علوم شریعت و طریقت واقف رموز حقیقت و معرفت متقی
و پرہیزگار تھے امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت آپ مکہ معظمہ مین تھے بعد اسکے
معتقدین اہل اسلام نے شام کے حاکمون پر شہدائے کربلا کے خون کا قصاص لینے پر
کمر باندھے چنانچہ دس برس کے اندر تمام شام کی ریاست کو برباد کر ڈالا اور ایک لاکھ چالیس
ہزار اہل شام مقتول ہوئے عمرو لیثی سے روایت ہے کہ عجب اتفاق ہے کہ مین نے دار الامارہ
کوفہ مین پہلے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک دیکھا کہ عبید اللہ بن زیاد کے
سامنے داہنے طرف کی محراب مین ایک سپر پر رکھا ہوا تھا پھر جب مختار ثقفی حضرت
محمد بن الحنفیہ کے حکم سے کوفہ پر فتحیاب ہوا تو ابن زیاد کا سر مختار کے سامنے اوسی جگہ
ایک سپر پر رکھا ہوا دیکھا جب مختار نہایت مغرور و متکبر ہوگیا تو مصعب بن زبیر
مکہ معظمہ سے عساکر گران لیکر کوفہ پر حملہ آور ہوئے اور فتح پاسکے اوس روز بھی مین اونکی
ملاقات کو دار الامارہ مین گیا تھا تو مختار کا سر اونکے داہنے طرف اوسی جگہ پر رکھا

ہوا دیکھا آخر اکثر ہجریہ مین جب عبد الملک بن مروان نے کوفہ کو فتح کیا اور اہالیان کوفہ اوسکے حضور مین بلائے گئے تو مین بھی اوس روز حاضر تھا اور سر مصعب بن زبیر کا اوسی جائے رکھا ہوا دیکھا جب یہہ حال مینے عبد الملک سے بیان کیا وہ کہنے لگا کہ خدا تجھ کو پانچوان سر نہ دکھاوے اور دار الامارۃ کی شامت سے ڈر کرا وسیوقت اوس عمارت کو کھدواڈالا غرض یہہ خبر مصعب بن زبیر کے مقتول ہونے کی مکہ معظمہ مین پہنچی تو عبد اللہ بن زبیر نے وہان فوج جمع کرنا شروع کیا اور عبد الملک نے حجاج بن یوسف کو ایک بھاری لشکر دیکر مکہ پر بھیجا یا وہان قتال وجدال بہت ہوا حرم محترم کا ادب اوٹھ گیا شہیدونکے خون سے مکان پاک رنگین ہوا اور ۷۳ھ ہجریہ مین عبد اللہ بن زبیر حجر الاسود کے نزدیک شہید ہوئے بعد حضرت محمد بن الحنفیہ نے عزلت اختیار کی اور وفات آپ کی ۹۹ھ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

اسود بن زید نخعی قدس سرہ آپ محمد بن الحنفیہ کے خادمونسے تھے صوم وصلوٰۃ کی کثرت اور عبادات وریاضات کی مشقت کے باعث لاغر وزرد رنگ ہوگئے تھے جب لوگوں نے منع کیا کہ اپنے نفس پر اتنی تکلیف اوٹھانا مناسب نہین آپنے فرمایا خوف جہنم نے مجھے اس محنت مین ڈالا ہے جب عذاب آتش کا بیان یا قرآن شریف کی آیات تہدید وترہیب کی سنتے روتے روتے بیہوش ہوجاتے چنانچہ آخر عمر مین آپکی آنکھونکی بصارت بھی جاتی رہی تھی وفات آپکی ۷۵ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ربیع بن خیثم رضی اللہ عنہ اہلبیت رسول اللہ کے خادمونسے تھے آپکا قول ہے کہ نفس ناداں شریر لڑکا ساہے ہمیشہ اوسکی تربیت کرا اور شر علی قید مین رکھہ نہین تو نازبرداری کرنے سے بگڑجاویگا اور تجھہ کو ذلیل وخوار کریگا ایک روز نہایت بیمار

ہوئی کسی نے کہا دوا کھاؤ تندرست ہو جاؤ گے کہا کہ دوا اس مرض کی ملے یا نہ ملے اگر ملے اثر کرے یا نکرے اگر اثر بھی کرے تو آخر موت برحق موجود ہے نہ دوا رہیگی نہ مرض رہیگا نہ میں رہونگا بہتر یہہ ہے کہ جس نے مرض بھیجا ہے اوسکی رضا پر رہوں چاہے شفا بھیجے چاہے موت بھیجے بندیکو اپنے مالک کی رضا سے خلاف کام کرنا لایق نہیں وفات آپکی سنہ ۹۶ ہجریہ میں واقع ہوئی +

زید الشہید ابن امام زین العابدین رضی اللہ عنہ ہشام کی عہد سلطنت میں آپنے کوفہ میں خروج کیا جو لوگ اوس ظالم بادشاہ سے نالان تھے کوفہ میں جمع ہوئے اور آپ سے بیعت کی ولید بن یزید نے حاکم مکہ و مدینہ کو آپکے مقابل جنگ کرنیکو بھیجا غرض اوس ہنگامہ میں آپ مدینہ شریف میں سنہ ۹۰ ہجریہ کو درجہ شہادتکا پائے +

حسن المثنی ابن امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ عالم جلیل القدر صاحب کرامات تھے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی دختر فاطمہ صغرا سے آپ کی شادی ہوئی تھی واقعہ کربلا کے روز مدینہ شریف میں تھے جس دن کہ خبر شہادت اپنے چچا اور بھائیونکو سنی اوسی روز سے ہنسنا موقوف ہوگیا اور رونے سے کام رہا یہانتک کہ طشت آپکے آنسو کے پانی سے بھر جاتا تھا وفات آپکی سنہ ۸۵ ہجریہ میں واقع ہوئی حضرت غوث الاعظم آپکی اولاد میں سے ہوئے ہیں

ابو العالیہ رضی اللہ عنہ تابعین سے ہیں امام شعرانی طبقات الکبری میں لکھتے ہیں کہ آپ خرقہ صوفیونکا پہننا اور اونکی صفات پیدا کرنا مکروہ جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ سو کتاب پڑھنے سے ایک کتاب پڑھکر سمجھنا بہتر ہے اور سو کتاب پڑھکر سمجھنے سے ایک کتاب پڑھکر اوسپر عمل کرنا بہتر ہے اکیلا رہنا آپ پسند کرتے

تھے فرماتے ہین کہ جو شخص ترک صلواۃ سے نہین ڈرتا وہ کب ڈریگا فرماتے ہین جس نے
قرآن شریف پڑھا اور تہجد کی نماز ادا کی گویا اوس نے قرآن شریف نہین پڑھا وفات
آپکی سنہ ۹۰ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ثابت بن اسد البنانی رضی اللہ عنہ بڑے عالم باعمل مدینہ شریف مین تھے
تبع تابعین سے ہین خوف خدا کا آپ پر ایسا غالب تھا کہ اگر کوئی آیت عذاب کی کسی
سے سن لیتے تو آپکے اعضاؤن مین سے خون نکلتا اور جدا ہوجاتے رات دن نماز مین
گذارتے وفات کے بعد جب آپکو قبر مین دفن کیا یکایک ایک کچی اینٹ قبر کی ٹوٹ
پڑی آپکو دیکھا کہ قبر کشادہ ہوگئی ہے اور آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہین اسی
وقت قبر بند کردی جب یہہ خبر لوگون مین مشہور ہوئی اکثر مسلمان آپکی زیارت کے
لئے قبر کے پاس آتے تھے اور آواز قرأت اور تسبیح کا قبر کے اندر سے سنتے تھے
وفات آپکی سنہ ۸ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ تابعین مین سے تھے بڑے عالم اور
فقہائے سبعہ مین شمار کئے جاتے تھے جو تابعین کے زمانے مین مشہور تھے اور جنکو
مسئلۂ شرعیہ کی غرض ہوتی تھی اونھون سے تحقیق کرتے ان ساتون فقہا کے نام یہ
ہین سعید بن المسیب وعروہ بن الزبیر وقاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وخارجہ
بن زید بن ثابت وعبد اللہ بن عتبہ بن مسعود وسلیمان بن یسار وابو سلمہ بن
عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم اجمعین وفات آپکی سنہ ۹۴ھ ہجریہ مین واقع ہوئی

عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ تابعین مین بڑے عالم فقہائے سبعہ مین
داخل ہین اپنے فرزندونکو آپنے وصیت کی ہے کہ علم سیکھو سات برس کی عمر مین

نماز پڑھنا شروع کرداور دس برس کی عمر ہین تو ضرور نماز نہ پڑھین تو مارنا چاہیئے
ایسا علم ہے قول کسی شخص کو نیک کام کرتے دیکھو تو اوسکی محبت اور تعظیم کرو کہ حسنات
کا خزانہ عاقبت کے لیئے جمع کرتا ہے اور اگر کسیکو بد کام کرتے دیکھو تو دلسے بیزار رہو
جاؤ یعنے اگر ہوسکے تو ہاتھہ سے منع کرو اگر ہو سکے تو زبان سے منع کرو اور اگر یہہ بھی
نہو سکے تو دلسے بیزار رہو اور اوسکی صحبت ترک کرو مبادا اوسکی نحوست ہین تم
بھی گرفتار نہو جاؤ وفات آپکی ۹۴ھ ہجریہ ہین واقع ہوئی +

عبید اللہ رضی اللہ عنہ تابعین سے ہین محدثین سبعہ ہین سے اول ہین حضرت
ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین
اور اونھوں سے امام زھری اور ابو الزماد نے روایت کی ہے وفات آپکی ۹۸ھ
ہجریہ مقدسہ ہین واقع ہوئی +

عروہ رضی اللہ عنہ محدثین سبعہ ہین سے دویم ہین حضرت علی رضی اللہ عنہ
اور اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اور اونھون سے اونکی اولاد اور امام زھری وغیرہ
نے روایت کی ہے وفات آپکی ۹۴ھ ہجریہ ہین واقع ہوئی +

قاسم رضی اللہ عنہ محدثین سبعہ سے سیوم ہین ابو ہریرہ رضی اللہ سے اور اپنے
والد محمد ابن ابی بکر سے روایت کرتے ہین اور اونھون سے امام زھری وغیرہ نے
روایت کی ہے وفات آپکی ۱۰۸ھ ہجریہ ہین واقع ہوئی +

سعید رضی اللہ عنہ چہارم ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت
کرتے ہین اور اونھون سے امام زھری وغیرہ نے روایت کی ہے وفات آپکی
۹۴ھ ہجریہ ہین واقع ہوئی +

ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث رضی اللہ عنہ پنجم ہین حضرت ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین اور اونھوں نے امام زھری اور اونکے فرزندون نے روایت کی ہے وفات آپ کی ۹۴ ہجریہ ہین ہوئی

سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ ششم ہین میمونہ رضی اللہ عنہا کے مولی تھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین اور اونھوں نے یحیی بن سعید اور ربیعہ نے روایت کی ہے وفات آپ کی ۱۰۹ ہجریہ ہین واقع ہوئی +

خارجہ بن زید ثابت رضی اللہ عنہ ہفتم ہین اپنے باپ زید بن ثابت اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین اور اونھوں نے آپ کے فرزند سلیمان وغیرہ جماعت کثیرہ نے روایت کی ہے وفات آپ کی ۹۹ ہجریہ ہفتدسمہ ہین واقع ہوئی +

علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ فقیہ کامل اور عالم باعمل تھے نہایت غریبی اور توکل سے گذران کرتے تھے لوگون نے کہا بادشاہ کی خدمت کیون نہین قبول کرتے آپ نے فرمایا میرا علم دین کے حاصل کرنے کے لئے ہے نہ دنیا کے لئے۔ فرمائے کہ آؤ اپنا ایمان زیادہ کرین یعنے علم فقہ سیکھین تا راستی پیدا ہووے آپ عبد اللہ بن عباس کے شاگرد تھے اور آپکے شاگردون ہین ابراہیم نخعی بڑے کامل عالم ہوئے ہین +

ابراہیم بن یزید النخعی رضی اللہ عنہ زہد و تقوی مین کمال تھا جتنا علم رکھتے تھے اوتنا ہی عمل بھی تھا حضرت حماد اور ابو حنیفہ سے بڑی محبت اور دوستی تھی قولہ آدمی عبادت کے کام کو چھپا کر کرتا رہے تو ثواب زیادہ پاوے

اور اکثر رنگین زعفرانی وغیرہ کپڑے پہنتے تا لوگ آپکو اہل علوم سے نہ سمجھیں وفات آپکی ۹۵ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ آپ ابراہیم نخعی کے دوست اور شاگرد رشید تھے۔ روایت ہے کہ حجاج بن یوسف جو علما و صلحا سے کینہ رکھتا تھا اسواسطے کہ یہہ علما دوسرے لوگونکو علم سکھاتے ہین اور بادشاہون وحاکمونکی تابعداری سے چھڑاتے ہین آئندہ ملک مین اونھوںسے خلل پیدا ہوویگا ایک روز حکم کیا کہ ابراہیم نخعی کو پکڑ لاؤ اور قیدخانہ مین رکھو اوسکے نوکرونکی غفلت سے ابراہیم تیمی گرفتار ہوئے اور قیدخانہ مین رہے کسی نے نہ پوچھا کہ تم کون ہو غرض قیدخانہ کی تکلیف سے تھوڑے دنون مین آپ بیمار ہوئے اور وہین انتقال کئے اوسی شب کو حجاج خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے اے حجاج تیرے قیدخانہ مین ایک شخص آج موا ہے اور وہ اہل جنت سے ہے صبح ہی حجاج اوٹھا اور خبر منگوائی کہ قیدخانہ مین کون موا لوگون نے کہا کہ ابراہیم نام کا ایک مرد صالح نے وفات پائی ہے حجاج نے کہا کہ خواب وخیال کی بات پر اعتبار نہین اوسکو لیجاؤ اور دفن کرو وفات آپکی ۹۵ھ ہجریہ مین واقع ہوئی ۔

عون بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ عالم باعمل تھے فرماتے ہین کہ خدا کا منع کیا ہوا کام کرنا گناہ ہے کیونکہ اوس بندہ نے نہی کو توڑا لیکن اوسنے جو کام کرنیکو حکم کیا اوس سے نکلنا تو بہہ بڑا گناہ ہے کیونکہ امر کو توڑا چنانچہ نفسانی شہوت کے سبب سے جو گناہ ہوتا ہے سو عاجزی کرنے سے معاف ہو جاتا ہے کہ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی مگر جو گناہ تکبر اور بڑائی کرنے کے باعث ہوا سو توبہ کرنے سے معاف نہین ہوتا

جیسا کہ ابلیس کا گناہ غرور کا تھا عذر خواہی اوسکی قبول نہوئی ذکر الہی کرنا اور وعظ کی مجلس میں بیٹھنا دلکو صیقل ہے زنگ غفلت کا دور ہوجاتا ہے اسیطرح بزرگوں صالحونکا احوال سنکر دل نرم ہوتا ہے اونکی نصیحتونکی تاثیر پیدا ہوتی ہے اور خصلت سدھرتی ہے ٭

کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ صالح آدمی کی جیسی نیکنامی اور کرامت زندگی مین دنیا کے اندر ظاہر ہوتی ہے اور لوگ اونکی زیارت کو دور دور سے آتے ہین اور اونکی دعائے خیر کی مدد مانگتے ہین اسیطرح اوسکا مرتبہ کرامت و تقرب الی اللہ بعد مرنے کے زیادہ ہوجاتا ہے ملائکہ آسمان و زمین اوسکو پہچانتے ہین اور اوسکی دعا بھی خدا کے نزدیک جلد قبول ہوتی ہے اور اوسکی قبر کی زیارت کرنے والے فیضیاب ہوتے ہین وفات آپکی ۳۴ھ ہجریہ مین واقع ہوئی ٭

ابو محمد سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ تابعین سے تھے چار برس کی عمر مین قرآن حفظ کیا اور ساتوین برس علم حدیث مین عبور حاصل فرمایا آپکا قول ہے کہ حق تعالے بندیکو الہام کرتا ہے کہ اے ابن آدم اگر تو میری قضا پر راضی نہین اور میری بلا پر صبر نہین کرتا اور میری طاعت مین نہین چلتا اور میرے پیغمبر کی تابعداری نہین کرتا تو میری زمین و آسمانسے نکل جا اور دوسری جائے پہنچے واسطے ڈھونڈھ لے وفات آپکی ۱۹۱ھ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی ٭

حسین الاصغر ابن امام زین العابدین رضی اللہ عنہ پانچ برس کی عمر مین مکتب مین گئے اور علوم حقایق کی باتین سکیئے قرآن و حدیث کے متشابہات و سوار دبیان کئے کہ اوستاد آپکے مرید و خادم ہوئے اور شاگردیکا دعوی کئے عراق و شام

شام مین اور بلاد مغرب و عجم مین سیاحت کرتے تھے اور مومنین مسلمین کو وعظ و نصیحت سے ہدایت کرتے وفات آپ کی ۲۰۹ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اولاد مین انکے عبید اللہ الاعرج و ابو محمد اور عبید اللہ ہین کہ جنکو ہارون الرشید نے اپنی دختر مسماۃ زینب بیاہ دی تھی +

حسین بن زید شہید قدس سرہ عالم باعمل کشف و کرامات مین مشہور تھے روایت ہے کہ امیہ و بنی مروان اور بنی عباس کے بادشاہون نے جو اکثر دوازدہ امامونکو اور اونکی اولاد کو زہر سے بائیتم سے شہید کردیا ہے سو فقط دنیا کی سلطنت کیواسطے اتنا ظلم و ستم روا رکھا کیونکہ تمام ملکونکے اہل اسلام دل و جانسے آپکے اہلبیت کے خاندانسے مطیع و تابعدار رہتے تھے اور شریعت و حقیقت و علوم ظاہری و باطنی مین ان حضرات اہلبیت رسول اللہ کا حکم جاری و نافذ ہوتا تھا اوس زمانہ کے بادشاہ اپنی جانکے خوف سے جسکو مرجع خلایق دیکھتے حیلے اور فریب سے شہید کرواتے تا اونکے ملک داری مین خلل نہو جاوے چنانچہ حسین بن زید شہید کو بھی ۱۴۰ھ مین حاکم اہواز نے مالک کے کہنے سے شہید کیا ہے +

حسن المثلث ابن حسن المثنی رضی اللہ عنہما آپ کی عمر شریف دراز تھی دوانیق کے فتنہ مین آپکو پکڑکر قید خانہ مین لے گئے آٹھ روز مین ایک وقت افطار کرتے تھے بہت برس تک بعد ہادی خلیفہ بغداد کے زمانہ مین خلاص ہوئے اور بعد اوسکے جماعت علویونکے ہمراہ قتل دفخ مین ۱۶۹ھ ہجریہ مین شہید ہوئے حضرت امام علی موسی الرضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ارض طف یعنے کربلا کے بعد ارض دفخ کے برابر کوئی سخت تر حال سادات اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نگذرا فقط

سید احمد قدس سرہ شیخ الاسلام ذوی المجد والاحترام مشہور زاہد عابد عالم باعمل تھے علماے عراق مین جاہ عظیم رکھتے تھے آخر عراق سے بصرے کو نقل کیئے اور بصرے مین اُنکی خانقاہ مشہور آفاق ہے +

سید عیسی عارف باللہ ملقب بالرومی قدس سرہٗ اور آپکو نقیب الاشراف کہتے تھے آپکے تیس بیٹے اور پانچ بیٹیان تھین بصرہ مین خاندان سادات کا ان سے پھیلا ہے معتبر نام مرجع خاص وعام تھے اور آپکے والد محمد بن علی العریضی بھی وہان انتقال کیئے تاریخ وفات معلوم نہین ہوئی +

عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ابتداے عمر مین زہد وتقوی بدرجہ کمال رکھتے تھے جب خلافت آپکے وجود سے متعلق ہوے عدل وانصاف مین کمال حاصل کیا کہ ثانی عمر الفاروق مشہور ہوگئے پچاس ہزار دینار سالیانہ آپکی آمدنی تھی سب راہ خدا مین مساکین وغربا پر خیرات کرتے فقط دو جوڑے کپڑے کے رکھتے تھے ایک کو دھوتے اور ایک کو پہنتے اور آپکی زوجہ بی بی فاطمہ بنت عبد الملک ایسی پارسا وزاہد تھی کہ اپنا تمام مال بیت المال مین داخل کردیا اور جس دن سے خلافت کی مسند پر جلوس فرمایا زنانہ خانہ مین سونا بالکل ترک کردیا اور عیش وآرام سے دل اوٹھالیا اور فرماتے کہ دن بھر خدمت مسلمین مین مشغول رہتا ہون تا خلوق ضایع نہو اور رات بھر اپنے کام مین جہد کرتا ہون تا میرے حق عاقبت ضایع نہو۔ ایک وقت خطبہ پڑھتے تھے پیراہن آپکے بدن مین پھٹا ہوا اور دو پیوند لگاے ہوے تھے کسی نے کہا اے امیر المومنین تم زمانے کے بادشاہ ہو مشرق سے مغرب تک تمھارا حکم جاری ہے خزانہ معمور فتوحات غنایم کثیرہ موجود اگر عمدہ کپڑا زینت دار لباس اپنا بناؤ تو سزاوار اور لایق ہے آپ نے جواب دیا کہ

جب حور تو نکلے مانند ہیں تن پر وری کرونگا تو دشمن کا دفع کرنا مجھ سے کیونکر ہوگا خزانہ
اور غنایم کا مال سب مسلمانونکا حق ہے میری زینت داری کیواسطے نہیں حساب کے
روز جوابدہی مشکل ہو جائیگی آپکے خلوتخانہ میں ایک گڑھا زمین میں کھدا ہوا تھا
ہر شب اوسمین داخل ہوتے اور قیدیونکی طرح زنجیر گردن میں ڈالکر خدا کی عبادت
تضرع وزاری میں ہر شب مشغول رہتے اور اکثر اوقات خضر علیہ السلام آپکی ملاقات
کو آتے تھے اور حلیہ ابونعیم میں آپکا حال مفصل لکھا ہوا ہے وفات آپکی ماہ رجب سنہ ۱۰۱
ہجریہ میں بعمر اونتالیس برس ارض حمص میں واقع ہوئی اور دیر سمعان میں مدفون
ہوئے بعض کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپکو زہر دیا تھا مدت خلافت دو برس چودہ
روز کی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ خوف الٰہی سے آپکا جگر پانی ہو گیا تھا اور یہی
سبب موت کا ہوا تھا +

علاء بن الشخیر قدس سرہٗ حضرت مطرف کے بھائی تھے بڑے زاہد و عابد تھے
ہر دم شکر مولی و عبادات و ریاضات میں گذارتے آپکا قول ہے کہ بلا میں صبر کرنے
سے عافیت میں شکر کرنا بہتر ہے کیونکہ سلیمان علی نبینا و علیہ السلام کی شان میں
خدا نے فرمایا نعم العبد انہ اواب کہ آپ آسایش و عافیت میں شکر گذاری کرتے
تھے اور ایوب علی نبینا و علیہ السلام کی شان میں فرمایا نعم العبد انہ اواب کہ آپ
بلا اور مصیبت میں صبر کرتے تھے صفات دونوکی برابر ہیں مگر آسایش میں شکر کرنا
عین یاد دوست خدا ہے اور مصیبت میں صبر کرنا عین لاچاری ہے +

صفوان بن محرز المازنی قدس سرہ بڑے عالم عابد مشہور بلاد عراق میں تھے قولہ
نیک کام کا علم حاصل کرنا ایک ثواب ہے مگر اوسپر عمل کرنا دس ثواب ہے کسی نے علم

سیکھا اور اوسپر عمل نہ کیا تو گویا کہیں کھڑا مگر کچھ نہ پایا اور محنت ضایع کی جیسا کہ شمعلی لوگونکو راہ دکھاوے اور خود تاریکی مین چلے +

بکر بن عبد اللہ المزنی رضی اللہ عنہ تابعین سے ہین آپکا مقولہ ہے کہ مرد صالح کو دوست رکھنا بہترین عبادات سے ہے کیونکہ قیامت کے روز گنہگار شخص کو خدا پوچھیگا کہ ہمارے دوستون مین تو کسیکو دنیا مین پہچانتا تھا یا اوسکی صحبت مین یا تقلید مین یا پیروی مین رہتا تھا اگر اوس شخص نے کہا ہان فلان نیک بندہ تیرا دوست تھا اسلیئے مین بھی اوسکو دنیا مین دوست رکھتا تھا اور محبت کرتا تھا اگرچہ صحبت حاصل نہین ہوئی مگر اوسکا نام نیکی سے یاد کرتا تھا اگر یہہ نسبت صحیح ہے تو وہ شخص گنہگار اوس مرد صالح کی دوستی کے طفیل مین بخشا جاویگا وفات آپکی سنہ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

ابو حازم مکی رضی اللہ عنہ بڑے زاہد تارک الدنیا مشہور تھے فرماتے ہین کہ عالم یا عابد کو امیر دولتمند کے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھتا ہون تو کہتا ہون کہ امیر کو دین کی دولت کی غرض نہین اسلیئے عالم کے دروازے پر نہین جاتا اور عالم وعابد کو دنیا کی غرض خوراک پوشاک کی حاجت باقی ہے اسلیئے تونگر کے دروازے پر کھڑا ہے مگر خدا کی درگاہ مین تونگر و فقیر دونونکی حاجت پوری ہوتی ہے آپ ہمعصر خواجہ حسن بصری کے تھے فرماتے ہین کہ تھوڑی سی لذت دنیا کی تجھکو بہت نعمت آخرت سے باز رکھتی ہے دنیا کی کوئی خوشی بے غم نہین اور آخرت کی خوشی بے غم ہے فقط

محمد ابن سیرین رضی اللہ عنہ آپ تابعین مین سے ہین آپ کو تعبیر خواب مین

کمال و فضل تھا اپنے والدہ کا بڑا ادب کرتے کبھی اُنکے حضور مین پاؤن لمبا کرکے
نہین بیٹھتے سخاوت بدرجہ نہایت مزاج مین تھی اکثر قرضدار رہتے ایک وقت کسی
قرضخواہ نے دین کا آپ پر دعوی کیا اور محبس مین لیگئے جب شام ہوئی دارو غہ
محبس نے کہا تم مکان کو جاؤ رات بھر اپنے گھر آرام سے رہو فجر پھر یہان آکر بیٹھو
آپنے فرمایا کہ تم میری خاطر کے لئے شریعت کی عدالت کے کام مین خیانت کرتے
ہو مجھے قبول نہین ایسی خیانت مین مدد کرنے سے مین بھی گنہگار ہونگا آپ رات
کو وہان محبس مین رہے مگر گھر کو نگئے فجر مین آپکے خویشون نے قرض ادا کیا اور آپ
کو لیگئے جب کوئی آپسے خواب کی تعبیر پوچھتا آپ اول سے اس طرح پر فرماتے تھے
اتق اللہ فی الیقظہ فلا یضرک ما رأیت فی النوم یعنے خدا سے ڈرا کر جاگنے
مین تو پھر جو کچھہ تو خواب مین دیکھیگا تجھے نقصان نکریگا۔ وفات آپکی ۸۷۰ھ مین
واقع ہوئی اور عمر آپکی بیاسی برس کی تھی ❊

یونس بن عبید قدس سرہٗ بڑے فاضل اجل اور ولی کامل تھے فرماتے ہین
کہ اسلام حو سے آخرالزمان مین کبر خالص اور ریا خالص نہین ہے اور یہی دو
صفتین جہنمی کی ہین کسی نے پوچھا کیونکر معلوم ہوا کہا جب بندہ سجدہ کرتا ہے کبر او ر
غرور نہین رہتا عاجزی پیدا ہوتی ہے اور جب کلمہ توحید کا کہتا ہے لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ شرک اور ریا نہین رہتا توحید ثابت ہوتی ہے یعنے لا
معبود الا اللہ یہہ اسکے معنی ظاہر ہین اور تیسرا درجہ حقیقت کا لا مقصود الا اللہ یہہ اسکے
معنی باطنی ہین اور چوتھا درجہ معرفت کا لا موجود الا اللہ یہی اصل عرفان ہے یہان
سالک کے واسطے جبر یت باقی نہین رہتی توحید کامل حاصل ہوتی ہے ذالک فضل

اللہ یوتیہ من یشاء ۔ سنہ وفات ملی نہین ۔

فرقد السبخی قدس سرہٗ صاحب توکل ویقین تھے جو کچھ آپکو ملتا یار ونکو دیتے اور آپ بھوکے رہتے اور شکر خدا بجا لاتے کہ آج میرے ہاتھ سے دوسرے مسکین کو طعام پہنچا کبھی مسکین کے ساتھ تین لقمہ آپ بھی کھا لیتے اور فرماتے کہ شریعت کی پاسداری کے لئے کھاتا ہون نہین تو اسکی حاجت نہین آپکو خواب مین آواز آیا تھا اے یہودی کی جیسی خصلت والو تمکو خدا سے شرم نہین آتی میری بخشش اور عطا کا تمنے شکر نہین ادا کیا اور میری بلا پر تمنے صبر نہین کیا ۔

محمد بن واسع قدس سرہٗ تارک الدنیا تھے جب آپنے جبہ صوف کا پہنا اور زہد وتقوی مین کمال حاصل کیا قتیبہ بن مسلم نے آپکو کہا کیا سبب تمنے صوف کا لباس اختیار کیا آپ خاموش رہے پھر اوسنے سوال کیا کہ مجھے جواب کیون نہین دیتا آپنے فرمایا اگر ترک دنیا کا سبب بیان کرون تو گویا مین نے اپنے نفس کی تعریف کی اور اگر اپنی غریبی اور مفلسی کا سبب بیان کرون تو گویا خدا کی شکایت کی اسلئے خاموش ہون ۔

محمد بن منکدر قدس سرہ فرماتے ہین کہ چالیس برس تک مینے اپنے نفس کو تربیت کی تب وہ مہذب اور نیک خصال صالحین کے جیسا ہوا اور استقامت کا مقام حاصل کیا اور حج وطواف بچونکے ساتھ مین کرتے اور فرماتے کہ شاید بچونکے حج وطواف کے سبب حق تعالے کی نظر رحمت مجھ پر بھی پڑ جاوے فرماتے تھے کہ آدمی امیرون دولتمندو حضور کس لباس اور اداب اور لحاظ کے ساتھ جاتا ہے اور اونکی نگاہ اور مزاج پر دل سے متوجہ رہتا ہے اور ہر امر مین اونکی رضامندی چاہتا ہے اسیطرح بندہ خدا کی حضور مین کھڑا رہے یا بیٹھے اتنا تو اداب اور لحاظ توجہ خاطر منظور رکھے اور اونکی

رضامندی چاہتے ہے اور جو کام اوسکی پسند ہووے کرے اور ناپسند سے پرہیز رکھے وفات آپکی سنہ ۱۳۱ ہجریہ میں مدینہ شریف مین واقع ہوئی +

صفوان بن سلیم قدس سرہ بڑے عابد تھے رانونکو قیام نماز مین کرتے تھے کہ آپکے پاؤن ورم کرتے اور سرما کے موسم مین سید انکے اندر رکھتے رہکر تمام شب نماز پڑھتے تا نیند نہ آوے ایکروز سلیمان بن عبد الملک بادشاہ زمان نے اپنے غلام کے ہاتھہ آپکو ایک ہزار دینار بھیجے آپنے غلام سے کہا تو غلطی کیا ہوگا مین نہین ہون دوسرا شخص کوئی ہوگا جسے ہدیہ بھیجا ہے جب غلام واپس گیا آپ شہر سے نکلکر جنگل کو چلے گئے وفات آپکی سنہ ۱۳۲ ہجریہ مدینہ شریف مین واقع ہوئی +

محمد بن کعب القرظی قدس سرہ فاضل کامل عالم عامل تھے قول جب خدا کسی بندے کی بہتری چاہتا ہے اوس مین تین خصلتین پیدا کرتا ہے پہلے علم فقہ اور دین کی سمجھ دینا دوسرے دنیا سے پرہیزگاری اور نفرت تیسری اپنے عیبونکو دیکھنے کی بصارت ایک روز مسجد مین وعظ کر رہے تھے یکایک چھت مسجد کا گر پڑا اوس صدمہ سے وفات آپکی سنہ ۱۱۸ ہجریہ مین واقع ہوئی +

مجاہد بن جبیر قدس سرہ فاضل اجل اور عالم باعمل تھے قول قیامت کے روز جب ایک گنہگار بندیکو دوزخ مین لیجانیکا حکم جناب الہی احکم الحاکمین کیطرف سے صادر ہوگا اور فرشتے عذاب کے اوسکو پکڑینگے تب وہ بندہ عرض کریگا کہ میرا ایسا ظن تیری جناب مین نہ تھا بلکہ تجھکو غفار الذنوب اور ارحم الراحمین جانتا تھا اور اس میرے اعتقاد سے تو واقف ہے پھر جناب کبریا سے حکم ہوگا ہان اس بندیکا ظن ہمارے ساتھہ خیر اور رحمت کا تھا موافق اوسکے اعتقاد کے ہمنے عفو اور رحمت کیا اب اوسکو جنت مین لیجاؤ ۔ آپ فرماتے

تھے کہ جب سوتے وقت لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتا ہوا بندہ سو رہا تو تمام رات اوسکی عبادت میں لکھی جاتی ہے اور اگر موا تو شہید موا وفات آپکی ۱۲۰ ہجریہ میں نواسی برس کی عمر میں واقع ہوئی +

عطا بن ابی رباح قدس سرہ کوئی شخص اگر حدیث آپکے سامنے بیان کرتا اگرچہ آپ سنے تھے تو بھی ایسے شوق سے سنتے گویا کبھی نہیں سنے تھے۔ حضرت امام احمد حنبل فرماتے ہیں کہ اگر اہل نسبت کے لیے علم مخصوص تھا تو کیا ہوتا دیکھو عطا کو کہ حبشی ہے یزید بن ابی حبیب نوبی ہے حسن بصری مولد ہے ابن سیرین موالی انصار سے ہے اسیطرح موالیوں سے مکحول و طاوس و یحیٰی و میمون اور ضحاک تھے اور بڑے ولی کامل ہوئے۔ ایک وقت سلیمان بن عبد الملک بادشاہ آپکے سامنے آبیٹھے اور مناسک حج آپ سے سیکھے تھے وفات آپکی ۱۱۵ ہجریہ مکہ معظمہ میں واقع ہوئی +

ابو وائل شقیق بن سلمہ قدس سرہ نہایت متورع متقی عالم تھے قول اہل اللہ وہ ہیں کہ دنیا اونکی طرف دوڑتی ہے اور وہ اوس سے بھاگتے ہیں مگر تم ایسے ہو کہ دنیا بھاگتی ہے اور تم اوسکے پیچھے دوڑتے ہو۔ اگر کوئی کہتا کہ ابو وایل متقی شخص ہیں آپ سنکر روتے اور فرماتے کہ اصحابوں کے زمانہ میں تقوی تھا اب ایسا زمانہ آیا ہے کہ ہم جیسے لوگ بھی متقی کہلاتے ہیں۔ تمام شب آپ خدا کے ذکر میں مشغول رہتے کہ ہمسایہ کے رہنے والے تمام ذکر سنتے اور ثواب میں داخل ہوتے اور آپ فرماتے کہ میں نام لیتا ہوں اپنے مالک کا اور تمکو یاد دلاتا ہوں +

وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ آپ تابعین سے ہیں تمام صحف اور کتب آسمانی کا علم رکھتے تھے فرماتے ہیں کہ میں نے نو دسے زیادہ کتب آسمانی پڑھی ہیں ادسمیں سے صحف

سو سی مین دیکھا کہ حق تعالے بندیکو ہمیشہ اسیطرح خطاب کرتا ہے کہ اے بندے میرے ابن
آدم مینے تجھ کو بہت نعمت دیا اور تجھپر احسان کیا مگر ایک نعمت کا بھی شکر تونے ادا کیا
مین ہمیشہ تیرا ذکر کرتا ہون اور تو مجھ کو بھول جاتا ہے اور مین تجھ کو بلاتا ہون اور
تو مجھ سے بھاگتا ہے میریطرف سے ہر روز تیرے لیے خیر نازل ہوتی ہے اور تیریطرف
سے میرے لئے ہر روز شر دیکھنے مین آتا ہے وفات آپکی سنہ ۱۳۱ ہجریہ مین واقع ہوئی *

میمون بن مہران قدس سرہ حضرت خواجہ حسن بصری کے اصحابون مین ہین سابق
مین عمر بن عبد العزیز کے کاتب تھے تحصیل کے دفتر اور ملک داری کا حساب وعدالت کے
احکام کے لکھنے کا قرینہ آپ خوبی مین سدھارا ہے آخر عمر مین تارک الدنیا ہو کر زہد اختیار
کیا قول آپ کا اے اصحاب القرآن یعنے اے کلام شریف کے پڑھنے والو تم دنیا کمانیکی پونجی قرآن
شریف کو مت بناؤ بلکہ نہرون اور کاموں سے دنیا حاصل کرو اور دین کے کامون سے
دین حاصل کرو آپ شاگردونکو فرماتے کہ جو میرا عیب تمہاری نظر مین آوے اوسپر
مجھے آگاہ کرو یہہ دوستی کا حق ہے۔ ایک روز آپ کی کنیزک سے سالن کا پیالہ گرم
آپکے سر پر گرا دیا سر جلگیا اور چھالے پڑ گئے آپ نے کنیزک کیطرف نگاہ کی وہ مارے
خوف کے لرزنے لگی آپ نے فرمایا کہ تو آزاد ہے کیونکہ جو بندہ گناہ کرتا ہے اور پھر ڈرتا
ہے خدا اوسکو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور وفات آپکی سنہ ۱۱۷ ہجریہ مین واقع ہوئی *

عامر بن شراحیل الشعبی رضی اللہ عنہ علماء تابعین کے ہین قول عالم بے عمل اور
عابد جاہل سے ڈرتے رہو کہ دین مین فتنہ انہین سے پڑیگا کسی شخص نے آپکو عالم و فقیہ کہا
تھا آپ نے جواب دیا کہ مین نہ عالم ہون نہ فقیہ فقط جو باتین علما و فقہا سے سنا ہون سو
کہتا ہون لیکن فقیہ وہ کہ جو منہیات سے بہت پرہیز کرتا ہو اور عالم وہ جو نہایت

ڈرتا ہون خدا سے - فرماتے ہین کہ پہلے دنیا سے دینداری اوٹھجاویگی بعد مروت
اور امانت داری بعد حیا اور شرم بعد خوف جہنم کا اور امید جنت کی اور بعد اسکے
زمانہ سخت آویگا کہ فقط امانت داری اور دیانت کا نام رہجاویگا - وفات آپکی
سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ماہان بن قیس قدس سرہ زاہد مشہور تھے لوگون کو عدل و دیانت داری سکھاتے
تھے حجاج ظالم نے آپکے گہر کے دروازے پہر لکڑا گاڑکر آپکو سولی دی تین روز تک
آپ تسبیح و تہلیل پڑھتے رہے جب لوگون نے یہہ کرامت دیکھی حجاج کو بد کہنا شروع کیا
حجاج نے حکم کیا کہ اوسکی گردنکی رگین کاٹ ڈالو بعد ایک مہینے تک وہین آپکو رہنے دیا
لیکن تکبیر کا آواز لوگ سنتے تھے کہ آپکے جسم سے نکلتا تھا آخر خشک ہوگئے
بعدہ دفن کردیے +

ربیع بن خراش قدس سرہ زاہد کامل تھے قول ہے کہ بڑی نعمت ہے جو معدہ کو
پاک کرتی ہے دلکو صفائی بخشتی ہے نفس و شہوت کو مارتی ہے اور انکو فرشتہ
خو بناتی ہے بعد وفات کے آپکو جنازہ پر رکھا آپ تبسم کرتے تھے اور فرماتے تھے
قدمت علی رب کریم پہنچے ہین اپنے پروردگار کریم کے حضور مین آپہنچا
وفات آپکی سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

طلحہ بن مصرف قدس سرہ بڑے پرہیزگار تھے جب اصحابونکے اختلاف کا
مسئلہ آپسے کوئی کہتا فرماتے کہ اختلاف مت کہو بلکہ دین مین آسانی اور کشادگی کا
سبب کہو - فرماتے ہین کہ ہمنے جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادت
اور ریاضت کرتے دیکھے ہین اگر تم دیکھتے تو کلیجہ پہٹ جاتا اونکی نسبت ہماری عبادت

کچھہ نہین اور فرماتے کہ اتنی خدا ترسی اور عبادت کرو کہ دنیا کے لوگ تمکو دیوانہ کہین
وفات آپکی سنہ ۱۱۲ ہجریہ مین واقع ہوئی +

زبید الیامی قدس سرہٗ عابد زاہد مرتاض تھے اونکی عبادت کا اثر اونکے چہرے پر
اتنا بارعب تھا کہ جو آپکو دیکھتا ڈر کر لرزتا تھا کسیکو کلام کرنے کی طاقت اور ہمت
آپکے حضور مین نہ تھی گھر کے لوگونکو رات کے وقت تہجد کی نماز پڑھنے کے لیئے اوٹھاتے
اگر سستی سے کوئی نہ اوٹھتا تو آپ کہتے سو رہو تیرے حصے کی عبادت مین کرونگا
غرض تمام شب جاگتے اور دنکو عبادت اور ذکر مین مشغول رہتے وفات آپکی
سنہ ۱۲۲ ہجریہ مین واقع ہوئی +

منصور بن المعتمر قدس سرہ عابد معروف تھے سفیان ثوری فرماتے ہین کہ منصور
نماز پڑھنے مین نہایت خشوع اور خضوع فرماتے تھے اور بہت دیر تک عاجزی اور زاری
کرتے تھے کہ ہمیشہ کئی بار گمان کیا تھا کہ وہ مر گیا ہے ہمیشہ آنکھین آنسو سے بھری رہتی
تھین اور آپ فرماتے تھے کہ مجھے میرے حال پر رونا کم آتا ہے مگر دوسرے بھائی مسلمانوں کا
حال دیکھکر بہت روتا ہون کہ مسلمان ہوکر قیامت سے نہین ڈرتے ہین - فرماتے ہین
کہ اگرچہ کچھہ گناہ دنیا مین ہم نکرین مگر فقط دنیا کی محبت خدا اور رسول سے زیادہ اپنے سینے مین
رکھین یہہ کتنا بڑا گناہ ہے کہ سب گناہونکا سردار ہے حب الدنیا راس کل خطیئة
خاتمہ یہ ہے کہ اگر تم اپنے علم پر عمل کرو تو پہلے آپ خوشی سے دنیا کی خصلت کو چھوڑ دوگے
کیونکہ جمیع علوم مین کوئی ایسی دلیل نہین کہ دنیا کی محبت کو بڑھاوے وفات آپ کی
سنہ ۱۳۲ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی آپکے اصحابون میں سلیمان بن مہران و اویس
الخولانی و مکحول الدمشقی کامل ولی تھے +

عبدالرحمن بن عمرالاوزاعی قدس سرہ ولادت آپکی ۸۸ھ ہجریہ مین واقع ہوئی آپ
بڑے پرہیزگار صاحب دل تھے فرماتے ہین کہ حق تعالےٰ نے تجھکو ایک پانی کے قطرہ سے
پیدا کیا تیری آنکھ چربی سے بنائی جس سے کہ تو دیکھتا ہے اور کان ہڈیسے بنائے جس سے
تو سنتا ہے اور زبان گوشت کا ٹکڑا بنایا جس سے تو بات بولتا ہے تیرا لباس اور
خوراک مٹی سے پیدا کیا جسے تو پہنتا اور کھاتا ہے ایسے خالق کے حضور مین تو گناہ کرتا
ہے تجھے ذرہ بھی شرم نہین آتی آخر مٹی مین ملیگا پھر زندہ ہوکر اوسکے حضور مین اپنے
کھانے پینے کپنے سننے اور تمام عمل کرنے کا حساب دینا پڑیگا یہہ کیا بے حیائی ہے حسان
بن عطیہ اور یزید بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ جو اس زمانے کے مشہور مشایخ تھے آپکے
ساتھ نہایت محبت رکھتے تھے وفات آپکی ۱۵۷ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابوالمہاجر بن امرء القیس قدس سرہ نام آپکا ریاح تھا فرماتے ہین کہ مجھسے اوپر
چالیس گناہ مجھسے ظاہر ہوئے ہر ایک کے واسطے لاکھ مرتبہ استغفار کیا ہون پھر بھی
خوف باقی ہے جب یاد کرتا ہون روتا ہون۔ فرماتے ہین کہ ناتوان آنکھ سے آفتاب
کی روشنی دیکھی نہین جاتی بلکہ آنکھ کھلتی نہین اور شپرہ کی آنکھ تو دن بھر اندھی رہتی
ہے یہی حال ہے نادان دنیادار آدمی کا کہ علم کی روشنی اور دین کی راہ اسے ہرگز
نظر نہین آتی اِلّا ماشاء اللہ آپکے زمانے مین ابوالبشر الصالح مجذوب شخص کامل
تمام دن بکوا کرتے یا روتے مگر جب آپکے حضور مین کبھی آتے تو خاموش بیٹھتے
اور تبسم کرتے کیونکہ ولی کا درجہ مرتبہ ولی پہچانتا ہے +

عطا سلمی قدس سرہ خوف و حزن آپکے مزاج پر غالب تھا فرماتے ہین کہ جو
کوئی دنیا مین غم و الم کی برداشت کریگا وہ یاد الہی پر ثابت قدم رہیگا آخرت کے غم و

غم و الم سے رستگاری پاویگا دنیا خوش رہنے کی جا نہیں ایماندار کیواسطے قید خانہ ہے
اگر آپ جنازے کو دیکھتے اتنا روتے کہ بیہوش ہو جاتے اور فرماتے کہ جب ایسا حال ہونے
والا ہے پھر ہنسی خوشی سے زندگانی کیونکر ہو سکے +

حسان بن عطیہ قدس سرہ بڑے عالم و فاضل تھے عصر کی نماز کے بعد آپ ذکر
الٰہی میں تو یہ استغفار میں مشغول رہتے جب تک کہ آفتاب غروب ہوتا اور فرماتے کہ
رات اور دن کا عمل نامہ اوسوقت ہمیشہ فرشتے ختم کرتے ہیں اور حضور میں خدا کے لیجاتے
ہیں اوسوقت ذکر و استغفار ضرور کرنا چاہیئے کہ عمل نامہ کے آخر میں لکھا جاوے اور اسکی
برکت سے تمام گناہ معاف ہو جاویں اور عصر و مغرب کی نماز اس نازک وقت میں اسی لئے
مقرر ہوئی ہے کہ نفس شیطانی کو سیر و تماشے کی اوسیوقت خواہش زیادہ ہوتی ہے اور
بازاروں میں پھرنے کی دلکو چاہت بتلاتا ہے - فرماتے تھے کہ معرفت اللہ غلام یا
آزاد شخص پر منحصر نہیں ہے چنانچہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ ایک روز عتبہ بن
ابان الغلام کے پاس گئے اور پوچھا کہ تیرے دلمیں ایک تجلی قدس کی میں دیکھتا ہوں
ویسی میرے دلمیں نہیں نظر آتی اوسنے جوابدیا کہ آپ روٹی خرمہ کے ساتھ کھاتے ہیں
اگر فقط روکھی کھایا کروگے تو حجاب رفع ہو جاویگا جب اوسکے کہنے کے موافق کیا تو
اونکے دلمیں بھی تجلی قدس کی نظر آنے لگی کیونکہ خوراک چرب و شیریں آئینہ قلب
پر کدورت اور تیرگی پیدا کرتا ہے +

شعبہ بن الحجاج رحمۃ اللہ علیہ بڑے صابر و سخی تبع تابعین سے ہیں ایک وقت
مہدی خلیفہ بغداد نے آپکو تیس ہزار درہم ہدیہ بھیجا تھا اسی مجلس میں فجر سے شام تک
سب مال خیرات کردیے اور اپنے گھر کو ایک درہم بھی اس میں سے نہ لائے اور اس شب کو

آپ مع عیال فاقوں سے گذارے وفات آپکی سنہ ۱۶۱ ہجریہ مین بصرہ ۹۰ برس کے واقع ہوئی +

مسعر بن کدام رحمۃ اللہ علیہ عابد مشہور تھے ہمیشہ رات کو نصف قرآن ختم کرتے بعد سوتے تھے جب بیمار ہوئے سفیان ثوری آپکی عیادت کے لئے آئے اور فرمائے اے مسعر اتنی بیقراری تمکو کیون ہے کہا کہ بیماری کے ڈر سے یا موت کے لئے نہین ہے بلکہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر خود کو دیکھتا ہون نہین معلوم کسطرف گرتا ہون کہ عبادت پر مجھکو بھروسا نہین ہے وفات آپکی سنہ ۱۵۵ ہجریہ شہر کوفہ مین واقع ہوئی +

عبد العزیز بن رواد رحمۃ اللہ علیہ عابد و زاہد متقی پرہیزگار تھے شعیب بن حرب فرماتے ہین کہ بارہ برس عبد العزیز کی خدمت مین جاتا تھا ہمیشہ کار حسنات مین اسکو پاتا تھا مین یقین کرتا ہون کہ اوسکے بائین ہاتھ کا فرشتہ سیئات کے لکھنے سے ہمیشہ بیکار رہتا ہے یوسف بن اسباط فرماتے ہین کہ چالیس برس سے عشا کے وضو سے فجر کی نماز عبد العزیز ادا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہر دم وطن کیطرف میرا سفر ہے مگر نہین معلوم کہ میرا قدم جنت کی طرف پڑتا ہے یا دوزخ کی جانب چلتا ہے وفات آپکی سنہ ۱۵۹ ہجریہ مکہ معظمہ مین واقع ہوئی +

ابو العباس سماک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ زاہد وہ ہے کہ دنیا کا مال جمع ہونے سے غمگین رہتا ہے اور کم ہو جانے سے خوش ہووے فرماتے ہین کہ اس زمانے مین وعظ سننے سے کان بھرے ہین اور دل گھبراتا ہے معلوم نہین اسکا نتیجہ کیا ہوگا بہت سے خدا کی طرف بلانے والے ایسے ہین کہ خود بالکل غافل اور بہت سے قرآن شریف پڑھنے والے اور پڑھانے والے ایسے ہین کہ خود بھولے ہین اور بہت سے نمازی ایسے ہین کہ نماز اونکے منہ پر پھیر کر مارتے ہین وفات آپکی سنہ ۱۸۳ ہجریہ کوفہ مین واقع ہوئی +

شیخ محمد واسع قدس سرہ آپ تابعین سے ہیں ہشام بن عبد الملک کے زمانے میں تھے آپ فرماتے ہیں کہ عارف کو چاہیئے کہ مشاہدہ حق سے غیر کی طرف التفات نکرے اور سچا وہ ہے کہ امید وخوف کو اپنے دل میں برابر رکھے لوگوں نے پوچھا کسطرح سے آپنے فرمایا کہ کوئی شخص کہ اسکی عمر گھٹتی جاتی ہے اور اوسکے گناہ بڑھتے جاتے ہیں کیونکر خوش ہو لیگا وفات آپکی سنہ ۱۳۰ ہجریہ میں واقع ہوئی ؀

علی العریضی ابن امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ قرآن شریف کی آیتوں کے معنی سات قسم کی تاویلات وتحقیقات کے ساتھ بیان فرماتے تھے پانچ برسکی عمر ہوئی تھی کہ امام جعفر الصادق نے انتقال کیا آپ اونکی قبر شریف کے پاس جا بیٹھتے اور روز سبق کا لیا کرتے آخر چند روز میں علوم ظاہری وباطنی کے عالم بنے مستجاب الدعوات صاحب کشف وکرامات تھے بلدہ ترمیم اور حضرموت وغیرہ ملک یمن میں اکثر سادات ذو المقامات آپکی اولاد میں سے ہیں فرزند آپکے جعفر الاصغر۔ احمد حسن اور محمد ہوئے ہیں وفات آپکی سنہ ۲۱۰ ہجریہ میں واقع ہوئی ؀

محمد المامون ملقب الدیباج ابن جعفر صادق رضی اللہ عنہ نہایت متورع عالم ربانی شجاعت وسخاوت میں معروف تھے مکہ معظمہ میں رہنا اختیار کیا تھا جب مسلمانوں کا رجوع آپکی جانب بہت ہوا تب مامون الرشید جو بنی عباس کے خلفاؤں میں ہارون الرشید کا فرزند اوسوقت بغداد کے تخت سلطنت پر تھا اپنا بھائی معتصم کو بھیجا کر آپکو اپنے حضور میں بلوایا اور پوچھا کہ سلطان زمان سے باغی ہونا کیا شرع شریف میں جائز ہے آپنے فرمایا نہیں لیکن ہزاروں لاکھوں مسلمان اطراف جہان سے حج کے واسطے ہر سال مکہ میں جمع ہوتے ہیں اون میں سے بعضے خدا طلبی کا راستہ مجھ سے پوچھتے

بین اونکو نیلاتا ہون تمھے دنیا کی سلطنت کی خواہش ہے نہ لشکرکشی سے کچھ کام ہے
ماموں خوش ہوا اور آپکو چھوڑ دیا کہتے ہین کہ اونھونکا چہرہ بہت خوب صورت
تھا اور ایک آنکھ مین سفید نقطہ بھی تھا اسلئے آپکو دیباج کے لقب سے مشہور کیا ہے
اور آپکی اولاد مین بھی یہہ نشان باقی ہے وفات آپکی سنہ ٢٠٣ ہجریہ مین بعمر انسٹھ
سال کے شہر جرجان مین واقع ہوئی ٭

موسی المبرقع ابن امام محمد تقی الجواد رضی اللہ عنہ آپ ہمیشہ برقع پہنتے تھے اسلئے
مبرقع کہتے ہین اگر برقع اوٹھا کر کسی یہودی یا نصرانی کو آنکھ بھر کر دیکھتے اوسیوقت وہ
گھربار جورو بچے چھوڑ کر مسلمان ہوجاتا اور آپکا خادم بنجاتا اور آپکے بڑے بھائی
علی الہادی العسکری جنکو امام علی النقی بھی کہتے ہین ہمیشہ اپنے حضور مین آپکو رکھتے
بازارون جماعتون مین جانے کی اجازت نہ دیتے اور آپکے بھتیجے حسن الخالص جنکو
امام حسن عسکری کہتے ہین آپسے علوم ظاہری اور خط کا لکھنا سیکھے تھے اور آپکی
وفات اوسی روز ہوئی جس روز امام محمد مہدی ابن امام حسن عسکری سرمن رائے کے
سہ خصم مین چودہ برس کی عمر مین انتقال کیا اور امامیہ کہتے ہین کہ غائب ہوگئے
سنہ ٢٦٦ ہجریہ مین روز جمعہ تھا ٭

ابوالحسن یحیی رضی اللہ عنہ بن حسین بن احمد الرئیس بن ابراہیم طباطبائی بن
اسماعیل الدیباج بن ابو اسمعیل ابراہیم بن حسن المثنی بن امام حسن مجتبے رضی اللہ
عنہم آپکا لقب الہادی تھا آپکی نظر فیض اثر سے ہزارون گمراہ ہدایت پاگئے ہر شب
نفل نماز مین ایک قرآن مجید ختم کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس کو خدا سے ملنا
اور باتین کرنی منظور ہوں سو ہمیشہ تلاوت قرآن مجید کیا کرے وفات آپکی

۲۹۷ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

سید عبداللہ باعلوی قدس سرہ بصرہ مین پیدا ہوئے ہواین احمد بن عیسے بن محمد بن علی العریضی علم حدیث اپنے معاصرین سے اخذ کئے اور ۳۰۸ھ ہجریہ مکہ معظمہ مین حضرت ابوطالب مکی سے خرقہ حاصل کئے علمائے حضرموت وبلدہ مبارک تریم کے درمیان مستثنیٰ کہلائے وفات آپ کی قصبہ سمبل ۳۸۳ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

مطرف بن عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ تبع تابعین سے تھے عالم باعمل مقام تسلیم مین ثابت قدم ایک وقت آپکا لڑکا گذر گیا آپ نے ستھرے کپڑے پہنے اور ڈاڑھی کو کنگھی کی کسی نے پوچھا کہ یہہ کیا وقت زینت کا ہے آپ نے فرمایا خدا نے اپنی امانت واپس لی مین خدمت سے خلاص ہوا اور وہ لڑکا مہجوری اور افزونی جرائم سے خلاص ہوا قولہ جو تمام شب سو رہے اور فجر مین ندامت اور عذر خواہی کرے بہتر ہے اس سے کہ تمام شب قیام کرے اور صبح کو عجب وتفاخر کرتا ہوا اوٹھے۔ بندہ وہ ہے جو ظاہر وباطن اپنا یکسان رکھے اگر باطن ظاہر سے بہتر ہے تو اعلی درجہ ہے اور اگر ظاہر باطن سے بہتر ہے تو اسفل درجہ ہے کسی نے پوچھا کوئی شخص جو خویش کی رعایت اور شرم سے جنازے کے ساتھ جاتا ہے اوسکو کچھ ثواب ملتا ہے آپ نے فرمایا ایک تو نماز جنازہ کا اگر دکھانے کیواسطے ہو اور دوسرا ثواب خویش کی رعایت کا آپ کو کشف القبور حاصل تھا فرماتے ہین کہ ایک روز مین قبرستان مین گیا دیکھا کہ تمام مردے اپنی قبرون مین بیٹھے ہوئے ہین مینے سلام کیا مگر کسی نے اوسوقت مجھے جواب نہین دیا مینے پوچھا کہ کیا سبب ہے جو مجھے جواب سلام نہ ملا اونھون نے کہا کہ جواب دینا سلام کا حسنات ہے اور ہمارے حسنات مین کچھ

کچھہ زیادہ نہین ہوتا مگر خدا کیطرف سے معلوم کرنے والیکو ثواب جواب ملتا ہے
فرماتے ہین کہ مین اسکو دوست نہین جانتا ہون جو لوگونکی غیبت میرے سامنے کرے
جسوقت حجاج عراق کے ملک پر حاکم ہوا اوسی ہنگام مین سنہ ۹۴ ہجریہ مقدسہ
مین وفات آپکی ہوئی +

علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ تابعین سے تھے لوگونکی صحبت سے دور رہتے فقط جمعہ
وجماعات صلواۃ مین نظر آتے تھے لیکن کبھی قرآن شریف کی آیات ترغیبات
پڑھتے یا سنتے بہت حسرت سے روتے کبھی دو تین روز تک بیہوش رہتے فرماتے
ہین کہ اگر آدمی کو معلوم ہوتا کہ بعد مرگ کے کیا مصیبت گذرتی ہے تو کبھی دنیا پر
آرام سے نہ سوتا اور غفلت مین عمر عزیز نکھوتا اگر کلمہ استرجاع کے معنی آدمی
سمجھے تو بس ہے انا للہ وانا الیہ راجعون یعنے ہم اللہ کے بندے ہین اور ہم اسکیطرف
پھر کر جانے والے ہین اس کلام کا اثر دلپر پہنچاوے اور غور کرے اور فکر کی نظر سے دیکھے
بے شک اپنے مطلب کو پاوے وفات آپکی سنہ ۹۴ مین واقع ہوئی +

شیخ ابوالحسن جوسہی قدس سرہ آپ واثق باللہ خلیفہ بغداد کے زمانے
مین تھے آپکا قول ہے کہ جو زیادہ عقل رکھتا ہے وہی اپنے پروردگار کی معرفت بہتر
جانتا ہے۔ دنیا ایک مردار شی کا گنج ہے اور اوسکی طلبگار کتونکی مانند اوسپر جھکارتے
ہین جو کوئی دنیا کو اپنے حاجت سے زیادہ طلب کرے سو وہ کتے سے بدتر ہے جو
کوئی دنیا کو ارادے اور محبت کے ساتھہ دیکھتا ہے آخر کو اوسمین پھنس جاتا ہے تب
نور یقین کا اور محبت خدا اور رسول کی اوسکے دلسے دور ہو جاتی ہے +

شیخ ابو حمزہ بزاز بغدادی قدس سرہ آپ معتضد خلیفہ بغداد کے زمانے مین تھے

فرماتے ہین کہ جو کوئی تین چیزین رکھتا ہو سب آفتونسے امن مین رہتا ہے اول شکم خالی دوسرا دل قانع اور تیسرا ذکر دایم ان تین چیزونسے دوسری تین چیزین حاصل ہوتی ہین زہد خالص صبر کامل اور حضور دوام وفات آپکی ۲۸۳ھ ہجری مین ہوئی

شیخ ابو عثمان سعید بن اسمعیل حیری قدس سرہ آپ مقتدر خلیفہ بغداد کے زمانے مین تھے آپ فرماتے ہین کامل مرد نہین بنتا ہے جب تک کہ چار چیزین اوسکے دلمین مضبوط نہو جاوین منع وعطا وعز وذل یعنے کسی حاجتمند کو مانع نہووے اور ہر سایل کو جو ہوسکے بخشش کرے قناعت کی عزت دلمین رکھے اور خواری سے مانگنے کے باز رہے خدا کے ساتھ بہت ادب سے ڈرتا رہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہایت تابعدار اونکے سنت اور بندگی بجالانا لازم رکھے اولیا کے ساتھ نیک اعتقاد اور خدمتگذاری سے پیش آوے اپنے اہل وعیال کے ساتھ خوشخوی اور شفقت کے طریق بجالاوے درویشونکے ساتھ نیک اخلاق اور کشادہ روی سے رہے جاہلونکے ساتھ رحم دلی اور دعاگوئی مین بسر کرے جو کوئی طریق سنت پر عمل کرتا ہے دانش وحکمت اوس سے ظاہر ہوتی ہے وفات آپکی ۲۹۸ھ ہجری مین ہوئی +

شیخ مظفر قرمیسی قدس سرہ آپ مقتدر خلیفہ بغداد کے زمانے مین تھے فرماتے ہین کہ روزہ تین قسم کا ہے پہلے روزہ روح کا کہ حرص اور خواہش نفسانی سے اوسکو باز رکھے اور دوسرا روزہ عقل کا کہ دنیا کمانے کے مکر وفریب اور دغا وفساد سے اوسکو بچاوے اور تیسرا روزہ نفس کا کہ حرام شے کھانے پینے اور کرنے سے اوسکو روکے جو سالک راہ طریقت ان روزونکو نہین بجا لاتا اوسکو فقط کھانے پینے کا روزہ رکھنے سے اور فاقہ کشی کرنے سے کچھ فایدہ نہین ہوتا ہے بہتر عمل سالک

کا اپنا وقت پہچانتا اور اوسکی قدر اور مرتبہ سمجھنا ہے اور بغیر عمل کے کوئی وقت
خالی نہیں جانے دینا اور ہر شے کو حد سے کم یا زیادہ نہیں کرنا جسنے کہ اپنے پیر
و اوستاد کا ادب نکیا اور طریقہ آداب کا بجا نہ لایا وہ پیری اور اوستادی کے لائق
نہیں وفات آپکی ۳۵۳ ہجریہ مین واقع ہوئی +

شیخ ابو محمد بن عبد اللہ بن حسن انطاکی قدس سرہ آپ حضرت شیخ شبلی کے
ہمعصر تھے آپ فرماتے ہین انسان کے بدن مین چار عضو بزرگ ہین آنکھ زبان
دل اور دماغ - آنکھ سے مت دیکھ جو چیز دیکھنے کے لائق نہین ہے زبان سے مت
کہو جو بات سننے کے لایق نہین ہے دلمین خیال مت لا ایسی بات کا کہ جس سے بھائی
مسلمانکو دین یا دنیا کا نقصان ہے اور دماغ مین ایسا گان مت کر کہ جس سے دنیا
کی حرص و ہوا بڑھے - دل حق تعالے کے نظر رحمت کا محل ہے اوس مکانکو ہمیشہ
خواہش دنیوی سے اور حرص کے خس و خاشاک سے پاک رکھنا چاہئے - جس چیز سے
کل تجکو خطاب یا عتاب اور حساب یا عذاب ہونے والا ہے ویسی چیز پر دل مت لگا
اور جس چیز سے کل تجکو خوشی حاصل ہوگی ویسی چیز پیدا کر +

شیخ تاجد کردی قدس سرہ بڑے عارفون اور مقربین سے درگاہ ربوبیت
کے ہین صاحب کرامات عالی اور مقامات گرامی کے تھے نقل ہے آپکے فرزند
شیخ ابو سلیمان نے کہا کہ ایکوقت مین اپنے والد کی خدمت مین تھا مکان مین کوئی چیز کھانے
پینے کی حاضر نہ تھی یکایک بیس درویش مہمان آپہنچے والد نے فرمایا اے سلیمان کھر
کے اندر ججرے مین جا اور جو نکلے واسطے کھانا لے آ اگرچہ مجکو معلوم تھا کہ وہان
کچھہ طعام کی شے نہین ہے پھر بھی اپنے والد کے حکم کی مخالفت نکرسکا اور حجرے مین گیا

دو شخص اور بھی میرے ساتھ آئے کیا دیکھتا ہون کہ تمام خوان پر از طعام گوناگون طیار رکھے ہوئے ہین سب وہانسے باہر اوٹھا لائے اور مہمانونکے سامنے رکھدئے جب کھانے سے فارغ ہوئے ناگاہ گیارہ شخص اور بھی مہمان وارد ہوئے پھر میرے والد نے فرمایا جاؤ حجرے مین سے کھانا لے آؤ پھر مین اور وہ دونون شخص حجرے مین گئے دیکھا کہ کئی خوانچے طعام نفیس کے تازہ اور آمادہ رکھے ہین مہمانونکے لئے باہر لائے سب مہمانون نے برغبت کھایا بعد بیس شخص مہمان اور تشریف لائے پھر حضرت کے حکم سے مین اور وے دونون رفیق حجرے مین جاکر خوانچے پھر طعام کے اوٹھا لائے جب سب مہمان کھاچکے بعد شیخ نے نظر تیز سے اون دونون میرے رفیقونکو دیکھا یکایک وے بیہوش ہوکے گر پڑے دیر تک بیہوش پڑے رہے حضار مجلس نے اونکے لئے سفارش کی اور خلاصی چاہی آپ نے غور کیا اور نظر رحمت سے دیکھا وہ دونو صاحب ہوش مین آئے اور اپنا سر شیخ کے قدم پر رکھکے توبہ اور استغفار کی بعد مین نے اون دونون رفیقونسے پوچھا کہ شیخ کے خفا ہونیکا کیا سبب تھا اونمین سے ایک نے کہا کہ جب تیسرے مرتبہ مینے حجرے مین سے خوانچہ طعام کا لایا دلمین میرے خطرہ آیا کہ یہہ سحر اور جادو ہے دوسرے شخص نے کہا کہ میرے دلمین یون خیال ہوا کہ جنات نے یہہ طعام حاضر کیا ہے شیخ کے دلپر ہمارے خطرونکا حال منکشف ہوا اسلئے خفا ہوکر تیز نظر سے دیکھا تھا ؁

شیخ عثمان مروی قدس سرہ آپ بڑے اولیاؤن مین سے اپنے زمانہ مین تھے ایک رات کو کسی جنگل مین آپ تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ پر ایک قوی حال وارد ہوا آپ نے آسمان کی طرف نظر کی اور سات برس تک اسی مقام اور اوسی حالت

مین گھر سے رہے تھے بعد افاقہ ہوا ہوش مین آئے اور شہر مین داخل ہوئے فرماتے ہین
کہ مجھکو حکم ہوا کہ تو اپنے شہر کو جا اور اپنے عیال کے ساتھ رہ تجھکو ایک لڑکا پیدا
ہونے والا ہے الہام سنکے مین گھر مین آیا ہون میری بی بی نے کہا کہ میرے آنیکی
خبر گا تو نکے لوگونکو نہین ہے شاید مجھے متہم کرینگے اس لئے اپنے بازگشت سے سبکو
واقف کردے تب آپ گھر کے چھت پر چڑھے اور آواز بلند سے ندا کی کہ اے گانو سن
والو مین عثمان بن مرو ہون تم بھی مسافر ہو اور مین بھی مسافر ہون خدا نے یہہ
آواز تمام لوگونکے کان مین پہنچا دی اور اونکی سمجھ مین شیخ سے اعتقاد زیادہ
پیدا ہوا جو کوئی اوس رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی اوسکو خدا نے ایک لڑکا
صالح بخش دیا جب شیخ نے غسل کیا اور بعد جنگل کو مقام بصرہ اور واسطہ کے
درمیان مین جا رہے اور پھر حالت اونکے موافق آسمان پر نظر جمادی اور سات
برس تک اسحال مین بیہوش رہا وحشی اور درندے جانور تمام آپکے آس پاس
جمع ہوکے بیٹھا کرتے تھے بعد آپکو افاقہ حاصل ہوا اپنے مکانمین آئے اور چودہ برس
کی نماز قضا ادا کی +

پیر ابو الفضل سرخسی قدس سرہ نام آپکا محمد بن حسن ہے محبت و فتوحات
مین درجہ بلند رکھتے اور کرامات و خوارق عادات آپکے حد سے زیادہ ظہور مین
آتیں آپ مرید ابو نصر سراج کے اور پیر شیخ ابو سعید ابو الخیر کے ہین جسوقت حضرت
شیخ ابو سعید کو کسی کام مین مشکل ہوتی آپ نوکر کو فرماتے کہ گھوڑے پر زین کسو کہ
مین حج کو جاتا ہون جب وہ گھوڑا تیار کرتے آپ سوار ہوکر واسطے زیارت مزار پیر کے
حضرت شیخ پیر ابو الفضل کے آتے اوسیوقت وہ مشکل آسان ہو جاتی تھی اور جسوقت کوئی

مرید آپکو حج کے جانے کے لیے عرض کرتا آپ فرماتے سات مرتبہ پیر ابوالفضل کے
آس پاس طواف کرتا تجکو حج کا ثواب حاصل ہو جاوے **نقل ہے** شیخ ابوسعید
سے کہ ایک شب مین آپکی خدمت مین بیٹھا تھا آپنے فرمایا قرآن سے کچھہ پڑھیئے مین نے
آیت یحبہم ویحبونہ کی پڑھا آپنے تفسیر اوسکی سات سو طرح سے بیان کی یہانتک کہ
صبح ہو گئی اور آپ کا وعظ ناتمام رہا **نقل ہے** امام غزالی سے کہ ایک وقت
مین ایام شباب مین صحرا کیطرف گیا اور ایک درخت کے نیچے کھڑا ہوں یکایک پیر
ابوالفضل کو دیکھا کہ آپ جارہے ہین اور فرماتے ہین اے غزالی کتنے برس ہوئے
کہ تونے مجکو ایک پیسہ بھی ندیا تا مین حجام کو دون اور اپنی حجامت کراون دوست
اپنے دوست کے ساتھہ ایسا کرتے ہین جب مینے اچھی طرح نگاہ کی تمام جھاڑ زرد
ہو گئے تھے کہتے ہین کہ جب وفات آپکی نزدیک پہنچی لوگون نے پوچھا کہ آپکو
کہان دفن کرین آپنے فرمایا کہ جہان خرابات لوگ رہتے ہین کہ یہہ لوگ خدا
کی رحمت سے نزدیک ہین اور جو پیاسے ہین اونھونکو پانی چاہیے ✦

شیخ ابو عبد اللہ دینوری قدس سرہ نام آپکا محمد بن عبد الخالق ہے آپ
اجلہ مشائخین سے ہین آخری عمر مین ایک روز وادی القری کے درمیان آپنے
کسی ایک مسجد مین راتکو گذارا کیا کسی نے آپ کی خبر نہ لی آپنے بھوک سے انتقال فرمایا
لوگون نے آپکو کفن دفن کیا جب دوسرا دن آیا وہ کفن کو لوگون نے مسجد مین محراب
کے اندر رکھا ہوا دیکھا اور اوس مین ایک کاغذ پر یہہ لکھا ہوا تھا کہ ایک دوست ہمارا
دوستون مین سے تمھارے یہان آیا تمنے اوسکو طعام نہ دیا اور بھوک سے اوسکو مارا اب
ہم کفن بھی تمھارا نہین لیتے ہین ✦

شیخ ابو علی سیرجانی قدس سرہ آپ اکابرین اولیاء اللہ سے ہین کہتے ہین کہ ایک وقت کوئی درویش مسافر آپ کے پاس آیا اور واسطے سوئی کے شیخ کو ستر مرتبہ بازار مین بھیجا جسوقت آپ سوئی لاتے وہ درویش مسافر کہتا کہ اچھی اس سے چاہیئے آخری مرتبہ آپنے سوئی بنانے والیکو اپنے ہمراہ لائے اور اوس درویش کو کہا کہ اب جیسی چاہیئے پسند کرے درویش مسافر نے کہا ابھی خادم ہے بیٹے واسطے امتحان کے تجکو بھیجا تھا جلدی تیرا دل گھبرا گیا اور سوزنگر کو اپنے ہمراہ لایا اور اگر تو ایسا نکرتا سات سو مرتبہ تجکو بازار مین بھیجواتا +

شیخ ابو جعفر مخدوم قدس سرہ آپ غوث زمانہ تھے اور بڑے ریاضت کش زاہد اور عابد تھے اور جمیع علوم ظاہری و باطنی مین مستثنی تھے **نقل ہے** ابو الحسین دراج سے کہ ایک وقت مین مکہ کو جاتا تھا رفیقوں سے دل میرا آزردہ ہوا تنہائی اختیار کی جب قادسیہ کو پہنچا ایک مسجد مین گیا حضرت مخدوم کو دیکھا کہ بیٹھے ہین آپنے مجھپر سلام کیا اور کہا اے ابو الحسین ارادہ حج کا رکھتا ہے بیٹے آپکی باتونکو مکروہ جانا اور چشم ابرو سے اشارہ کیا آپنے فرمایا رفیق چاہتا ہے بیٹے کہا ہمراہیونکو مین نے چھوڑ دیا اور اب کبھی ہمراہی کسیکی نکرونگا جب مین وہانسے نکلا تو زرین پہنچا آپکو دیکھا کہ بیٹھے ہین اور مجکو فرمایا کہ اے ابو الحسین حق سبحانہ جو ضعیفوں سے کرتا ہے اوس مین قوی جوان حیران رہتا ہے کہا مین نے ایسا ہی ہے مجکو نہایت تعجب ہوا تیسرا دن آیا وہانسے چلا ایک منزل پر پہنچا آپکو وہان بھی موجود پایا آپنے وہی حرف فرمایا بیٹے اپنا سر آپکے قدم پر رکھدیا اور توبہ کی اور کہا کہ اب مین ہمراہی چاہتا ہون آپنے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ تیری سوگند کو توڑون

مین نے کہا اب اقرار کرو کہ ہر منزل مین آپکو دیکھتا رہون آپ نے فرمایا بہت اچھا ہے
جب مین منزل پر پہنچتا آپکو ملتا مجھکو رنج راہ اور گرسنگی بالکل معلوم نہوتی تھی اسیطرح
مکہ کو پہنچا یہہ قصہ وہانکے مشایخین کے سامنے بیان کیا اونہون نے کہا کہ شیخ مخدوم
اس زمانہ کا قطب ہے اور کتنے برسون سے اوسکی ملاقات کے اشتیاق مین ہین۔

شیخ ابو جعفر دامغانی قدس سرہٗ آپ بزرگان وقت اور کبار مشایخین
سے ہین کرامات و خوارق عادات مین مشہور آفاق تھے **نقل ہے** کہ ایک
مشایخ سے کہ مین مدینہ مین تھا وہان ایک شخص مہیب کو دیکھا کہ اوس نے پیغمبر کو
رخصت کیا اور باہر گیا مین بھی اوسکے پیچھے ہو لیا اور اوس نے چاہا کہ ذو الحلیفہ
کی مسجد مین آوے اور نماز پڑھے جب مجھکو دیکھا کہا کیا تو چاہتا ہے مین نے
کہا چاہتا ہون کہ ہمیشہ تیرے ساتھ رہون اوس نے انکار کیا مین نے نہایت عاجزی
کی اوس نے کہا البتہ تو چل اور میرے قدم پر قدم رکھ اور کچھہ ذرا برابر تجاوز
مت کر مین اوسکے ساتھ چلا اور اوس نے ایک ایسا راستہ غیر معروف نکالا
اور چلا جب مسافت طے ہوئی روشنی چراغکی نظر آئی کہا مجھکو کہ یہہ مسجد ہے حضرت
عایشہ رضی اللہ عنہا کی تو آگے جا مین آگے چلون مین نے کہا جو آپکی مرضی پھر
وہ آگے ہوا اور چلا گیا مین بھی وہان سو رہا جب صبح ہوئی مین مکہ مین آیا اور
شیخ ابو بکر کتانی کی خدمت مین گیا وہان مشایخین کی مجلس بیٹھی تھی اونہون نے مجھسے
پوچھا تو کہانسے آیا ہے مین نے کہا مدینہ سے اونہون نے کہا کہ کتنے دن ہوئے مین نے
کہا کل آیا ہون اصحاب کے سننے سے اونکو بڑا تعجب آیا شیخ ابو بکر کتانی نے
پوچھا کہ کون تیرا رفیق تھا مین نے تمام حال بیان کیا اونہون نے کہا وہ شیخ جعفر دامغانی

ہے یہہ بات اوسکے نزدیک کم ہے اور اونھون نے پوچھا کہ تیرے قدم کے نیچے زمین کیسی معلوم ہوتی تھی مین نے کہا موج کی مانند جیسی کشتی کے نیچے موج آتی ہے

فصل چھٹی علمای نحاۃ و لغت و عروض کے بیان مین

جناب حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے ابو الاسود نے اونھوں نے عنبسہ و میمون الاقرن و یحیی بن یعمر عدوانی و عطا ر و ابو الحارث دونون لڑکے ابو الاسود کے اونھون نے عبد اللہ بن اسحق الحضرمی و عیسی بن عمر الثقفی و ابو عمرو بن العلا اونھو نے خلیل بن احمد فراہیدی اونھو نے سیبویہ کسائی نے علم نحو حاصل کیا اور بعد اسکے طبقے کی نحاۃ کی نسبت دو قسم سے منقسم ہوئی بصریہ اور کوفیہ سیبویہ و کسائی سے ابو الحسن اخفش و فرا او نے اونھو نے صالح بن اسحق جرمی و بکر بن عثمان مازنی اونھو نے مبرد اونھو نے ابو اسحق زجاج و محمد بن سراج و ابن درستویہ و مبرمان اونھو نے ابو علی فارسی و حسن سیرافی و علی بن عیسی رمانی اونھو نے ابن جنی اونھو نے شیخ عبد القاہر جرجانی اونھون نے زمخشری اونھو نے ابن حاجب اونھو نے ابن مالک اونھو نے ابن ہشام نے علم نحو حاصل کیا ہذا ما قیل فی طبقات النحاۃ +

ابو الاسود ظالم بن عمرو بن سفیان دیلی بصری رحمۃ اللہ علیہ آپ اکابرین تابعین سے ہین جناب حضرت امیر المومنین عمر و حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے خدمت مین مدت تک رہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ واقعہ صفین مین حاضر تھے بکمال دانش عقل و کیاست مین مشہور و معروف اور علم نحو کے اختراع مین موصوف تھے اور علم نحو کو بحکم جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے آپ نے ایجاد کیا اور بعض مورخین کہتے ہین زیاد بن ابیہ جو حاکم عراقین کا تھا اوسنے

قواعد نحو کے لکھوائے ہین اور کہتے ہین کہ کسی شخص نے بآواز بلند کہا اصلح اللہ الامیر
توفی ابانا و ترک بنون اور جو کچھ کہ آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اخذ کئے تھے
اسکو ظاہر نہ کئے جب زیاد بن ابیہ نے آدمیونکے کہنے مین غلطی دیکھا آپ سے علم
نحو کے قواعد بنانے کو کہا آپ نے قبول کیا جب آپ نے اپنے کانون سے قاریونکی زبانی ان
سنا ان اللہ بریء من المشرکین ورسولہ بالکسر خدمت مین حاکم مذکور کے گئے اور
کہا کہ لوگونکی حالت یہانتک پہنچی کہ زبر وزیر کا تفاوت نہین جانتے اب تیرے کہنے کے
موجب علم نحو کو بناتا ہون پہلے باب تعجب وضع کیا پھر دوسرے حدود جو حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے اخذ کئے تھے اوس مین داخل کئے اور موجد علم نحو کے کہلائے
اور آپکو فن شعر گوئی مین بھی کمال دخل تھا چنانچہ اشعار آپکے یہان لکھے جاتے ہین اشعار

وما طلب المعيشة بالتمني ولكن الق دلوك في الدلاء
تجئ بملئها طورا وطورا تجئ بحماة وقليل ماء

ترجمہ طلب کرنا معیشت کا فقط آرزو سے نہین ہوسکتا ہے۔ لیکن تیرا ڈول بھی
دوسرے ڈولونکے ساتھ کوئین مین ڈالیے۔ وہ ڈول کسیوقت سے بھی بھر کر آویگا
جتنا کہ آوے۔ البتہ کوشش سے تھوڑا بھی پانی اوس مین آویگا وفات آپکی سنہ ٦٩
ہجریہ مین بعمر اوسٹھ برس کے واقع ہوئی +

ابو سلیمان یحیی بن یعمر عدوانی نحوی بصری رحمۃ اللہ علیہ آپ تابعین سے ہین
خدمت مین عبداللہ بن عمر وعبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے رہے اور علم قرات
اور لغت اور علم نحو مین بہرہ وافی رکھتے تھے علم نحو ابو الاسود دوئلی سے حاصل کیا
وفات آپکی سنہ ١٢٩ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو عیسی بن عمر ثقفی نحوی رحمۃ اللہ علیہ آپ سیبویہ کے اوستاد ہین اور ہم عصر عمرو
بن العلا کے علم لغات عرب اور علم قرارت مین اپنا ثانی نہین رکھتے تھے حضرات
تواریخ کہتے ہین کہ ابوالاسود نے سوائے ابواب فاعل ومفعول وباب تعجب کے کوئی قاعدہ
زیادہ نہ کیا اور عیسی بن عمر نے دوسرے ابواب اسپر زیادہ کئے ہین اور کئی کتابین
آپکی تصانیف سے یادگار زمانہ ہین کتاب اکمال اور کتاب جامع وغیرہ وفات
آپکی سنہ ۱۴۹ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو عمارہ حمزہ بن حبیب کوفی المعروف بزیات رحمۃ اللہ علیہ آپ بڑے قاری
قرار سبعہ سے ہین آپنے علم قرارت اعمش سے سیکھا اور آپ سے کسائی نے علم قرارت
حاصل کیا اور آپ ہمیشہ روزگار تیل بیچنے کا کیا کرتے ایکوقت آپ تیل خرید کرکے کوفہ سے
حلوان کو لیجاتے تھے اور اوس طرف سے تیل کی عوض مین پنیر وجوز لاتے تھے اسلئے
مشہور بزیات ہوئے وفات آپکی سنہ ۱۵۶ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی اور قبر شریف
آپکی حلوان مین ہے +

ابو عمرو بن العلائی البصری ولادت آپکی سنہ ۶۸ ہجریہ مین واقع ہوئی کنیت آپکی
ابو عمرو ہے علم قرآن اور علم عروض مین اوحد زمانہ تھے اور طبقات نحاۃ یعنے جناب
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے طبقہ چہارم مین داخل ہین وفات آپکی سنہ ۱۵۴ ہجریہ
مقدسہ مین واقع ہوئی +

ابو الخطاب عبد الحمید بن عبد المجید المعروف بہ اخفش اکبر رحمۃ اللہ علیہ علم نحو و
لغت مین اوحد زمانہ تھے سیبویہ اور ابو عبید نے اونہوں سے روایت پائے ہین قال
ابن خلکان ولم اطلع لہ بوفاۃ حتی اذکرہ اور ابن خلکان نے کہا کہ مجھے آپکی

وفات کی تاریخ نہین ملی اسلئے الگ رکھا گیا +

ابو عبد الرحمن خلیل فراہیدی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ہجریہ مین ظہور پائی طایفہ نحاۃ کے بڑے سردار اور سیبویہ کے اوستاد ہین صاحب ورع و تقوی تھے علم عروض کے قواعد کو آپ نے ایجاد کیا اور اوسکو پانچ دایرہ مین منحصر کیا اور اوس سے پندرہ بحر نکالا تھا بعد آپ کے اخفش بحری نے اس علم مین ایک بحر دوسری بنام مجتثث داخل کیا اور جب یہہ علم مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیما مین بنایا گیا تو نام اس علم کا ازروئے تیمنا و تبرکاً عروض رکھا گیا اور یہہ لفظ عروض مکہ کے ناموں مین سے ایک نام ہے۔ اور آپکا قول ہے لا یعلم الانسان خطا معلمہ حتی یجالس غیرہ اور اکثر وقت آپ یہہ اخطل کی بیت کو پڑھا کرتے **شعر** واذا افتقرت الی الذخایر لم تجد ؛ ذخرا یکون کصالح الاعمال ؛ ترجمہ اگر تجھے احتیاج ہو خزانہ حاصل کرنے کی تو کوئی خزانہ بہتر نہین مانند نیک عمل کے۔ اوصاف فضیلت اور کمالت کا آپکے حیطہ قلم سے باہر ہے اور تصانیف آپکی کتاب العین علم لغت مین اور کتاب العروض اور کتاب الشواہد اور کتاب فی العوامل وغیرہ مشہور و معروف ہین اور مورخین آپکے انتقال ہونیکا سبب یون لکھتے ہین کہ ایک روز آپنے دلمین چاہا کہ کوئی طریقہ علم حساب مین نیا لکھنا چاہیئے تا ہر کوئی اوس زایچہ سے اپنے حساب مین خطا نکرے اسی فکر کے درمیان مسجد مین آتے تھے کہ یکایک ستون مسجد کا آپکے سر مین لگا اور اوسی صدمہ سے جان بحق تسلیم ہوئے وفات آپکی سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی اور بصرہ مین آپکا مزار ہے +

ابو الحسن علی بن حمزہ بن عبد اللہ معروف بکسائی نحوی کوفی رحمۃ اللہ علیہ آپ قراء سبعہ سے ہین علم نحو و لغت مین کمال حاصل کئے علم قرارت حمزہ بن حبیب زیات

سے اور علم لغت ابن عیینہ وغیرہ سے سیکھا اور ادب امین ابن ہارون الرشید کے تھے اور کہتے ہین کہ جب سیبویہ کے ساتھہ مباحثہ ہوا ایک قول مین اختلاف ہوا اعراب نظر بتقریب خلیفہ اوسکے قول کو ترجیح دئے اگرچہ جواب اونھونکا موافق قول سیبویہ کے تھا یا باخذ رشوت منظور کیا اور کسائی آپکو اسلئے کہتے ہین کہ جب آپ کوفہ مین آئے کمل پہنتے تھے یا احرام کمل کا بنائے تھے لہذا ملقب بہ کسائی ہوئے وفات آپ کی سنہ ۱ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی طوس مین ہے *

ابو بشر عمرو بن عثمان بن قنبر ملقب بہ سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ سیبویہ آپکو اسلئے کہتے ہین کہ دونون رخسار آپکے مثال سیب کے تھے علم نحو مین اعلم علمائے متقدمین ہین علم نحو خلیل احمد اور عیسے بن عمرو اور یونس بن حبیب سے حاصل کیا اور علم لغت ابو الخطاب المعروف باخفش اکبر وغیرہ سے اخذ کیا اور آپکا کسائی کے ساتھ قول عرب مین کنت اظن العقرب اشد لسعۃ من الزنبور فاذا ھو اوھی مین اختلاف واقع ہوا یعنے آپ لفظ ہی کہتے تھے اور کسائی فاذا ہو ایاہا اور بیان فضل و بزرگی کا آپکے اس مختصر مین نہین آسکتا ہے وفات آپکی سنہ ۱۸ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی قریہ بیضا اعمال شیراز مین مشہور ہے

ابو عبد الرحمن یونس بن حبیب نحوی رحمۃ اللہ علیہ علم نحو مین امام وقت تھے اور علم ادب ابو عمرو بن العلا و حماد بن سلمہ سے حاصل کئے اور سیبویہ و کسائی و فراء نے آپ سے روایت علم کی حاصل کی ہے اور اکثر مسایل ادب مین متفرد تھے وفات آپکی سنہ ۱۸۲ ہجریہ مین واقع ہوئی *

ابو معاذ مسلم بن مسلم ہراء نحوی علم نحو و لغت و علم قرات و حدیث

بہرہ وافی رکھتے تھے اور ابن تو اریخ نے لکھا ہے کہ علم تصریف کو آپ نے وضع کیا ہے
اور آپ کسائی کے استاد تھے وفات آپکی ۱۸۷ھ ہجریہ میں واقع ہوئی +

ابو الحسن نضر بن شمیل نحوی بصری رحمۃ اللہ علیہ علم نحو اور علم حدیث اور معرفت
ایام عرب میں کامل دستگاہ رکھتے تھے اور اکثر فنون علم میں آپکو کمال تھا علم
ادب خلیل بن احمد سے حاصل کیا اور اکثر علوم وفنون کی کتابیں تصنیف کیں وفات
آپکی سلخ ذیحجہ ۲۰۳ھ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی مرو میں ہے +

ابو عبد اللہ محمد بن مستنیر بن احمد نحوی معروف بقطرب رحمۃ اللہ علیہ علم نحو اور
علم لغت میں امام وقت تھے علم ادب سیبویہ سے اور جماعت کثیر نحاۃ بصرہ سے اخذ کیا تصانیف
آپکی بہت ہیں کتاب الاشتقاق۔ کتاب القوافی۔ کتاب العلل فی النحو کتاب غریب
الحدیث وغیرہ آپکی اشعار بہت خوب اور خاص وعام کو مرغوب ہیں اشعار

ان کنت لست معی فالذکر منک معی　　یراک قلبی وان غبت عن بصری
والعین تبصر من تھوی وتفقدہ　　وباطن القلب لا یخلو من النظر

ترجمہ اگرچہ تو میرے ساتھ نہیں ہے مگر تیرا ذکر میرے نزدیک ہے۔ دیکھتا ہے تجکو میرا دل
اگرچہ تو میری نظر سے غائب ہے۔ آنکھ جسکو چاہتی ہے اوسکو دیکھتی ہے اور کبھی اوسکو گم
بھی کرتی ہے مگر دل کی آنکھ کبھی دیکھنے سے خالی نہیں رہتی آپ اپنے اوستاد کی خدمت
میں قبل آنے دیگر شاگردوں کے تشریف لیجاتے ایک روز سیبویہ نے آپکو کہا ما انت
الا قطرب ترجمہ نہیں تو ہے مگر قطرب قطرب ایک جانور کا نام ہے جو تمام دن
دوڑ دوش کرتا ہے اور آرام نہیں لیتا ہے اسلئے آپ کو قطرب بسبب زاید ہونے
شوق حضوری اوستاد کے کہتے ہیں وفات آپکی ۲۰۶ھ ہجریہ میں واقع ہوئی +

ابو زکریا یحیی بن زیاد بن عبد اللہ اسلمی معروف بہ فرّاء علم نحو و لغت و ادب
میں یکتا اور اعلم نحاۃ کوفہ سے تھے علم نحو کسائی سے حاصل کیا قال ابن خلکان
وقال الخطیب فی تاریخہ کان محمد بن حسن فقیہ ابن خالۃ الفراء و کان الفراء یوما جالسا
عندہ فقال الفراء قل رجل انعم النظر فی باب من العلم فارادہ غیرہ الا سہل علیہ فقال
محمد یا ابا زکریا قد انعمت النظر فی العربیۃ فنسألک عن باب من الفقہ فقال ہات
علی برکۃ اللہ تعالیٰ فقال ما تقول فی رجل سہی فسجد سجدتین للسہو فسہی فیہما فتفکر
الفراء ساعۃ ثم قال لا شیء علیہ قال محمد ولم قال لان التصغیر عندنا لا یصغر فقال محمد
ما ظننت آدمیا یلد النساء مثلک وفات آپ کی سنہ ۲۰۷ ہجریہ بمقام ... واقع ہوئی
اور قبر آپ کی مکہ معظمہ کے راستے میں ہے ۔

ابو عمرو اسحٰق بن مرار شیبانی نحوی آپ علم نحو و لغت و شعر میں امام تھے جماعت
کثیر نے آپکی شاگردی اختیار کی چنانچہ یعقوب بن السکیت صاحب اصلاح المنطق
آپکے شاگردوں میں سے شاگرد رشید ہیں تصنیفات آپکی کئی کتابیں ہیں ۔ کتاب النوادر
کتاب غریب الحدیث ۔ کتاب اللغات وغیرہ اور بعض مورخین نے لکھا ہے
کہ آپ موالیوں میں سے ہیں جب آپکو علم کا شوق ہوا درگاہ حضرت شیبان کے
مجاور بنے اور اسی کے نام سے مشہور ہوئے وفات آپکی سنہ ۲۱۳ ہجریہ میں واقع
ہوئی اور قبر آپکی بغداد میں ہے ۔

ابو الحسن سعید مجاشعی ابن مسعدہ نحوی معروف با خفش اوسط رحمۃ اللہ علیہ
آپ بڑے عالم علم نحو کے تھے علم نحو سیبویہ سے حاصل کئے اور مورخین نے لکھا ہے
کہ آپکی عمر اوستاد سے زیادہ تھی پھر بھی آپ علم کے سیکھنے میں شرم نہ کی اور علم

عروض مین ایک بحر بنام محدث اخراج کیا تصانیف جلیلہ آپکے بہت ہین کتاب الاوسط علم نحو مین - کتاب تفسیر معانی القرآن - کتاب الاشتقاق - کتاب العروض کتاب القوافی وغیرہ اور مورخین نے لکھا ہے کہ آپکی آنکھین نہایت چھوٹی تھین اسلئے آپ ملقب باخفش ہوئے وفات آپکی ۲۱۵ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو سعید عبد الملک اصمعی ابن قریب رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۱۲۳ھ ہجریہ مین ہوئی علم کتاب وسنت ولغات وعلم معرفت ایام عرب وانساب قبایل مین یگانہ وقت تھے اور شیرین زبانی وفصاحت بیانی سے خلیفہ کے پاس درجہ اعلی حاصل کئے اور تصانیف سے آپکے علم نحو ولغت مین بہت کتابین ہین وفات آپکی صفر ۲۱۶ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بصرہ مین ہے +

ابو عمر صالح بن اسحق جرمی نحوی رحمۃ اللہ علیہ علم نحو ولغت وفقہ مین آپنے کمال حاصل کیا اور ورع وتقوی مین سب پر سبقت لیگئے علم حدیث واخبار مین بھی بہرہ وافی رکھتے تھے اور رواۃ ثقہ سے سنے علم نحو اخفش سے حاصل کئے اور علم لغت ابو عبیدہ اور ابو زید اور اصمعی سے سیکھے اور تصانیف سے آپکے کئی کتابین مشہور ومعروف ہین - کتاب الابنیہ - کتاب العروض - کتاب مختصر فی النحو - کتاب غریب سیبویہ وغیرہ وفات آپکی ۲۲۵ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو عبد اللہ محمد بن زیاد کوفی معروف بابن الاعرابی علم لغت اور علم ادب مین یکتائے زمانہ تھے علم ادب قاسم بن معن اور کسائی سے اخذ کیا اور آپ سے ابن السکیت وغیرہ نے حاصل کیا - تصانیف آپکی کتاب النوادر - کتاب تاریخ القبایل وغیرہ دنیا مین مشہور ومعروف ہین وفات آپکی ۲۳۱ھ ہجریہ مین واقع

ہوئی اور قبر آپ کی سرمن رائے مین ہے

ابوعثمان بن محمد مازنی نحوی رحمۃ اللہ علیہ آپ ساکن بصرہ ہین علم نحو اور علم ادب مین وحید العصر تھے اور عبادت اور پرہیزگاری مین ممتاز زمانہ تھے علم ادب ابوعبیدہ اور اصمعی وغیرہ اوستادونسے حاصل کیا اور ابوالعباس مبرد وغیرہ آپکے شاگرد ہین تصانیف سے آپکے کتاب التصریف۔ کتاب العروض۔ کتاب القوافی وغیرہ مشہور ہین وفات آپکی سنہ ٢٤٩ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بصرہ کے نزدیک ہے +

ابوالفضل عباس بن فرج ریاشی نحوی بصری رحمۃ اللہ علیہ زیور علم لغت و نحو سے آراستہ معرفت ایام عرب مین پیراستہ علم لغت کی روایت اصمعی اور ابوعبیدہ سے رکھتے ہین بڑے عالم و عامل تھے وفات آپکی سنہ ٢٥٧ ہجریہ ہنگام غلبہ زنگ بصرہ پر قتل عام مین مقتول ہوئے +

ابوالعباس محمد بن یزید بن عبد الاکبر معروف بمبرد ولادت آپکی سنہ ٢١٠ ہجریہ مین ہوئی آپ علم نحو و لغت مین ائمہ اعلام سے ہین علم ادب مازنی اور ابوحاتم سجستانی سے حاصل کیا تصانیف مشہورہ آپکی یہہ ہین کتاب الکامل۔ کتاب الروضہ وغیرہ وفات آپکی شب دوشنبہ اٹھائیسوین ذیحجہ سنہ ٢٨٦ ہجریہ مین واقع ہوئی اور شہر بغداد مین باب کوفہ کے درمیان آپکی قبر ہے +

ابوالعباس احمد بن یحیی بن زید بن سیار شیبانی نحوی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ٢٠٠ ہجریہ مین ہوئی آپ مشہور باسم ثعلب ہین علم نحو و علم لغت مین آپکو امام کوفیان کہتے ہین اور بڑے پرہیزگار اور حفظ و معرفت اشعار عرب مین ہشیار قدما

مین مشہور ہین کہتے ہین کہ آپکو یاد داشت بہت تھی کہ ابن الاعرابی لغوی باوجودیکہ
آپ کا اوستاد تھا اکثر اوقات جس لفظ مین اوسکو شک آتا آپ ہیسے سحت اوس لفظ
کی دریافت کرتا تھا اور اخفش صغیر اور ابوبکر بن الانباری وغیرہ آپکے شاگردون مین سے
ہین آپکی تصنیفات سے کئی کتابین مشہور زمانہ ہین کتاب الفصیح۔ کتاب المعانی القرآن
کتاب القرارت کتاب الامثال۔ کتاب اعراب القرآن۔ کتاب حدالنحو وغیرہ وفات
آپکی روز شنبہ تیرہوین جمادی الاولی ۲۹۱ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی شہر بغداد
باب الشام مین زیارت گاہ عالم ہے +

ابوالحسن محمد بن احمد بن کیسان نحوی رحمۃ اللہ علیہ علم نحو اور علم ادب مین
ایسۃ کبار سے ہین کتاب علم اور غریب لغات وغیرہ بہت سی کتابین آپکی تصانیف سے
یادگار زمانہ ہین وفات آپکی ۲۹۹ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابواسحق ابراہیم زجاج نحوی رحمۃ اللہ علیہ نام آپکے والد کا محمد تھا صاحب
علم وادب اور صاحب دین تھے مین شروع حالت مین آپ آئینہ ساز تھے پھر
آپنے اس کام کو چھوڑا اور علم ادب سیکھنے کیطرف متوجہ ہوئے نسبت علم کی آپکیطرف
سپرد اور تغلب کے جاتی ہے آپسے ابوعلی فارسی وغیرہ لوگون نے اس علم کی تعلیم پائی
اور آپ عبید اللہ بن سلیمان قدیر کے پاس منصب علی پر مقرر ہوئے تھے آپکی تصانیف
سے بہت کتابین دنیا مین یادگار ہین کتاب الامالی۔ کتاب الاشتقاق۔ کتاب
النوادر۔ کتاب شرح ابیات سیبویہ وغیرہ وفات آپکی روز جمعہ انیسوین جمادی الاولی
۳۱۱ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے +

ابوالحسن علی بن سلیمان معروف بہ اخفش اصغر رحمۃ اللہ علیہ آپ بڑے اصحاب

میں سے مبرد کے ہیں مورخین نے لکھا ہے کہ آپکو علم نحو میں کمال دستگاہ تھی اگرچہ
کوئی کتاب آپکی تصانیف سے طیار نہیں ہوئی وفات آپکی شعبان سنہ ۳۱۵ ہجریہ میں مرگ
ناگہانی بغداد میں واقع ہوئی اور قبر آپکی وہیں ہے +

ابو بکر محمد بن سری بن سہل معروف ابن سراج رحمۃ اللہ علیہ علم نحو اور علم ادب
میں امامِ کبار سے ہیں علم ادب ابو العباس مبرد سے حاصل کیا اور آپ سے سیرافی اور
رمانی نے اس علم کو اخذ کیا تصانیف عمدہ آپکی بہت ہیں کتاب الاصول۔ کتاب شرح
ابیات سیبویہ وغیرہ وفات آپکی سنہ ۳۱۶ ہجریہ میں واقع ہوئی +

ابو بکر محمد بن حسن بن درید لغوی بصری رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۲۲۳ ہجریہ
بصرہ میں واقع ہوئی آپ علم لغت و علم ادب و علم شعر گوئی میں اوستاد زمانہ تھے علم
ادب ابو حاتم سجستانی وغیرہ سے حاصل کیا تصانیف آپکی کتاب الجمہرہ فی علم لغت
کتاب الاشتقاق۔ کتاب رواۃ العرب وغیرہ وفات آپکی چہارشنبہ اٹھارہویں شعبان
سنہ ۳۲۱ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد میں ہے +

ابو عبد اللہ ابراہیم ملقب نفطویہ نحوی رحمۃ اللہ علیہ آپ بڑے عالم و فاضل
تھے ولادت آپکی سنہ ۲۴۴ ہجریہ واسط میں ہوئی اور آپکو نفطویہ اسلئے کہتے ہیں کہ لفظ
نفطویہ بکسر النون وفتح الکسر بمعنے افصح اور بعض مورخین نے لکھا ہے کہ آپ کا چہرہ
چکنا اور چمکدار تھا اسلئے آپکو نفطویہ کہتے ہیں کتابیں تصانیف آپکی علم ادب میں بہت
ہیں وفات آپکی چہارشنبہ چھٹی صفر سنہ ۳۲۳ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد میں ہے

ابو بکر محمد بن ابی محمد معروف با بن الانباری رحمۃ اللہ علیہ علم نحو و ادب میں یگانہ
وقت تھے حفظ و صدق میں ممتاز زمانہ تصانیف آپکی علوم قرآن۔ غریب حدیث

وقف و ابتدا وغیرہ مشہور زمانہ ہین وفات آپکی ۳۲۳؁ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو جعفر احمد بن محمد نحاس مرادی مصری نحوی رحمۃ اللہ علیہ آپ علم نحو و علم قرآن مین کامل تھے آپنے علم نحو ابوالحسن علی بن سلیمان اخفش اور ابواسحق زجاج اور ابن الانباری اور نفطویہ وغیرہ استادونسے حاصل کیا کہتے ہین کہ آپکی ذات مین بخالت زبان تنگی نفس اور بدمزاج ایسے مذموم باتین بہت تھین باوجود اسکے آپکے علم و ادب کے سبب مخلوق مرغوب القلوب رکھتی تھی آپکی تصانیف مفیدہ بہت ہین چنانچہ تفسیر القرآن - کتاب اعراب القرآن - تفسیر ابیات سیبویہ - کافی فی علم النحو اور شرح معلقات السبعہ - اور طبقات الشعرا وغیرہ اور اہل تواریخ نے آپکی وفات پانیکا سبب یہہ لکھا ہے کہ ایک روز دریائے نیل کو بہت طغیانی تھی اور آپ اسکے کنارے مقیاس کے زینے پر بیٹھے ہوئے علم عروض کے قواعد کی تقطیع شعر پر بتا رہے تھے ایک شخص عامی وہان آیا اور اسنے گمان کیا کہ یہہ شخص کچھہ منتر پڑھہ رہا ہے تا جادو کے زور سے نیل کے پانیکو کم کرے اور گرانی غلہ کی ہوجاوے اسلیئے ایک لات ایسی زور سے آپکے لگائی کہ آپ زینے سے ندی مین گر پڑے اور بہہ گئے وفات آپکی روز شنبہ پانچوین ذیحجہ ۳۳۸؁ ہجریہ مصر مین واقع ہوئی +

ابو محمد عبد اللہ فسوی ابن جعفر بن درستویہ رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۲۵۸؁ ہجریہ مین ہوئی بکمال علم آراستہ علم ادب کو ابن قتیبہ اور مبرد سے حاصل کیا وفات آپکی روز شنبہ تیسوین صفر المظفر ۳۴۷؁ ہجریہ مین ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے ؛

ابو علی اسمعیل نحوی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۲۸۸؁ ہجریہ بلاد دیار بکر مین ہوئی علم لغت کے حافظ اور اشعار عرب اور علم نحو مین آپکو کمال حاصل تھا علم ادب

ابن درید اور نفطویہ سے حاصل کیا تصانیف آپکی مشہور زمانہ ہے کتاب الامالی۔ کتاب البارع علم لغت مین۔ کتاب شرح قصاید معلقات وغیرہ وفات آپکی چھٹی ربیع الاخر ۳۵۶ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی قرطبہ مین ہے +

قاضی ابو سعید حسن بن عبد اللہ سیرافی نحوی رحمۃ اللہ علیہ علم نحو اور معرفت اشعار عرب مین کامل تھے علم ادب ابن سراج سے اور علم لغت ابن درید سے حاصل کیا اور آپنے ایک شرح بہت عمدہ سیبویہ کی کتاب پر لکھی ہے اور بھی کئی کتابین آپکی مشہور زمانہ ہین کتاب اخبار النحویین البصریین۔ کتاب الوقف والابتدا اور کتاب صنعۃ الشعر وغیرہ وفات آپکی ۳۶۸ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے +

ابو علی حسن بن احمد بن عبد الغفار فارسی نحوی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۲۸۸ ہجریہ مدینہ فسا مین ہوئی علم نحو کے درمیان اپنے زمانہ مین امام تھے اور سیف الدولہ بن حمدان اور ابو الطیب متنبی کی خدمت مین کتنی برسون تک رہے اور بہت سے فواید علم کے اونسے حاصل کئے پھر بلاد فارس مین تشریف لائے اور خدمت مین عضد الدولہ کے منصب عالی پر سرفراز ہوئے اور واسطے عضد الدولہ کے ایک کتاب علم نحو مین بنام کتاب الایضاح اور ایک کتاب بنام تکملہ تصنیف کیا اور کئی کتابین آپکی تصنیفات سے یادگار زمانہ ہین کتاب التذکرہ۔ کتاب المقصور والممدود کتاب الحجۃ فی علم قرأت وغیرہ وفات آپکی یکشنبہ سترہوین ربیع الاخر ۳۷۷ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی اخر البلاد بغداد مین ہے

ابو الحسن علی رمانی بن عیسی بن علی نحوی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی

آپکی ۳۹۶ھ ہجریہ بغداد مین واقع ہوئی اصل آپکی سرمن رائے سے ہے علم کلام و تفسیر قرآن مین کمال مشاہیر سے تھے علم ادب دریدو ابی بکر سراج سے حاصل کیا اور آپ سے ابومحمد جوہری وغیرہ نے اس علم کی تعلیم پائی وفات آپکی شب یکشنبہ گیارہوین جمادی الاولی ۴۸۴ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابومحمد یوسف بن ابوسعید حسن بن عبداللہ سیرافی نحوی رحمۃ اللہ علیہ علم نحو اور لغت اور اشعار عرب مین نہایت ممتاز تھے اور زیور ورع و تقوی سے ہمیشہ آراستہ رہتے تصانیف آپکی شرح ابیات کتاب سیبویہ شرح ابیات اصلاح المنطق وغیرہ وفات آپکی چہارشنبہ ستائیسوین ربیع الاول ۳۸۵ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابوالفتح عثمان بن جنی موصلی نحوی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۳۰۰ھ ہجریہ موصل مین ہوئی والد آپکے جنی بکسر جیم و تشدید نون رومی تھے اور مملوک سلیمان بن فہد بن احمد ازدی موصلی کے اولاد مین علم ادب ابوعلی فارسی سے حاصل کیا اور تصانیف سے آپکے کتاب الخصایص سر الصناعۃ تلقین فی النحو۔ کتاب ملع۔ کتاب منہج در اشتقاق اسمائے شعراء حماسہ وغیرہ وقال ابن خلکان وشرح ابن الجنی دیوان المتنبی وقد قرء الدیوان علی صاحبہ وکان اعور وفات آپکی روز جمعہ اٹھائیسوین صفر ۳۹۲ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے +

ابونصر اسمعیل بن حماد جوہری نحوی رحمۃ اللہ علیہ اصل پیدایش شہر فاراب بلاد ترک مین مضافات ماوراءالنہر سے ہے صاحب جامع صحاح اللغات ہین اوصاف آپکے زاید ہین کہ اس مختصر مین نہین آسکتے اور علم لغت اور علم اشعار عرب اور دوسرے علموں مین بھی ید طولی رکھتے ہین اور آپکا ایسا خوشخط تھا کہ لوگون مین اوسکی ضرب

المثل ہے وفات آپکی سنہ ۳۹۸ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابوالحسن علی بن ابراہیم حوفی رحمۃ اللہ علیہ علم عربیت وتفسیر قرآن مین ممتاز زمانے تھے اور فضل وادب مین مشہور آفاق تھے تصانیف سے آپکے بہت کتابین ہین وفات آپکی سنہ ۴۳۰ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابوالقاسم عمر بن ثابت ثمانینی نحوی رحمۃ اللہ علیہ علم نحو مین یکتائے زمانہ تھے علم نحو مین اپنا ثانی نہین رکھتے تھے اور تصنیف آپکی ایک شرح مفید ابن جنی کی کتاب لمع پر بہت خوب لکھی ہے وفات آپکی سنہ ۴۴۲ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابومحمد مکی ابن ابوطالب حموش مقری رحمۃ اللہ علیہ علم قرآن اور عربیت مین کمال دستگاہ رکھتے تھے بہت سے علمائے زمانہ کے ساتھ آپکا مباحثہ ہوا سب علمائے زمانہ آپکے قول وتقریر کو تسلیم کرتے تھے وفات آپکی محرم سنہ ۴۳۷ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

فصل ساتوین علمائے مفسرین ومحدثین وفقہائے کے بیانمین

ابوبکر احمد بن مروان المالکی رحمۃ اللہ علیہ نزیل مصر مین اور علم کو قاضی اسمعیل ویحیی بن معین وابن ابی الدنیا وغیرہ سے اخذ کیا اور تصانیف سے آپکے کتاب فی فضائل مالک رحمۃ اللہ تعالے کے وفات آپکی صفر سنہ ۳۳۳ھ ہجریہ مین بقول مصنف حسن المحاضرہ کے ہوئی

ابوبکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن الہشام القرشی رحمۃ اللہ علیہ آپ تابعین مین سے تھے آپکو قریش کے راہب کہتے تھے والد آپکے حارث بھائی ابی جہل بن ہشام کے اجلہ صحابہ سے تھے آپ فقہائے سبعہ مدینہ سے ہین کسی نے ساتون فقہا کے نام ایک قطعہ مین لکھے ہین **قطعہ** الا کل من لا یقتدی بائمۃ + فقسمۃ ضیزی عن الحق خارجہ + فخذ ہم عبید اللہ عروۃ قاسم + سعید سلیمان

ابوبکر خارجہ ✦ اور بعد صحابہ کے فتوی کا کام ان سات شخصون پر مقرر ہوا اسلئے انکو فقہائے سبعہ مدینہ کہتے ہین وفات آپکی سنہ ٩٤ ہجریہ مین ہوئی ✦

خارجہ بن زید بن ثابت الانصاری رحمۃ اللہ علیہ آپ فقہائے سبعہ مدینہ منورہ سے ہین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے مین تھے والد آپکے زید اکابر صحابہ سے ہین چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکے لئے فرمایا افرضکم زید آپ سے زہری نے روایت علم کی کی ہے وفات آپکی سنہ ٩٩ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی مدینہ مین ہے

ابو محمد سعید المسیب القرشی المدنی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ہوئی آپ فقہائے سبعہ مدینہ سے ہین حدیث و فقہ مین جامع زہد و عبادت مین اپنا ثانی نہین رکھتے تھے اور سعد ابن ابی وقاص و ابا ہریرہ سے راوی ہین اور ابا ہریرہ آپکے داماد تھے اسلئے روایت آپکی مستند ہے اور زہری و مکحول نے آپکو افقہ کہا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہین کہ مینے چالیس حج کئے اور پچاس برس ہوئے کہ کبھی تکبیر اولی مجھ سے فوت نہوئی وفات آپکی سنہ ٩٤ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپ کی مدینہ منورہ مین ہے ✦

سعید بن جبیر الاسدی الکوفی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ٤٦ ہجریہ مین ہوئی آپ اعلام تابعین سے ہین ابی مسعود اور ابن عباس اور ابن عمر اور ابن الزبیر وغیرہ سے سماعت علم کی کئے اور آپ سے خلق کثیر نے استفادہ علمی حاصل کیا حجاج بن یوسف نے آپ کو قتل کیا اہل تواریخ کہتے ہین کہ آپکے قتل کے پندرہ روز کے بعد حجاج مر گیا اسکا سبب یہہ ہے کہ آپنے اوسکو بدعا کی تھی چنانچہ البسا در د اوسکو لاحق ہوا کہ بہت حکما نے اوسکا علاج کیا مگر کچھہ فایدہ نہوا اور اوسی حالت مین مر گیا وفات آپکی شعبان

ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی عراق مین ہے +

ابو عبد اللہ عبید اللہ بن عبد اللہ الہذلی رحمۃ اللہ علیہ آپ فقہاے سبعہ مدینہ سے ہین اور برادر زادہ عبد اللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ عنہ کے تابعین سے تھے خلق کثیر کو صحابہ سے پایا اور ابن عباس اور ابو ہریرہ و عایشہ صدیقہ سے سماعت حدیث کی ہے اور آپ سے ابو الزناد و زہری نے روایت کی ہے اور ہذلی ایک قبیلہ کا نام ہے وفات آپ کی ۹۸ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو عیسی عبد الرحمن بن ابی لیلی یسار الانصاری رحمۃ اللہ علیہ آپ اکابر تابعین کوفہ سے ہین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ و ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سماعت کئے ہین بعض اہل تواریخ لکھتے ہین کہ آپ نے حضرت عمر سے بھی روایت کی ہے ولیکن حفاظ حدیث اسبات کا اثبات نہین کرتے اور والد آپکے ابو لیلی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور واقعہ جمل مین آپ حاضر رایت مرتضی کو پکڑے ہوئے تھے ابو عیسی یعنی آپکے فرزند سے عبد الرحمن شعبی و مجاہد و عبد الملک بن عمیر وغیرہ نے روایت کی ہے وفات آپکی ۸۳ھ ہجریہ سقدسہ مین واقع ہوئی +

ابو عبد اللہ عروۃ بن الزبیر بن خویلد القرشی رحمۃ اللہ علیہ آپ فقہاے سبعہ مدینہ منورہ سے ہین والد آپکے عشرہ مبشرہ مین تھے اور صاحبزادہ صفیہ عمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور والدہ آپکی حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہین اور ذات النطاقین اور ایک جماعت سے ہین روایت آپکی عایشہ رضی اللہ عنہا اپنی خالہ سے کرتے ہین اور آپ سے زہری وغیرہ روایت کرتے ہین آپ ہر روز ربع حصہ قرآن

سے پڑھتے تھے اور کبھی قیام شب ترک نکئے اور مدینہ منورہ مین آپسے بیر عروہ مشہور ہے اور کہتے ہین کہ کوئی پانی زیادہ شیرین اوس سے نہین ہے وفات آپکی ۹۴ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی قریہ فرع مین جو چہار میل مدینہ منورہ سے ہے مشہور و معروف ہے +

ابو جعفر بلخی الہندوانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے فقیہ اور اپنے زمانے مین شیخ کامل تھے مذہب حنفیہ رکھتے تھے اور اونکو ابو حنیفہ الاصغر کہتے ہین وفات آپکی ۳۶۳ سنہ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بخارا مین ہے +

ابو موسی الاشعری رضی اللہ عنہ نام آپکا عبد اللہ بن قیس بن سلیم بن حضار ہے اصحابی جلیل القدر تھے بعد فتح خیبر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور ہے اور بلاد زبید اور بلاد عدن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو عامل مقرر کیا تھا اور حضرت عمر بن الخطاب نے آپکو بصرہ کا حاکم بنایا تھا اور حضرت عثمان نے آپکو کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا وفات آپکی کوفہ ۵۱ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ اکثر بلیان پالتے تھے اور پیار کرتے تھے اصحابی جلیل القدر ہین اور اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہتے اور اصحاب صفہ کے ساتھ ہمیشہ اپنی اوقات عزیز صرف کرتے اور اونکو کھانا کھلاتے ہین اور وغیرہ اونکی خدمت کرنے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو معین فرمایا تھا اور امام ذہبی نے لکھا ہے کہ آپ سے ایک سو اسی حدیثین روایت کی گئی ہین اور آپ کا نام عبد الرحمن بن صخر تھا بڑے صحابہ اور شاگرد یا صحبت کش اصحابون مین مشہور تھے وفات آپکی ۵۹ سنہ ہجریہ مین بعمر اٹھتر برس کے ہوئی +

تمیم الطائی رحمۃ اللہ کوفہ کے رہنے والے تابعین مین بڑے پرہیزگار مشہور تھے آپکو تمیم بن طرفہ بھی لکھتے ہین وفات آپکی ۹۵ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو اسمعیل حماد ابن الامام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آپ بڑے صاحبزادہ حضرت ابو حنیفہ النعمان رضی اللہ عنہ کے ہین اپنے والد کے مذہب پر ثابت قدم رہے جب والد کا آپ کے انتقال ہوا بہت سا مال امانت سونا وچاندی کا آپکو ملا لیکن مالک اوسکے غایب تھے اسلیے آپ نے اوس مالکو قاضی کے حوالے کیا آپکے لڑکے اسمعیل بصرہ کے قاضی ہوئے جب یحیی بن اکثم قاضی بنا اسمعیل معزول کردیے گئے وفات آپکی سنہ ١٧٦ ہجریہ مین ہوئی +

ابو عثمان ربیعہ بن فروخ مولی آل المنکدر رحمۃ اللہ علیہ آپ فقیہ اہل مدینہ کے ہین جماعت صحابہ سے ملاقات کی مالک بن انس سے بہت سے فواید حاصل کئے وفات آپ کی سنہ ١٣٦ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی اور قبر آپ کی شہر ہاشمیہ رض انبار مین مشہور ہے

زفر بن الہذیل بن قیس العنبری رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ١١٠ ہجریہ مین ہوئی آپ مذہب حنفیہ کے فقیہ تھے اور علم وعبادت مین جامع اور اصحاب حدیث سے ہین اور رائے غالب آئی آپ پر یعنے قیاس اصحاب ابو حنیفہ اور حضرت ابو حنیفہ نے فرمایا زفر ہمارا قیاس ہے اور حماد بن ابو حنیفہ فرماتے ہین کہ بعد ابو یوسف کے اصحاب ابو حنیفہ مین مانند آپکے کوئی نہ تھا اور تعالیق الانوار شرح درالمختار مین لکھا ہے کہ آپ قضائے بصرہ کے متولی تھے وفات آپ کی شعبان المبارک سنہ ١٥٨ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی اور قبر آپ کی بصرہ مین ہے +

ابو محمد زیاد بن عبد اللہ القیسی بکائی رحمۃ اللہ علیہ راوی سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن اسحاق سے اور آپ سے عبد الملک بن ہشام نے روایت کی ہے اور اوسکو ترتیب دی بکائی صدوق ثقہ سے تھا اور بخاری نے کتاب الجہاد اور مسلم مین چند جائے اپکی کتاب سے تخریج کئے ہین اور زیاد اعمش سے راوی ہین اور احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ

روایت کی ہے وفات آپکی سنہ ۱۳۳ھ ہجریہ میں ہوئی اور کوفہ میں مدفون ہوئے +

ابوبکر سالم بن عیاش الحناط الاسدی رحمۃ اللہ علیہ آپ ارباب حدیث و علماے مشاہیر سے تھے اور عاصم سے روایت قرارت کی کئے ہیں وفات آپکی سنہ ۱۹۳ھ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی کوفہ میں ہے +

ابو محمد سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی نصف شعبان سنہ ۱۰۷ھ ہجریہ کوفہ میں واقع ہوئی بعدہ آپکے والد ماجد نے آپکو مکہ کیطرف لیگئے آپ امام زاہد وصاحب ورع ہیں آپکے حدیث کی صحت پر اور روایت پر سب اجماع ہیں آپنے ستر حج کیئے زہری وابو اسحاق وامام شافعی وعمرو بن دینار وغیرہ نے علم کی روایت آپسے کی ہے اور آپکو خطاب محدث کا حضرت ابو حنیفہ سے عنایت ہوا وفات آپکی روز شنبہ آخر یوم جمادی الاخر سنہ ۱۹۸ھ ہجریہ میں واقع ہوئی اور مکہ معظمہ کے درمیان حجون میں مدفون ہیں +

سلیمان بن یسار میمونہ رحمۃ اللہ علیہ آپ فقہاے سبعہ مدینہ سے ہیں عالم عابد ورع ہیں ثقہ حجہ تھے آپنے ابن عباس وابی ہریرہ وام سلمہ سے روایت کی ہے اور بڑی جماعت نے آپسے علم کی روایت کی ہے اور مستفتی جب نزدیک ابن مسیب کے آتا وہ اسکو مسیب کہتے تھے کہ نزدیک سلیمان بن یسار کے جاؤ کسواسطے کہ وہ آج اعلم العلما ہے وفات آپکی سنہ ۱۰۹ھ ہجریہ میں بعمر تہتر برس کے واقع ہوئی +

ابو محمد سلیمان بن مہران اعمش الکوفی ولادت آپکی سنہ ۶۰ھ ہجریہ اور بعض نے کہا ہے امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے روز ہوئی امام مشہور عالم فاضل ثقہ سے تھے اور کبار تابعین کو دیکھے تھے اور خلق کثیر اجلہ علماء آپسے راوی ہیں اور ہمیشہ اصحاب

آپکے نزدیک آتے اور احادیث کی سماعت کرتے وفات آپکی بقول اتحاف النبلا ۱۷۸
ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن واضح الحنظلی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپ کی ۱۱۹
ہجریہ مین واقع ہوئی آپنے علم حدیث امام مالک وسفیان ثوری وسفیان بن عیینہ وہشام
بن عروہ وعاصم احول وغیرہ سے حاصل کیا اور سایر طبقات عمدہ محدثین عبد الرحمن بن
اسدی ویحیی بن معین وابوبکر وعثمان دونون صاحبزادہ حضرت ابی شیبہ کے اور امام احمد وحسن
بن عرفہ آپکے شاگردون مین سے ہین آپنے فرمایا ہے کہ مین نے چار ہزار علماسے علم سیکھا ہے
لیکن ہزار شخصوں سے مینے روایت کی ہے آپکا کلام ہے تعلمنا العلم للدنیا فدلنا
علی ترك الدنیا یعنے سیکھا ہمنے علم دنیا کے واسطے پھر علم نے رہنمائی کیا ہمکو دنیا کے چھوڑ
نے پر وفات آپکی رمضان ۱۸۱ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپ کی موضع ہیت اعمال عراق
مین مشہور ومعروف ہے +

ابو محمد عبد اللہ بن وہب القرشی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ذیقعدہ ۱۲۵ ہجریہ
مین ہوئی مولد ومسکن آپکا مصر تھا آپنے چارسو ایمہ حدیث سے روایت کی ہے اور ابن
صالح فرماتے ہین کہ آپنے ایک لاکھ حدیث سے زیادہ روایت کی ہے اور آپکے استاد
لیث بن سعد نے چند حدیثین روایت کی ہین اور آپ امام مالک کے نزدیک ملازم تھے
اور امام نے کسیکو فقیہ نہین لکھا مگر آپکو لکھا تھا چنانچہ آپکی تصانیف مین ایک لاکھ بیس ہزار
حدیثین جمع ہین آپکی تصانیف بہت ہے چنانچہ کتاب جامع اور امام مالک رضی اللہ عنہ
نے کہا مقاصد مختلفہ مین آپکی بیس کتابین تصنیف ہین اور دو موطا کبیر وصغیر اور
تفسیر الموطا ۔ کتاب المغازی ۔ کتاب القدر ۔ کتاب المناسک ۔ کتاب الاحوال وغیرہ

نقل ہے کہ ایک روز آپکے شاگرد کتاب جامع کبیر آپسے پڑھتے تھے یکایک آواز سگ سننے
سے آپکو عجیب حالت پیدا ہوئی اور بیہوش ہوگئے وفات آپکی یکشنبہ پچیسویں شعبان ۱۶۱ھ
ہجریہ میں بعمر بہتر برسکے واقع ہوئی اور قبر آپکی مجربی سکین میں مشہور ہے ۔

ابو عمرو عبد الرحمن بن عمرو بن محمد الاوزاعی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۸۸ھ
ہجریہ بعلبک میں ہوئی آپ امام ملک شام کے ہیں کہتے ہیں کہ کوئی آپسے زیادہ عالم
ملک شام میں نہ تھا آپنے ستر ہزار مسئلونکا جواب دیا ہے آپنے بیروت میں سکونت اختیار
کی جب سفیان ثوری کو آپکے آنے کی خبر پہنچی ذی طوی میں جاکر آپسے ملاقات کی ہے
اور آپکے شتر کے سر کو قطار سے کھینچکر اپنے سر پر رکھا اور جسوقت آپ کسی جماعت
پر گذرتے فرماتے تھے الطریق للشیخ آپنے سماعت زہری اور عطا سے کی ہے اور
آپسے ثوری و ابن المبارک وغیرہ جماعت کثیرہ نے اس علم کو اخذ کیا وفات آپکی یوم الاحد
شہر صفر ۱۵۷ھ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی مدینہ بیروت میں باب حنتوس
کے درمیان واقع ہے ۔

ابو عبد اللہ عبد الرحمن بن القاسم العتقی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی بقول
صاحب بستان المحدثین ۱۳۲ھ ہجریہ میں واقع ہوئی آپنے علم فقہ امام مالک سے سیکھا
اور امام کی صحبت میں بیس برس تک رہے ہیں اور فقہائے مذہب مالکیہ آپکے مسایل
مدونہ کو تمام روایات پر ترجیح دیتے ہیں اور تصنیف آپکی کتاب مدونہ و سحنون وغیرہ
جو اصل کتب مذہب مالکیہ ہیں وفات آپکی شب جمعہ آٹھویں صفر ۱۹۱ھ ہجریہ میں
واقع ہوئی اور قبر آپکی مصر میں ہے ۔

محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی یسار رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۷۴ھ ہجریہ میں

آپ قاضی کوفہ کے تھے تینتیس برس کوفہ کی حکومت کیئے آپ نے علم فقہ شعبی سے سیکھا اور آپ سے سفیان ثوری نے اس علم کو حاصل کیا آپکی تعریف و توصیف زاید الوصف ہے کہ قلم تہدی رقم اوسکے لکھنے سے عاجز ہے وفات آپکی بقول اتحاف سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی کوفہ مین ہے ؎

ابو الحرث محمد بن عبد الرحمن العامری المدنی رحمۃ اللہ علیہ آپ بڑے نامی ایمہ متقدمین سے ہین صاحب امام مالک تھے دمیان دونون کے نہایت درجہ محبت و الفت تھی وفات آپکی ۱۵۸ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی کوفہ مین ہے ؎

معن بن عیسی بن دینار المدنی القزاز رحمۃ اللہ علیہ آپ بڑے اصحاب کبار سے حضرت امام مالک کے ہین اور آپ امام مالک کے برادر اخیافی تھے جب ہارون رشید معہ اپنے دونون لڑکون امین و مامون کے بشوق استماع موطا نزدیک امام مالک کے آیا اوسوقت معن بن عیسی موطا کے قاری تھے جب امام مالک ضعیف ہوئے اور عصا کے محتاج ہوئے تب معن بن عیسی آپکو اپنے کاندھے پر ہاتھ رکھکر مسجد مین لیجاتے تھے اور اسلیئے آپکو عصای مالک بھی کہتے ہین اور آپکی روایت بخاری مسلم و ترمذی وغیرہ کتب معتبرہ مین بہت ہے کہتے ہین کہ آپنے چالیس ہزار مسئلے امام مالک سے سنے تھے وفات آپکی شوال ۱۹۸ ہجریہ مین ہوئی

یوسف بن قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ آپ فقیہ مشہور تھے علم حدیث یونس بن ابی اسحق سبعی و سری بن یحیی وغیرہما سے سیکھا اور آپ قاضی جانب غربی بغداد کے تھے اور اپنے والد کی حیات مین آپنے بحکم ہارون رشید مدینہ منصور مین نماز جمعہ کی پڑھائی اور اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد آپکا انتقال ہوا وفات آپکی ماہ رجب

۱۹۲ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے +

ابو سلیمان موسی بن سلیمان الجوزجانی رحمۃ اللہ علیہ آپنے علم فقہ محمد بن الحسن شیبانی سے حاصل کیے مامون الرشید نے آپکو قضارت کا عہدہ دینا چاہا آپنے معافی مانگی اور اوسکو قبول نہین کیا کتب سیر صغیر کتاب الصلواۃ وغیرہ آپکی تصانیف سے ہین وفات آپکی سنہ ۲۰۰ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو عصمت نوح بن ابی مریم المروزی رحمۃ اللہ علیہ آپنے حضرت امام ابو حنیفہ کے مسائل کو ترتیب دیکر جمع کیا اسلئے آپکا لقب جامع مشہور ہوا چار مقام پر آپ درس دیتے تھے ایک مقام پر حدیث شریف کا دوسرے مقام پر اقوال حضرت ابو حنیفہ کے تیسرے مقام پر علم نحو مین اور چوتھے مقام پر علم شعر مین ہمیشہ طلبا اونکو تربیت کرتے تھے شہر مرو کی قضارت آپکو ملی تھی اور غایت البیان مین لکھا ہے کہ ابو عصمت سعد بن معاذ مروزی کو کہتے ہین جو ابراہیم بن یوسف کے شاگرد تھے اور وہ ابو یوسف القاضی کے شاگرد تھے وفات آپکی ۱۷۳ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابن ابی لیلی الانصاری رحمۃ اللہ علیہ نام آپکا محمد بن عبد الرحمن تھا تینتیس برس تک کوفہ کی قضارت کیے اور بنی امیہ اور بنی عباس کی حکومت مین عہدہ قضا آپ ہی کیطرف تھا ولادت آپکی ۷۴ ہجریہ اور وفات آپکی ۱۴۸ ہجریہ مین ہوئی +

عبد اللہ بن شبرمہ الکوفی رحمۃ اللہ علیہ بڑے فقیہ اور قاضی تابعین مین سے تھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث کے راوی ہین علم شعر مین آپکو کمال تھا اور بڑے پرہیزگار عارف اور عاقل زمانے مین کہلاتے تھے ولادت آپکی ۷۲ ہجریہ اور وفات آپکی ۱۴۴ ہجریہ مین ہوئی +

ایاس بن معاویہ بن قرۃ المزنی رحمۃ اللہ علیہ آپ بصرہ کے رہنے والے تھے تابعین میں بڑے ذکاوت ذہن سے مشہور تھے عمر بن عبد العزیز نے آپکو بصرہ قضاوت پر منصوب کیا تھا حاضر جوابی میں لاثانی تھے اور ہر ایک مشکل مسئلہ کو ذکاوت ذہن کے باعث جلد دریافت کرتے تھے وفات آپکی سنہ ۱۲۲ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو مسلم ابراہیم بن عبد اللہ البصری الکشی رحمۃ اللہ علیہ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ ایک روز آپ بغداد مین تشریف لائے آدمیون نے روایت حدیث کی لئے آپ پر ہجوم لایا اور رحبہ غسان مین جو ایک مکان بڑا شہر بغداد مین مشہور ہے وہان جلوس کیا اور آدمی اونکے آس پاس کھڑے رہے اور سات آدمی واسطے آواز بلند کرنے کے لئے مقرر ہوئے تا ایک دوسرے کو خبر سناوین بعد فراغت ہونے اس مجلس کے لوگونکی گنتی کئے ایک ہزار چالیس آدمی صاحب دوات و قلم اوس مجلس مین تھے کہ آپ سے احادیث لکھتے تھے وفات آپکی سنہ ۲۹۲ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابراہیم بن اسحق بن ابراہیم الفقیہ ابو اسحق الحربی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۱۹۸ ہجریہ مین واقع ہوئی آپ بڑے متا ہیر ایمہ فقہ سے ہین اور حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کے ساتھ علم فقہ مین برابری رکھتے اور بڑے آپکے دوستون مین سے تھے ابن صاعد اور ابن سماک آپ سے روایت کرتے ہین خطیب نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ آپ علم مین امام اور زہد مین رایس اور علم فقہ مین عارف اور احکام مین بصیر اور علم حدیث مین حافظ تھے آپنے بہت کتابین تصنیف کین چنانچہ کتاب سجود القرآن۔ مناسک الحج کتاب الہدایہ و السنۃ وغیرہ وفات آپکی تنیسوین ماہ ذیقعدہ سنہ ۲۸۵ ہجریہ مین ہوئی

ابو ثور ابراہیم بن خالد بن ابی الیمان الکلبی رحمۃ اللہ علیہ آپ فقہا ئے اعلام

ہیں اول آپ مذہب اہل الرائی کا رکھتے تھے جب حضرت امام شافعی عراق میں آئے
اونکے تابع ہوئے اور بعد امام کے مذہب پر استقامت کیئے اور تصانیف آپکے احکام
دین حدیث و فقہ میں نہایت جامع ہیں وفات آپکی ۲۴۶ھ ہجریہ بغداد میں واقع ہوئی
اور مقبرہ باب الکناس میں مدفون ہوئے +

ابو مصعب احمد بن بکر القاسم المعروف بعوفی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۱۵۰ھ ہجریہ
میں واقع ہوئی آپ شیوخ اہل مدینہ سے ہیں موطا کے راوی امام مالک سے اور قاضی اور
مفتی بلدہ منورہ کے تھے اور امام مالک کی ملازمت اختیار کیئے اور فقہ میں درجہ کمال
کو پہنچے اور ابراہیم سعد مدنی سے بھی آپنے روایت کی ہے وفات آپکی رمضان ۲۴۲ھ
ہجریہ بعمر بیانوے برس کے واقع ہوئی +

ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار رحمۃ اللہ علیہ بزار آپکو اسلئے کہتے ہیں کہ آپ تخم
فروشی کرتے تھے جسکو اردو میں پنساری کہتے ہیں علم حدیث ہدبہ بن خالد شیخ بخاری
ومسلم وعبد الاعلی بن حماد وحسن بن علی سے سیکھا اور آپ سے ابو الشیخ وطبرانی وعبد الباقی
وغیرہ نے اس علم کو اخذ کیا ہزارہا مخلوق کو آپکی ذات بابرکات سے علم حدیث کا فیض کثیر
پہنچا اور دارقطنی نے بھی آپکی تعریف و توصیف بہت ہی کچھ لکھی ہے وفات آپکی ۲۹۲ھ
ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی رملہ بلاد شام میں ہے

ابو حذافہ احمد بن اسمعیل السہمی رحمۃ اللہ علیہ آپ راوی موطا امام مالک کے اور آخر
اصحاب سے اونکے ہیں لیکن شرایط میں اونکے معتبر نہیں ہیں اور دارقطنی نے آپکے کلام میں
تضعیف نکالا ہے آپکی اصل قریش سے ہے کہ جو مشہور ایک قبیلہ بنام بنی سہم تھا آپکی سکونت کی
جائے مدینہ تھی وفات آپکی روز عید الفطر ۲۵۹ھ ہجریہ میں بعمر سو برس کے واقع ہوئی اور قبر

آپ کی بغداد مین ہے +

ابو حفص کبیر احمد بن حفص آپ شاگرد امام محمد بن حسن الشیبانی کے ہین بڑے مشاہیر اور قدمائے فقہا سے ہین اور آپکا فرزند مسمّٰی عبد اللہ معروف با بو حفص صغیر ہے کہتے ہین کہ آپکا زمانہ اور بخاری کا زمانہ ایک تھا وفات آپکی ۲۱۷ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

خصّاف ابو بکر احمد بن عمرو الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ محدث قلیل الروایۃ و شیخ حنفیہ حاسب و عالم بالرای زاہد و عابد اور مہتدی باللہ کے نزدیک تھے اور اپنی صنعت سے طعام کھاتے تصنیف آپکی کتاب الخراج - کتاب الحیل - کتاب ادب القاضی - احکام الوقوف وغیرہ مشہور ہین جب مہتدی کا انتقال ہوا خصّاف کا بہت خستہ حال ہوا اور اعلام النبلاء مین قاضی خان نے لکھا ہے کہ آپ عالم کبیر تھے وفات آپکی بعمر اسی برس کے ۲۶۱ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے +

احمد بن صالح مصری رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۱۷۰ھ ہجریہ مین ہوئی آپ حفاظ مبرزین و ایمہ مذکورین سے ہین امام فقیہ اور متقن رئیس علم حدیث ہین امام علم قرآن و نحو و فقہ اور ورش و قالون کے موجب آپنے قرآت کو پڑھا ہے اور ابن وہب وغیرہ سے سنا ہے بخاری و ابوداود نے آپ سے روایت کئے ہین وفات آپکی ذیقعدہ ۲۴۸ھ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

ابو طاہر احمد بن عمرو بن السرح الاموری رحمۃ اللہ علیہ آپ حافظ اور فقیہ ہین علامہ روایت کرتا ہے ابن عیینہ و ابن وہب اور اوس سے مسلم و ابوداؤد و نسائی اور ابن ماجہ اور سرح نام طاہر بن وہب کا ہے ابو حاتم نے کہا کان ثقۃ فیہا من الصالحات الاثبات وفات آپکی روز دوشنبہ چودھوین ذیقعدہ ۲۵۰ھ ہجریہ مین ہوئی +

ابو بکر ازہر بن سعد السمان الباہلی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۱۱۱ ہجریہ مین ہوئی آپ سے تمام اہل عراق روایت کرتے ہین اور آپ مصاحب ابو جعفر منصور کے تھے اور ازہر ایک علم کا نام ہے جس سے کہ آپ موسوم ہوئے اور سمان روغن بیچنے والے کو کہتے ہین وفات آپکی سنہ ۲۰۳ ہجریہ مین ہوئی +

المزنی ابو ابراہیم اسمٰعیل بن یحیی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۱۷۵ ہجریہ مین ہوئی آپ امام جلیل اور ناصر المذہب تھے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپکی شان مین فرمایا لو ناظر الشیطان لغلبہ زاہد ورع مجاب الدعوات تصنیفات آپکی کتاب مبسوط۔ کتاب المختصر۔ کتاب المنثور۔ کتاب المسائل المعتبرہ۔ کتاب ترغیب فی العلم۔ کتاب الوثایق والعقارب وغیرہ اور بہت سی کتابین شافعی مذہب کے سوائے اور دوسری مذہب مین بتائی ہین جب نماز جمعہ آپ سے فوت ہو جاتی اکیس مرتبے اوس نماز کو پڑھتے اور مردونکو غسل دیتے اسلئے کہ دل نرم ہو جاوے اہل تواریخ نے لکھا ہے کہ علم کے آپ پہاڑ ہین وفات آپکی بعمر اکیا نوے برس کے چھٹی رمضان سنہ ۲۶۴ ہجریہ مین ہوئی اور قریب قبر حضرت امام شافعی کے مصر مین مدفون ہین +

بکار بن قتیبہ بن اسد الثقفی الفقیہ الحنفی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۱۸۲ ہجریہ مین واقع ہوئی آپ نے علم نحو ابو داؤد اور طیالسی وغیرہ سے حاصل کیا اور ابن عوانہ اپنے صحیح مین اور ابن خزیمہ نے آپ سے روایت کی ہے متوکل نے آپکو سنہ ۲۴۶ ہجریہ مین مصر کا قاضی بنایا تھا اور آپکی تصانیف بیشمار ہے وفات آپکی ذیحجہ سنہ ۲۷۰ ہجریہ مین ہوئی +

ابو محمد حارث بن محمد معروف با بن اسامہ رحمۃ اللہ علیہ آپ قبیلہ بنی تمیم سے ہین علم حدیث کو یزید بن ہارون اور روح بن عبادہ وغیرہ سے حاصل کیا اور آپ علم سکھانے

اور درس دینے کے لئے پیسا لیتے تھے اور دارقطنی و ابو حاتم و ابن حبان وغیرہ نے آپ کے پیسا لینے کا سبب یوں لکھا ہے کہ آپ فقر کیحالت مین تھے اور عیال و اطفال بہت رکھتے تھے چنانچہ آپ فرماتے تھے کہ مجکو چھے لڑکیاں ہین اور سب سے بڑی لڑکی کی عمر ستر برس کی اور چھوٹی لڑکی کی عمر سٹھ برس کی ہے اور ابھی تک اونکی شادی نہین ہوئی اور شیخ ابو اسحق شیرازی نے درس و تدریس کے پیسے لینے کو فتوی دیا ہے وفات آپکی روز غرہ ۲۸۵ھ ہجریہ بعمر ستانوے برس کے واقع ہوئی +

ابو عبد اللہ حرملہ بن یحیی الزہیلی المصری رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۱۶۶ھ ہجریہ مین ہوئی آپ حافظ حدیث و فقہ ہین کتاب مبسوط اور کتاب مختصر آپکی تالیفات سے ہین حضرت مسلم نے اپنی صحیح مین آپ سے بہت روایت کئے ہین وفات آپکی ۲۴۹ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی مصر مین ہے +

ابو علی حسن بن محمد الصباح الزعفرانی رحمۃ اللہ علیہ علم فقہ اور حدیث مین لاثانی تھے اور دونون علمون مین کتابین بہت آپکی تصانیف سے ہین اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے چار اصحاب روایت قدیم مین آپ داخل ہین چنانچہ ابو علی حسن ابو ثور۔ احمد بن حنبل کرابیسی اور روات جدید حضرت امام شافعی سے چھے حضرات ہین مزنی ربیع بن سلیمان جیزی۔ ربیع بن سلیمان مرادی۔ بویطی حرملہ یونس بن عبد الاعلی وفات آپکی ۲۴۶ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو عمرو خلیفہ بن خیاط المعروف بہ شباب رحمۃ اللہ علیہ حافظ عارف و امام ناس مین عزیز الفضل صاحب الطبقات تھے محمد بن اسمعیل بخاری نے صحیح مین اور اپنی تاریخ مین آپ سے بہت روایت کی ہے اور عبد اللہ بن الامام احمد حنبل اور ابو یعلی موصلی

آخرین راوی سے آپکے ہین وفات آپکی رمضان سنہ ۲۶۴ ہجریہ واقع ہوئی +

ابو سلیمان داود بن علی الامام المشہور المعروف بالظاہری ولادت آپکی سنہ ۲۰۲ ہجریہ کوفہ مین ہوئی زاہد متقلل کثیر الورع تھے علم اسحق بن راہویہ وابی ثور وغیرہما سے حاصل کیا اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کے فضایل مین دو کتابین تصنیف کین اور صاحب مذہب مستقل اور جماعت کثیر آپکی تابع تھی اور انھونکو ظاہریہ کہتے ہین حکم ریاست علم بغداد مین آپ پر منتہی ہوتا ہے کہتے ہین کہ ہر روز آپکی مجلس مین چارسو آدمی صاحب طیلسان اخضر حاضر ہوتے اور استفادہ و استفاضہ حاصل کرتے وفات آپکی سنہ ۲۷۰ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے

ربیع ابو محمد بن سلیمان البصری رحمۃ اللہ علیہ آپ راوی اکثر کتب شافعی المذہب کے ہین امام شافعی رضی اللہ عنہ نے آپ کی شان مین فرمایا الربیع راویتی اور امام شافعی نے ایسا بھی فرمایا ما اخذ منی احد ما اخذ منی ربیع یا ربیع لو امکننی ان اطعمک العلم لاطعمتک وفات آپکی سنہ ۲۷۰ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی قریہ قرافہ متصل قضاعی مین مشہور ہے +

ابو محمد ربیع بن سلیمان بن داود المصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت شافعی آپ سے قلیل الروایہ ہین اور اکثر عبد اللہ بن الحکم سے روایت کئے اور رواۃ ثقہ آپ سے ابوداود نسائی ہین ایک روز آپ جاتے تھے یکایک آپکی سر پر کچھ کیچڑ اور مٹی گری آپ نے کچھ نہ کہا جب لوگون نے پوچھا آپ نے فرمایا من استحق النار وصولح بالرماد فقد ساہم وفات آپ کی سنہ ۲۵۶ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی وجیزہ مین ہے

ابو عبد اللہ زبیر بن بکار کنیت ابو بکر القرشی الاسدی آپ بڑے علمائے اعیان سے

قضای مکہ کے متولی ہوئے اور تصانیف مفیدہ آپ سے مشہور ہین کتاب النساب قریش وغیرہ کہ اوس مین بہت عمدہ باتین آپ نے لکھی ہین اور بڑی معتبر کتاب ہے اور علم وفضل آپ نے ابن عیینہ سے سیکھا اور آپ سے ابن ماجہ وابن ابی الدنیا وغیرہما نے علم کی روایت کیے ہین وفات آپکی ۲۵۶ ہجریہ مین ہوئی اور مکہ مین آپکا مزار ہے +

ابو عبد زیاد بن عبد الرحمن الملقب لبشطون رحمۃ اللہ علیہ آپ اولاد سے حاطب بن ابی ملتبعہ صحابی بدری کے ہین اول جس نے مذہب امام مالک کو اندلس مین لایا آپ تھے اور دو وقت خدمت مین امام کے حاضر ہوئے اور زہد وورع مین مستثنائی زمانہ تھے امیر ہشام نے آپکو منصب قضارت قرطبہ کی دی اور آپکو بہت تنگ کیا آپ وہان سے بھاگے امیر مذکور چاہتا تھا کہ قرطبہ کے آدمی مثل زیاد ہو جاوین کہ رغبت دنیا کی اونکے دلوں سے باہر نکلے بعد آپکو تسلی کا خط لکھا اور آپکو امن دیا کہ مین دوسری بار منصب قضارت کی تکلیف نہ دونگا وفات آپکی دیسال وفات حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ۲۰۴ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو عثمان سعید بن منصور المروزی رحمۃ اللہ علیہ آپ بلخ مین سکونت رکھتے تھے آخر عمر مین مکہ کی مجاوری اختیار کیے موطا کی سماعت امام مالک رضی اللہ عنہ سے کی اور دوسری احادیث کی سند بہم پہنچائی اور لیث بن سعد اور ابو عوانہ وغیرہ محدثین سے استفادہ حاصل کیا اور آپ سے امام احمد ومسلم وابوداود وغیرہ راوی ہین آپ قوی الحفظ دس ہزار حدیثین آپکو یاد تھین آپکی تصنیف کتاب سنن مشہور ہے وفات آپکی رمضان ۲۲۷ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی مکہ مین ہے +

سلیمان بن حرب البصری رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۱۴۰ ہجریہ مین ہوئی آپ

قاضی کوفہ کے تھے بڑے علمائے اعلام سے ہین ابوحاتم نے کہا ہے ھو امام من الائمة دس ہزار حدیثین آپ سے معلوم ہوئین لیکن کبھی آپ کے ہاتھہ مین کسونے کتاب دیکھی نہین ابوحاتم نے کہا مین آپکی مجلس مین گیا تو چالیس ہزار آدمی اوس مجلس مین تھے اور آپ سے استفادہ پاتے تھے اور امام احمد آپ سے راوی ہین وفات آپکی سنہ ۲۱۲ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۲۰۲ ہجریہ مین ہوئی آپ حفاظ حدیث سے ہین درجہ عالیہ نسک و صلاح مین رکھتے تھے اور آپکی تصانیف سے کتاب سنن بڑی قدیم کتاب ہے کہ جو بغداد مین آپنے تالیف کیا تھا اور تمام اوسطرف کے لوگ آپ سے راوی ہین اور کتاب سنن مین چار ہزار چھے سو حدیثین مرقوم ہین آپ شاگرد امام احمد و قعنبی و ابوالولید طیالسی وغیرہ کے ہین اور ترمذی و نسائی وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہین اور تلامیذ سے آپکے چار شخص سرآمد محدثین ہوئے ایک آپکے لڑکے ابوبکر دوئم ابن اعرابی سیوم لولوی چہارم ابن داسہ حضرت امام احمد اگرچہ آپکے اوستاد ہین پھر بھی آپ سے عتیرت کی حدیث کو روایت کیا ہے موسی بن ہارون نے آپکی شان مین فرمایا ابوداؤد دنیا مین حدیث کے لئے اور عقبی مین بہشت کے لئے پیدا کئے گئے وفات آپکی سولہوین شوال سنہ ۲۷۵ ہجریہ مین بعمر تہتر برس کے واقع ہوئی اور قبر آپکی بصرہ مین ہے +

سلیمان بن داود بن الجارود الطیالسی رحمۃ اللہ علیہ اصل آپکی شہر فارس سے ہے آخری عمر کے درمیان بصرہ مین سکونت اختیار کئے اور وہان کے محدثین مثل شعبہ و ہشام دستوائی و ابن عون وغیرہ سے آپ راوی حدیث ہین اور احادیث طویلہ

آپکو بہت یاد تھین اسلئے اہل زمانہ کے درمیان معروف و ممتاز تھے علم حدیث پانسو شیخ سے حاصل کئے اور آپسے ہزارون نے اس علم کو سیکھا اور چالیس ہزار حدیثین آپ سے لکھی گئین تھین وفات آپکی سنہ ۲۴۰ ہجریہ مین بعمر اسی برس کے واقع ہوئی اور قبر آپکی بصرہ مین ہے

ابو محمد سوید بن سعید الہروی رحمۃ اللہ علیہ آپ راوی موطا اور آپکو حدثانی بھی کہتے ہین مسلم و ابن ماجہ آپسے راوی ہین ابو القاسم بغوی فرماتے ہین کہ آپ حفاظ سے تھے اور امام احمد بن حنبل بعض امور مین آپسے جھگڑتے تھے اور محققین اس فن کے کہتے ہین کہ آپ جب اپنے لکھے ہوئے سے روایت کرتے خوب مضبوط کرتے تھے اور جب اپنی یاد سے املا کرتے خطا کہاتے تھے آخری عمر مین بسبب ہونے کبرسن و نحوست و ضعف بصارت و خلل حافظہ کے قابل اعتماد نہین رہے وفات آپکی شوال سنہ ۲۴۰ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

ابو عبد الرحمن عبد اللہ المعروف بالقعنبی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۱۳۰ ہجریہ مین واقع ہوئی اصل آپکی مدینہ منورہ سے ہے بصرہ مین تشریف رکھتے تھے آپ روا موطا سے ہین مستجاب الدعوات تھے عبد اللہ بن الحکیم سے روایت کرتے ہین کہ ایک روز مین علم حدیث سیکھنے کو نزدیک عبد الرزاق کے گیا اونھون نے کہا تو حدیث مت لکھ مین ہرگز تجکو نہین سکھاؤنگا اوس رات کو مین مغموم سو رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا یہہ ماجرا عرض کیا آپ نے فرمایا چار شخصون سے تو علم حدیث سیکھ چنانچہ کہا وہ کون سے ہین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پہلے قعنبی کہ وہ سردفتر اہل حدیث سے ہے اسیطرح تینونکا نام بتایا اور اکثر اہل زمانہ آپکو ابدالون مین سے گنتے تھے اور نہایت ہونے کثرت عبادت اور فضل کے آپکو راہب کہتے تھے وفات آپکی روز جمعہ چھٹی

محرم سنہ ۲۱۲ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی بصرہ میں ہے

عبد اللہ ابو محمد عبد اللہ بن محمد الفقیہ الحافظ رحمۃ اللہ علیہ آپ مفتی مرو کے بڑے عالم و زاہد تھے کئی برس مصر میں رہے اور مزنی و ربیع سے علم حاصل کئے اور ابن خزیمہ و ابو اسحق مروزی نے آپ سے علم فقہ سیکھا اور یہہ دونوں شاگرد آپکے اپنے وقت میں امام کہلاتے تھے تصنیف آپکی کتاب الموقت۔ کتاب الموطا وغیرہ ہیں فتاوی معضلات میں مرجع خلایق تھے وفات آپکی سنہ ۲۹۳ ہجریہ میں واقع ہوئی +

ابو بکر عبد اللہ بن محمد القشیری مولی بنی امیہ رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۲۰۸ ہجریہ میں واقع ہوئی اور آپنے علم حدیث علی بن الجعد و خلف بن ہشام و سعید بن سلیمان وغیرہ محدثین سے حاصل کیا اور آپ سے خلق کثیر نے روایت کی ہے چنانچہ الشافعی صاحب الغیلانیات و حارث بن اسامہ صاحب مسند وغیرہم آپکے شاگردوں میں سے ہیں تصانیف آپکی سو سے زیادہ ہے وفات آپکی بقول صاحب فوات الوفیات سنہ ۲۸۱ ہجریہ میں واقع ہوئی +

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن السمرقندی الدارمی التمیمی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۱۸۱ ہجریہ میں واقع ہوئی آپ صاحب مسند اور صاحب رحلت و اسفار ہیں اکثر بلاد اسلام کی سیاحت کی اور علم حدیث کو بلدان بعیدہ سے جمع کیا مسلم صاحب صحیح و ابو داود و ترمذی و عبد اللہ بن امام احمد و محمد بن یحیی ذہلی رحمہم اللہ تعالے علیہم آپ سے راوی ہیں اور عبد اللہ بن الامام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک روز والد سے فرماتے تھے کہ حفاظ علم حدیث کے خراسان میں چار شخص ہیں ابو زرعہ و محمد بن اسمعیل بخاری و دارمی و حسن بن شجاع بلخی۔ جب دارمی کے انتقال کی خبر محمد بن اسمعیل بخاری کو

پہنچی سرنگون ہوئے اور انا للہ پڑھے اور آپکی آنکھ سے اشک جاری ہو گئے اور یہہ شعر زبان پر لائے شعر ان تمت تمیم بالاحبۃ کالہم وفنا نفسک لا ابالک انعم وفات آپکی روز عرفہ یوم الخمیس سنہ ۲۴۲ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو بکر عبد اللہ بن الزبیر القرشی الاسدی الحمیدی رحمۃ اللہ علیہ آپ صاحب المسند اور بڑے اصحاب سے حضرت امام شافعی کے ہین آپ کسی امام کے پاس مصر مین ملازم تھے جب وہ وفات کر گئے آپ مکہ کو آئے اور نادم بسبب فتوی دینے کے تھے اور اپنے ویسے چاہا کہ حضرت امام شافعی کے حلقہ مین بیٹھنا چاہئے ابن عبد الحکیم وغیرہ از روئے تعصب آپکو مانع آئے اور بخاری و ذہلی و ابو زرعہ آپکے شاگردون مین سے ہین اور امام احمد نے فرمایا ہے الحمیدی عندنا ثقۃ امام وفات آپکی سنہ ۲۱۹ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی مکہ معظمہ مین ہے +

ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ بن العبسی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مصنف فی الحدیث موالی بن عبس سے تھے اسواسطے آپکو عبسی کہتے ہین بستان المحدثین مین لکھا ہے کہ کتب حدیث مین تین صورت مشتبہ وارد ہوتی ہے پس علامت فارقہ تینون کے درمیان یہہ ہے کہ اگر وہ شخص کہ نسبت اوسکی عیسی بیائے موحدہ و سین مہملہ سے ہے جاننا کہ وہ اہل کوفہ سے ہے اور اگر نسبت اوسکی عیشی بیائے تحتانی و شین معجمہ ہو وہ اہل بصرہ سے ہے اور اگر نسبت اوسکی عنسی بنون و سین مہملہ ہے جاننا کہ وہ اہل شام سے ہے اور آپ اہل کوفہ سے ہین اور آپکی تصنیف سے کتاب مسند وغیرہ ہے آپنے استفادہ علم حدیث کا شریک بن عبد اللہ قاضی کوفہ و ابو الاحوص و ابن المبارک و جریر بن عبد الحمید وغیرہ سے حاصل کیا اور آپسے ابو زرعہ و بخاری و مسلم و ابی داود

وابن ماجہ وغیرہ خلق کثیر نے اس علم کو سیکھا آپ امیر فن حدیث کے ہیں ابو زرعہ نے کہا ہے ہمارے زمانے میں علم حدیث چار شخصوں پر منتہی ہوتا ہے ابو بکر بن ابی شیبہ جو سیر و حدیث میں یکتا ہے۔ واحمد بن حنبل جو علم فقہ و فہم حدیث میں مستثنی ہے وابن معین جو جمع و تکثیر حدیث میں ممتاز ہے و علی بن المدینی جو علل حدیث اور جرح میں اوسکے لگاؤ وبے ہمتا ہے رحمہم اللہ علیہم وفات آپکی محرم ۲۳۵ ہجریہ میں واقع ہوئی +

ابو مروان عبد الملک بن عبد العزیز الماجشون رحمۃ اللہ علیہ نام آپکا ہیں فقیہ مذہب مالکیہ کے ہیں امام مالک اور آپکے والد عبد العزیز پر تفقہ کیا اور آخر عمر کے درمیان نابینا ہوئے اور ہمیشہ غنا کو مرغوب القلوب رکھتے آپکے ہمراہ ہمیشہ مغنی رہتا اور اوس سے حدیث سنا کرتے اصل آپکی اصبہان سے تھی وفات آپکی بقول صاحب اتحاف ۲۱۲ ہجریہ میں ہوئی +

ابو سعید عبد السلام بن سعید التنوخی الملقب بسحنون رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی رمضان ۱۶۰ ہجریہ میں ہوئی آپ فقیہ مذہب مالکی کے ہیں ابن قاسم وابن وہب و اشہب سے قرارت کئے اور علم کی انتہا ملک مغرب میں آپ پر تمام ہے آپ پھر وہانکے قاضی تھے اور ایک کتاب مدونہ امام مالک کے مذہب میں آپنے لکھی ہے اور قیروان کے لوگوں کا اعتقاد اوس کتاب پر بہت ہے اور کہتے ہیں کہ مذہب مالکیہ کو آپنے اپنی تصنیفات سے تمام جہان میں پھیلایا وفات آپ کی ۲۴۰ ہجریہ بتعداد میں واقع ہوئی فقط

ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع الصنعانی رحمۃ اللہ علیہ آپ بڑے مشہور حفاظ حدیث سے ہیں آپنے مولا ہم الیصری واوزاعی وابن جریج وسفیان ثوری

وغیرہم روایت کرتے ہین اور آپکی روایت صحاح ستہ مین موجود ہے اور آپ بڑے
رواۃ ثقہ سے تھے کبھی آپکے کلام مین کچھ عیب یا کوئی غلطی واقع نہوئی وفات آپکی
نصف شوال المکرم سنہ ۲۱۱ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی یمن مین ہے +

ابو محمد عبد الحمید بن حمید بن نصر الکشی رحمۃ اللہ علیہ آپکو لوگ عبد بن حمید کہتے
تھے سنہ ۲۰۰ ہجریہ مین اپنے وطن سے کوچ کیا اور عین جوانی مین آپکو علم حدیث کے
پڑھنے کا شوق ہوا یزید بن ہارون و عبد الرزاق و محمد بن بشیر وغیرہ ائمہ فن حدیث
سے اس علم کو سیکھا مسلم و ترمذی اور دوسرے محدثین اجلہ آپسے روایت کرتے
ہین اور بخاری رح دلایل النبوۃ مین آپسے روایت کرتے ہین اور آپ بڑے ثقہ
و معتبر ائمہ فن حدیث سے ہین آپکی تصانیف سے ایک تفسیر دیار عرب مین متداول اور
بہت شہرت رکھتی ہے وفات آپکی سنہ ۲۴۹ ہجریہ مین ہوئی +

ابو القاسم عثمان بن سعید بن بشار الاحول رحمۃ اللہ علیہ آپ کبار فقہائے
شافعیہ سے ہین علم فقہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے و ربیع بن سلیمان مرادی سے حاصل کیا
اور آپسے ابو العباس بن سریج وغیرہ نے اس علم کو اخذ کیا اور بغداد کے آدمیونکو
خوشی آپکی ذات سے تھی کتب شافعیہ اور محفوظ مین آپکی قابلیت نہایت درجہ تھی آپ
فرماتے تھے کہ پچاس برس سے مین امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ کو دیکھتا ہون
جب دیکھتا ہون ایک نئی لذت پاتا ہون اور ایسا جانتا ہون کہ مین نے اس رسالہ
کو کبھی دیکھا نہین وفات آپکی سنہ ۲۸۸ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی اور قبر
آپکی بغداد مین ہے +

ابو عبید القاسم بن سلام رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۱۵۴ ہجریہ مین ہوئی

آپ ہرات سے ہیں علم حدیث وفقہ وادب میں یکتائے زمانہ تھے صاحب دین و سیرت جمیلہ و مذہب حسن وفضل آپ طرطوس کے قاضی بھی ہوئے تھے ابی زید انصاری واصمعی وابی عبیدہ وغیرہ سے آپ راوی ہیں آپکی تصانیف کے اعداد بیس سے زیادہ ہیں ہلال بن العلاء الرقی نے کہا حق تعالیٰ نے چہار شخصوں پر اپنا احسان رکھا اول امام شافعی کہ تفقہ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئے دویم امام احمد حنبل کہ محنت میں ثابت قدم رہے بلکہ آپ اگر نہوتے تمام لوگ کافر ہو جاتے سیوم یحییٰ بن معین کہ اونھوں نے جھوٹھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے دور کیئے چہارم قاسم بن سلام کہ غریب حدیث کی آپنے ایک تفسیر بنائی اگر یہ کام آپ نکرتے تمام آدمی خطا میں گرفتار ہو جاتے ابو بکر بن الانباری کہتے ہیں کہ قاسم بن سلام رات کے تین حصہ کرتے ہیں ایک حصہ میں نماز پڑھتے ہیں دوسرے حصہ میں سوتے ہیں تیسرے حصہ میں کتاب لکھتے ہیں تصانیف آپکی مقصور و ممدود فی علم القرأت مذکر و مؤنث - کتاب النساب کتاب الاحداث - آداب القاضی - عدد آئے القرآن ایمان - نذور - رسالہ حیض - کتاب الاموال - کتاب الغریب الحدیث المصنف کتاب الامثال - کتاب معانی الشعر وغیرہ مشہور و معروف ہیں وفات آپ کی بقول اتحاف ۲۲۴ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ میں ہے

قاسم بن محمد قاسم الاموی القرطبی رحمۃ اللہ علیہ آپ فقیہ و محدث اندلس کے ہیں آپنے علم فقہ حارث بن مسکین وابن عبد الحکیم وغیرہ سے مصر میں سیکھا اور محمد بن عمر کہا ہے نہیں دیکھا میں نے کوئی علم فقہ میں اوس سے زیادہ وفات آپ کی ۲۷۶ ہجریہ مقدسہ میں واقع ہوئی +

امام ابو عبد اللہ محمد بن ابو الحسن الاحنف الجعفی البخاری رحمۃ اللہ علیہ ولادت
آپکی روز جمعہ دوسری شوال ۱۹۴ ہجریہ میں ہوئی الحافظ الحجۃ فی الحدیث صاحب الجامع
الصحیح والتاریخ ہیں آپ پیشوا و امام مقتدائے فن اہل حدیث ہیں اور درمیان
محدثین سے امیر المومنین فی الحدیث و ناصر الاحادیث المصطفویہ۔ و ناشر المواریث
المحمدیہ کا خطاب پایا اور علمائے زمانہ آپکی نہایت تعظیم و تکریم کرتے تھے مسلم صاحب
صحیح جب آپکے خدمت میں آتے فرماتے تھے یا طبیب الاحادیث یا اوستاد الاوستاد
یا سید المحدثین اور ترمذی نے فرمایا ہے کہ کسیکو دیکھا میں نے مانند اوسکے خدائے
تعالے نے آپکو اس امت کے لئے زینت بنایا ہے آپ نے ایکہزار اسی شخصوں سے
روایت کی ہے اور آپ سے مسلم و ترمذی و ابن خزیمہ و فربری وغیرہ قریب
ایک لاکھ شخصوں نے روایت کی ہے تصانیف آپکی کتاب ادب مفردہ کتاب قرأت
خلف الامام۔ برالوالدین۔ تاریخ اوسط۔ تاریخ صغیر۔ خلق افعال عباد۔ کتاب
ضعفا۔ جامع کبیر۔ مسند کبیر۔ کتاب الاشربہ۔ کتاب ہبہ۔ کتاب وحدان۔ کتاب
علل۔ کتاب کنی۔ کتاب مبسوط وغیرہ مشہور و معروف ہیں ایک روز آپ نماز
پڑھتے تھے زنبور نے سترہ مرتبہ آپکے جسم پر نیش مارے لیکن آپنے نماز نہ توڑی
آپ کی تصانیف سے ایک قطعہ لکھا جاتا ہے اغتنم فی الفراغ فضل رکوع
فعسی ان یکون موتک بغتۃ ۔ کم صحیح رایت من غیر سقم ۔ ذہبت
نفسہ الصحیحۃ فلتۃ ۔ وفات آپکی شب شنبہ غرہ شوال ۲۵۶ ہجریہ میں ہوئی
ابو جعفر محمد بن احمد بن نصر الترمذی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ذی حجہ ۲۱۰
ہجریہ میں ہوئی آپ فقہائے شافعیہ سے ہیں بغداد میں سکونت رکھتے تھے

اور یحییٰ بن بکیر مصری و یوسف بن عدی و کثیر بن یحییٰ وغیرہم سے علم حدیث کی سند حاصل کی اور آپ سے احمد بن کامل قاضی و عبدالباقی بن قانع وغیرہ نے اس علم کو اخذ کیا وفات آپ کی گیارہویں محرم الحرام ۲۹۶ھ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد میں ہے +

ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم الاسکندرانی المعروف بابن المواز رحمۃ اللہ علیہ آپ نے علم فقہ اصبغ بن الفرج و عبداللہ بن الحکم سے سیکھا ریاست مذہب مالک آپ پر منتہی ہوتی ہے وفات آپکی ۲۸۱ھ ہجریہ میں ہوئی +

محمد بن نصر المروزی ابو عبداللہ امام الفقہا رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپ کی بغداد میں ہوئی نیشاپور میں نشو و نما پائے اور مدت تک مصر میں اقامت کی پھر سمرقند کو اپنا وطن مقرر کیا آپکی تصانیف سے بہت کتابیں ہیں وفات آپکی محرم ۲۹۴ھ ہجریہ میں واقع ہوئی +

محمد بن سنجر ابو عبداللہ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ الحافظ صاحب المسند بڑے فقیہ تھے علم فقہ و حدیث میں یکتائے زمانہ ہیں وفات آپ کی ربیع الاول ۲۵۸ھ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی مصر میں ہے +

ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ البوغی الترمذی الحافظ المشہور رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۲۰۹ھ ہجریہ میں ہوئی آپ ائمہ محدثین مشہورہ سے ہیں اور آپ شاگرد محمد بن اسمعیل بخاری کے ہیں اور آپکو خلیفہ بخاری کہتے ہیں تورع و زہد میں یکتائے زمانہ خوف الٰہی آپ پر اتنا غالب تھا کہ کئی برسوں تک گریہ و زاری کئے اور نابینا ہو گئے آپکی تصانیف سے کتاب الجامع والعلل وغیرہ کتابیں ہیں وفات آپ کی

بقول سمعانی ۲۷۵ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپ کی قریہ بوغ شہر ترمذ سے
تین کوس کے فاصلہ پر ہے

ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجۃ الربعی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۲۰۹ھ ہجریہ
مین ہوئی آپ امام حدیث اور عارف جمیع علوم ہین آپنے علم حدیث جبارہ
بن المغلس اور ابراہیم بن المنذر وغیرہ سے سیکھا اور ابو الحسن قطان آپکے
تلامیذ سے ہین تصانیف آپکی کتاب السنن فی علم حدیث۔ تفسیر قرآن۔ تاریخ وغیرہ
مشہور آفاق ہین وفات آپکی یوم الاثنین بائیسوین رمضان ۲۷۳ھ ہجریہ مین واقع
ہوئی اور قبر آپکی قریہ قزوین مین ہے +

ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد الواقدی رحمۃ اللہ علیہ آپ امام عالم ہین آپنے
سماعت ابن ابی ذہب ومعمر بن راشد ومالک بن انس وغیرہم سے کی ہے اور
آپ قاضی بغداد کے شرقی جانب اور عسکر مہدی کے ہین علم تواریخ ومغازی مین بڑے
اوستاد زمانہ ہین وفات آپکی بعمر اٹھتر برس کے ۲۰۷ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الزہری کاتب الواقدی رحمۃ اللہ علیہ آپ بڑے
فاضلون مین سے ہین آپنے سماعت سفیان بن عیینہ وغیرہ سے کی ہے اور آپ سے ابو بکر
بن الدنیا وحارث بن اسامہ وغیرہ نے سماعت کی ہے آپکی تصنیف سے ایک کتاب کبیر
جو پندرہ جلدون مین مرقوم ہے اوس مین صحابہ کے طبقات اور تابعین وخلفا کے
حالات نہایت سند کے ساتھ لکھا ہے آپ کثیر العلم غزیر الحدیث والروایۃ کثیر الکتب
مثل کتب الحدیث والفقہ آپکی تصنیف سے ہے وفات آپکی ۲۳۰ھ ہجریہ مین واقع
ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے +

ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسین بن بشیر المؤذن ملقب بحکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
آپ اپنے والد علی اور قتیبہ بن سعید بلخی و صالح بن عبد اللہ الترمذی و قاضی یحیی بن منصور وغیرہ علمائے نیشاپور سے راوی ہین ۲۸۵ ہجریہ مین آپ نیشاپور گئے جب علمائے ظاہری نے آپکی کتاب ختم الولایت ۔ و کتاب علل الشریعۃ کو دیکھا اور اوس مین فضیلت اولیاکی انبیا پر پائی ترمذکے لوگون نے آپکو بسبب ہونے اس عقیدہ کے ترمذ سے نکالدیا جب آپ بلخ مین پہنچے آپ نے وہان بڑا درجہ قبولیت کا پایا آپکا قول ہے ضعفٌ ظاہراً و دعوی عریضۃ وفات آپکی ۲۸۵ ہجریہ مین واقع ہوئی ؛

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری بن دردین کرشاد النیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۲۰۴ ہجریہ مین ہوئی آپ ائمہ حفاظ اور اعلام محدثین سے ہین واسطے طلب کرنے علم کے حجاز وشام وعراق ومصر وغیرہ کی ملکونکی طرف سیاحت کیے یحیی بن یحیی نیشاپوری واحمد بن حنبل واسحق بن راہویہ وغیرہم سے سماعت کئے اور کئی بار بغداد کو بھی آپ تشریف لائے اور اہل بغداد اکثر آپ سے راوی ہین کتاب اشعۃ اللمعات مین مرقوم ہے آپ علمائے اعلام محدثین سے ہین اور فن حدیث مین متفقد اور پیشوا تھے اور سماعت علم حدیث کی آپنے محمد بن مہران جمال وابی غسان مسمعی وعمر بن سواد وغیرہم سے کی ہے آپ سے طایفہ مشایخین وعلما وحفاظ نے اس علم کو اخذ کیا چنانچہ ابو حاتم رازی وموسی بن ہارون واحمد بن سلمہ وابوبکر بن خزیمہ وغیرہ تصانیف آپکی جامع الصحیح ۔ مسند کبیر ۔ جامع کبیر ۔ کتاب علل ۔ کتاب طبقات ۔ کتاب اوہام محدثین کتاب تمیز ۔ کتاب من لیس لہ الا راو واحد ۔ کتاب اوہام مختصر مین ۔ کتاب الاسماء والکنی ۔ کتاب الوحدان ۔ کتاب حدیث عمرو بن شعیب ۔ کتاب مشایخ مالک

کتاب مشایخ ثوری۔ وغیرہ مشہور و معروف ہین اور آپکی ذات مین عجائب بات یہہ تھی
کہ آپنے تمام عمر مین کسی شخص کی غیبت یا کسیکو ایذا نہ پہنچائی اور بعد وفات کے ابو
حاتم رازی محدث نے خواب مین دیکھا اور پوچھا کس سبب سے تونے نجات پائی آپنے
فرمایا کہ یہہ جزو جو میرے ہاتھ مین ہے اور وہ جزو کتاب صحیح مسلم کا تھا وفات آپکی
بقول مصنف اتحاف النبلاء وقت شام یکشنبہ پچیسوین رجب المرجب ۲۶۱ہجری
مین بعمر پچاون برس کے واقع ہوئی +
نعیم بن حماد المروزی رحمۃ اللہ آپ نزیل مصر ہین آپنے مسند کو جمع کیا ہے
اور فتنہ قول خلق قرآن مین آپ مصر سے نکالے گئے اور سامرہ مین قید رہے وفات
آپکی ۲۲۸ ہجریہ مین واقع ہوئی +
ابو ذکریا یحیی بن معین المری الحافظ رحمۃ اللہ علیہ آپ امام عالم متقی تھے اصل
آپکی قریہ نقیبا ہی سے ہے والد آپکے کاتب عبد اللہ بن مالک کے پاس تھے بعد بلدہ
ری پر خراج لینے کے واسطے مقرر ہوئے جب والد کا انتقال ہوا پچاس ہزار درہم
آپکے ورثہ مین آئے آپنے تمام مالکو علم حدیث کے حاصل کرنے مین صرف کیا اور ہشیم
وابن المبارک سے علم حدیث کی روایت کی ہے آپ سے لوگون نے پوچھا کسقدر حدیث
تمنے لکھا ہے آپنے فرمایا اپنے ہاتھ سے مین نے دس لاکھ حدیث لکھا ہے اور بعض
بعض محدثین سے بھی چھے لاکھ حدیث اپنے ہاتھ سے لکھی ہین کبار ائمہ آپ سے راوی
ہین چنانچہ بخاری مسلم ابو داؤد امام احمد وغیرہم اور علی بن مدینی سے کہا ہے کہ علم
بصرہ کا منتہی ہوا ہے یحیی بن ابی کثیر و قتادہ پر اور علم کوفہ کا منتہی ہوتا ہے ابی اسحق اور
اعمش پر اور علم حجاز کا ابن شہاب اور عمرو بن دینار پر اور علم ان چھے شخصو نکا

منتہی ہوتا ہے بصرہ میں سعید بن ابی عروبہ و شعبہ و معمر و حماد بن سلمہ اور کوفہ میں سفیان
و مالک بن انس اور اہل شام سے اوزاعی کو پہنچا اور تمام شخصوں کا علم محمد بن اسحق
و ہشیم و یحیی بن سعید و ابن ابی زایدہ و وکیع و ابن المبارک وغیرہ پر منتہی ہوتا ہے
اور علم تمام ائمہ کا یحیی بن معین کے حصہ میں آیا ہے اور احمد نے کہا ہے ہر حدیث
کہ جسکو نہیں پہنچانے احمد وہ حدیث نہیں اور فرماتے تھے کہ خدا تعالی نے آپکو واسطے
اسی کام کے پیدا کیا تھا تصانیف آپکی کتاب جرح و کتاب تعدیل وغیرہ مشہور عالم ہے
اور سنہ ۲۳۳ ہجریہ میں آپ حج کو تشریف لیگئے اول مدینہ منورہ کی زیارت کی بعد ارادہ
آپکا خانہ کعبہ کی زیارت کا تھا یکایک آپکو خواب میں بشارت ہوئی اے ابو زکریا میری
ہمسائگی سے کہاں جاتا ہے بسبب ہونے اس بشارت کے آپ مدینہ منورہ میں رہے اور
بعد تین روز کے آپکا انتقال ہوا اور یہہ آخری حج آپکا تھا اور آپکی بزرگی کا باعث
یہہ ہے کہ جس تخت پر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دئے اوسی تخت پر
آپکو بھی غسل دیا گیا اور والی مدینہ نے آپکے جنازہ کی نماز پڑھی وفات آپکی سنہ ۲۳۳
ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی بقیع میں ہے

ابو محمد یحیی بن یحیی بن کثیر بن وسلاس اللیثی رحمۃ اللہ علیہ اصل آپکی قصبہ بربر سے
ہے آپ بنی لیث کے مولی تھے اسلئے منسوب لیثی ہوئے آپنے علم حدیث کی سماعت
قرطبی راوی موطا اور یحیی بن مضر القیسی الاندلسی اور امام مالک اور سفیان بن
عیینہ اور لیث بن سعد وغیرہ سے کی اور کہتے ہیں کہ جس سال میں حضرت امام مالک
کی وفات ہوئی اوس سال میں آپنے ملاقات کی اور اونکی تجہیز و تکفین میں حاضر
رہے اور استفتا کا لکھنا اوس دیار میں آپ پر تھا اور قبل آپکے فتاوی کا کام

عیسی بن دینار کو تھا جو بڑے شاگرد رشید حضرت امام مالک کے ہین اور مذہب امام
مالک کا انھین کی خصوصیت سے اندلس مین پھیلا اور آپکی عقل زاید تھی اسلئے حضرت امام
مالک نے بھی ایک شعر لکھا ہے شعر فقیہ اندلس عیسی بن دینار + وعالمها
ابن حبیب وعاقلها یحیی + وفات آپکی بقول مصنف اتحاف النبلاء المتقین بحسب ر
سنہ ۲۳۴ ہجریہ مین بعمر بیاسی سال کے واقع ہوئی اور قبر آپکی قرطبہ مین ہے +

ابو زکریا یحیی بن عبد اللہ بن بکیر رحمۃ اللہ علیہ آپ ساکن مصر کے ہین اور
آپکو مخزومی بھی کہتے ہین اسلئے کہ آپ موالیون مین سے بنی مخزوم کے تھے آپ شاگرد
حضرت امام مالک ولیث بن سعد کے ہین اور دونون بزرگون سے آپنے کمال
استفادہ حاصل کیا بخاری بے واسطے اور مسلم ایک واسطے آپ سے صحیحین مین
روایت کرتے ہین وفات آپکی سنہ ۲۳۱ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو محمد یحیی بن اکثم بن محمد بن قطن المروزی رحمۃ اللہ علیہ آپ فقیہ عالم بصیر
احکام فقہ مین تھے اور ابن المبارک وسفیان بن عیینہ وغیرہما سے آپنے سماعت
کی ہے اور آپ سے ترمذی نے روایت کیا بڑی نامی صاحب علم وفضل ہین سیکڑون
علما وفضلا آپکی خدمت مین آتے اور فیض پاتے تھے وفات آپکی معلوم نہین +

ابو یعقوب یوسف بن یحیی القرشی البویطی رحمۃ اللہ علیہ آپ امام جلیل
ائمہ اسلام سے ہین آپنے حدیث کی روایت ابن وہب فقیہ مالکی اور حضرت امام
شافعی سے کی اور شافعی نے فرمایا لیس احد احق بمجلسی منہ ولیس احد من اصحابی
اعلم منہ اور ابو یعقوب سے ابو اسمعیل ترمذی وابراہیم حربی وقاسم بن مغیرہ وغیرہ نے روایت
کئے ہین آپ سے حاکم نے قرآن کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے مین پوچھا آپنے جواب دیا

حاکم نے محبوس کیا آپ نے مغلول ومقید ہوکر مصر سے بغداد گئے اور قید خانہ مین رہے سیوطی نے کہا ہے کہ یہہ ایک کرامت شافعی رضی اللہ عنہ کی ہے کہ بارہا آپکو فرمایا ہے انت تموت فی الحدید ایسا ہی ظہور مین آیا وفات آپکی روز جمعہ رجب سنہ ۲۳۱ ہجریہ قید مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے

ابو موسی یونس بن عبد الاعلی الصدفی المصری رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ذیحجہ سنہ ۱۷۰ ہجریہ مین واقع ہوئی اور ابن عیینہ سے آپنے روایت کی ہے یحیی بن حسان نے کہا کہ آپ ایک رکن ہین ارکان اسلام سے صالح عابد کبیر الشان تھے اور سیوطی نے کہا کہ مسلم ونسائی وابن ماجہ وغیرہ آپسے راوی ہین وفات آپکی ربیع الآخر سنہ ۲۶۴ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو حازم عبد الحمید بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ آپ حنفی مذہب کے قاضی تھے بصرے مین آپکی ولادت ہوئی اور بغداد مین سکونت اختیار کی علم حساب اور علم فرایض مین کمال رکھتے تھے اور محضر اور سجلات اور شرعی حکمنامہ لکھنے مین بڑے معروف اور قابل تھے ہلال بن یحیی بصری سے علم حاصل کئے اور شہر کوفہ وغیرہ کی قضاءت کے عہدون مین منصوب ہوئے وفات آپکی ماہ جمادی الاولی سنہ ۲۹۲ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو عبیدہ معمر بن المثنی تیمی رحمۃ اللہ علیہ آپ بصرہ مین بڑے نحوی اور لغوی عالم مشہور تھے اور تصانیف آپکی قریب دوسو کتاب ہونگے ہے خوارج کے اختلاف مین اور اونکے فساد مین آپکو بڑی گرفتاری حاصل ہوئی تھی وفات آپکی بصرہ مین سنہ ۲۱۰ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابن سماعہ رحمۃ اللہ علیہ نام آپکا عبد اللہ بن محمد بن سماعہ بن عبید بن ہلال تھا امام ابو یوسف اور امام محمد کی شاگردی مین مدت تک رہے ہر روز دو سو رکعت نماز نفل پڑھا کرتے تا سو برس کے زمانہ مین شہر بغداد کے قاضی تھے آخر عمر مین آپ کی بصارت جاتی رہی تھی صاحب مفتاح السعادت کے قول سے کتاب ادب القاضی المحاضر والسجلات وغیرہ آپنے تصنیف کی ہے وفات آپ کی سنہ ۲۳۳ ہجریہ بغداد مین واقع ہوئی فقط

ابو اسحق المروزی ابراہیم بن احمد رحمۃ اللہ علیہ آپ بڑے ایمہ دین و اصحاب وجوہ سے ہین ابن شریح پر تفقہ کئے اور کہتے ہین کہ آپ بڑے زاہد و عابد تھے اور بغداد مین علم کی انتہا آپ پر ہوتی ہے اور علم فقہ کو آپ کے شاگردون نے تمام جہان مین پھیلایا اور شرح مختصر مزنی اور کتب دیگر وغیرہ علم اصول مین تصنیف کیا آخری عمر مصر مین تشریف لائے سال قرامطہ مین موجود تھے اور شافعی مجلس مین بیٹھے آدمی بہت سے آپ کے پاس آئے اور آپکی مجلس سے ستر امام اصحاب حدیث سے تمام اطراف مین سے گئے ہین اور ہزارہا آدمی تمام ملکونسے آپکی ملاقات کو آتے اور ابن خلکان نے کہا ہے کہ وہ اپنے زمانہ مین امام تھے اور فتوی و تدریس اور علم فقہ ابی العباس بن سریج سے حاصل کیا اور درب مروزی بغداد مین مشہور آپ سے ہے وفات آپکی سنہ ۳۴۰ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی مصر مین ہے

ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۲۱۵ ہجریہ شہر نسا مین ہوئی آپ حفاظ حدیث اور ایمہ فقہ سے ہین اپنے زمانہ مین امام وقت تھے بڑے بڑے شیوخ کبار سے ملاقات کی تصانیف سے آپ کے مشہور

یہہ کتاب نامی مناقب مرتضوی - اہل تواریخ کہتے ہین کہ عوام لوگون نے تہمت مذہب شیعہ سے آپکو لکد کوب کیا اور مصنف بستان المحدثین لکھتا ہے کہ چند ضربہ آپ کے شکم پر پہنچے اس لیئے جان بحق ہوئے وفات آپکی مکہ کے راستہ مین دوشنبہ تیرہوین صفر سنہ ۳۰۳ ہجریہ مین واقع ہوئی اور صفا مروہ کے درمیان مدفون ہوئے

ابو جعفر احمد بن محمد الازدی الحجری المصری الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۲۲۹ ہجریہ مین ہوئی اور طحا ایک گانو نکا نام ہے جو مصر کے علاقہ مین بڑا مشہور ہے مذہب آپکا حنفی تھا روایت حدیث کی ہارون بن سعید ایلی و یونس بن عبد الاعلی و محمد بن عبد الحکم و جماعہ کثیر سے حاصل کیا اور آپ سے احمد بن القاسم خشاب و ابو بکر مقری وغیرہ نے علم حدیث کو سیکھا تصانیف آپکی بہت ہے کتاب مختصر طحاوی کتاب کفوی شرح جامع کبیر شرح جامع صغیر - کتاب شروط صغیر و کبیر - و کتاب اوسط - کتاب الستجلاب والوصایا والفرایض - تاریخ کبیر - کتاب مناقب ابی حنیفہ کتاب النوادر الفقیہ - کتاب نوادر الحکایات - کتاب اختلاف الروایات وغیرہ وفات آپکی شب پنجشنبہ ماہ ذیقعدہ سنہ ۳۲۱ ہجریہ بعمر اسی برس کے مصر مین واقع ہوئی اور قبر آپکی قرافہ مین ہے ٭

حصاص احمد بن علی الرازی مکنی بابی بکر ولادت آپکی سنہ ۳۰۵ ہجریہ مین ہوئی اور آپکی تصانیف فروع و اصول مین بہت ہین چنانچہ شرح مختصر کرخی و شرح مختصر طحاوی وغیرہ اور آپ شاگرد ابی حسن کرخی کے ہین علم فقہ مین علم کا سلسلہ بغداد مین بعد کرخی کے آپ پر منتہی ہوتا ہے وفات آپکی سنہ ۳۷۰ ہجریہ مین بقول نتایج الافکار کے واقع ہوئی اور وہین آپکا مزار ہے ٭

ابوبکر احمد بن ابراہیم بن اسمعیل المعروف بالاسمعیلی رحمۃ اللہ ولادت آپکی سنہ ۲۷۷ ہجریہ مین ہوئی شہر جرجان مین امام وقت کہلاتے تھے کہتے ہین کہ جب آپ کو علم حدیث کے پڑھنے کا شوق ہوا اول شہر نسا مین ابوالحسن بن سفیان کے نزدیک جاکر علم حاصل کیا پھر بغداد و کوفہ و بصرہ و انبار و موصل اور دوسرے بلاد اسلام مین سیاحت کی اور ابویعلی و عبدان و ابوخلیفہ جمحی و محمد بن عثمان و فریابی وغیرہ علمائے دین سے علم اخذ کیا اور فقہ و حدیث کے درمیان جامع ہوئے تصانیف آپکی مسند کبیر صد جلد لیکر بہت کتاب مشہور نہ ہوئی وفات آپکی غرہ صفر سنہ ۳۷۱ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابوجعفر احمد بن عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری رحمۃ اللہ علیہ آپ قاضی مصر کے تھے اہل علم و فضل و حافظ حدیث پرہیزگار تھے کوئی کتاب آپکی تصنیف سے مشہور نہین ہوئی اہل تواریخ کہتے ہین کہ آپکی اکیس کتابین تصنیف ہین وفات آپ کی ربیع الاول سنہ ۳۲۲ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابویعلی احمد بن علی التمیمی الموصلی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۲۱۰ ہجریہ مین ہوئی بیس برس کی عمر مین آپکو علم حدیث کے سیکھنے کا شوق ہوا سیاحت کو اختیار کیا علم حدیث علی بن الجعد و یحیی بن معین اور دوسرے محدثین سے حاصل کیا اور ابن حبان و ابوحاتم و اسمعیلی آپ کے شاگردون سے ہین نہایت صدق و دیانت و امانت و حلم و تقوی اور وغیرہ صفات محمودہ سے آراستہ رہتے اور تصنیف اور ترویج علم مین نیت صالحہ رکھتے اور جس روز کہ آپکا انتقال ہوا تمام بازار شہر موصل کے بند ہوئے اور تمام آدمی گریان و سوزان آپ کے جنازہ پر آئے شعر گریان جگر زمین کشادند وان کان ہنر درین نہادند + وفات آپکی سنہ ۳۰۷ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی اور قبر

عالی آپکی موصل مین ہے +

ابوعمرو اسمعیل بن مجید نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ آپ شیخ صوفیہ اور شیخ اپنے زمانہ کے تھے آبا و اجداد سے اپنے مال بہت آپکو ورثہ مین آیا تھا تمام مال کو راہ خدا مین علما و مشایخ پر خرچ کیا اور صحبت مین جنید اور ابوعثمان حیری کے بہت مدت تک رہے اور ابراہیم ابوطالب و عبداللہ بن احمد و محمد بن ایوب وغیرہ سے علم حدیث کو حاصل کیا آپکے نواسے ابوعبدالرحمن سلمی شیخ الصوفیہ ہین اور اپنے زمانے مین آپکو ابدال جانتے تھے وفات آپکی ترانوے برس کی عمر مین ۳۶۵ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابوالفضل جعفر بن الوزیر البغدادی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۳۰۸ ہجریہ مین واقع ہوئی مصر مین رہتے تھے وزیر صاحب مصر معروف با بن دخنرانہ کے ہین الحافظ الکامل الامام روایت حدیث کی محمد بن ہارون حضرمی وغیرہ سے حاصل کی دارقطنی آپکے طرف آئے اور ارادہ کیا کہ آپ کی سند پر کوئی کتاب تالیف کرے اور بعضے اہل تواریخ نے لکھا ہے کہ آپ حفاظ متقنین سے ہین اور علم حدیث مین آپکا کلام دلالت کرتا ہے آپکے مدت فہم اور قوت علم پر اور دخنرانہ نام آپ کی مان اور باپکا ہے وفات آپکی تیرھوین ربیع الاول ۳۹۱ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابوعبداللہ حسین بن اسمعیل البغدادی المحاملی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۲۳۵ ہجریہ مین واقع ہوئی آپ محدثین بغداد سے ہین آپکو قاضی حسین بھی کہتے ہین اس لئے کہ آپنے کوفہ مین قضارت ساٹھ برس تک کی ہے اور ابوحذافہ سہمی سے روایت علم حدیث کی آپنے ۲۴ برس کی عمر مین کی ہے اور عمر بن علی فلاس وغیرہ سے اس علم کو اخذ کیا اور دارقطنی اور جمیع و دعلج وغیرہ نے اس علم کو آپ سے اخذ کیا اور مجلس املا

آپکے دس ہزار آدمی آتے تھے آخرش آپنے قضارت سے استعفا دیا محمد بن حسین اس زمانہ کے مشہور شائخین میں سے کہتے ہیں کہ ایک وقت میں نے خواب دیکھا کہ حق سبحانہٗ تعالےٰ برکت سے ذات محاملی کے اہل بغداد کے بلا کو دفع کرتا ہے وفات آپکی دویم ربیع الآخر ۳۳۰ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی کوفہ میں ہے +

ابوسلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم البستی رحمۃ اللہ علیہ الفقیہ الادیب المحدث ہیں آپکی تصانیف بدیعہ مشہور زمانہ ہین چنانچہ غریب الحدیث معالم السنن فی شرح سنن ابی داود - اعلام السنن فی شرح صحیح البخاری - کتاب الشجاج - کتاب شان الدعا کتاب اصلاح غلط المحدثین وغیرہ شہر عراق میں ابی علی صفار اور ابا جعفر رزاز وغیرہ سے سماعت علم حدیث کی کئے اور آپ سے حاکم نیشاپوری اور عبد الغفار فارسی اور ابوالقاسم عبد الوہاب بن ابی سہل الخطابی وغیرہم نے روایت اور سماعت کئے ہیں وفات آپکی ماہ ربیع الاول ۳۸۸ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قریہ بست میں جو کابل اور ہرات کے درمیان ہے مدفون ہوئے +

ابو علی سعید بن عثمان البغدادی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۲۹۴ ہجریہ میں ہوئی اور ابوالقاسم بغوی و ابن حوصا سے روایت علم کی کی ہے اور آپ سے عبد الغنی بن سعید وغیرہ نے روایت کی ہے اور آپکی تصنیف سے کتاب صحیح منتقی مشہور و معروف ہے آپکے فضیلت بڑی ہے وفات آپکی ۳۵۳ ہجریہ میں واقع ہوئی قبر آپکی مکہ معظمہ میں ہے +

ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی صفر ۲۶۰ ہجریہ شہر عکہ بلاد شام میں واقع ہوئی اور علم کی طلب میں اکثر بلاد شام و حرمین الشریفین و یمن و مصر و بغداد و کوفہ و بصرہ و اصفہان وغیرہ جزائر اہل اسلام میں سیاحت کی اور

ہزار شیخ سے زیادہ کے نزدیک استفادہ علمی حاصل کیا شافی و علی بن عبد العزیز
بغوی و بشر بن موسی وغیرہ آپ کے استاد و نمین سے ہین آپکی تصانیف بہت سی ہے معاجم
ثلثہ آپکی کتب تصنیف سے زیادہ مشہور ہے حافظ ابو نعیم اور خلق کثیر نے آپ سے روایت
کی ہے تصانیف آپکی کتاب الدعا کہ جس سے صاحب حصن حصین نے اخذ کیا ہے و کتاب
المسالک - کتاب عشرۃ النسا - کتاب النوادر - کتاب دلایل النبوۃ - اور تفسیر
قرآن کہ کئی جلدون مین مرقوم ہے غرض کہ آپ توسع علم حدیث مین ممتاز و مستثنی
تھے ابو العباس احمد بن منصور شیرازی نے کہا ہے کہ مین نے تین لاکھ حدیثین آپ سے
لکھی ہین وفات آپکی آٹھوین ذیقعدہ ۳۶۰ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی
جمعۂ دوسی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانب بقول صاحب
اتحاف نبلا مشہور و معروف ہے

ابو الولید ابو احمد عبد المعروف بابن الفصار رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۳۷۲ھ
ہجریہ مین ہوئی آپ حافظ کبیر امام شہیر محدثین سے ہین اور ایمہ کثیر سے آپ نے علم
حدیث کی سماعت کی ہے اپنے زمانے مین اپنا کوئی ثانی نہین رکھتے تھے وفات
آپ کی بقول صاحب سبل السلام شرح بلوغ المرام ماہ جمادی الاخر ۴۴۹ھ
ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

امام ابو الحسن عبید اللہ الکرخی بن دلال رحمۃ اللہ علیہ آپ ثقات و مشہور
حنفیہ سے ہین تصنیف آپکی ایک شرح مختصر فروع مین اور ایک شرح قدوری کی
مشہور ہے وفات آپکی ۳۴۰ھ ہجریہ مین ہوئی +

ابو سعید عبد الرحمن بن احمد بن یونس المحدث المصری الشہیر رحمۃ اللہ علیہ

ولادت آپ کی بقول ابن خلکان ۳۸۳ ہجریہ مین ہوئی حالات مرحوم مین خبیر اور تواریخ
مین عارف تھے اور آپکی تصنیف سے مصر کی دو کتابین تاریخ مین ہین تاریخ اکبر کہ جسمین
مین خاص اہل مصر کا احوال ہے اور تاریخ اصغر کہ جس مین وارد مین مصر و دون
کا احوال ہے آپنے ابو القاسم بن یحیی بن علی حضرمی و ابن ابو سعید حفید یونس
وغیرہ سے روایت کی ہے وفات آپ کی بقول صاحب اتحاف ۴۵۲ ہجریہ
مقدسہ مین واقع ہوئی +

ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ الخافقی الجوہری رحمۃ اللہ علیہ آپ
شیوخ قسطاط سے ہین اور قسطاط ملک شام مین متصل دمشق ایک شہر ہے اور آپ
حسن بن رشیق و ابن شعبان وغیرہ محدثین کے شاگرد تھے عالم فقیہ اور متورع تھے
اور ہرگز اپنے کو فقہا مین شمار نہ کیا اور گھر مین ہمیشہ گوشہ نشینی سے اپنی گذران کر
تے تھے آپکی تصانیف سے کتابین عمدہ یادگار زمانہ ہین کتاب مسند - کتاب موطا
و مسند مالیس فی الموطا وغیرہ مذہب آپ کا مالکی تھا وفات آپکی رمضان ۳۸۱
ہجریہ مین ہوئی اور قبر آپکی قسطاط مین ہے +

عبد الرحمن بن محمد ادریس التیمی الحنظلی رحمۃ اللہ علیہ امام ابن الامام حافظ
ابن الحافظ تھے سماعت اپنے والد ماجد وغیرہ سے کی اور تصانیف عالی آپ کی
مسند ہزار جزو کی ہے - کتاب الزہد - کتاب الکنی - فوائد الکبری - فوائد
الزاہدین - مقدمۃ الجرح - مقدمۃ التعدیل وغیرہ مشہور ہین اختلاف صحابہ و تابعین
و علمائے امصار مین بھی ایک کتاب تصنیف کی ہے اور کتاب جرح و تعدیل جو
کئی جلدون مین ہے آپکی سعت حفظ و امامت پر دلالت کرتی ہے اور ایک

کتاب الرد علی الجہمیہ اور ایک تفسیر بزرگ بھی آپکی تصانیف سے یادگار زمانہ ہے اور آپ اپنے زمانہ مین ابدالون مین شمار کئے جاتے تھے وفات آپکی محرم الحرام ۳۲۸ھ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

ابوالقاسم عبدالعزیز بن عبداللہ الدارکی رحمۃ اللہ علیہ والد آپکے اپنے زمانے مین محدث اصفہان مین تھے اور آپ بڑے فقہائے شافعیہ سے ہین آپ نیشاپور مین رہتے اور اوس جگہہ درس دیتے تھے پھر بغداد مین آئے اور تاحیات وہان رہے علم فقہ ابواسحق مروزی سے سیکھا اور آپ سے ابوحامد اسفراینی نے اس علم کو اخذ کیا اور عامۂ شیوخ وغیرہم بہت آپکے شاگردون مین سے ہین اور تدریس کی انتہا آپ پر منتہی ہوتی ہے وفات آپکی روز جمعہ تیرہوین شوال ۳۷۵ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے +

ابوالحسین عبدالباقی بن قانع الاموی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۲۶۵ھ ہجریہ مین واقع ہوئی آپنے حارث بن اسامہ و ابراہیم حربی و محمد بن مسلمہ و اسمعیل و ابن الفضل البلخی و ابراہیم بن الہیثم وغیرہ سے روایت کی ہے اور یہہ طبقۂ محدثین احادیث کثیرہ کو جمع کیا ہے اور دارقطنی و ابوعلی بن شاذان وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہین برقانی نے کہا کہ علمائے بغداد نے آپکو توثیق کئے ہین اور محدثین معتبرین سے جانے ہین آپکی تصنیف سے کتاب معجم نہایت مشہور ہے وفات آپکی ۳۵۱ھ ہجریہ مین ہوئی +

ابوعمرو عثمان بن احمد بن یزید الدقاق البغدادی رحمۃ اللہ علیہ آپنے علم حدیث محمد بن عبداللہ منادی و حنبل بن اسحاق و حسن بن مکرم وغیرہ سے سیکھا اور آپ سے

حاکم و ابن مندہ و ابن القطان وغیرہ کبرائی محدثین سے اخذ کیا وفات آپکی ربیع الاول سنہ ۴۴۳ ہجریہ میں واقع ہوئی اور کہتے ہیں کہ آپکے جنازہ کے ہمراہ پچاس ہزار آدمی تھے اور قبر آپکی بغداد میں مشہور ہے *

ابو الحسن علی بن المرزبان بغدادی رحمۃ اللہ علیہ آپ فقیہ شافعی ہیں علم فقہ ابی الحسین بن القطان سے سیکھا اور آپ سے ابو حامد اسفراینی نے اس علم کو اخذ کیا اور کہتے ہیں کہ آپ بغداد کے مدرس بھی تھے وفات آپکی سنہ ۳۶۶ ہجریہ میں ہوئی

ابو الحسن علی بن اسمعیل بن ابی بشر الاشعری رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۲۶۰ ہجریہ بغداد میں ہوئی آپ امام اصول اور قایم و ناصر مذہب سنت وجماعت کے ہیں علم عقاید میں طایفہ اشعریہ منسوب آپسے ہے اور اشعری آپکو اسلئے کہتے ہیں کہ ولادت کے وقت سمبلے بدن پر بال تھے قاضی ابوبکر باقلانی آپکے مذہب کا ناصر و مددگار ہے تصانیف آپکی کتاب اللمع - کتاب الموجز - کتاب ایضاح البرہان - کتاب التبیین عن اصول الدین وغیرہ ملاحدہ و معتزلہ و رافضیہ و جہمیہ و خارجیہ و مذہب اصناف کے رد میں کتابیں بہت تصنیف کی ہیں اور حافظ ابن حزم نے کہا ہے کہ آپکی تصانیف پچپاون کتابیں ہیں وفات آپ کی سنہ ۳۲۴ ہجریہ مقدسہ مرگ مفاجات میں واقع ہوئی اور قبر آپکی بصرہ میں ہے *

ابو الحسن علی بن عمر بن احمد الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپ کی سنہ ۳۰۶ ہجریہ میں ہوئی عالم حافظ فقیہ مذہب امام شافعی کے ہیں علم فقہ ابی سعید اصطخری سے اور علم قرارت عوضاً و سماعاً محمد بن حسن النقاش و ابی سعید القزاز وغیرہ سے سیکھے اور علم حدیث ابو القاسم بغوی و ابن صاعد سے حاصل کیا آخری عمر میں بغداد میں

علم حدیث کے صدر نشین ہوئے اور حاکم و عبد الغنی مصری و حافظ منذری و تمام رازی وغیرہ آپ سے راوی ہین کتاب السنن ۔ و المختلف ۔ و المؤتلف ۔ وغیرہ آپکی تصانیف مشہور و معروف ہین وفات آپ کی روز چہارشنبہ آٹھوین ذیقعدہ ۳۸۵ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین قریب قبر حضرت معروف کرخی کے ہے ٭

ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد الطبری رحمۃ اللہ ولادت آپکی ۲۲۴ ہجریہ مین ہوئی صاحب تفسیر کبیر اور تاریخ الشہیر ہین فنون کثیرہ مثل تفسیر حدیث فقہ تاریخ وغیرہ مین امام زمانہ تھے آپکی تصانیف ملیحہ فنون عدیدہ مین مشہور آفاق ہین اور آپکی وسعت علم پر دلالت کرتے ہین وفات آپکی شنبہ چھبیسوین شوال ۳۱۰ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے ٭

ابو بکر محمد بن احمد بن محمد الکنانی المعروف ابن الحداد رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی رمضان ۲۶۴ ہجریہ مین ہوئی آپ فقیہ شافعی المذہب مصری صاحب کتاب الفروع المذہب ہین یہ کتاب باوجود صغر حجم کے کثیر الفوائد دقیق مسایل سے بھری ہے اور اکابر ایمہ مثل قفال و ابو الطیب طبری و ابو علی سنجی وغیرہ نے اس کتاب پر حواشی لکھے ہین روایت علم حدیث کی نسائی وغیرہ سے کی ہے اور علوم کثیرہ تفسیر حدیث کے فقہ شعر ایام عرب نحو و لغت وغیرہم مین کمال رکھتے تھے اور کوئی آپکے وقت مین آپ کا ثانی نہ تھا وفات آپ کی ۳۴۴ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی اور قبر شریف آپکی سبنہ حرب باب مدینہ مصر مین ہے ٭

ابو بکر محمد بن عبد اللہ المعروف بالصیرفی رحمۃ اللہ علیہ آپ فقیہ شافعی ہین علم فقہ ابی العباس بن سریج سے سیکھا آپکی تصنیف سے ایک کتاب علم اصول مین

نہایت عمدہ و جامع ہے قفال نے کہا وہ اعلم الناس تھا علم اصول میں بعد شافعی رضی اللہ عنہ کے اور آپ نے ایک کتاب علم شروط میں بہت خوب لکھی ہے وفات آپ کی بقول مصنف ابن خلکان ۳۰۶ ہجریہ میں ہوئی اور قبر آپکی بغداد میں ہے

ابو بکر محمد بن علی بن اسمعیل القفال الشاشی رحمۃ اللہ علیہ آپ فقیہ شافعی المذہب ہیں امام عصر فقیہ محدث اصولی لغوی شاعر تھے علم فقہ ابن شریح سے حاصل کیا اور تصانیف آپکی بہت ہے چنانچہ کتاب اصول فقہ۔ کتاب جدل وغیرہ اور کہتے ہیں کہ مذہب شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا آپ کی ذات سے ملک ماوراء النہر میں پھیلا اور محمد بن جریر طبری سے بھی آپنے روایت کی ہے اور آپ سے حاکم نیشاپوری و ابن مندہ وغیرہ جماعت کثیرہ نے اس علم کو اخذ کیا وفات آپ کی ۳۶۶ ہجریہ مقدسہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی ماوراء النہر میں ہے

ابو الحسن محمد بن علی الماسرجسی الفقیہ رحمۃ اللہ علیہ آپ ائمہ شافعیہ ملک خراسان سے ہیں اور صحبت میں ابو اسحق مروزی کے بہت مدت تک رہے اور اونکے ساتھ مصر میں بھی آئے تھے اور تا وفات ہمراہ آپ کے رہے بعد وفات پانے ابو اسحق مروزی کے بغداد میں آئے اور نیشاپور میں درس کہتے تھے تمام فقہا اوس جگہہ کے آپ سے علم فقہ حاصل کیا اور آپکے جد کا نام ماسرجسی تھا مذہب نصرانی رکھتے تھے عبد اللہ بن مبارک کے ہاتھ پر اسلام لائے وفات آپ کی بعمر چھہتر برس کے ۳۸۴ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپ کی نیشاپور میں ہے

ابو بکر محمد بن ابراہیم المنذر النیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ آپ فقیہ تھے شیخ ابو اسحق نے طبقات الفقہا میں لکھا ہے کہ آپکی تصانیف سے بہت کتابیں ہیں چنانچہ کتاب

الاشراف - کتاب المبسوط اکبر - کتاب الاجماع - کتاب التفسیر - کتاب السنن وغیرہ
آپ علم حدیث میں محمد بن میمون وربیع بن سلیمان وغیرہ کے شاگرد ہیں وفات آپکی
سنہ ۳۱۹ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپ کی مکہ میں ہے +

ابو زید محمد بن احمد بن عبد اللہ الفاشانی رحمۃ اللہ علیہ آپ ائمہ اجلا سے ہیں علم فقہ
ابو اسحق مروزی سے سیکھا اور آپ سے قفال مروزی نے اس علم کو اخذ کیا اور بغداد میں
اکر تحدیث کی اور دارقطنی ومحاملی نے آپ سے احادیث سنی اور پھر مکہ میں سات برس
تک مجاور رہے اور اوس جگہہ میں فربری سے تحدیث صحیح بخاری کی کی وفات آپکی روز
پنجشنبہ تیرہوین رجب المرجب سنہ ۳۷۱ ہجریہ مقدسہ میں واقع ہوئی اور قبر شریف
آپکی مکہ معظمہ میں مشہور ومعروف ہے +

ابو اسحق محمد بن القاسم بن شعبان رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت میں مصر کے
درمیان فقہائے مذہب مالکیہ کے رأس ہیں آپکی تصانیف واقوال سے بہت کتابیں
ہیں وفات آپکی سنہ ۳۵۵ ہجریہ میں واقع ہوئی +

ابو بکر محمد بن عبد اللہ ورتفاء الاودنی رحمۃ اللہ علیہ آپ فقیہ المذہب اپنے وقت میں
امام اصحاب شافعی سے تھے اودن ایک قریہ کا نام ہے جو بخارا کے متصل مشہور ہے
وہان سکونت پذیر تھے وفات آپ کی ربیع الاول سنہ ۳۸۵ ہجریہ میں واقع ہوئی اور
قبر آپکی کلال آباد میں مشہور ہے +

ابو عبد اللہ محمد بن احمد الخضری المروزی رحمۃ اللہ علیہ آپ مقدم فقہائے شافعیہ
سے تھے ابابکر فارسی سے ملاقات کی ہے اور شاگردون میں سے قفال شاشی کے
ہیں اور مرو میں فقہ شافعی کو آپ نے پھیلایا اور قوت حافظہ وقلت نسیان میں آپ

پر ضرب المثل کرتے ہین اور خضر نام آپکے اجداد مین سے ہے وفات آپکی سنہ ۳۰۳ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

ابو زرعہ محمد بن عثمان بن ابراہیم الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ آپ والی قضائے مصر تھے آٹھ برس تک بعد احمد بن طولون کے قضارت کی پھر شہر دمشق کے قاضی ہوئے اور مذہب شافعی کو اوس ملک مین خوب پھیلایا وفات آپ کی سنہ ۳۰۲ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

ابو بکر محمد بن علی المصری نزیل التنیس النقاش رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۲۶۶ ہجریہ مین ہوئی مولد آپکا بغداد ہے آپ حافظ متقی ہین تصانیف آپکی تفسیر شفاء الصدور - اشارہ فی غریب القرآن - والموضح فی القرآن - معانیہ - ضد العقل مناسک - فہم المناسک - اخبار القاص - ذم الحسد - دلایل النبوۃ - ابواب فی القرآن وغیرہ مشہور ومعروف ہین آپ ایک جماعت کثیرہ سے راوی ہین اور آپ سے ایک جماعت نے روایت کی ہے وفات آپکی روز سہ شنبہ چھٹی شوال سنہ ۳۵۱ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین ہے +

ابو عبد اللہ محمد بن یحیی بن مندہ العبدی رحمۃ اللہ علیہ آپ بڑے حفاظ ثقہ سے ہین آپ سے ایک جماعت نے علم حدیث اخذ کیا اور آپکی تصنیف سے ایک کتاب اصبہان مشہور ہے وفات آپکی سنہ ۳۰۱ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن مطر الفربری ولادت آپکی سنہ ۲۳۱ ہجریہ مین ہوئی بہت سے طلبا واسطے سماعت احادیث صحیح بخاری کے آپکے نزدیک آتے اور فایدہ پاتے اور آپ سب آخر ہین کہ جس نے جامع صحیح بخاری سے روایت کی ہے اور آپ

راوی صحیح بخاری کے ہیں وفات آپکی تیسری شوال سنہ ۳۴۰ ہجریہ میں ہوئی +

ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الاجری رحمۃ اللہ علیہ آپ فقیہ شافعی اور محدث ہیں آپ ابن مسلم الکجی وغیرہ سے راوی ہیں اور جماعت کثیر آپ سے روایت کرتی ہے تصانیف آپکی فقہ وحدیث میں بہت ہے چنانچہ کتاب الاربعین - کتاب الشریعت فی السنۃ وغیرہ آپ عالم باعمل متبع سنت تھے وفات آپکی محرم سنہ ۳۶۰ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی مکہ میں ہے +

ابو بکر محمد بن ابی محمد قاسم بن محمد الانباری رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۲۷۱ ہجریہ میں ہوئی تھی آپ علامہ عصر تھے علم ادب میں صدوق ثقہ اور کثیر الحفظ اہل سنت سے ہیں علوم قرآن وغریب حدیث ومشکل میں آپکی تصنیفت بہت ہیں ابو علی قالی نے کہا کہ آپ کو تین لاکھ بیت جو قرآن کے شاہد ہیں یاد تھی اور بلکہ آپ نے فرمایا ہے کہ تیرا صندوق کتابوں کے بھرے ہوئے مجکو زبان پر یاد ہیں اور ایک سو بیس تفسیر قرآن مجید کی باسانید اوستادان مجکو محفوظ ہیں اور آپکی تصنیف سے کتاب غریب الحدیث جسکے پینتالیس ہزار ورق ہیں مشہور ومعروف ہے وفات آپکی روز النحر سنہ ۳۲۸ ہجریہ میں واقع ہوئی +

ابو بشر محمد بن احمد الرازی الدولابی رحمۃ اللہ علیہ آپ اخبار وتواریخ وحدیث میں بڑے نامی عالم تھے ملک شام وعراق میں اس علم کو تحصیل کیا محمد بن بشار واحمد بن الجبار وغیرہ آپ سے راوی ہیں طبرانی وابو حاتم بن حبان البستی نے بھی آپ سے روایت کی ہے تصانیف آپکی کتاب تاریخ موالید - علما ووفیات وغیرہ مشہور ہے وفات آپکی سنہ ۳۱۰ ہجریہ میں ہوئی +

ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبان رحمۃ اللہ علیہ اصل آپکی خراسان سے ہے علم حدیث میں ثقہ تھے آپنے روایت ابی القاسم بغدادی و ابی بکر بن درید وغیرہ سے کی ہے اور آپ سے ابو عبد اللہ صیمری و ابو القاسم تنوخی وغیرہ راوی ہیں تصنیف آپکی تفسیر عربی وغیرہ ہے وفات آپکی ۳۸۴ھ ہجریہ میں ہوئی +

ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد البستی رحمۃ اللہ علیہ آپ شاگرد نسائی کے ہیں اور ابو یعلی و حسن بن سفیان وغیرہ سے بھی علم کو اخذ کیا اور علم فقہ و لغت وطب و نجوم میں آپکو کمال تھا حاکم نے آپ سے اخذ کیا تصانیف آپکی۔ تاریخ الثقات کتاب الضعفاء۔ علل حدیث الزہری۔ علل حدیث مالک۔ کتاب معجم۔ مناقب مالک۔ مناقب شافعی۔ کتاب انواع العلوم و اوصافہا در ۳۰ جلد۔ کتاب الہدایہ الی علم السنن۔ وغیرہ قریب ایک ہزار کے ہیں وفات آپ کی ۲۲ شوال ۳۵۴ھ ہجریہ میں واقع ہوئی +

ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم الحافظ البزار رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۲۶۰ھ ہجریہ میں ہوئی آپ بڑے نامی محدثین عراق سے ہیں بغداد میں سکونت رکھتے تھے موسی بن وشا سے علم حدیث سیکھا جو اسمعیل بن علیہ کے آخرین اصحاب سے ہیں دار قطنی و عمر بن شاہین و ابن المحاملی وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں وفات آپکی ۳۵۴ھ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد میں ہے +

ابو عوانہ یعقوب بن اسحق بن ابراہیم النیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ آپ حفاظ جوادین اور محدثین مکثرین سے ہیں صاحب مسند صحیح و مخرج کتاب مسلم ہیں اور شام و مصر و کوفہ و بصرہ و واسط و حجاز و جزیرہ و یمن و اصبہان و رے و فارس میں سیاحت

کی اور وہانکے علمائے نامی سے علم حدیث حاصل کیا چنانچہ یزید بن محمد و اسمٰعیل بن محمد و
شعیب بن اسحاق وغیرہ سے روایت کی ہے اور مصر مین یونس بن عبد الاعلی وغیرہم
سے اور عراق مین سعدان بن نصر سے وخراسان مین محمد بن یحیی الذہلی اور جزیرہ مین علی
بن حرب سے حاصل کیا اور آپ سے ابوبکر اسمٰعیل و احمد بن علی رازی و ابو علی حسین و ابو
احمد علی و سلیمان الطبرانی نے روایت کی ہے آپنے پانچ مرتبہ حج کیا اور فرماتے
ہین کہ مین مصیصہ مین تھا مجکو میرے بھائی محمد بن اسحق نے یہہ اشعار لکھ بھیجے **قطعہ**

فان نحن التقینا قبل موت　　شفینا النفس من مضض العتاب
وان سبقت یدا یدی المنایا　　فکم من غایب تحت التراب

کسی شاعر نے اس مضمون کے اشعار فارسی مین مرقوم کئے ہین **قطعہ**

گر بما ہیم زندہ بردوزیم　　دامن کز فراق چاک شدہ
ور بمیرم عذر ما بپذیر　　اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

وفات آپکی ۳۱۶ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی اسفراین مین ہے اور کہتے
ہین کہ آپکی قبر کے بازو مین بہت علما ایمہ سے خفتہ ہین +

ابو اللیث امام نصر بن محمد السمرقندی رحمۃ اللہ علیہ حنفی مذہب مین بڑے
فقیہ معتبر تھے اور جامع صغیر اور جامع کبیر کی شرحین آپنے لکھی تھین اور بستان ابی اللیث
وغیرہ کتابین آپکی تصانیف سے ہین وفات آپکی ۳۷۳ ہجریہ مین ہوئی +

ابو منصور الماتریدی محمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ امام تھے علم کلام مین سلسلہ
شاگردیکا آپ کے ابو حنیفہ تک تین واسطو سے پہنچتا ہے اور ماترید ایک قریہ سمرقند
کے ضلع مین ہے وہان آپ سکونت رکھتے تھے وفات آپ کی ۳۳۳ ہجریہ مین ہوئی

ابو بکر احمد بن علی الرازی الجصاص رحمۃ اللہ علیہ علم اصول اور فروعات مین آپنے تصانیف کئے ہین اور مختصر کرخی اور مختصر طحاوی پر شرح لکھے ہین علی ابی الحسن الکرخی کے نزدیک علم سیکھا اور شہر بغداد مین حنفی علماؤنکے درمیان مشہور و معروف ہوئے ولادت آپکی بقول صاحب نتایج الافکار ۳۰۵ ہجریہ اور وفات آپکی ۳۷۰ ہجریہ بغداد مین واقع ہوئی +

ابو الفضل محمد بن محمد بن احمد المقتول رحمۃ اللہ علیہ لقب آپکا حاکم اور منتقی بھی لکھے ہین ایک کتاب بنام کافی آپنے تصنیف کئے اوس مین امام محمد بن حسن کے مبسوط او جامع کو ترتیب دئے ہین اور اوسکی شرح شمس الایمہ سرخسی نے بنائی ہے جسکو مبسوط سرخسی کہتے ہین اور آپ ترکونکے فتنہ مین شہر مرو کے اندر مقتول ہوئے کہتے ہین کہ جب آپنے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوںسے اقوال مکررات اور تطویلات کو حذف کرکے آپنے کتاب کافی مین جمع کئے تب رات کو امام محمد آپکے خواب مین آئے اور کہا کہ تونے میری کتابونسے حذف کس لئے کیا آپنے جواب دیا کہ اس زمانے کے فقہا سست ہوگئے ہین اسلئے مین نے طول اقوال کم کردیا ہے وفات آپکی ۳۳۴ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو اسحق ابراہیم بن محمد الاسفرایینی رحمۃ اللہ علیہ آپ فقیہ شافعی مذہب کے اور متکلم اصولی تھے حاکم ابو عبد اللہ نے آپکا ذکر کیا اور قاضی ابو طیب طبری نے علم اصول فقہ آپ سے حاصل کیا اور ابو الحسن عبد الغافر فارسی نے علم سیاق کو آپ سے اخذ کیا اور حافظ ابوبکر بیہقی اپنی تصانیف مین بہت سی روایت آپ سے نقل کئے ہین آپکی تصانیف سے کتاب جامع الجلی فی اصول الدین والرد علی الملحدین فی

خمس جلد بڑی مشہور ہے وفات آپکی روز عاشورہ ۴۵۸ھ ہجریہ نیشاپور مین ہوئی بعد آپکی لاش کو وہان سے اوٹھا کر اسفراین مین لائے اور مشہد سے محلے مین اسپہنے مدفون ہوئے +

ابوبکر احمد بن علی بن ثابت البغدادی المعروف بخطیب رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی روز پنجشنبہ ۲۴ ذیقعدہ ۳۹۲ھ ہجریہ مین واقع ہوئی آپ بڑے متقین حفاظ اور علما متبحرین سے ہین کئی کتابین قریب سو کے آپکی تصانیف سے مشہور آفاق ہین چنانچہ کفایہ۔ شرف اصحاب الحدیث۔ والسابق واللاحق۔ والمتفق والمفترق۔ والمؤتلف والمختلف۔ وتلخیص المتشابہ۔ وکتاب الرواۃ عن مالک۔ غنیۃ المقتبس فی تمیز الملتبس۔ وتمیز متصل الاسانید۔ وروایۃ الابناء علی الآباء۔ وفات آپکی ساتوین شوال ۴۶۳ھ ہجریہ بغداد مین واقع ہوئی اور قبر آپکی جانب بشر باب الحرب مین مشہور ومعروف ہے +

ابوبکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی الخسروجردی المشہور بحافظ الکبیر ولادت آپکی شعبان ۳۸۴ھ ہجریہ مین ہوئی آپ مقتدا و پیشوا علم حدیث و فقہ کے ہین اور علمی تحقیقات کمال درجہ کی کئے اور مباحثہ ومناظرہ مین نہایت انصاف سے گفتگو کرتے تصانیف آپکی بیشمار ہین اور اہل تواریخ کہتے ہین کہ آپکی تصنیف ہزار جزو سے زیادہ ہے اور بعضے مورخین یا تمکین کہتے ہین کہ سات شخص ہین کہ جنکی تصانیف دین و اسلام مین مفید ہوئی اور مسلمانونکو اوس سے بہت نفع دینی حاصل ہوا چنانچہ اون اشخاص سبعہ کے نام یہہ ہین دارقطنی۔ حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری ابومحمد عبدالغنی بن سعید ازدی۔ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی۔ ابوعمرو بن عبدالبر

النمری حافظ اہل مغرب۔ امام بیہقی۔ اور خطیب بغدادی اور آپ روایت حدیث
کی حاکم نیشاپوری و ابو طاہر محمد و ابن فورک و ابو عبد اللہ سلمی سے حاصل کی ہے
تصانیف مشہورہ آپکی کتاب السنن دو جلد۔ کتاب دلایل النبوۃ ۳ جلد کتاب
معرفۃ العلوم۔ کتاب بعث و نشور ایک جلد کتاب آداب۔ کتاب فضایل صحابہ
کتاب فضایل اوقات۔ کتاب شعب الایمان دو جلد۔ کتاب خلافیات دو جلد
نصوص امام شافعی دو جلد مناقب احمد بن حنبل۔ کتاب الاسما والصفات دو جلد۔
کتاب الاعتقاد یک جلد۔ کتاب دعوات الکبیر یک جلد۔ کتاب الزہد۔ کتاب
الترغیب والترہیب۔ کتاب اربعین کبری۔ اربعین صغری۔ کتاب الاسرار
کتاب معرفۃ السنن والآثار اور بیہقی اسلئے کہتے ہین کہ بیہہ نام چند دیہات کا ہے
اور آپ وہان سکونت رکھتے تھے وفات آپکی دسوین جمادی الاول ۴۵۸ ہجریہ
نیشاپور مین واقع ہوئی آپکی نعش وہان سے لائے اور خسروجرد مین جو مشہور ایک
گانو ہے مدفون کیا فقط

ابو عبید احمد بن محمد المؤدب الہروی الفاشانی رحمۃ اللہ علیہ آپ اکابر علمائے
زمانہ سے تھے اور فاشانی آپکو اسلئے کہتے ہین کہ فاشان ایک گانو کا نام ہے آپ
وہانکے رہنے والے تھے بذلہ دوست اور ہمیشہ طعام خلوت مین تناول فرماتے اور
اہل ادب سے معاشرت رکھتے اور مجالس لذت و طرب مین ہمیشہ مشغول رہتے تھے
وفات آپکی ۴۰۱ ہجریہ مین واقع ہوئی

ابو الحسن احمد بن محمد المحاملی الفقیہ الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نہایت ذکی اور حسن
فہم مین حصہ وافر رکھتے تھے اور علم فقہ مین بارع تھے اور درس دیتے تھے آپنے

شیخ ابی اسحق اسفرایینی کے سامنے اور حدیث محمد بن المظفر اور طبقے سے آپنے اخذ کیا اور آپکے والد نے کوفہ مین جاکر حدیث کی سماعت کروائی اور تصانیف آپکی کتب مذہبی بہت ہین وفات آپکی ۴۱۸ھ ہجریہ مین ہوئی ٭

ابونعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی الحافظ مشہور رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۳۳۶ ہجریہ مین ہوئی آپ اعلام محدثین و اکابر حفاظ دین و ثقات صوفیا سے ہین متقدمین مین چھے برس کی عمر مین مشایخ نے عمدہ حدیث کی بطریق تبرک اجازت دی جب آپ جوان ہوئے اجلہ مشایخین سے علم حدیث کو حاصل کیا اور طبرانی و ابوالشیخ و جعابی و ابو علی صواف سے استفادہ تامہ پایا جب آپ درجہ شیخوخیت پر پہنچے حفاظ فن حدیث آپکے دروازے پر ہجوم لاتے اور استفادہ علمی و سند وفور علم و علو اسناد حاصل کرتے تصانیف آپکی کتاب حلیۃ الاولیا۔ کتاب معرفۃ الصحابہ۔ کتاب دلایل النبوۃ دو جلد۔ مستخرج علی مسلم تاریخ اصفہان۔ کتاب صفۃ الجنہ۔ کتاب الطب۔ کتاب فضایل الصحابہ کتاب معتقد وغیرہ رسایل وفات آپکی ہشتم محرم ۴۳۰ھ ہجریہ مین بعمر چوہتر برس کے واقع ہوئی ٭

القدوری ابوالحسن احمد الفقیہ الحنفی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۳۶۲ ہجریہ مین ہوئی کہتے ہین علم فقہ حنفیہ کا عراق مین آپ پر منتہی ہوتا ہے اور آپ سماع حدیث کی کامل رکھتے ہین اور قدور ایک گانونکا نام ہے اور بعضے کہتے ہین کہ آپکے نسب کا نام تھا اسلئے آپ قدوری مشہور ہوئے تصنیف آپکی کتاب قدوری بہت متداول ہے وفات آپکی روز یکشنبہ پانچوین رجب ۴۲۸ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور بغداد مین آپکا مزار پر انوار ہے ٭

ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن صابونی ولادت آپکی سنہ ۳۷۳ ہجریہ مین واقع
ہوئی صاحب کتاب الامین آپ ساکن نیشاپور ہین وعظ و تفسیر مین کمال مہارت
رکھتے تھے اور زاہر بن احمد سرخسی و ابو سعید رازی و ابوبکر مقری وغیرہ سے علم
ظاہر کو حاصل کیا اور آپسے عبد العزیز کتانی و علی بن الحسین صفرائی نے روایت علم
حدیث کی کی ہے اور راوی آپکے آخر تلمیذ سے ہین علمائے مصر نے گواہی کمال
ہونے علم تفسیر اور حفظ احادیث کی دیئے ہین ستر برس وعظ و نصایح مین مشغول
رہے اور خطبہ و امامت نماز جامع نیشاپور مین تیس برس تک کی کہتے ہین کہ ایکوقت
آپ وعظ فرماتے تھے قاری وعظ کو فرمایا کہ یہہ آیت پڑھ افامن الذین
مکروا السیّات ان یخسف اللہ بہم الارض الآیۃ اور آدمیون کو
اس آیت کے ترجمہ مین تہدید و تخویف بہت کیا یہانتک کہ آپکی صحبت مین ایک
تاثیر عظیم پیدا ہوئی بیکایک متغیر الحال ہوا اوسی وقت آپکے شکم مین درد ہونے لگا
اور اوسی حالت مین آپکا انتقال ہوا وفات آپکی روز جمعہ چوتھی محرم الحرام سنہ ۴۴۹
ہجریہ مقدسہ کو واقع ہوئی +
ابو القاسم تمام بن محمد ابی الحسین الرازی الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی
سنہ ۳۳۰ ہجریہ مین واقع ہوئی والد آپکے حفاظ مین سے تھے اور آپنے اپنے والد
سے روایت حدیث کی کی ہے اور خیثمہ بن سلیمان طرابلسی و احمد بن خدام قاضی
وغیرہ سے بھی علم حدیث کی سند حاصل کی ہے اور آپسے ابو الحسن میدانی و ابو علی
اہوازی و عبد العزیز بن احمد کتانی وغیرہ سنے علم حدیث کو حاصل کیا اور کہتے ہین
کہ معرفت رجال مین بھی آپ کو کمال مہارت تھی اور حفظ حدیث و جمیع خیرات

محاسن مین ضرب المثل اپنے زمانے کے تھے اور علم حدیث مین شامیان کے درمیان
اُنسے زیادہ کوئی حافظ تھا وفات آپکی ۳ محرم ۵۷۱ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو محمد بن جعفر بن احمد المعروف بالقاری البغدادی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی
۴۱۷ھ ہجریہ مین ہوئی آپ حافظ عصر و علامہ زمانہ کے تھے آپکی تصانیف سے بہت
کتابین عجیب ہین کتاب مصارع العشاق وغیرہ روایت علم حدیث کی ابی علی بن
شاذان و خلال و برمکی و قزوینی وغیرہ سے کی ہے وفات آپ کی ۵۰۰ھ ہجریہ
مقدسہ مین واقع ہوئی +

ابو محمد حسن بن محمد بغدادی معروف بخلال رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۳۵۲ھ
ہجریہ مین واقع ہوئی آپ نے علم حدیث ابوبکر وراق اور ابوبکر بن شاذان سے حاصل
کیا اور خطیب بغدادی اور ابو الحسین طیوری وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہین
اور سبھونکے نزدیک آپ اشخاص ثقہ اور معتبر سے ہین اور حفظ حدیث مین سرآمد
زمانہ تھے آپکی تصنیف سے ایک کتاب مسند صحیحین پر ہے لیکن اتمام کو نہ پہنچی تھی
کہ آپکا انتقال ہوا وفات آپکی جمادی الاولی ۴۳۹ھ ہجریہ مین ہوئی +

ابو علی الحسین بن محمد المروزی رحمۃ اللہ علیہ آپ فقیہ شافعی امام کبیر صاحب
وجوہ غریبہ سے مذہب شافعی کے ہین امام الحرمین نے کتاب نہایت المطلب
غزالی وسیط و بسیط مین جس جگہ لفظ قاضی لکھا ہے آپ سے روایت مراد ہے آپ نے علم
فقہ ابی بکر قفال مروزی سے حاصل کیا اور علوم اصول و فروع مین بہت کتابین
تصنیف کین آپ فتوی لکھتے اور ہمیشہ درس دیتے تھے بڑی جماعت اعیان نے
آپ سے علم فقہ کو حاصل کیا چنانچہ بغوی صاحب شرح السنہ آپ کے شاگردون مین سے ہے

ہین وفات آپ کی سنہ ۶۲ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی مرو رود مین ہے

ابو عبد اللہ الحسین بن الحسین الفقیہ الشافعی المعروف بالحلیمی الجرجانی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت آپکی سنہ ۳۳۸ھ ہجریہ جرجان مین واقع ہوئی آپنے علم حدیث ابی بکر محمد بن احمد بن حبیب وغیرہ سے شہر بخارا مین حاصل کیا اور علم فقہ ابی بکر اودنی اور ابی بکر قفال سے سیکھا اور آپکو مذہب حنفیہ مین امام معظم ماوراء النہر کہتے ہین اور آپسے حاکم نے بہت روایت علم کی کی ہے وفات آپکی سنہ ۴۰۳ھ ہجریہ مین ہوئی

ابو علی الحسین بن محمد الجیانی الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی محرم سنہ ۴۲۷ھ ہجریہ مین واقع ہوئی امام علم حدیث وعلم فقہ کے ہین آپ کی تصنیف سے ایک کتاب مسمی تقیید المہمل اوس مین ہر لفظ ملتبس کو رجال صحیحین سے ضبط کیا اور بہت مختصر لکھا حسن الخط جید الضبط علم شعر وانساب مین کمال دستگاہ رکھتے تھے اور ہمیشہ جامع مسجد قرطبہ مین بیٹھکر وعظ فرماتے تھے وصدہا آدمی آپکے وعظ سے مستفید ہوئے وفات آپکی شب جمعہ بارہوین شعبان سنہ ۴۹۸ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی جیان مین جو اعمال رے سے مشہور ومعروف ہے

ابو الفتح سلیم بن ایوب الرازی الفقیہ رحمۃ اللہ علیہ فضل وعبادت مین یکتائے زمانہ تھے بہت کتابین آپکی تصنیفات سے ہین چنانچہ کتاب غریب الحدیث وغیرہ علم فقہ ابی حامد اسفرائنی سے سیکھا اور آپسے ابو الفتح نصر بن ابراہیم مقدسی نے اس علم کو اخذ کیا بلدہ صور ملک شام مین آپ سکونت رکھتے آپ حج کو تشریف لیگئے تھے جب پہنچے پھرسے متصل ساحل جدہ بحر قلزم مین غریق رحمت ہوئے وفات آپکی سلخ صفر سنہ ۴۴۷ھ ہجریہ مین اسی برس کے ہوئی +

ابو الولید سلیمان بن خلف المالکی الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سہ شنبہ ذیقعدہ ۴۰۳ھ ہجریہ مدینہ بطلیوس مین واقع ہوئی آپ علمائے اندلس سے تھے اور مکہ مین ابی ذر ہروی کے ساتھ تین برس تک رہے اور حج چار کئے اور بعدہ بغداد مین آئے اور تین برس فقہ کا درس دیتے تھے کتابین آپکی تصانیف سے بہت ہین۔ کتاب المنتقی۔ کتاب احکام الفصول۔ کتاب التعدیل والتجریح وغیرہ آپ ائمہ مسلمین سے ہین اور اندلس کے قاضی تھے اور کہتے ہین کہ قضارت آپنے حلب کی کی ہے وفات آپکی شب پنجشنبہ انیسوین رجب ۴۷۴ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بلدہ مریہ مین رباط بر صفہ بحر کے درمیان ہے۔

ابو بکر عبد اللہ بن احمد الفقیہ الشافعی المعروف قفال رحمۃ اللہ علیہ فقہ و حفظ و ورع زاہد مین وحید زمانہ تھے اور بہت سے آدمی آپ سے انتفاع حاصل کئے چنانچہ شیخ ابو علی سنجی و قاضی حسین بن محمد و شیخ ابو محمد الجوینی والد امام الحرمین وغیرہ آپکے شاگردون سے ہین اور یہہ حضرات امام کہلاتے تھے اور قفال آپکو اس لئے کہتے ہین کہ آپنے کبرسنی مین علم سیکھا اور اول تو ارپنج کہتے ہین کہ اوسوقت آپکی عمر تیس برس کی تھی آپکی تصنیف سے کتاب شرح فروع ابی بکر جو خوارزم مین ہے لیکن ایسی مشکل ہے کہ جسمین مسایل عجیبہ و غریبہ داخل ہین وفات آپکی ۴۱۷ھ ہجریہ مین بعمر نود برس کے واقع ہوئی اور قبر آپکی سجستان مین مشہور و معروف ہے+

ابو محمد عبد اللہ بن یوسف الجوینی والد امام الحرمین رحمۃ اللہ علیہ علم تفسیر و فقہ و اصول مین امام وقت کہلاتے تھے اور علم فقہ ابی الطیب سہل بن محمد

اللہ علیہ سے حاصل کیا اور قفال سے بہت فوائد علمی حاصل کئے بعد کمال ہونے سب علموں کے آپ متصدر فتوی و تدریس ہوئے تصانیف آپکی تفسیر کبیر کہ جس مین سب طرح کے علوم مندرج ہین - تبصرہ - تذکرہ - مختصر المختصر - والفرق والجمع والسلسلہ والموقف الامام - کتاب الاسوم وغیرہ مشہور ہین اور علم حدیث کی سماعت آپنے بہت کی ہے وفات آپکی ۴۳۸ھ ہجریہ مین ہوئی اور قبر آپکی نیشاپور مین ہے

عبد اللہ بن محمد بن یوسف الحافظ المعروف ابن الفرضی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۳۵۱ھ ہجریہ مین ہوئی آپ فقیہ عالم فنون حدیث اور واقف علم رجال تھے تصانیف آپکی تاریخ علماے اندلس جو بڑی مشہور کتاب ہے - کتاب الصلۃ - کتاب حسن فی المختلف والمؤتلف - کتاب مشتبہ النسبہ - کتاب اخبار شعراے اندلس وغیرہ آپ قاضی مدینہ بلنسیہ کے تھے فتح قرطبہ بربر کے روز آپ شہید ہوئے ہین وفات آپکی روز دوشنبہ چھٹی شوال ۴۰۳ھ ہجریہ مین ہوئی +

عبد الرحمن بن محمد بن اسحق العبدی الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ امام کبیر الشان جلیل القدر حسن الحفاظ واسع الروایۃ ہین آپکی تصانیف سے کتابین بہت ہین وفات آپکی ۴۷۰ھ ہجریہ مین ہوئی +

ابو المعالی عبد الملک ابن الشیخ ابی محمد الجوینی الفقیہ الشافعی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپ کی اٹھارہوین محرم ۴۱۹ھ ہجریہ مین ہوئی آپ ملقب بضیاء الدین معروف بہ امام الحرمین تھے جس وقت آپ کے والد کا انتقال ہوا آپنے مسند تدریس پر جلوس فرمایا اور بعد تدریس کے خدمت مین استاد ابو القاسم اسکافی کے مدرسہ بیہقی مین جاتے اور علم اصول سیکھتے تھے پھر آپنے سفر بغداد

کیطرف کیا اور وہان کے علما سے ملاقات کی پھر حجاز مین آئے اور مجاور مکہ کے بنے اور چار برس مقیم رہے بعد مدینہ مین جاکر درس و فتوی دیتے تھے آپکی تصنیف ہر فن مین موجود ہے۔ کتاب نہایت المطلب فی درایۃ المذہب۔ الشامل فی اصول الدین البرہان فی اصول الفقہ۔ تلخیص التقریب والارشاد۔ العقیدۃ النظامیہ۔ مدارک العقول۔ غیاث الامم فی الامامۃ۔ مغیث الخلق فی اختیار الاحق۔ غنیۃ المسترشدین فی الخلاف وغیرہ وفات آپکی وقت عشا پچیسوین ربیع الآخر ۴۷۸ھ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی نیشاپور مین ہے آپ کے شاگرد چار سو کے ہمراہ قریب چار سو کے حاضر تھے +

ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن القشیری رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۳۷۶ھ ہجریہ مین ہوئی آپ علم فقہ وحدیث وتفسیر واصول وادب وشعر وکتابت وعلم تصوف مین علامہ وقت تھے اصل آپکی ناحیۂ استوا ملک عرب سے ہے بعدہ خراسان مین آئے اور قشیری نسبت ہے طرف ایک قبیلہ بزرگ کے جو قشیر بن کعب سے مشہور ہے آپ نے ابوبکر محمد بن ابی بکر الطوسی اور ابو بکر بن فورک سے علم فقہ واصول حاصل کیا۔ تصانیف آپکی رسالہ قشیری۔ نحو القلوب۔ کتاب لطائف الاشارات۔ کتاب الجواہر۔ کتاب احکام السماع۔ کتاب آداب الصوفیہ۔ کتاب عیون الاجوبۃ فی فنون الاسئلہ۔ کتاب المنتہی فی نکت اولی النہی وغیرہ ہین آپکے شاگرد عمدہ محدثین ابو الحسن بن بشران وابی نعیم اسفراینی وابی الحسن خفاف وعلی بن عبد الرحمن اہوازی رحمۃ اللہ علیہم مشہور ہین اور آپ سے قانون قشیریہ نکلا ہے وفات آپکی روز یکشنبہ قبل طلوع شمس سولھوین ربیع الآخر ۴۶۵ھ ہجریہ مین واقع ہوئی

اور قبر آپکی مدینہ نیشاپور شیخ ابی علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ مین مشہور و معروف ہے

ابو نصر عبد السید بن محمد معروف بابن الصباغ رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے مین عراقیین کے درمیان فقیہ تھے اور عالم اور حافظ و مشہور تھے اور معرفت مذہب مین سب سے مقدم تھے تصنیفات سے آپکے کتاب الشامل فی علم الفقہ مشہور و معروف ہے اور ابن خلکان نے کہا ھو من اجود کتب اصحابنا و من صحہا نقلا و اثبتہا ادلۃ و لہ العدۃ فی اصول الفقہ وفات آپکی ۴۷۷ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو محمد عبد الغنی بن سعید الازدی الحافظ المصری رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۳۳۲ھ ہجریہ مین ہوئی آپ اپنے زمانے مین حافظ مصر تھے علامہ سیوطی نے کہا ہے الحافظ المتقن النسابہ امام زمانہ فی علم الحدیث و حفظہ اور برقانی نے کہا ما رایت بعد الدار قطنی احفظ منہ ابن خلکان نے کہا آپکی توالیف نافعہ سے بہت کتابین مشہور ہین مشتبہ النسبت۔ کتاب المؤتلف و المختلف وغیرہ خلق کثیر نے آپ سے فایدہ اوٹھایا وفات آپکی ۴۰۹ھ ہجریہ مصر مین واقع ہوئی اور قبر آپکی قریب مصلائے عید کے مشہور و معروف ہے +

ابو الحسن علی بن محمد بن حبیب البصری رحمۃ اللہ علیہ آپکو ماوردی بھی کہتے ہین آپ فقہائے شافعیہ سے ہین علم فقہ بصرہ مین ابی القاسم ضمیری سے اور ابو حامد اسفراینی سے بغداد مین حاصل کیا اور حافظ المذہب کا خطاب ملا اور بہت سے شہرون مین آپنے قضاوت کی ہے تصانیف آپکی حاوی تفسیر۔ نکت۔ عیون۔ ادب الدین والدنیا۔ احکام السلطانیہ۔ قانون وزارت۔ سیاست ملک۔ اقناع وغیرہ آپنے اپنی تصانیف ظاہر نہین کی جب موت قریب آئی تب ایک شخص معتمد کو بلواکر

کہا کہ آج تک میں نے اپنی تصنیف ظاہر نہیں کی لیکن اب میری موت آئی تمکو کہتا ہون کہ میرے ہاتھہ مین ہاتھہ دے اگر تو اوس پر قابض ہو جاوے تو جاننا کہ تصانیف میری مقبول ہوئی تب ویسا ہی کیا گیا اور تمام کتابین مقبول ہوئین وفات آپکی سنہ ۴۶۳ھ ہجریہ مین ہوئی اور قبر آپ کی شہر بغداد مقبرہ باب حرب مین ہے +

ابو الحسن علی بن الحسن المعروف بالخلعی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی محرم سنہ ۴۰۵ھ ہجریہ محروسہ مصر مین ہوئی آپ نے سماعت علم حدیث کی ابو الحسن الحوفی و ابو محمد بن النحاس وغیرہ سے کی ہے آپکو تو الیف حسنہ ہین ایکروز آپ نے قضارت سے دوسرے روز خدمت سے استعفا دیا اور آپ سے ابو رفاعہ راوی ہین اور خلعی آپکو اس لئے کہتے ہین کہ آپ مصر مین خلعت بیچتے تھے کتاب خلعیات آپ سے مشہور ہے وفات آپکی اٹھارہوین ذیحجہ سنہ ۴۹۲ھ ہجریہ مین ہوئی اور قبر آپکی مصر مین ہے +

ابو الحسن علی بن محمد بن خلف المعافری المعروف بابن القابسی رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث مین امام تھے لوگ آپ سے نہایت اعتقاد رکھتے تھے تصانیف آپ کی کتاب الملخص فی علم الحدیث۔ وکتاب الاداب وغیرہ ہین اور کتاب بخاری ملہ مین ابی زید سے پڑھی ہے جب آپکی وفات ہوئی لوگون نے آپکی قبر کے نزدیک خیمہ لگائے اور رات بھر وہین رہے اور شاعرون نے مرثیے تصنیف کئے آپ ہمیشہ اس بیت کو زہیر ابی سلمی المزنی کی پڑھتے تھے **شعر** سئمت تکالیف الحیاۃ ومن یعش ثمانین حولا لا ابا لک یسام اور قابسی ایک شہر ہے ملک افریقہ مین جو قریب مہدیہ کے ہے وفات آپ کی سنہ ۴۰۳ھ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی اور قبر آپ کی قابسی مین ہے +

ابو محمد علی بن احمد بن سعید مولائی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سلخ رمضان سنہ ۳۸۴ ہجریہ بشہر قرطبہ میں ہوئی آپ کے اجداد سے سب کے پہلے جو اسلام لایا وہ یزید ہے اصل آپ کی فارس سے تھی علم حدیث و فقہ و حافظ استنباط احکام کتاب و سنت سے تھے متواضع صاحب فضایل و منقول صاحب تصانیف کثیرہ ہین چنانچہ ایصال الی فہم الخصال۔ الجامعۃ بجمل شرایع الاسلام فی الواجب والحلال و الحرام والسنۃ والاجماع فی الفقہ۔ اس کتاب میں اقوال صحابہ و تابعین و بعدہم ائمۃ المسلمین رضی اللہ عنہم کے داخل کئے ہین۔ کتاب الاحکام لاصول الاحکام۔ ابطال الحج۔ کتاب الفصل فی الملل والاہواء والنحل۔ کتاب فی الاجماع و مسایلہ علی ابواب الفقہ کتاب فی مراتب العلوم۔ کتاب اظہار تبدیل الیہود والنصارا۔ کتاب التقریب بحد المنطق۔ وغیرہ وفات آپکی پہلی شعبان سنہ ۴۵۶ ہجریہ میں ہوئی +

ابو الحسن علی بن معروف البزاز رحمۃ اللہ علیہ آپ شاگرد محمد باغندی و ابو القاسم بغوی و قاضی محاملی کے ہین اور خطیب روایت کبیر ایک واسطہ سے آپ سے کرتا ہے صاحب تصانیف مفیدہ ہین اور آپ استاد ابو یعلی بن الفرا کے جو عمدہ محدثین سے تھے اور ابن توزی نے آپ سے سماعت حدیث کی ہے وفات آپکی بقول خزینۃ الفقہا سنہ ۴۳۰ ہجریہ میں ہوئی

ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ القضاعی رحمۃ اللہ علیہ آپ مصر کے قاضی شافعی المذہب تھے حمیدی آپ سے روایت کرتے ہین اور آپ نے سماعت ابو الحسن بن جہضم و ابو مسلم بن محمد وغیرہ سے اور خطیب بغدادی و عبد الجلیل نیشاپوری وغیرہ آپکے شاگرد ہین تصانیف شریفہ آپکی کتاب الشہاب۔ کتاب مناقب الامام الشافعی

کتاب الانباء عن الابناء - تواریخ الخلفا - کتاب خطط مصر - کتاب معجم الشیوخ کتاب دستور الحکم - تاریخ مصر - تراجم القضاعی وغیرہ مشہور ہین وفات آپکی ۴۵۴ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپ کی مصر مین ہے اور قضاعہ ایک قبیلہ کا نام ہے کہ جس سے آپ مشہور ہین -

محمد بن احمد بن سہل شمس الایمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ـــ ہجریہ مین ہوئی آپ فقیہ حنفی المذہب ہین اور سرخسی ایک شہر ہے ملک خراسان مین وہان کے آپ رہنے والے تھے وفات آپ کی ۴۳۸ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپ کی بغداد مین ہے

ابو محمد عبد العزیز بن احمد شمس الائمہ حلوانی البخاری رحمۃ اللہ علیہ آپ بڑے فقیہ تھے اور آپ مجتہدین مین شمار کئے جاتے تھے اور حلوانی نسبت ہے طرف حلوا بیچنے کے یا بعض نے کہا نام شہر کا ہے وفات آپکی بقول ذخیرہ العقبے ۴۴۸ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپ کی بخارا مین ہے +

ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ آپ فقیہ شافعی المذہب امام فاضل ورع وتقوی مین کامل اہل مرو سے تھے قفال مروزی سے علم فقہ سیکھا اور مختصر مزنی پر بہت خوب شرح لکھی ہے علم صناعت حدیث مین روایت قلیل قفال سے رکھتے ہین اور آپ سے غزالی اور کتاب وسیط کے درمیان باب سیوم مایقع بہ الحنث کے مسئلہ مین ایک لطیفہ نادر بیان کیا ہے وفات آپکی ۴۳۰ ہجریہ مین ہوئی +

القاضی ابو عاصم محمد بن احمد بن محمد الہروی رحمۃ اللہ علیہ آپ فقیہ شافعی المذہب ہین ہرات مین علم فقہ قاضی ابی منصور سے سیکھا اور نیشاپور مین قاضی

ابو عمر بسطامی سے علم فقہ حاصل کیا تصانیف آپکی ادب القضا۔ مبسوط۔ ہادی۔
کتاب ابو علی السمعانی۔ طبقات الفقہا وغیرہ مشہور ہین اور ابو سعید ہروی صاحب
کتاب الاشراف نے آپ سے علم حدیث و فقہ سیکھا وفات آپ کی ۳۵۲ھ
ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد حاکم المعروف بابن البیع رحمۃ اللہ علیہ ولادت
آپکی ۳۲۱ھ ہجریہ نیشاپور مین ہوئی آپ امام اہل حدیث عالم عارف واسع العلم
ہین علم فقہ ابی سہیل محمد بن سلیمان سے اخذ کیا اور علم حدیث کو جماعت کثیر لاتحصی
سے حاصل کیا آپنے اپنے عصر مین اتنی کتابین تصنیف کین کہ کسی نے پہلے تصنیف
نکی تھین اور تصانیف آپکی قریب ایک ہزار پانسو جزو کے ہے چنانچہ الصحیحان
العلل۔ الامالی۔ فوائد الشیوخ۔ امالی العشیات۔ تراجم الشیوخ۔ معرفت حدیث
تاریخ علمائے نیشاپور۔ مدخل الی علم الصحیح۔ مستدرک۔ فضایل امام شافعی وغیرہ
ابوبکر قفال شاشی آپ سے راوی ہین اور اجلہ علما مثل ابو ذر ہروی صاحب روایت
بخاری و ابو یعلی خلیلی و ابو القاسم قشیری وغیرہ آپ سے راوی ہین آپکے زمانہ مین
چار شخص سرآمد محدثین سے تھے بغداد مین دارقطنی۔ نیشاپور مین حاکم۔ اصفہان
مین ابن مندہ۔ مصر مین عبد الغنی اور محققین اہل حدیث نے کہا ہے کہ دارقطنی
معرفت علل مین ممتاز و مستثنیٰ تھے اور حاکم فن تصنیف و ترتیب مین نہایت
دخل رکھتے تھے اور ابن مندہ کثرت احادیث مین معرفت واسع رکھتے اور
عبد الغنی معرفت انساب مین فایق زمانہ تھے کہتے ہین کہ وفات آپکی عجیب
طور سے واقع ہوئی ایک روز حمام مین غسل کرنے کو گئے جب باہر آئے ایک آہ

پہنچی اور جان بحق تسلیم ہوئے بعد وفات کے لوگون نے آپکو خواب مین دیکھا آپ فرماتے تھے کہ مین نے نجات پائی لوگون نے پوچھا کس طرح آپ نے فرمایا حدیث کے لکھنے کے سبب وفات آپکی بقول اتحاف ماہ صفر ۲۳۸ ہجریہ مین ہوئی اور قبر آپکی نیشاپور مین ہے +

ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر فتوح الحمیدی الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۴۲۰ ہجریہ مین ہوئی اصل آپ کی شہر قرطبہ سے ہے اور ابن حزم ظاہری سے آپ راوی ہین اور بڑے نامی محدثین سے تھے اور افریقہ و اندلس و مصر و شام و عراق وغیرہ شہرون مین مسافرت کی اور کئی ائمہ احادیث سے فن حدیث سیکھا تصانیف آپکی کتاب الجمع بین الصحیحین و مسلم و تاریخ الاندلس جذوۃ المقتبس فی تاریخ الاسلام و کتاب الذہب المسبوک فی وعظ الملوک و کتاب مخاطبات الاصدقاء فی المکاتبات واللقاء و کتاب حفظ الجار و کتاب ذم النمیمہ و کتاب من ادعی الایمان من اہل الایمان و کتاب تسہیل السبیل الی علم الترسیل وغیرہ مشہور ہین اور فن معرفت علل حدیث تحقیق معانی حدیث مین مہارت کامل رکھتے تھے اور کہتے ہین کہ آپکی زبان پر ذکر دنیا سے کبھی نہ آیا وفات آپکی ماہ ذیحجہ ۴۸۸ ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی بغداد مین بشر حافی قدس سرہ کی قبر کے نزدیک ہے +

ابو الخیر محمد بن احمد الغسانی المعروف بابن الجمیع رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی ۳۵۴ ہجریہ مین واقع ہوئی آپ نے سیاحت بہت ملکون کی کی ہے اور ابو سعید بن الاعرابی و ابی العباس بن عقدہ و ابو عبد اللہ المحاملی وغیرہ سے سماعت علم حدیث کی کی ہے اور آپ سے حافظ عبد الغنی و تمام رازی و حافظ صوری وغیرہ نے اس

علم کو اخذ کیا تصنیف آپکی کتاب معجم بہت مشہور ہے وفات آپکی رجب ۴۵۰ھ ہجریہ میں واقع ہوئی آپ نے اٹھارہ برس کی عمر میں صایم الدہر ہوئے اور آخری عمر تک اوسپر قایم رہے +

یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر النمری القرطبی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی روز جمعہ ربیع الاول ۳۶۸ھ ہجریہ میں ہوئی آپ کبار علمائے مغرب سے ہیں اپنے زمانہ میں امام تھے آپ نے علم حدیث ابی القاسم وعبد الوارث بن سفیان و ابی نصر وغیرہم سے حاصل کئے اور کہتے ہیں کہ ستر شخص علماؤں سے آپ نے اس علم کو حاصل کیا تصانیف آپکی کتاب التمہید - کتاب السماعت - کتاب الحمر - کافی مذہب مالک پندرہ جلد - کتاب جلیل اسمائے صحابی - کتاب الجامع بیان العلم - کتاب الدر فی المختصر المغازی والسیر - کتاب العقل والعقلا - کتاب جمہرۃ الانساب - کتاب بہجۃ المجالس وغیرہ مشہور آفاق ہے وفات آپکی روز جمعہ تیسویں ربیع الآخر ۴۶۳ھ ہجریہ میں واقع ہوئی اور قبر آپکی مدینہ شاطبہ شرقی اندلس میں ہے اور انتقال حضرت خطیب بغدادی کا بھی اوسی سال میں ہوا ہے +

ابو بکر محمد بن الفضل الکماری رحمۃ اللہ علیہ بڑے فقیہوں میں سے عالم باعمل مشہور ہیں اور کمار ایک قریہ کا نام ہے بخارا میں وہان آپ سکونت رکہتے تھے وفات معلوم نہیں +

وصل جامع الفوائد اور طبقات الکبری مولفہ امام شعرانی سے مرقوم ہوتا ہے

امام الحرمین رحمۃ اللہ علیہ اس خطاب اور لقب کے دو عالم مشہور ہیں ایک حنفی دوسری شافعی تھے جو حنفی تھے اونکا نام ابو المظفر یوسف بن ابراہیم

بن محمد بن یوسف القابولی آپکے والد ابراہیم بھی فقیہ کامل اور امام کہلاتے تھے جو شافعی تھے اونکا نام ابو المعالی عبد الملک بن الامام ابی محمد عبد اللہ بن یوسف بن عبد اللہ بن یوسف بن محمد الجوینی وفات اونھون کی مکہ معظمہ مین سنہ ۴۱۹ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اس لقب اور خطاب کے تین عالم مشہور تھے جو حنفی تھے متقدمین سے صاحب تصانیف مشہور کے ہین وفات آپکی سنہ ۳۰۶ ہجریہ ماہ ذیحجہ روز یکشنبہ کو واقع ہوئی دوسرے جو شافعی تھے نام اونکا محمد بن عمر رازی تھا بلاد رے مین پیدا ہوئے اور شہر ہرات مین سکونت کی وفات آپکی سنہ ۶۰۶ ہجریہ مین ہوئی تیسرے جو حنفی تھے نام محمد بن عمر لقب فخر الدین رازی شہر ہرات مین سنہ ۶۰۶ ہجریہ مین وفات پائی لقب اور نام باپ کا نام سکان وفات اور سال وفات اونھونکا برابر واقع ہوا ہے +

امام الزعفرانی رحمۃ اللہ علیہ اس خطاب کے دو عالم مشہور ہین ایک حنفی دوسرے شافعی جو حنفی تھے نام اونکا محمد بن احمد بن محمد بن عبدوس ہے وفات آپکی سنہ ۳۹۴ ہجریہ مین ہوئی جو شافعی تھے نام اونکا حسن بن محمد بن الصباح جنسے ابو داؤد اور ترمذی نے حدیث کی روایت کی ہے وفات آپ کی سنہ ۲۴۹ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

امام الشاشی رحمۃ اللہ علیہ اس خطاب کے دو بڑے عالم مشہور رہے ہین ایک حنفی دوسرے شافعی جو حنفی تھے نام اونکا ابو علی احمد بن محمد بن اسحاق بڑے فاضل متبحر تھے امام کرخی نے جب فالج سے بیمار ہوگئے تھے آپکو مدرسہ مین تعلیم کے

سے تفقہ فرمایا تھا وفات آپکی سنہ ۴۱۷ ہجریہ میں ہوئی دوسرے شافعی ابوبکر محمد بن علی بن اسمعیل المعروف بالقفال وفات آپکی سنہ ۳۶۵ موضع شاش میں ہوئی

امام البیہقی رحمۃ اللہ علیہ اس خطاب کے دو عالم مشہور ہین ایک حنفی دوسرے شافعی جو حنفی ستھے اونکا نام اسمعیل بن الحسن مصنف کتاب شامل وغیرہ جو شافعی تھے اونکا نام ابو بکر احمد بن الحسین مصنف کتاب سنن وغیرہ وفات اونکی سنہ ۴۵۸ ہجریہ مین واقع ہوئی

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اس خطاب کے دو عالم مشہور تھے ایک حنفی دوسرے شافعی اور دونون ہم عصر صاحب تصانیف ہین جو حنفی تھے اونکا نام محمد بن خزیمہ وفات سنہ ۳۱۱ جو شافعی تھے اونکا نام بھی محمد بن خزیمہ تھا اصحاب شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے علم فقہ حاصل کیئے تھے وفات سنہ ۳۱۱ ہجریہ مین واقع ہوئی +

امام الکرابیسی رحمۃ اللہ علیہ اس خطاب کے دو عالم تھے ایک حنفی دوسرے شافعی جو حنفی تھے اونکا نام عین الائمہ عمر الکرابیسی تھا جو شافعی تھے اونکا نام حسین بن علی الکرابیسی تھا اونکی سال وفات امام شعرانی کی طبقات الکبری وغیرہ کتابوں مین نہین ملا

امام الکرخی رحمۃ اللہ علیہ اس خطاب کے دو عالم مشہور تھے ایک حنفی دوسرے شافعی جو حنفی تھے اونکا نام ابو الحسن عبید اللہ بن دلہم تھا ولادت سنہ ۲۶۰ مین اور وفات سنہ ۳۴۰ مین ہوئی اور جو شافعی تھے اونکا نام احمد بن سلامہ بن عبد اللہ تھا وفات سنہ ۵۰۰ ہجریہ مین ہوئی علامہ شیرازی کے شاگرد تھے +

امام الغزالی رحمۃ اللہ علیہ نام محمد بن محمد بن محمد الشافعی مصنف کتاب احیاء العلوم وغیرہ کے تھے دوسرے محمد بن محمد بن محمد الحنفی ملقب رضی الدین مصنف البحر المحیط

وغیرہ سے کے تھے اونھونکا حال مجد ہین مین مذکور ہوا ہے فقہ حنفی مین کتاب بحر الرایق
وسیط اور وجیز آپکی تصنیف ہے اور فقہ شافعی مین کتاب بحر رومانی سے اور وسیط
غزالی سے اور وجیز امام رافعی سے یادگار ہے +

امام الباقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس نام کے دو عالم مشہور ہین ایک حنفی دوسرے
شافعی جو حنفی تھے اونکا نام حسن بن معالی بن مسعود وفات آپکی ۶۳۱ھ ہجریہ مین جو
شافعی تھے اونکا نام ابو بکر الباقلانی وفات بغداد مین ۴۰۳ھ مین واقع ہوئی +

امام الصنیعی رحمۃ اللہ علیہ اس خطاب کے دو عالم مشہور ہین ایک حنفی دوسرے
شافعی جو حنفی تھے اونکا نام احمد بن عبد اللہ بن یوسف سمرقندی وفات ۴۶۵ھ
جو شافعی تھے اونکا نام محمد بن عبد اللہ بن محمد نیشاپوری وفات آپ کی ۴۴۳ھ ہجریہ
مقدسہ مین واقع ہوئی +

امام الجرجانی رحمۃ اللہ علیہ اس نام کے دو عالم مشہور ہین ایک حنفی دوسرے
شافعی جو حنفی ہین اونکا نام محمد بن یحیی بن مہدی علی ابی بکر الرازی سے علم فقہ اخذ
کئے اور اونھون سے قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے علم سیکھا تھا وفات ۳۹۸ھ جو شافعی تھے
اونکا نام محمد بن الحسین صاحب وجوہ فی المذہب ہین وفات ۴۶۳ھ ہجریہ مین ہوئی

امام عبد السید رحمۃ اللہ علیہ اس نام کے کئی علما مشہور ہین ایک ابن
عبد السید بن علی بن الرسومی وفات ۵۴۲ھ دوسرے عبد السید والد ہین امام ناصر الدین
مصنف کتاب المغرب المطرزی کے تیسرے عبد السید بن محمد بن نصر شافعی جو شیخ
ابو اسحاق کے شاگرد رشید تھے وفات ۴۷۷ھ ہجریہ مین واقع ہوئی +

امام ابن صبّاغ رحمۃ اللہ علیہ اونھون نے ایک کتاب الشامل فقہ مین تصنیف

کی دوسرے امام بیہقی اونہوں نے بھی ایک کتاب بنام الشامل فقہ حنفی میں تصنیف
کی ہے چنانچہ کتاب النہایہ فقہ حنفی میں امام حسام الدین سے ہے اور کتاب النہایہ
فقہ شافعی میں امام الحرمین سے ہے چنانچہ کتاب ذخیرہ برہان الائمہ کے حنفی فقہ
میں اور کتاب ذخیرہ قاضی المحلی کی شافعی فقہ میں ہے چنانچہ ہدایہ امام برہان الدین
علی بن ابی بکر کی حنفی فقہ میں اور ہدایہ ابن الخطاب کی حنبلی فقہ میں ہے چنانچہ کافی
امام حافظ الدین کی حنفی فقہ میں اور کافی شیخ الاسلام ابو محمد عبد اللہ المقدسی کی حنبلی
فقہ میں چنانچہ کتاب کفایہ مصنف ہدایہ نے فقہ حنفی میں لکھی جسکو کفایۃ المنتہی کہتے
ہیں اور کتاب کفایہ شیخ نجم الدین ابن رفعہ نے فقہ شافعی میں لکھا ہے علمائے عظام
اور فقہائے کرام اور مفتیان عالیمقام ان بھیدونکو پہچانتے ہیں اسی طرح اصطلاحات
صوفیہ اور علم توحید کے مسائل جو کچھ اس کتاب تاریخ الاولیاء میں مرقوم ہیں اگر
کسیکے فہم میں نہ آویں تو لازم ہے کہ عالم ربانی اور مشایخ حقانی سے تحقیق کر لیے اپنی
عقل ناقص پر اعتماد نکرے اور زبان طعن کی نکھولے کیونکہ عبارت ہندوستانی
ہوئی تو کیا ہوا مگر مضمون و مطالب دقیق موجود ہیں بغیر کسیکے سمجھ میں نہ آوینگے
اور علوم ظاہری و باطنی کے علما و مشایخ اس امت مرحومہ آخر الزمان میں قیامت
تک باقی اور موجود ہیں خداوند عالم اپنے فضل و احسان سے ہر ایک کو مسایل
دین سمجھنے کی توفیق دیوے آمین یا رب العالمین ۞

محمد بن یوسف اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عابد و زاہد تھے ابن مبارک نے
اونکا نام عروس العباد رکھا تھا کہتے ہیں آپ کسی نصرانی کو دیکھتے بہت خوش
اخلاق سے پیش آتے اور اوسکی بڑی خاطر کرتے تا اوسکا میل اسلام کی طرف

ہوتے فرماتے تھے کہ ہمارے سلف صالحین سب خدا کی رحمت کو پہنچے اور ہم دنیا کے کیچڑ میں پڑ رہے

یا جاعل العلم له بازیا — یصطاد اموال السلاطین
احتلت الدنیا ولذاتها — بحیلة تذهب بالدین
فصرت مجنونا بها بعدما — کنت دواء للمجانین
این روایاتک والقول فی — لزوم ابواب السلاطین
ان قلت اکرهت فما هکذا — قد زل حمار الشیخ فی الطین

ترجمہ اے عاقل تونے اپنا علم لوگوں کا مال شکار کرنے کیواسطے باز کے مانند بنایا، تونے حیلہ کیا دنیا کمانے اور اوسکی لذتیں حاصل کرنے کیواسطے اور اس حیلہ میں دین کھوتا ہے تو دیوانہ ہوا ہے حال آنکہ پہلے دیوانوں کے لیئے تو دوا کی بنانے والا تھا۔ کہاں ہیں تیری روایتیں اور قول دولتمندوں کے دروازوں کو لازم کرنے کیواسطے اگر تو کہے بالاکراہ میں دنیا کا کام کرتا ہوں تو یہہ صحیح نہیں یہاں شیخ کا گدھا کیچڑ میں پھسل پڑا وفات آپکی سنہ ۱۸۴ ہجریہ میں بعمر ۹۳ برس کے واقع ہوئی

الیمان بن معاویۃ الاسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جو قرآن شریف پڑھنے والے ہیں اونکو بچنا ہے کہ اس سبب سے تحصیل دنیا کی ادنی چیز کریں۔ آخری عمر میں آپ کی بصارت چشم زایل ہو گئی تھی مگر جب قرآن شریف کی تلاوت کرنے بیٹھتے بینائی آجاتی تھی جہاں پڑھنے سے فارغ ہوئے پھر نابینا ہوجاتے تھے ظلم لڑکوں اور اوباشوں کا اوٹھاتے مگر بددعا نکرتے تھے۔

مسلم ابن میمون الخواص رحمۃ اللہ علیہ نامور قاریوں میں قرآن شریف کے تھے فرماتے ہیں کہ میں اول بڑے شوق سے قرآن شریف پڑھتا تھا مگر لذت حلاوت

میرے دلمین کچھہ بھی معلوم نہین ہوتی تھی تب مجھے الہام ہوا کہ ایسا پڑھہ اور خیال کر
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنتا ہون تب اس تصور
کے ساتھہ پڑھنے لگا بہت لذت اور تاثیر معلوم ہوتی تھی چند روز بعد زیادہ حلاوت
کی خواہش ہوئی پھر مجھے دلمین الہام ہوا کہ ایسا پڑھہ کہ گویا جبرئیل علیہ السلام کی
زبان سے سنتا ہون اس تصور مین پڑھنے سے نہایت لذت معلوم ہوتی تھی
اور کئی قسم کے معنی اور نکات دلپر کشف ہوتے تھے بعد چند روز کے زیادہ حلاوت
کا شوق ہوا دلمین الہام آیا کہ ایسا پڑھہ کہ گویا رب العالمین سے سنتا ہے تب تو
حلاوت کامل حاصل ہوئی اور بھوک اور پیاس جاتی رہی اور جو کچھہ مرتبہ معرفت
کا ملا اسی کی برکت سے ملا۔ اللھم وفقنا لما تحب وترضی فرمایا نبی علیہ السلام
نے انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی یعنے مین تم مین دو بھاری
چیز چھوڑ جاتا ہون قرآن شریف اور اپنی آل اونکی پیروی نچھوڑو یہی مجھہ سے
ملاوینگے تمکو اور گمراہ نہونے دینگے تمکو اور رحمت مین داخل کرینگے تمکو یہی مرشد
امام اور وسیلہ ہین دوجہان مین تمکو والسلام ؛

ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ عابد زمانہ اور زاہد یگانہ تھے فرماتے ہین کہ
اے مسکین آدمی تیرا ایک درہم کہین گرتا ہے تو کتنا تیرے دلکو صدمہ ہوتا ہے
جو تیری عمر ہر روز کم ہوتی جاتی ہے اور وقت گھٹتا جاتا ہے اور قبر نزدیک آتی ہے
اسکی کچھہ فکر نہین کرتا ہے یہہ کیا غفلت اور حماقت ہے وفات آپکی سنہ ۱۹۳ ہجری
ترانوے برس کی عمر مین ہوئی +

وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے استادون

مین سے ہین عالم متقی تھے فرماتے ہین کہ اکل حلال نہین رہا اور زہد کے معنی حلال اور
مباح شئی سے پرہیز کرنا ہے جب حلال طعام مین شبہ پڑگیا تو علماؤن نے دنیا سے فقط
سد رمق کے موجب قلیل ضرورتاً اختیار کیا اور اوسکو زہد مقرر فرمایا کیونکہ حرام شئے
بھی حالت مخمصہ مین بھوک کے وقت بقدر سد رمق ضرورتاً حلال ہوتی ہے الضرورات
تبیح المحذورات آیا ہے جناب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپکی شان مین فرمایا ہے

شکوت الی وکیع سوء حفظی ۔ فاوصانی الی ترک المعاصی

فان العلم فضل من الہٖ ۔ وفضل اللہ لا یعطی لعاصی

ترجمہ مین نے اپنے ذہن کی یادداشت کیواسطے وکیع کے پاس شکایت کی اونھون
نے وصیت کی مجھکو کہ گناہ کے کامون سے پرہیز کر کیونکہ علم اللہ کا فضل ہے اور گناہگار
کو فضل الٰہی شامل نہین ہوتا ہے وفات آپکی ۱۹۷ھ ہجریہ مین ہوئی ÷

عبد الرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ ہر شب پندرہ سیپارہ تہجد کی نماز مین
پڑھتے تھے اور دنکو مدرسہ مین علم سکھاتے تھے ایک روز آپ کے شاگردون
سے ایک بے سبب ہنسا آپ نہایت خفا ہوئے اور دو مہینے تک اوسکو مدرسہ
مین آنا موقوف کیا اور فرمایا کہ ہنسنا یہہ غفلت کی نشانی ہے علم سیکھنے والیکو
ہمیشہ فکرمند و غمگین اور خوفناک رہنا چاہیئے تا خدا مہربانی اور رحمت سے اپنے
علم کی سمجھ عطا فرماوے نہین تو علم بھی ایک غفلت کی پونجی ہو ۔ ویگی سو نادان
مین ایک عالم ہوتا ہے اور سو عالم مین ایک باعمل ہوتا ہے اور سو عالم باعمل
مین ایک خدا کا دوست ہوتا ہے اور سو خدا کے دوستون مین ایک صاحب
مراتب ولایت ہوتا ہے وفات آپکی ۱۹۸ھ ہجریہ مین ہوئی ÷

محمد بن اسلم الطوسی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم باعمل تھے فرماتے ہین اتبعوا سواد الاعظم یعنے تمکو لازم ہے کہ اہل سنت وجماعت کی تابعداری کرو کہ تمام اولیاء اللہ اسی مین ہوئے ہین دوسرے کوئی فرقہ ومذہب مین اولیا نہین ہوئے ہین اور رات کے وقت آپ اکثر خیرات کرتے تھے تا کوئی پہچانے نہین فرماتے ہین کہ خیرات وحسنات صدقات ونوافل کے کام اس طرح سے کرنا کہ سوائے خدا کے اور کوئی واقف نہووے آپ اکثر جو کی روٹی روکھی کھاتے تھے اور فرماتے کہ کھانے مین تکلف چرب وشیرین وخوشبو کرنا اور بعد چار گھڑی کے اوسے گھوڑے پر لیجا کر پھینک دینا بڑی نادانی اور غفلت ہے وفات آپکی ۲۶۲ سنہ ہجریہ مین واقع ہوئی +

یزید بن ہارون الواسطی رحمۃ اللہ علیہ احمد بن سنان سے روایت ہے کہ مین نے ایسا متقی عالم اس زمانہ مین کوئی نہ دیکھا تھا یعنے نماز کے سنت مستحب جو آداب ہین سب آپ بجا لاتے تھے یعنے جب کھڑے رہین دونون پانون پر برابر بوجھا دیکر ستون کے مانند سیدھے اور دونون قدم کے درمیان چار انگشت کا تفاوت رکوع مین ایسی پیٹھ سیدھی چلہ کمان کے مانند اور ہاتھونکی اونگلیان کھلی ہوئین اور سجدہ مین ہاتھونکی اونگلیان ملی ہوئین بند پیشانی اور ناک زمین سے متصل اور دونون پہنچونکے درمیان سجدے مین سر رکھا ہوا کہنی سے زانو الگ اور بغل سے بازو جدے غرض موافق فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ادا کرتے تھے کسی آداب وارکان مین تفاوت نہ تھا اور ہر امر مین پیروی شرع شریف کی مد نظر تھی وفات آپکی ۲۰۶ سنہ ہجریہ مین ہوئی +

یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ عالم ربانی وعارف حقانی تھے فرماتے تھے کہ

آدمی کا علم بات کرنے سے معلوم ہوتا ہے اور اوسکا ایمان و اعتقاد عمل کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی مزدوری کرکے آپ ایک درہم پیدا کرتے اوسکی گیہون خرید کر بھونتے پھر اوسے پیس کر اوسکا سویق یعنے ستو بناتے اور اوس مین سے بیمارونکو کہلاتے جو کھاتا شفا پاتا فرماتے ہین کہ دو خصلتین آدمی نے اختیار کیا تو دارین کی درستی ہو جاتی ہے ایک راست گوئی دوسری دوام صلواۃ وفات آپکی سنہ ۱۳۹ ہجریہ مین واقع ہوئی +

عبداللہ بن عون رحمۃ اللہ علیہ متقی کامل اور عالم عامل مرتاض باذل تھے فرماتے ہین کہ کسی نے اگر ایسا بد کام کیا کہ جس سے تیرا نقصان ہوا تو بھی اوسپر عتاب اور خفگی نکرنی چاہیئے کہ آیندہ اوس سے زبردست نقصان کرنے والا تجھپر مسلط ہو جائیگا جب آپ صبح کی نماز ادا کرتے پھر ذکر و شغل مین بیٹھے رہتے جب تک کہ طلوع آفتاب ہو جاوے بعد نماز اشراق چار رکعتین پڑھکر وظیفے مین مشغول ہوتے بعد ایک ساعت کے نماز ضحیٰ چار رکعتین ادا کرتے تھے مشایخ متاخرین نے ان دونون نماز کو ایک نماز چاشت مقرر کیا ہے جسوقت آفتاب دس دراع بلند ہووے یعنے دو گھڑی دن چڑھے نماز چاشت کا وقت ہوتا ہے اور ایک پہر دن چڑھنے تک ادا ہو سکتی ہے اور بعضے علما نے نماز چاشت آٹھ رکعت چار دوگان مین ادا کرنا لکھا ہے اور وقت اوسکا جب آفتاب گرم ہوتا ہے پیش از زوال مقرر فرمایا ہے فتوحات اور کشف قلوب کے لیئے یہہ نماز چاشت حکم اکسیر اعظم کا رکھتی ہے۔ کہتے ہین کہ آپکے کئی مکان تھے مسلمانونکے رہنے کے لیئے مگر کرایہ اونھون سے کبھی نہین مانگتے وفات آپکی سنہ ۱۵۱ ہجریہ مین ہوئی +

عبد اللہ الصوری رحمۃ اللہ علیہ عالم ربانی اور مرشد حقانی تھے فرماتے
ہین کہ اعمال ظاہری دست و پاؤن سے بجالانا تابع عبد الشرع لوگون مین مسلمان کہلا
وے اقرار باللسان وتصدیق بالقلب ارکان ایمان ہین۔ آدمی کے دلمین ایک
مرض بڑا چھپا ہوا ہے کہ ایمان کو ہلاک کرتا ہے اوسکا علاج محبت رسول اور ذکر
الہی ہے پیر و مرشد گویا اس بیماری کے لئے حکیم ہین مرض کی تشخیص کرکے جس طرح کا
ذکر و شغل اوسکو مفید ہو بتلاتے ہین تا جلد بیماری غفلت کی دفع ہو جاوے اور
صحت معرفت کی حاصل ہووے جس نے سنت رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
ادا کرنے مین سستی کی آخر کو بدعت ضلالت مین گرفتار ہوتا ہے۔ جس نے دعوا عبودیت
کا درست کیا اور جہد و سعی سے اوسکو ثابت کر دیا تو بعد فیضان ربوبیت کا اوسکے
متعلق ہوتا ہے یعنے خود بخود فیض کرامات اوس سے ظاہر ہوتا ہے۔ بہترین اخلاق
یہہ ہین کہ کسی شخص کے حق مین گمان بد نکرے اور سبھون کو خود سے افضل اور
اعلی سمجھے وفات آپ کی ۳۔ ہجریہ مین واقع ہوئی +

ابو الحسین بن حبان الجمال رحمۃ اللہ علیہ مشایخ مصر مین مشہور تھے ایک وقت
آپ کے قلب پر ایسا حال وارد ہوا کہ شہر کو چھوڑ پہاڑون مین چلے گئے اور وحشی
جانورون سے انس اختیار کیا قولہ آدمی خشک صحرا مین پیاسے رہتے ہین اور مین
رود نیل کے کنارے پر پیاسا بیٹھا ہون۔ جب سالک کے دلمین رزق کی فکر
باقی ہے تو اوسکو مزدوری کرکے رزق پیدا کرنا بہتر ہے کیونکہ کسب وحرفت واسطے
فراغ عبادت کے عین صواب ہے۔ بداخلاقی سے پرہیز کرو جیسا کہ حرام شی سے پرہیز
کرتے ہو۔ ولی کا کلام سمجھنے کو بھی عقل کامل چاہئے۔ ذکر لسانی سے درجات مین

ترقی ہوتی ہے اور ذکر قلبی سے تقرب الی اللہ حاصل ہوتا ہے ؛

شیخ مظفر القرمیسینی رحمۃ اللہ علیہ مشایخ جبال لبنان سے ہین متقی زاہد عابد کامل تھے قولہ روزہ تین قسم کا ہے، روزہ روح کا وہ ہے کہ امید درازسے باز رہے روزہ قلب کا وہ ہے کہ خطرات نفسانی و شہواتی سے فارغ ہووے روزہ نفس کا وہ ہے کہ آب و دانہ حرام سے شکم کو بچاوے جو رزق بے سعی و طلب خدا دیوے ہدیہ و فتوحات کی راہ سے سو حلال ہے۔ اگر تو اپنے دم کی قدر پہچانے گا خبردار ہین حاصل کریگا کہ خدا سے کوئی حاجت نہ مانگے حالی سوالی اوسکا مقام ہو جاوے **بیت**

خلاف طریقت بود کاولیا ✦ تمنا کنند از خدا جز خدا ✦ سنہ وفات معلوم نہین

ابو محمد عبد اللہ بن حنیف الطاکی رحمۃ اللہ علیہ آپ یوسف بن اسباط کے اصحاب سے تھے کوفہ مین پیدا ہوئے تصوف مین سفیان ثوری کے مقلد تھے فرماتے ہین کہ جب مسلمان گناہ کا کام کرنا شروع کرتا ہے قرآن شریف اوسکے سینہ مین پکارتا ہے کہ کیا تونے اسیواسطے مجھے پڑھا ہے کچھ اپنے مالک کی شرم نہین کرتا اگر یہہ بات آدمی سُنے تو حیا سے پانی ہو جاوے۔ فرماتے ہین کہ ایک عابد بنی اسرائیل کی قوم کا مناجات مین کہتا تھا کہ یارب مین نے بہت گناہ کے کام کئے مگر تونے کچھہ عذاب مجھپر نازل نہین کیا تب خدا نے ایک نبی کی معرفت سے اوسکو حکم بھیجا کہو فلان عابد نے تہین مین نے تجھپر گناہ کے سبب کے قسم کے عذاب نازل کئے ہین پہلے حلاوت عبادت اور لذت ذکر تجھسے چھڑایا بعد اپنا خوف تیرے دلسے نکالدیا بعد اپنی محبت تیرے دلسے دور کردی بعد تجھکو شتر بے مہار کی طرح چھوڑدیا جو تو چاہتا ہے سو کرتا ہے کبھی دلمین فکر عاقبت کی نہین آتی غرض یہہ سب باتین جہنمی کی علامتین ہین کہ تو

غفلت مین پڑا ہے اور کچھ نہین سوجھتا فقط آپ فرماتے ہین کہ اے بندے جو تجھسے
نیکی اور احسان کرتا ہے اوسکے ساتھ تو بھی نیکی اور احسان کا شکر نہین کرسکتا ہے
پھر جو تجھ سے بدی کرے اسپر تو کیونکر احسان اور خوبی کرسکیگا ۔

ابو علی احمد عاصم رحمۃ اللہ علیہ آپ بشر حافی کے ہمعصرون مین تھے اور سری
سقطی اور حضرت محاسبی کی پیروی تصوف مین کرتے تھے اور ابو سلیمان دارانی آپکو
جاسوس القلوب فرماتے تھے کہ ہر ایک کے دلکے خطرے پر آپ واقف ہو جاتے
تھے آپ فرماتے ہین کہ زمانہ اسلام کے غریب ہونے کا قریب آپہنچا کہ دنیا کی طلب
لوگونکے دلونمین دین کی طلب سے زیادہ ہے اور رسول کی طلب کسیکے دلمین معلوم
نہین ہوتی حدیث شریف مین آیا ہے الاسلام سیعود غریبا کما بدء یعنے قریب ہے کہ اسلام باز
گشت کریگا غریبی کی حالت مین جس طرح سے کہ پہلے شروع ہوا تھا ویسا ہی ہو جاویگا اور
ضعیفی کے باعث بچے کے مانند نادان اور ناتوان ہوویگا اور عالم و عابد جو اوسکے
مربی اور مددگار ہین دنیا کمانے کی فکر مین غرق ہو جاوینگے لہذا اور پاسداری
خدا اور رسول کی ذرہ برابر دلمین نہین رہے گی پھر دوسرے عام لوگونکا حال اوسی پر
سے قیاس کیا چاہیے **اشعار** دع الحرص علی الدنیا ۔ وفی العیش
فلا تطمع ۔ ولا تجمع من المال ۔ فما تدری لمن تجمع ۔ فان الرزق مقسوم
وسوء الظن لا ینفع ۔ فقیر کل ذی حرص ۔ غنی کل من یقنع ۔ **ترجمہ**

حرص دنیا چھوڑ دے اے بے حیا ۔ عیش فانی کی طمع مت کر ذرا
مت جمع کر مال اتنا ظلم سے ۔ واسطے کس کے جمع کرتا ہے کیا
پائیگا تو رزق قسمت سے مدام ۔ بدگمان رزاق سے تو کیا ہوا

حرص والا ہے گدا اے بوالفضول ۔۔۔ اور قناعت ہے تو تونگر ہے ملا
قاعدہ ہے صوفیون کا اصل یہہ ۔۔۔ کر عمل اسپر تو اے مرد خدا

فصل آٹھوین مجاذیب کے بیان مین

شیخ محمد معشوق طوسی قدس سرہ آپ عقلاے مجانین سے ہین صاحب جذب و حالت تھے نقل ہے کہ آپ ایکوقت موسم زمستان مین پانی کے دریا مین کھڑے رہے اور کہنے لگے اے حق سبحانہ و تعالی مین باہر پانی سے نہ آونگا جبتک کہ مین کون ہون اسکو بتا نونگا غیب سے آواز آئی کہ اے دوست صدہا مخلوق تیری شفاعت کی سبب روز محشر کو آتش دوزخ سے رہائی پاوینگے آپنے فرمایا اسبات سے مجکو خوشی نہین ہے مین یہہ چاہتا ہون کہ مین کون ہون دوسری مرتبہ آواز غیب آئی کہ درویش اور عارفین یہہ ہمارے عاشق ہین اور تو ہمارا معشوق ہے جب یہہ جواب پایا پانی سے باہر آئے جب شہر کیطرف جانے لگے جو شخص آپکے آگے آتا آپسے محمد معشوق کا خطاب پاتا اوسی روز سے آپ محمد معشوق مشہور ہوئے نقل ہے کہ آپ پر ایکوقت آدمیون نے ہجوم کیا اور کہا کہ نماز پڑھو آپنے فرمایا اگر نماز پڑہونگا تو الحمد نہین کہونگا لوگون نے کہا کہ نماز بغیر الحمد کے درست نہین آپ نماز کو کھڑے ہوئے سورہ الحمد کو شروع کیا ایاک نعبد و ایاک نستعین پر پہنچے ہوئے اعضا سے آپکے خون جاری ہوا آپ نماز کو ترک کرکے کہنے لگے اسلئے پہلے ہی عذر کیا تھا کہ مین زن حائضہ ہون نماز مجھپر روا نہین نقل ہے کہ شیخ محمد طوسی قدس سرہ ایک روز جامع مسجد طوس مین تشریف لائے حضرت شیخ ابو سعید

ابو الخیر مخزومی قدس سرہ وعظ فرماتے تھے آپ نے اسیوقت اپنی قبا کے بند کو ایک گرہ لگائی فی الفور حضرت شیخ ابو الخیر قدس سرہ کی زبان بند ہو گئی اور تمام مجلس پر خاموشی کا عالم ظاہر ہو گیا غرض ایک ساعت کے بعد ابو سعید نے فرمایا کہ اسے عالم سلطان عالم قبا کے بند کھولو کہ بند سا تون آسمان وزمین کے باندھا ہے آپ نے گرہ بند کی کھولی پھر حضرت ابو سعید وعظ کہتے ہیں مشغول ہوئے اہل تواریخ کہتے ہیں کہ شیخ عین القضات ہمدانی قدس سرہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے اسطرح نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن صدیقین کو آرزو ہوگی کہ اگر ہم بھی ہوتے کاشکے ہمپر قدم محمد معشوق کا پڑتا تو اچھا ہوتا وفات آپ کی طوس میں واقع ہوئی اور مزار آپ کا اوسی شہر میں ہے ؎

خواجہ بہلول دانا قدس سرہٗ صاحب کشف وجذب متقدمین مشائخ ان بلبشہ طریقت سے ہیں علم ظاہری میں کامل وعلم باطنی میں خزینہ دار خزینہ حقیقت ومعرفت کے ہیں **نقل ہے** کہ ایک روز ہارون الرشید واسطے شکار کرنے کے اسپ رہوار پر سوار ہو کر صحرا کی طرف جاتا تھا یکایک لشکر سے علحدہ ہو گیا سامنے ایک خندق عمیق وعریض حایل ہوئے دلمین کہا کہ اگر یہہ گھوڑا مجکو سلامت اس خندق سے پار لیجاوے تو میں اس گھوڑیکو راہ خدا میں تصدق کرونگا قضارا وہ گھوڑا بجرأت تمام اوس خندق سے پار ہوا ہارون الرشید کو بھی سلامت نکالا ہارون الرشید جب اپنے دار الخلافت کے نزدیک پہنچا دلمین سوچا کہ ایسا گھوڑا کہ جس نے مجھکو ایک خندق عمیق سے پار کیا اوسکو اپنے سے جدا کرنا مناسب ہے کہ اوسکی عوض میں دوسرا گھوڑا صدقہ دون اتفاقاً

اوس جگہہ خواجہ بہلول دانا بھی تشریف لائے اور خطرۂ خلیفہ کو کشف سے معلوم کر نزدیک آئے اور یہہ اشعار زبان پر لائے اشعار گفت تا نا خلاف عہد مکن + در رہ نقض عہد جہد مکن + گر ترا با خدا دگر کار است + عہد کردی وفاش ناچار است + ورت از عہد و نقض آن غم نیست + جوی وجہد در رہ خدا کم نیست نقل ہے کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر تو چاند سے زیادہ خوبصورت نہین ہے تو تجھ تین طلاق اور بعد اسکے کہنے پر پشیمان ہوا جب وہ شخص علما و فقہائے زمانہ کے نزدیک گیا سب نے کہا کہ بموجب شرع طلاق واقع ہو گئی کسواسطے کہ آدمی نہین ہو سکتا ہے خوبصورت اپنے حسن مین چاند سے زیادہ خوبصورت ہوتا وہ شخص نا امید ہو کر خدمت مین بہلول کے آیا اور عذر و معذرت کرنے لگا بہلول نے چند مدت کے بعد فرمایا کہ تو نے جو الفاظ اپنی زبان سے نکالا اوس سے طلاق نہین پڑی کیونکہ حق تعالے نے فرمایا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ترجمہ یعنے پیدا کئے ہمنے انسانکو بیچ خوبترین زمان کے پس اس سے ثابت ہوا کہ وجود آدم کا بہتر چاند سے ہے جب یہہ خبر فقہا کو پہنچی سب نے اس جواب کو پسند کیا اور آپ کی عقل پر حیران ہوئے وفات آپکی کوفہ مین واقع ہوئی اور مزار آپکا وہین ہے +

عبد اللہ بن عبد العزیز العمری مجذوب کامل تھے ہمیشہ قبرستان مین رہتے اور اسی مین سے رہتے وہان ایک قبر کھود رکھی تھی شب کو اوس مین جاکر سو رہتے لوگون سے نفرت اور مردون سے کمال الفت تھی مردون کے ساتھ گفتگو کرتے کبھی ہنستے اور کبھی روتے یعنے عالم روحانیت کی سیر مین فرحت نوا

دیکھکر خوش اور رنج و عذاب معائنہ کرکے غمگین ہو جاتے سچ ہے کہ اگر مردونکا
حال زندون پر کھلجاے تو کھانا پینا اور سونا مارے خوف کے چھوٹ جائے
اور زندگانی تلخ معلوم ہووے وفات آپ کی ۸۴ھ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی
اوسوقت عمر آپکی ۶۷ برس کی تھی +

ابو اسحق ابراہیم الہروی رحمۃ اللہ علیہ شہر ہرات مین پیدا ہوئے حضرت
ابراہیم ادہم بلخی کی صحبت مین کئی سال رہے اونسے فیض باطنی حاصل کیا ہرات
باشندے آپ کی بڑی عزت و حرمت کرتے تھے اور غریب و تونگر سب آپکے
معتقد تھے ایک سال آپ حج کو تشریف لیگئے اور وہان عرفات مین اسطرح
دعا کی اللہم اقطع رزقی فی اموال اہل ہراۃ وزہدہم فی بیتے ایخدا میرا رزق ہرات کے
لوگونکے مالسے جدا کردے تا وے مجھے متروک کرین جب آپ ہرات مین پہنچے
آئے تمام بازار مین لوگ آپکو گالیان دیتے تھے اور برا بہلا کہتے تھے اور کوئی
آپکو ایک لقمہ بھی کھانیکو نہین دیتا اگر کوئی دینا چاہتا تو دوسرے لوگ منع کرتے کہ
اسے مت دو آپ بھوکے پیاسے ویرانے مکان مین پڑے رہتے ایک روز
خطرہ دلمین آیا کہ تو اللہ کا دوست ہے کتنے روزسے آب و طعام تجھے نہین ملا سید
طرف سے ایک شخص نے آواز دی کہ اے ابو اسحق تین مہینے سے تو نے کچھ کھایا
پیا نہین اور یہہ تیری دعا کی تاثیر ہے اگر ابھی چاہے کہ تیرے سامنے جو درخت
ہے یہہ سونے کا ہوجاوے تو ابھی سونا ہوجاویگا آپ رونے لگے اور فرمایا کہ دنیا کی
تکلیف اور رسوائی جتنی زیادہ ہو قبول ہے کہ اتنا ہی تیری محبت مین میری عزت
اور خوشحالی بڑھتی جاتی ہے وفات آپ کی معلوم نہین +

فصل نوین نساء عرفات کے بیان مین

بی بی حوا علیہا السلام اللہ تعالے نے آپکو حضرت آدم علیہ السلام کی بائین پسلی سے
پیدا کیا بہشت مین آدم علیہ السلام کے ساتھ تھین گیہون کے کھانے کے سبب سے
دنیا مین آئین اور اپنے گناہ سے بہت شرمائین جناب کبریا مین عرض کیا اے
پروردگار میرے خراب کیا ہمنے اپنی جانکو اگر تو نہ بخشیگا مجھکو اور مجھپر رحم نکریگا تو
مین نامراد ہوجاؤنگی اللہ تعالے نے اونکی عاجزیکو قبول کیا اور خطا کو اونکے
معاف کیا وفات آپکی جدہ مین واقع ہوئی اور قبر آپکی جدہ مین ہے +

بی بی سایرہ علیہا السلام بڑی نیک بخت بی بی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
تھین جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکو ساتھ لیکر اپنے گھر سے بموجب حکم
الہی شام کے ملک کو روانہ ہوئے تو رستے مین ایک ظالم بادشاہ نے بی بی صاحبہ
کو بہت خوبصورت اور حسین دیکھکر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے چھین لیا اور بے ادبی
کا ارادہ کرکے ہاتھ اپنا بڑہایا حضرت سایرہ رضی اللہ عنہا نے جناب الہی مین دعا
کی فی الفور اوسکے دونون ہاتھ خشک ہوگئے اور سارے بدن مین درد ہونے
لگا وہ ظالم بادشاہ نے کہا اے عورت تو نے مجھپر جادو کیا ہے آپنے فرمایا تیری خراب
نیت نے تجھکو نقصان پہنچایا وہ ظالم بولا اگر مین تیری دعا سے اچھا ہوجاؤن تو
ہرگز نیت بد تجھپر نکرونگا آپنے خدا کی درگاہ مین دعا کی اوسیوقت درگاہ خدا سے
اوسکو صحت ہوئی پھر اونکا حسن وجمال دیکھکر بیہوش ہوا اور پہلے ارادے سے
پھرا خدا نے پھر اوسکے ہاتھونکو خشک بنایا وہ کافر اوسیطرح تین بار اپنی بدنیتی
پاداش اپنی پایا اور اوس نیک بی بی نے تین بار دعا کی اوس ظالم نے صحت

پانی آخر شش تابعدار ہو کر آپ کو ساتھ بی بی ہاجرہ کے رخصت کیا ۔

بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا جب آپکو ابراہیم علیہ السلام جنگل مین اکیلے چھوڑ آئے تو آپ بہت گھبرائین آخر اللہ پر بھروسا کر کے اپنے بچہ کو لیکر جنگل مین بیٹھ رہین جب چند روز مین اونکا کھانا پانی جو ابراہیم علیہ السلام دے گئے تھے تمام ہوا تو بی بی صاحبہ کا دل بچہ کو دیکھکر بیقرار ہوا آپ نے جانا کہ بغیر جان دینے اور کوئی تدبیر نہین اور تقدیر الٰہی سے کچھہ گریز نہین وہانسے دوڑ کر صفا کے پہاڑ پر آئین اور پانی کی تلاش مین چارون طرف نظرین دوڑائین تھوڑی دیر وہان ٹھہری رہین کوئی فریاد کو نہ پہنچا اور نہ کوئی نظر آیا تو وہانسے دوڑ کر میدان سے گذر کر پہاڑ مروہ پر آئین اور العطش العطش کہکر جناب باری مین دعا کی وہان بھی تھوڑی دیر ٹھہرین پانی کا نشان نپایا اوسوقت دلمین اوس پیاسے بچہ کا دھیان آیا سات بار یہ دوڑ سعی و کوشش مین آتی جاتی تھین اور ہر بار اوس شہزادہ عالم کو دیکھ کر چھاتی سے لگا لیتی تھین ایسا نہو کہ کوئی جانور اوسکو کھا جائے اور مجھ لب تشنہ اور جگر سوختہ کو جلا دے اور اسمعیل اکیلے اوس میدان مین گرمی پیاس سے جلتے تھے لڑکون کیطرح ایڑیان زمین پر ملتے تھے خالق بیچون نے اونکے زیر قدم ایک چشمہ پانیکا نکالا اور اوس چشمۂ آب حیات کو اوس پانی سے پالا جب آپ نے چشمہ پانیکا دیکھا شکر خدا کا بجا لایا پھر اوس جگہہ قبیلہ جرہم آکر آباد ہوا ایک شہر بس گیا جسکو اب شہر مکہ کہتے ہین اور وہی چشمہ زمزم مشہور ہوا ہے اور صفا مروہ کی سعی کرنا اور درمیان مین دوڑنا حاجیون کے لیئے مناسک حج مین آیا ہے اور شہر مکہ معظمہ اوسی جگہ آباد ہوا ہے ۔

بی بی زلیخا رضی اللہ عنہا آپ لڑکی شاہ طیموس کی ہین اور بی بی عزیز مصر کی تھین جب یوسف علیہ السلام کو اونکے بھائیون نے حسد سے مالک نام سوداگر کے ہاتھ بیچا اور حضرت زلیخا نے اونکو مالک سے خرید ا بہت چاہتی تھین اور ہر دم اونکی محبت کا دم بھرتی تھین جب اسبات کا لوگون مین چرچا ہوا تب عزیز مصر نے یوسف علیہ السلام کو لوگونکی زبان بند کرنے کے لئے علیحدہ مکان مین قید رکھا یہانتک کہ بادشاہ مصر نے خواب دیکھا اور یوسف علیہ السلام نے اوسکی تعبیر بتلائی اور قید سے چھوٹکے مقرب بادشاہ اور آخر کو جانشین بادشاہ ہوئے بی بی زلیخا اوسوقت بہت ضعیف اور حضرت یوسف کی جدائی مین رونے سے اندھی ہوگئی تھین مذہب بت پرستی کا رکھتی تھین ہمیشہ تنوسکے سامنے یوسف علیہ السلام کے ملنے کی دعا کرتی تھین جب کچھہ امید نہ بر آئی تب تبونکو توڑ پھوڑ کر بت پرستی ترک کی اور خدا پرستی اختیار کی بندگی مین خدا کی برکت سے حضرت یوسف علیہ السلام سے بحکم خدا ملاقات ہوئی اور یوسف علیہ السلام کی دعا سے آنکھین آپکی روشن ہوگئین اور آپ جوان ہوگئین +

بی بی خاتون یعنے ام موسی علیہ السلام آپ والدہ حضرت موسی علیہ السلام کی ہین بنی اسرائیل سے تھین جب موسی علیہ السلام پیدا ہوئے تو فرعونکے در سے اونکو دودھ پلا کر اور آنکھونمین سرمہ لگا کر اور روئی مین لپیٹ کر صندوق مین بند کرکے دریائے نیل مین ڈالدیا اسلئے کہ اوسوقت کے نجومیون نے خبر دی تھی کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ وہ تجھکو ہلاک کریگا تب فرعون نے حکم دیا کہ جو لڑکا پیدا ہو جینے نہ پائے اوسیوقت مارا جائے چنانچہ سیکڑون ہزارون لڑکے

اوسکے حکم سے مارے گئے قصہ مختصر وہ صندوق فرعونکے محل کی بیچ نہر مین پہونچا لونڈیون نے اوسکو فرعون کی بی بی حضرت آسیہ اونکے سامنے جاکر رکھا جب کھولا تو ایک لڑکا خوبصورت اوس مین سے نکلا فرعونکی بی بی نے اونکے لعاب دہن کو اپنے مرض کی جگہہ پر لگایا اوسیوقت مرض جاتا رہا اور حضرت آسیہ کو اولاد نتھی بی بی آسیہ نے اپنا بیٹا کہکے حضرت موسی علیہ السلام کو پالا دودھ پلانے کو بہت دائیان بلائین لیکن موسی علیہ السلام کسیکا دودھ نہ پیتے تھے جب اونکی والدہ آئین تب دودھ پیا خدا کی قدرت کا تماشا دیکھو کہ کس حکمت سے مانکو بیٹے سے ملایا

بی بی آسیہ علیہا السلام آپ بیٹی مزاحم کی اور بی بی فرعونکی ہین قوم بنی اسرائیل مین سے تھین جب فرعون نے حضرت موسی علیہ السلام کو قتل کرنا چاہا تو آپنے بڑی منت سے اونکو بچایا پھر جب فرعونکو حضرت آسیہ کے ایمانکا اور اونکی خداپرستی کا حال معلوم ہوا تب چومیخا کرکے دھوپ مین لٹایا اللہ تعالے نے فرشتونکو حکم دیا کہ حضرت آسیہ پر سایہ کرین پھر فرعون نے ایک بڑا پتھر بھاری منگا کر آپکی چھاتی پر رکھا اور بہت دکھ اور ایذا پہنچائی مگر حضرت آسیہ نے ایذا و تکلیف سے خدا کا ایمان نہ چھوڑا اور اوسوقت درگاہ الہی مین دعا کی اے بار خدایا مجھکو فرعون سے اور اوسکے عذاب سے چھوڑا اور قوم ظالمین کے پنجہ سے رہائی دے حق سبحانہ تعالے نے اونکی دعا مقبول کی اور اونکی جان اوسیوقت نکلکے بہشت مین داخل کی +

بی بی صفورا علیہا السلام آپ حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی اور حضرت موسی علیہ السلام کی بی بی تھین شہر مدین مین آپ کا گھر تھا جب موسی علیہ السلام آ

مصر سے فرعون کے خوف سے نکل کے مدین میں آئے اور کنوئیں پر درخت
کے نیچے آکر بیٹھے تو بی بی صاحبہ معہ اپنی دوسری بہن کے کنوئیں پر بکریاں لیکر
پانی پلانے آئیں جب سب شہر کے لوگ پانی پلا کر چلے گئے اور کنوئیں پر پتھر
رکھ گئے تو موسی علیہ السلام نے اونکا حال پوچھا کہا کہ ہم شعیب علیہ السلام کی
بیٹیاں باپ ہمارے ضعیف اور اندھے ہیں لوگوں کی بکریوں کے پینے سے جو
پانی بچتا ہے وہ ہم پلاتے ہیں موسی علیہ السلام نے کنوئیں پر سے پتھر اوٹھا کر
اونکی بکریوں کو پانی پلایا یہہ حال اون نیک بخت بی بیوں نے اپنے باپ کو جا کر
سنایا شعیب علیہ السلام نے موسی علیہ السلام کو بلایا اور اونکی دعوت کی
جب اونکے چال و چلن سے نشانیاں نیک معلوم ہوئیں تو بی بی صفورا کو اونسے
بیاہ دیا اور آٹھ برس کی خدمت پر مہر ٹھہرایا موسی علیہ السلام نے دس برس
شعیب علیہ السلام کی خدمت کی آخر رخصت ہو کر اور عصا حضرت شعیب علیہ السلام
سے لیکر معہ اپنے بال بچوں اور بکریوں کے روانہ ہوئے پانچ منزلیں چلکر چھٹی منزل
میدان جبل سینا میں کی تو کالی گھٹا اور نہایت سردی ہوئی ناچار وہاں مقام
کیا سردی کی شدت سے پتھر سے آگ نہ نکلی طور سینا کیطرف کچھ روشنی سی معلوم ہوئی
اوسطرف لاٹھی لیکر آگ لینے کو چلے اور بی بی صاحبہ سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو میں تمھا
واسطے آگ لاتا ہوں یا کسی راہبر کو وہاں پاتا ہوں موسی علیہ السلام وہاں پہنچے
وہ روشنی تجلی حق کی تھی فضل الہی شامل حال ہوا موسی علیہ السلام کو دولت پیغمبری سے
مالا مال کر دیا **شعر** خدا کی دین کا موسی سے پوچھئے احوال ٭ کہ آگ لینے کو جاتے
پیغمبری ملجائے ٭ غرض کہ موسی پیغمبر ہمراہ بی بی صاحبہ مصر میں آئے پیغمبری اپنی

ظاہر کی اور فرعونکو اسلام کی دعوت سنائی

بی بی بلقیس علیہا السلام آپ بادشاہ شہر سبا کی بی بی تھین عقل اور دانائی بہت رکھتی تھین ہدہد نے جب اونکا حال حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا تو اونھون نے خط لکھا اور آپ کو بلایا پہلے حضرت بلقیس نے اپنا ایلچی بھیجا پھر آپ روانہ ہوئین اور اونکے پاس ایک تخت جڑاو بہت اچھا تھا وہ مقفل کرکے آئین حضرت آصف وزیر سلیمان علیہ السلام کے حکم سے پلک مارتے ہین اوس تخت کو سلیمان علیہ السلام کے پاس لیگئے سلیمان علیہ السلام نے اپنے مکانکے صحن مین حوض کھدواکر اور اوس مین مچھلیان چھوڑواکر بلورین تخت جڑوائے تا بی بی بلقیس کی دانائی اور اونکی پنڈلیون کا حال دریافت ہو کہ لوگون نے اونمین یہہ عیب نکالا تھا کہ اونکی پنڈلیون پر بہت سے بال ہین جب بی بی بلقیس وہان پہنچین پانی سمجھکر اپنے پائنچے چڑہائے حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ فرش بلورین ہے سیدھی چلی آؤ یہہ بات سنکر حضرت بلقیس بہت شرمائین اور تخت اپنا دیکھکر اچنبے مین گئین اور سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر ہوکر ایمان لائین اور کہا اے رب مین نے آجتک اپنی جانکو برا کیا اور اب فرمانبردار ہوئی اور ساتھ سلیمان علیہ السلام کے ایمان لائین

بی بی مریم علیہا السلام آپ والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور بیٹی عمران کی تھین جب آپ کی والدہ حنا بنت فاقوذ حاملہ ہوئین تو اونھون نے کہا اے پروردگار میرے نذر کیا مین نے اوسکو جو میرے پیٹ مین ہے آزاد کرکے تو اوسکو اور قبول کر تو اوسکو اوس زمانے مین بیت المقدس کی خدمت کے واسطے

لڑکو نکو نذر چڑھاتے اور چھوڑ آتے تھے اور اوسکو مجاور مسجد کے پال لیتے تھے
جب مریم علیہا السلام پیدا ہوئین تو اونکی والدہ نے کہا اے پروردگار میرے
مین نے یہہ لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھہ جنا اور نام اوسکا مین نے
مریم رکھا اور اوسکو اور اوسکی اولاد کو شیطان سے تیری پناہ مین دیتی ہون اللہ تعالی
نے اوسکو قبول کیا اور زکریا علیہ السلام کو اوسکی پرورش کے لئے مقرر کیا مریم
علیہا السلام مسجد اقصی مین رہتی تھین اور عبادت خدا کی کرتی تھین ایک روز
فرشتون نے آکر کہا کہ اے مریم تجھ کو اللہ نے پسند کیا ہے اور ستھرا بنایا ہے اور چن
لیا ہے تجھ کو جہان کی عورتون سے اے مریم بندگی کر اپنے رب کی اور سجدہ کر
اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والون کے ایک روز زکریا علیہ السلام حجرہ مین اونکے
پاس آئے اور اونکے پاس اچھے اچھے کھانے دھرے ہوئے پائے فرمایا
کہ اے مریم تیرے پاس یہہ کھانے کہان سے آئے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے
بھیجے ہین لکھا ہے کہ ایک روز مریم علیہا السلام اپنی خالا یا بہن کے گھر غسل کرنے
کو گئین پردہ لٹکا کر چاہتی تھین کہ نہائین جبرئیل علیہ السلام خوبصورت جوان کی طرح
بنکر اوس جگہہ ظاہر ہوئے حضرت مریم نے دیکھا کہ ایک شخص نامحرم میری طرف
متوجہ ہے تو بہت شرما کر فرمایا کہ مین اللہ کی پناہ مانگتی ہون تجھہ سے اگر تو متقی ہے
جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ شخص نہین ہون جس سے تم ڈرتی ہو مین اللہ کا رسول
ہون تمکو ستھرا بیٹا دینے آیا ہون حضرت مریم علیہا السلام نے کہا کہ کیونکر
مجھے بیٹا ہوگا مجھکو کسی آدمی نے نہین چھوا اور نہ مین بدکار عورت ہون تب
جبرئیل علیہ السلام نے کہا سچ ہے تم ایسی ہو لیکن تیرے اللہ نے فرمایا ہے کہ مجھے بغیر

باپ کے بیٹا پیدا کرتا آسان ہے اور اوسکو مین اپنی قدرتکا نمونہ بناؤنگا جہانکو اپنی
قدرت کا تماشا دکھاؤنگا یہہ کہکے جبرئیل السلام نے مریم علیہا السلام کے جیب
وگریبان مین حضرت عیسی علیہ السلام کی روح پھونکدی اوسوقت حمل رہگیا اور بعد گذرنے
ایام معدودہ کے حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے

بی بی زاہدہ رحمہا اللہ تعالے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نیک بخت سرابا
محققین کہتے ہین کہ ایک روز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین آئین
اور سلام کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے زاہدہ آج کسلیے جلد جلد
ہمارے سامنے آئی ہو عرض کیا یارسول اللہ جان میری آپ پر فدا ہو کہ آج مینے
قادر حقیقی کی عجیب قدرت دیکھی ہے آنحضرت نے فرمایا بیان کرو عرض کیا کہ صبح
کو یہہ لونڈی جنگل مین لکڑیان لینے گئی تھی جب لکڑیونکا گٹھا مینے باندھکر سر
پر اوٹھانے کے لئے ایک پتھر پر رکھا تو کیا دیکھتی ہون کہ آسمانسے زمین پر ایک
سوار آیا اور مجھکو سلام کیا اور کہا کہ سید الانبیا سے بعد سلام میریطرف سے عرض
کرنا کہ رضوان خازن جنت عرض کرتا تھا کہ خوشخبری ہو حضرت کو بہشت آپکی امت
پر تین درجہ سے بانٹی گئی ہے ایک گروہ بیحساب بہشت مین جاویگا اور ایک گروہ
پر حساب آسان ہوگا اور ایک گروہ آپکی شفاعت سے بخشا جاویگا یہہ کہکر مقصد
آسمان کا کیا اور آسمانسے پھر میریطرف التفات فرمایا جب دیکھا کہ مجھسے لکڑیونکا
گٹھا نہین اوٹھتا تو کہا کہ اے زاہدہ گٹھے کو پتھر پر رکھدے یہہ گٹھا کو تیرے گھر
پہنچا دیگا اور پھر پتھر سے کہا کہ اے پتھر یہہ گٹھا ہمراہ زاہدہ کے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کے گھر پہنچا آ چنانچہ وہ پتھر اوسیوقت گٹھا لیے روانہ ہوا اور میرے ساتھہ دروازہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک آیا گٹھ میں نے اوسپر سے اتارا اور وہ پھر اپنی جگہہ پر گیا
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسبات کے سنتے ہی کھڑے ہوئے اور ہمراہ زایدہ
کے عمر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لیگئے اشرجا نے پتھر کا دیکھہ کر فرمایا الحمد للہ کہ جسنے
جی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مجھکو بخشے جانے امت کی بشارت دی اور ایک
عورت کو میری امت سے درجہ مریم علیہا السلام کا عطا کیا وفات آپکی ۵ شہ
ہجریہ مقدسہ میں واقع ہوئی +

بی بی خولہ رحمۃ اللہ علیہا آپ بیٹی حضرت ازور کی ہیں بڑی عابدہ زاہدہ تھیں
اور بہادری میں مشہور آفاق تھیں حضرت خولہ کے بھائی ضرار ابن الازور جب
دمشق سے مقام بیت لہیا میں ہرقل بادشاہ کے بڑے لشکر عظیم کے ساتھہ لڑنے گئے
اور خوب لڑے اور چار طرف کا فرونکو مارا اور قلب لشکر پر کئی بار حملہ کیا اور چاہا
کہ دروان سپہ سالار لشکر کو ماریں وہ گھبرایا بھاگنے پر طیار ہوا لشکر کفار میں
ہل چل پڑ گئی اوسوقت حمران بیٹا دروان کا لڑنے کو نکلا اور لشکر کو بھاگنے سے
روکا اور حضرت ضرار ابن الازور پر حملہ کیا اور نیزہ مارا کہ اوتکا بازو سست
ہوگیا اور ضرر اوسکا ضرار کو نظر آیا پھر حضرت ضرار نے بھی نیزہ ایسا مارا کہ حمران کے
کلیجہ کے پار ہوا اور وہ گرا اور جب ضرار ابن الازور نے اپنا نیزہ کھینچا وہ
بے پھل کا نکلا دروانکو اپنے بیٹے کے مرنے کا بڑا داغ ہوا اور فوج کفار میں گھبرا
پڑ گیا اور حضرت ضرار کا نیزہ بے پھل دیکھہ کر حضرت کو گرفتار کر لیا جب حضرت
خولہ نے بھائی کے قید ہونے کی خبر سنی بیقرار ہوگئیں عورتیں تکے مجمع سے اوٹھکر ایسا
لباس تن پوش پہنا کہ سوائے آنکھوں کے اور کچھہ نظر نہ آتا تھا گھوڑے پر سوار ہوکر

کمر سے لگا تیرہ ہاتھ مین لے سپاہ روم پر ایک ٹٹ گئین اور اپنے بھائی کو چھڑا لائین اور بڑی شجاعت وجوانمردی مین شہرۂ آفاق تھین چنانچہ حال آپکی شجاعت کا کتاب تاریخ واقدی مین لکھا ہے ۔

معاذۃ العدویہ رحمۃ اللہ علیہا اپنے زمانہ مین بڑی عابدہ تھین جب صبح ہوتی تو آپ اپنے نفس سے کہتے کہ اتنا ہی روز تیری عمر کا باقی ہے جو ہو عبادت کر لے جب شام ہوتی آپ فرماتے اتنی رات تیری عمر سے باقی ہے پھر موت آویگی غرض تمام شب اور تمام روز اسیطرح ذکر الٰہی مین عبادات و نوافل مین گذارتے کسی رات کو خواب کا غلبہ ہوتا آپ کھڑے ہوتے گھر مین پھرتے اور فرماتے کہ قبر مین بہت مدت تک سالہا سال سونا پڑیگا جاگنے کا وقت یہی ہے چالیس برس تک اسطرح کی ریاضت اور عبادت کی جس روز سے آپکے شوہر کا انتقال ہوا اس روز سے آپنے فرش پر بیٹھنا اور سونا چھوڑ دیا تھا حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کیخدمت مین بہت رہین اور کئی حدیثونکی اونسے روایت کی ہے

ماجدۃ القریشیہ بنت امام جعفر الصادق رحمہا اللہ نہایت عابدہ زاہدہ عارفہ تھین ایک دعا مین آپ فرماتی ہین کہ قسم ہے تیری عزت وجلال کی اگر تو مجھ کو آتش مین داخل کرے تو تیری توحید کو مین سامنے رکھون اور تمام دوزخ مین دورہ کرون اور کہون کہ مین نے اوسکی توحید مانی ہون جسنے مجھے عذاب کیا ہے وفات آپکی بقول مصنف طبقات الکبری ۱۴۵ ہجریہ مین ہوئی اور مصر مین باب قرافہ کے نزدیک مدفون ہوئے ۔

حضرت بی بی شہربانو رحمۃ اللہ علیہا بنت یزدجرد بن شہریار بن خسرو

پرویز بن ہرمز بن نوشیروان عادل شاہ ایران صحیح روایت ہے کہ جناب عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین جب ایران کا ملک اہل اسلام کے قبضہ مین آیا اور وہانکا بادشاہ یزدجرد اپنے وزیر ماہوئے کے اشارے سے مقتول ہوا اسکے دونون دختران سعادتمند نے اسلام قبول کیا بڑی دختر کا نام مہربانو سو محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے نکاح مین دی گئین اور چھوٹی دختر شہربانو حضرت امام حسین بن علی المرتضی کے نکاح مین آئین اور حضرت امام زین العابدین سجاد رضی اللہ عنہ آپکے بطن سے پیدا ہوئے خاندان سیادت کے آدم ثانی کہلائے باپ شہزادہ عرب اور ماں شہزادی عجم اسی لئے سید العرب والعجم کہتے ہین حضرت بی بی شہربانو نہایت پارسا عابدہ زاہدہ پاکدامن حور صفات تھین واقعہ کربلا کے بعد تمام خاندان بنی فاطمہ کے ہمراہ شام کو گئین اور وہاں سے مدینہ شریف مین تمام عمر ریاضت و عبادت مین بسر کی +

بی بی شعوانہ رحمۃ اللہ علیہا بڑی عالمہ اور عارفہ تھین آپکو علم اسقدر تھا کہ منبر پر پردہ ڈالکر مجلس مین بیٹھکر وعظ فرماتی تھین بڑے بڑے عابد اور عارف اور زاہد انکی مجلس وعظ مین حاضر رہتے تھے اور فایدہ دونون جہانکا اٹھاتے تھے کہتے ہین کہ بی بی صاحبہ بہت رویا کرتی تھین کسی نے عرض کیا کہ بہت رونے سے اندھا ہوجانے کا ڈر ہے آپ نے فرمایا رونے سے اندھا ہونا دنیا مین بہت اچھا ہے عاقبت کے اندھے ہونے اور عذاب دوزخ سے کہتے ہین کہ جب بی بی صاحبہ بوڑھی ہوگئین اور آخری عمر مین پہنچین اسوقت حضرت شیخ فضیل ابن عیاض جو کہ بڑے درویش کامل تھے انکی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئے اور

عرض کیا کہ میرے حق مین کچھہ دعا کیجیئے فرمایا اے فضیل درمیان تیرے اور خدا کے ایک ایسی چیز ہے اگر دعا کرون مین اوسکی برکت سے قبول ہوجاوے اسبات کے سنتے ہی حضرت فضیل عیاض نے نعرہ مارا اور بیہوش زمین پر گر پڑے وفات آپ کی بقول صاحب سفینۃ الاولیا ۱۸۷ھ ہجریہ مین ہوئی +

بی بی غفیرۃ العابدہ رحمۃ اللہ علیہا آپ عارفون اہل بصرہ سے تھین اور معاذ اور عدویہ کے صحبت رکھتی تھین خوف خدا سے اسقدر روئین کہ نابینا ہو گئین آپ سے کسی نے عرض کیا کہ اندھا ہونا نہایت دشوار ہے فرمایا کہ شرمندہ ہونا خدائے تعالےٰ سے اوس سے دشوار تر ہے وفات آپ کی بقول صحیح ۱۸۳ھ ہجریہ مقدسہ مین واقع ہوئی +

بی بی رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا قدیم بیبیون مین بڑی عارفہ اور کاملہ اور صاحب کرامات وبلند مقامات تھین تعریف اونکی لکھنے اور بیان کرنے سے باہر ہے بڑے بڑے درویش پیر اور اولیاء اللہ اونکی خدمت بابرکت مین باطنی مشکلونکی آسانی کے لیئے حاضر ہوتے تھے چنانچہ حضرت سفیان ثوری وغیرہ علماے دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین اونکی خدمت مین مسئلے پوچھنے کے لیئے حاضر ہوتے تھے اور اونکی نصیحت اور دعا کی آس رکھتے تھے حضرت بی بی رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا ساری رات نماز پڑھتی تھین اور صبح تک کھڑی رہتی تھین تھوڑی سی تھوڑی عبادت اونکی ہر رات کی ہزار رکعت نماز ہوتی تھی اور مصنف تذکرۃ الاولیا فرماتے ہین کہ حضرت بی بی رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کی چار بہنین تھین اور یہہ سب سے چھوٹی تھین اسلیئے اونکو رابعہ یعنے چوتھی

کہتے تھے نقل ہے کہ ایک وقت جنگل مین کعبۃ اللہ کو حضرت رابعہ بصری نے دیکھا
کہ استقبالکو آتا ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے گھر کا مالک چاہیے گھر نہین چاہیے نقل ہے
کہ جب سلطان ابراہیم ادہم قدس سرہٗ کو تشریف لیگئے ہر قدم پیر دو رکعت نماز
پڑھتے تھے چودہ برس بعد مکہ معظمہ مین پہنچے تو بیت اللہ کو اوس جگہہ نہ دیکھا فرمایا
سبحان اللہ میری آنکھ مین فرق آگیا ہے کہ بیت اللہ کو نہین دیکھتا ہون ہاتف نے
آواز دی کہ تیری آنکھ مین فرق نہین ہے فی الحقیقت کعبہ استقبال ایک ضعیفہ کے
لیئے گیا ہے جو اسکی طرف آتی ہے اس عرصہ مین حضرت سلطان ابراہیم نے دیکھا
کہ رابعہ بصری آتی ہین کعبہ اپنی جگہہ آگیا فرمایا اے رابعہ کیا شور ہے جو جہان مین تمنے
ڈال رکھا ہے کہا شور آپ ہی دنیا مین ڈال رکھا ہے کہ ابراہیم چودہ برس بعد
مکہ مین پہنچے اور اس قدر عبادت کی کہ ہر قدم پیر دو رکعت نماز گذاری آپ نے
راستہ خانہ کعبہ کا نماز مین اور اس عاجزہ نے نیاز مین کاٹا جب آپ خانہ کعبہ
کو پہنچے کعبہ کو نپایا اور نیاز مند جب قریب اوسکے آئی خانہ کعبہ استقبالکو آیا نقل ہے
کہ ایک دن کئی ظریف بصرہ کے حضرت رابعہ کی خدمت مین آئے اور کہا کہ اے رابعہ
مردونکو تین رتبے ہین جو عورتونکو نہین ہین اول یہہ کہ مردونمین پوری عقل ہوتی
ہے اور عورتین ناقص العقل ہوتی ہین چنانچہ گواہی دو عورتونکی گواہی برابر
ایک مرد کے ہے دوئم عورتین ناقص الذہن ہوتی ہین جو ہر مہینے مین کتنے
روز انکو حرج رہتا ہے سیوم کوئی عورت پیغمبر کے مرتبہ کو نہین پہنچی بی بی صاحبہ نے
فرمایا سچ کہتا ہے لیکن عورتونمین تین برائیان ہین جو مردونمین نہین ہین پہلے
عورت مخنث نہین ہوتی یہہ خاصہ مردونکا ہے دوسری کسی عورت نے دعویٰ

خدائیکا نہین کیا یہہ حرکت اور بے ادبی مردون ہی سے ہوئی نیسری ابنیا اور اولیا
اور صدیق اور شہداسب عورتونکے شکم سے پیدا ہوئے اور اونھین کی
گود مین پلے اہل تواریخ کہتے ہین کہ آپ کا سجدے کے درمیان انتقال ہوا وفات
آپکی سنہ ۱۳۵ ہجریہ مین ہوئی اور مزار آپ کا بصرہ مین ہے

بی بی نفیسہ رحمہا اللہ تعالے آپکے والد ماجد کا نام حسن بن زید ہے اور یہہ
خوب حدیث جاننے والی اگلی عورتون مین سے ہین مصر مین رہتی تھین لکھا ہے
کہ جب حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مصر مین پہنچے اون سے حدیث کی سند حاصل
کی اور جب حضرت شافعی اس جہان سے تشریف لیگئے تو اونکے جنازیکو بی بی
صاحبہ کے گھر مین لیجاکر نماز پڑھی بڑی نیک بخت تھین وفات آپکی ماہ رمضان
سنہ ۲۰۸ ہجریہ مین ہوئی مزار آپ کا مصر مین ہے +

بی بی فاطمہ نیشاپوری قدس اللہ سرہ آپ خراسانکی اگلی عورتون مین سے
بڑی عارفہ زاہدہ کاملہ مکہ معظمہ کی تھین کئی مدت تک مجاور رہین اور بیت المقدس
کی بھی زیارت کی حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس سرہ جو بڑے ولی ہین اونکی
تعریف اسطرح کرتے ہین کہ مین نے اپنی تمام عمر مین ایک مرد اور ایک عورت کو
دیکھا ہے وہ عورت فاطمہ نیشاپوری ہے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ
سے پوچھا کہ اولیاء اللہ کے گروہ مین آپنے کس کو زیادہ بزرگ دیکھا ہے کہا
ایک عورت مکہ معظمہ مین دیکھی جسکو فاطمہ نیشاپوری کہتے ہین اچھے اچھے معنی قرآن
شریف کے کہتی تھی کہ مجھکو اوس سے تعجب آتا ہے وفات آپ کی سنہ ۲۲۳ ہجریہ
مقدسہ مین واقع ہوئی +

بی بی تحفہ قدس اللہ سرہا عورت تھین یہہ بی بی بڑی کاملہ اور عارفہ اور صالحہ اپنے
زمانے مین تھین چنانچہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ میرا
جی بہت گھبراتا تھا مجھکو خواب نہین آتی تھی مین اپنی گھبراہٹ دور کرنے کے لئے باہر آیا
اور شفاخانہ بادشاہی مین گیا کہ بیمارونکو دیکھون جب وہان پہنچا تو ایک لونڈی کو
دیکھا کہ بہت خوبصورت ہے اور اچھے کپڑے پہن رہی ہے لیکن اوسکے دونون
ہاتھ پانون بندھے ہوئے میریطرف دیکھ کر رونے لگی اور کئی شعر پڑھے صاحب
شفاخانہ سے مین نے پوچھا کہ یہہ عورت کون ہے کہا کہ یہہ لونڈی دیوانی ہو گئی
ہے مالک نے اوسکے قید کرکے بھیجدیا ہے جب لونڈی سے مینے پوچھا تو اوسنے
کئی شعر توحید اور معرفت کے پڑھے مین نے جانا کہ یہہ عورت عاشق الہی ہے اوسکے
حال پر مین رویا کہنے لگی کہ یا سری سقطی آپ کسواسطے روتے ہین مینے کہا تجھکو میرا
نام کیونکر معلوم ہوا کہا جو تجھکو اس جگہہ لایا ہے اوسنے تیرا نام مجھکو بتایا ہے
پھر صاحب شفاخانہ سے مین نے کہا کہ اسکو چھوڑ دو اوسنے چھوڑ دیا کہتے ہین
کہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ اور مالک تحفہ میان احمد اور ابن احمد مثنہ صاحب شفاخانہ
یہہ تینون حج کے ارادے سے روانہ مکہ معظمہ ہوئے راستہ مین احمد بن مثنہ اس
جہان فانی سے تشریف لیگئے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ اور مالک تحفہ کعبہ مین
پہنچے طواف کیوقت بیمار کی سی آواز سنی جو بیتین پڑھتا تھا آگے گئے تو حضرت
سری سقطی کو دیکھ کر کہا اے سری سقطی آپ نے فرمایا تو کون ہے بی بی صاحبہ نے جواب دیا
کہ مین تحفہ ہون حضرت سری سقطی نے دیکھا کہ بہت ضعیف ہو گئین تھین فرمایا کہ جدا
ہونے مین تمنے کیا فائدہ دیکھا کہا خدا تعالے نے مجھکو اپنے نزدیک بلا کر اپنی

محبت بخشتی اور بغیر وسیلے وحشت دیتی حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احمد صاحب مالک شفاخانہ نے وفات پائی بی بی نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے اوسکو اپنی بزرگی کا لباس دیا ہے کہ نہ کسی نے دیکھا ہے نہ سنا ہے وہ بہشت میں ہمسایہ میرا ہے پھر حضرت سری سقطی نے فرمایا کہ مالک تمھارا پیر کے ساتھ آیا ہے یہہ سنکر ہونٹھ ہلائے اور کچھہ دعا کی اور اوسیوقت برابر کعبہ کے گر پڑیں اور بہشت کو سدھاریں اثنے میں تحفہ کا مالک آیا تحفہ کو سوا ہوا دیکھا اونپر گر پڑا اور جان تسلیم کیا وفات آپ کی سنہ ہجریہ میں واقع ہوئی اور دونوں کی قبر ملک مغرب کے قبرستان میں مشہور ہے

بی بی ام محمد قدس اللہ سرہا آپ والدہ ماجدہ حضرت شیخ ابو عبد اللہ خفیف قدس اللہ سرہ کی ہیں بڑی نیک بخت عبادت کرنے والی بی بی تھیں کشف و کرامات بہت رکھتی تھیں اپنے بیٹے کے ساتھ حجاز کا سفر کیا نقل ہے کہ ایک وقت شیخ ابو عبد اللہ خفیف عشرہ آخر رمضان میں شب قدر کے واسطے رات بھر جاگتے تھے اور مکان کے کوٹھے پر جا کے نماز پڑھتے تھے اور والدہ ماجدہ اونکی ام محمد حجرہ میں متوجہ بیٹھی تھیں ناگاہ انوار شب قدر کی اونپر ظاہر ہوئے اور آواز دی کہ اے بیٹا تم جو باہر ڈھونڈھتے ہو وہ حجرے کے اندر ہے شیخ ابو عبد اللہ خفیف وہاں پہنچے اور فیض انوار شب قدر سے بہرہ مند ہوئے اور سر اپنا والدہ ماجدہ کے قدم پر رکھا وفات آپکی سنہ ۱۲ ہجریہ میں ہوئی ۔

بی بی امۃ الواحد قدس اللہ سرہا پہلے نام آپکا سکینہ تھا اور نام آپکے والد بزرگوار کا حسین بن اسمعیل تھا علم فقہ اور حدیث اور تفسیر اور فرائض اسقدر پڑھی ہوئی تھیں کہ اونکے زمانے میں کوئی اونکے برابر نہ تھا ہر ایک شخص

آپکو اماسہ کہا کرتا تھا اور بہت سے علما و فضلا اور دور دور سے آتے اور آپ سے مسئلہ مشکلہ کو حل کرکے جاتے وفات آپکی ماہ رمضان سنہ ۸۸۸ ہجریہ مین ہوئی +

بی بی امتہ السلام قدس اللہ سرہا ولادت آپکی بقول صاحب سفینۃ الاولیا سنہ ۸۱۱ ہجریہ مین ہوئی آپکے باپ کا نام قاضی ابوبکر بن کامل بن خلف ہے یہہ بی بی صاحبہ بڑی نیک بخت شاگرد شیخ محمد اسمعیل بصلانے کی ہین بڑی کامل تھین شیخ زاہدی اور ابوعلی اونکے بڑے کاملین شاگرد ونمین سے ہین علوم ظاہری اور باطنی مین عاملہ اور فاضلہ تھین وفات آپکی سنہ ۸۹۵ ہجریہ مین ہوئی +

بی بی میمونہ واعظہ قدس اللہ سرہا آپکے والد بزرگوار کا نام شاقولہ تھا اور یہہ حافظ قرآن شریف کی تھین اور ہمیشہ وعظ فرمایا کرتی تھین ایک روز فرمایا کہ جو کپڑا وجہ حلال کا ہو اگر اوس مین گناہ نہ کیا جاوے تو جلد نہین پھٹتا ہے چنانچہ یہہ کپڑے جو مین پہنے ہون میری والدہ صاحبہ کے بنے ہوئے ہین ۷۰ برس ہوئے کہ پہنتی ہون اور نہین پھٹتے آپکے بیٹے شیخ عبد الصمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہمارے گھر مین ایک دیوار پرانی گرا چاہتی تھی مین نے والدہ ماجدہ سے عرض کیا کہ اس دیوار کو بنوانا چاہیئے نہین تو برابر ہوجائیگی والدہ صاحبہ نے ایک ٹکڑے کاغذ پر کچھ لکھدیا اور فرمایا کہ اسکو دیوار پر لگادو مین نے دیوار پر لگادیا بیس برس تک وہ دیوار قایم رہی بعد وفات والدہ صاحبہ کے میرے دلمین خیال آیا کہ دیکھون اس کاغذ پر کیا لکھا ہے جسوقت مین نے دیوار سے کاغذ الگ کیا دیوار اوسیوقت گر پڑی وفات آپ کی سنہ ۸۹۵ ہجریہ سمرقند مین واقع ہوئی +

بی بی ام محمد قدس سرہا ولادت آپکی سنہ [illegible] ہجریہ مین ہوئی آپکے والد ماجد کا نام محمد بن علی بن عبد اللہ تھا حضرت ابن سمعون کیخدمت مین ہمیشہ حاضر رہتی تھین۔ اون مین صدق و صلاح اور ورع بہت تھا اور زہد و ریاضت بہت کرتی تھین وفات آپ کی سنہ [illegible] ہجریہ مین واقع ہوئی اور قبر آپ کی نزدیک قبر ابن سمعون کے ہے

بی بی سیدہ خدیجہ واعظہ قدس سرہا آپ بڑی عارفہ اور صالحہ ہین اور حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الاعظم محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی پھپی تھین کہتے ہین کہ جیلان مین ایک سال کال پڑا تمام لوگ مینھہ کی طلب مین باہر نکلے اور دعا کی مینھہ نہ برسا آخر سب لوگ بی بی صاحبہ کیخدمت مین آسے اور مینھہ برسنے کی درخواست کی بی بی صاحبہ کھڑی ہوگئین اور اپنے آنگن مین جھاڑو دیکر کہا الٰہی مین نے جھاڑو دی تو مینھہ برسا کہتے ہین کہ اوسیوقت بادل پیدا ہوئے اور خوب مینھہ برسا کہ جسکے سبب اوس سال مین دوچند اناج ہوا اور لوگونکو بہت نفع پہنچا وفات آپ کی سنہ [illegible] ہجریہ مین ہوئی +

بی بی کریمہ مروزیہ قدس سرہ آپکے والد کا نام احمد بن محمد بن ابی حاتم تھا بہت پڑھی ہوئین اور نیک عمل والی تھین اور بہت رموز صوری و معنوی اور علوم ظاہری و باطنی جانتی تھین اور ہمیشہ حدیث شریف کا درس کہتی تھین کہتے ہین کہ انسے لوگون نے بہت فایدہ اوٹھایا اور ہمیشہ تمام رات عبادت مین مشغول رہتی تھین وفات آپ کی بقول مصنف تذکرۃ النساء سنہ [illegible] ہجریہ مین ہوئی +

خاتمۃ الطبع

بحمد اللہ المستعان و بامداد ارواح انبیاء مرسلان و النبی آخر الزمان و ازواج

سطہرات و اولاد ترا کیات و ایمہ مجتہدین وصحابہ متقین علیہم التحیۃ والرضوان و تابعین
ازواج اولیاے کاملین و عارفین وعلماے حامیان دین متین وشرع متین
رحمہم اللہ تعالے علیہم اجمعین کہ اندنون کتاب لاجواب مخزن معارف صوفیہ معدن
اسرار مقاصد ربوبیہ ہادی السالکین نافع الطالبین تبصرہ مبتدئین تذکرہ
منتہیین جامع حالات انبیا و اولیا الموسوم بہ جلد اول تاریخ الاولیا زبان ہندی
مین چھپ کر تیار ہے گلدستہ ہمیشہ بہار ہے حضرات شائقین شریعت وطریقت
کے لئے کتاب ورد و وظیفہ اور سالکین حقیقت ومعرفت کے لئے نوادر صحیفہ فقرا
کے لئے طریقت کی کلید ہے مرشد و نکے نام کا ورد اونکو نکی دید ہے علما کے لئے
ہدیہ منیفہ ہے طلبا و نکے لئے تحفہ رصیفہ ہے اگر اوسکو تمہہ بہشت کہین بجا ہے جدولین
اسکی نہرین بہشت کی نہین سنرا ہے عاشقون کا گلزار ہے صفحہ کی کیاریون مین
کرامات کا سبزہ زار ہے نصایح کا لالہ زرنگار ہے تاریخ سنہ وفات کا ابر بہار ہے
ایک ایک درخت ایسا قدرتی اوگا ہوا ہے جسکو دیکھو اپنے خوش انداز سے
کھڑا ہوا ہے سیاہی کا رنگ چمک دمک مین کوہ طور ہے ہر ایک نقطہ اوسکا
سواد دیدہ حور ہے ہر حرف اسکا مثال زلف محبوب پیچدار ہے ہر الف اسکا خوشنما
سرو کا جھاڑ ہے بی اسکی بینائی دہ بصارت ہے تی اسکی تائب من الذنب و
طلبگار مغفرت ہے ثی اسکی ثواب عظیم کی خواہان ہے جیم اسکی جنت کی جویان
ہے حا اسکا حمایت مین مستحکم ہے خا اسکا ہو خیر لکم مین ثابت قدم ہے دال
اسکی دلیل راہبر ہے ذال اسکی ذکر خدا مین متذکر ہے را اسکا راہرو شریعت
خاتم الانبیا ہے زا اسکا زائر زیارت اولیا ہے سین اسکی سرعرفان الٰہی کا

سبب ہے شین اسکی شمس معرفت کی روشنی در عین ظلمات شب ہے صاد اوسکی صفائے
صداقت سے آئینہ جام جہان نما دکھاتی ہے ضاد اوسکی ضیاسے خورشید معرفت کا
سنجیل ہر ایک صاحب دلکے قلب کو بناتی ہے طا اسکی طہارت سے مطہر القلوب ہے ظا
اسکی ظہور جلوہ محبوب ہے عین اسکی عنایت حیا پر چشم کشادہ ہے غین اسکی
غایت شوق سے وصال کی آمادہ ہے فا اسکا فوز عظیم کا دکھلانے والا ہے قاف
اسکا قناعت کا مزا چکھانے والا ہے کاف اسکا کرم سے اوس کریم کے بھرا ہوا
لام اسکا لطف سے لطیف کے لکھا ہوا ہیم اسکی ماحی تشکوک وظلمات ہے نون اسکی
نور ذات وصفات ہے واو اسکی وحدانیت کی دلیل سے انسانکو ولی بناتی ہے ہا
اسکی ہدایت سے ہادی مطلق کی گمراہونکو راہ دکھاتی ہے لام الف اسکا لائے
نافیہ جمیع موجودات ممکن الوجود کا ہے یا اسکا یاد الہی مین اثبات
کرنے والا واجب الوجود کا ہے اسکی سیر قلوب مردہ کو تازگی بخشتی ہے زنگ
کدورت سے صفحہ دلکو مصفا ومجلی کرتی ہے آخر ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۱ ہجریہ کو جلد مذکور نے
اپنا چہرہ دکھایا اور بہت عمدہ طور سے اختتام پایا جلد دوم وجلد سیوم اسکی عرصہ
قلیل مین اپنا چہرہ دکھائیگی اور ہر ایک خواہان کے ہاتھہ آئیگی جس صاحب کو
اپنے آبا واجداد یا اپنے پیر ومرشد واستاد کا حال اس کتاب مین مندرج کرنا
منظور ہو وے معہ سلسلہ جدیہ وخلفائیہ وتاریخ ولادت ووفات تحقیق کرکے لکھہ
بھیجے اور اونھون نے کس صاحب سے علوم ظاہری وباطنی اخذ کیا اور اونھون سے
کس نے فیض پایا ہے صحیح سند کے ساتھہ مرقوم فرماوے بحسب سلسلہ ومقام جلد
دوئم مین جو صدی ششم سے صدی ہم کے آخر تک محتوی ہے یا جلد سیوم مین جو صدی

یازدہم سے زمانہ حال تک کیفیات عرام کی مشتمل ہے داخل و شامل کیا جاوے یگانا
نام و نشان صلحائے اہل ایمان و علمائے صاحب فضل و احسان و فقرائے اہل سکر
و عرفان تا انقراض زمان زندہ جاودان رہے اور کاتب و مولف و قاری و ناظرین
و سوشین باتمکین کی مرادکونین اونکے طفیل سے برآوے الحمد للہ اولہ و آخرہ والصلوۃ
والسلام علی رسولہ و حبیبہ و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین الی یوم الدین آمین یا رب العلمین
تقریظ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلواۃ والسلام علی رسولہ و حبیبہ
محمد و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین اما بعد عرض کرتا ہے فقیر خاکسار سید عبد الفتاح المدعو
سید اشرف علی الحسینی القادری گلشن آبادی عفی اللہ عنہ و عن اصولہ و فروعہ
و سایر المسلمین کہ میرے والد ماجد سید عبد اللہ الحسینی ابن سید شمس الدین ابن سید
زین العابدین ابن سید محی الدین ابن سید عبد الفتاح ابن سید اسد اللہ عرف
شیر محمد ابن زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین حضرت سید محمد صادق شاہ حسینی سرمست
قدس اللہ سرہ العزیز ہمیشہ مطالعہ کتب علمائے ربانی اور تحریر رسایل اولیائے
حقانی میں مشغول رہتے تھے اکثر اجزا متفرقات بزرگان متقدمین و متاخرین کے
مرقوم فرمائے تصانیف ہندی و فارسی ساٹھ ہزار بیت اور کتابت قریب
تین لاکھ کے ہوگی اور سنہ ۱۲[illegible] ہجریہ مقدسہ ۲۶ ماہ شوال کو شہر گلشن آباد عرف
ناسک میں حضرت کا وصال ہوا تب آپ کے ارشاد کے موافق اکثر بندہ تالیفات
رسایل مفیدہ میں اشتغال رکھتا ہے اور قریب چالیس کتابین خورد و بزرگ
ہندی و فارسی و عربی میں تحریر کین اور اکثر انمین سے مطبوع ہوئین شمار ابیات
اسی ہزار تک تالیفات کا ہوا ہے در ینولا عرصہ چار سال سے برخوردار نور الابصار

سیدا امام الدین احمد اطال اللہ عمرہ و بلغہ الی ماتیمناہ مطالعہ کتب متداولہ درس و فتاوا
مین مشغول رہکر ترجمہ تذکرۃ الاولیا کا لکھنا شروع کیا تمام تحریرات جد امجد کی مطالعہ
کئے اور اکثر کتب متصوفین وغیرہ کہ بعضونکے نام اس کتاب تاریخ الاولیا کے
دیباچہ مین مرقوم ہوئے ہین دیکھے اور ہر ایک عالم و مشایخ کیخدمت مین حاضر
ہوکر بقدر استعداد استفادہ حاصل کیا جب کئی اجزا ترجمہ و مسودات اپنے اس
فقیر کی نظر سے گذرانے تب بندیکو بھی حسب الفرصت اوسکی ترتیب و مقابلہ مین
سعی و کوشش کرنا ضرور ہوئی اور شب و روز کی زحمت کو کہ عین رحمت ہے گوارا
کرکے اس جلد اولکو اختتام کیا اور کئی عذر ناظرین کیخدمت مین اس بابت اظہار
کرتا ہے اول یہہ تذکرہ ارباب حال کا ہے اصحاب قال کو اسکا سمجھنا کما ہو حقہ
محال ہے لیکن جو اہالیان عرفان و صاحبان وحدۃ الوجود ہین سو غیریت کو عینیت
دیکھتے ہین قایل ہمہ اوست کے ہین اور علمائے اہل شہود جو غیر و عین کی تمیز کر
ہین قایل ہمہ از وست کے ہین اور بعض ہمہ با وست فرماتے ہین اور قول اولکو شطحیات
سے کہتے ہین کہ حالات سکر و صحو مین زبان زد ہوئے بندہ فقیر اس لکھنے مین معتقد ہے
کہ قال ظاہر حال باطن سے بہت دور ہے دویم بعض مطالب ملفوظات با مقالات
اولیا سے عربی یا فارسی کا ترجمہ ہندی مین ہوا ہے اس دقیق مضمونکو عبارت
واضح مین لکھا مگر کہین ادق اور معقود رہگیا اوس سے ناظرین چشم پوشی کرین سیوم
محدثین سبعہ کا بیان کتاب تقریب التہذیب تالیف امام ابن حجر عسقلانی اور
اتحاف النبلا سے اور حال فقہائے سبعہ مدینہ کا جامع الفواید اور طبقات الکبری
تالیف امام شعرانی سے لیا تحقیق ہوا کہ حضرات کا حال مکرر اس کتاب مین ضمنا

واصالتاً مذکور ہوا ہے کیونکہ محدثین سبعہ کو علمائے متاخرین فقہائے سبعہ لکھتے ہین
چہارم جو فواید پنجم و ششم مین بزرگان موحد خانوادہ و موحد گروہ و خاندان انکا
حال ذکر ہوا اور پھر فصول کتاب مین بھی انکا ذکر مکرر آیا ہے سو بحسب ضرورت لکھا گیا
ہے پنجم کسی مقام مین لفظ اصطلاح صوفیہ یا عبارت نامفہوم ہووے تو عالم مشایخ سے تحقیق
کرکے سمجھنا چاہیے ششم کسی بزرگ کی کرامات و خرق عادت جو محالات عقلیہ سے ہیے وہ
بحسب اعتقاد کراماۃ الاولیاء حق آیا ہے اگر ناظرین دیکھین اوسپر انگشت اعتراض
نرکھین اگر اوسے سچ سمجھین تو سعادت ہے مگر جھوٹھ بھی نکہین کہ صدور کرامات و کا
و اصلان حق سے بعید نہین ہے ہفتم کہین بھی لفظ عبارت یا مضمون مین خطا نظر
آوے اصلاح فرماوین اور دعائے خیر سے یاد کرین بیت چو بشنوی سخن اہل
دل مگو کہ خطاست ۔ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ۔ معلوم ہووے کہ جلد دوم
کتاب تاریخ الاولیا کی حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی سید محی الدین عبد القادر
جیلانی رضی اللہ عنہ کے احوال سے ابتدا ہوتی ہے اور ستہ ہزار کے آخر تک بزرگان
دین نبوی و کاملان ملت مصطفوی کا حال لکھا جاتا ہے اور جن بزرگونکا حال نہایت مشہور
ہے اور اکثر کتابون مین مندرج ہے بایجاز مرقوم ہوا لیکن جو اولیا ونکا بیان
خاص ایک ملک یا شہر مین لکھا گیا اور نوادرات زمانہ ہے اوسکو بتفصیل مرقوم
کیا ہے جو مومن پاک اعتقاد ان اولیا و علما و صالحین کی جناب مین اخلاص دل
اور محبت صادق رکھے سعادت دارین سے فیضیاب ہووے اور جو شخص انکا
کرامات اولیا اور بد اعتقاد رکھے دو جہان مین خوار ہووے نعوذ باللہ منہا اللہم
اغفر لکاتبہ و مولفہ و قاریہ و ناظریہ و لجمیع المسلمین بحرمت سید المرسلین و الہ و اصحابہ

واتباعه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین لہ **رباعی** من معترفم کہ کار من جملہ خطا است
معذورم ازانکہ بر بشر سہو رواست + اے خواجہ اگر توان در اصلاح بکوش
در عیب ببین کہ ذات بے عیب خداست + **قطعات تاریخ**

تقریظ فاضل المعی و کامل لوذعی جامع علوم معقول و منقول واقف رموزات فروع و اصول حضرت مولانا مولوی ابوسعید عبد الخالق صاحب لکھنوی دامت برکاتہم

ان ازین ما یتزین بہ الکلام   واحسن ما یستحسن بہ المرام
حمد المبدع ذی الجلال والاکرام   وشکر المنعم المفضل المنعام

الذی وضع غرر درر التصوف وزواہر جواہر التعرف + علی اطباق قلوب اولیائہ الواصلین الی حضرۃ الطاہرۃ + وقال الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون لہم البشری فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الاخرۃ + ثم الصلوٰۃ والسلام + علی حبیبہ خیر الانام + الذی انار منار الھدایۃ + واخر اخبار الولایۃ + قطب الدین + وسطع الیقین + وعلی آلہ واصحابہ الکرام + الی یوم القیام + ومن تبعہم باحسان سیما اہل الکشف والعرفان + وبعد فیا معشر الاصدقاء الاصفیاء + انی رایت رسالۃ مسماۃ بتاریخ الاولیاء + فوجدتہا فصیحۃ المبانی + صریحۃ المعانی + جامعۃ للتحقیقات الشامخات حاویۃ للتدقیقات الراسخات + لم یر مثلہا عین الزمان + ولم یسمع عدلہا اذن الاوان + کانہا روضۃ تیلالا منہا انوار اخبار الاخیار + وجنۃ تجری من تحتہا انہار اسرار الابرار + تحیر من یطالعہا بعین العنایۃ + عن الفطانۃ والرزانۃ والدرایۃ + لمن الفہا واجاد فی التالیف و رصفہا واصاب فی التصنیف و تحریرہ افصح من تحریرات اقرانہ فی کشف المعضلات + و تقریرہ افصح

من تقریرات امثاله فی حلّ المشکلات + وہو عین الاعیان ولسان الانسان
عزیزنا الحبیب اللبیب الفطین المولوی السید امام الدین احمد + ابن الفتاح للمغلقات
العلمیه + والسباح فی الغوامض الحکمیه + عارج معارج تحقیق الفنون + وصاعد مصاعد
کشف الظنون + عمدة ادباء دهره + زبدة بلغاء عصره شفیقنا الحاذق وصدیقنا
الصادق الاشهر الاعرف المفتی السید عبد الفتاح المدعو بالسید اشرف علی المتخلص
بالاشرف مدرس الکتب العربیة والفارسیة فی المدرسة المیمونیة سلمهما الله
تعالی وابقاهما والی مدارج المراد رقاهما + وجعلها مقبولة لدیه ولدی الانام +
ومطبوعة لطبایع الخواص والعوام + بحرمت نبیه النبیه الامین وآله الاطہار
واصحابه المیامین وصلی الله وسلم علیه وعلیهم اجمعین وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

قطعہ تاریخ اردو منہ

توجہ سے امام الدین شہیں کے — فلک پر اب وہ مارغ اہلِ دل ہے
عجب یہہ نسخۂ دلکش لکھا ہے — چمن ہے یا کہ راغ اہلِ دل ہے
کہیں ایک جا سلوک و جائے خاصان — یہہ مئے اور وہ ایاغ اہلِ دل ہے
مزین لوح جدول سے کیا جب — کہا سب نے یہہ باغ اہلِ دل ہے

سر بہجت سے جب کی فکر تاریخ
کہا دل نے چراغ اہلِ دل ہے ۱۲

قطعہ تاریخ من نتائج افکار ادیب الزمان وحید دوران ملا اشرف علی صاحب دام لطفه

هذا من الاعجب فی فن السیر — لان فیه ذکر اخیار البشر
یفید کل الناظرین قیمه — من غرر الاخیار ما یکفیه

اللّه ذو الشرف المبین — الفاضل المسمی امام الدین

ارخت تقریظاً له لما بدا — نزهت ۱۲ الاخیار من کل الوری

قطعهٔ تاریخ من طبعزاد جناب والا انتساب افصح شعرای کوکن ابلغ بلغای دکن فضیلت و متانت مرتبت محبی منشی محمد علاء الدین صاحب مهایمی تخلص فرحت ساکن شهر بمبئی دام الطافه

پر جهان هست از صفات کبریا — لایق حمد است ذات کبریا

قایل نعت احمد مختار دین — صاحب معراج ختم المرسلین

مرحبا اے سید احمد نیکذات — سید عالی نسب والا صفات

پاک طینت صاحب علم و ادب — نیک خصلت بلکه از افضال رب

ابن سید مولوی اشرف علی — واعظی و مفتی شرع جلی

گلشن آبادست وطن آن عزیز — پیر فرا جائیست از بستان عزیز

پیرزاده آن شهر مشهور زاند — مشتهر نزدیک اند و دور اند

عالم و زاهد حلیم و پارسا — عابد و پرهیزگار و باصفا

بزرگان سید عالی جناب — اولیاء الله بودند بے حساب

فضل حق هر لحظه دولتخواه او — همت درویش هم همراه او

من کجا و وصف عالیشان کجا — کے توانم کرد وصفش را ادا

میکنم بس مختصر اینجا کلام — آمدم بر مطلب خود شادکام

سید احمد آنکه موصوف البیان — نسخهٔ تالیف فرمود این زمان

بس کتاب خوب و احوال پسند — در بیان نیک و اقوال پسند

نثر بے شک دلپسند و قال خوش ‏ ‏ گفتگوئے دل پذیر و حال خوش

ذکر دلچسپ است بس تا در بیان ‏ ‏ هست حال اولیائے هر زمان

حال اهل الله از عرب و عجم ‏ ‏ هم ز هندستان و ترکستان هم

با سند تحریر فرمود است خوب ‏ ‏ اجر آن یابد ز علام الغیوب

هاتفم فرمود تاریخش شتاب ‏ ‏ این عجب فرحت کتاب لاجواب ۱۲۹۰

باز بشنو از من اسے والا جناب

حسب حال اهل دل فرحت کتاب ۱۲۹۰

قطعه تاریخ من طبعزاد جناب فضیلت الکتاب ادیب المعی قاضی امیر علی صاحب تخلص امیر ساکن وزیر آباد پنجاب ضلع گوجرانواله دام عنایته

شاه امام الدین حسینی قادری ‏ ‏ گلشن آبادی شریف هر کمال

آفرین بر همت والائے او ‏ ‏ کرد تصنیف کتاب بے مثال

انبیاء و اولیاء و اتقیا ‏ ‏ روم شان شد شاد زین نیکو خصال

این سفینه پر دُرِ گنجینه ایست ‏ ‏ نیست در وے منصفی را قیل و قال

سال ختمش سر زد از طبع امیر

کشتی دریائے نور لایزال ۱۲۹۰

وله

تاریخ الاولیا صحیفه ‏ ‏ تصنیف شریف ذی بصیرت

تاریخی نام او ز الهام ‏ ‏ بنوشت مؤلف طریقت

تاریخ تمام او سروشے ‏ ‏ فرمود خزینهٔ حقیقت ۱۲

قطعہ تاریخ طبعزاد شاعر بے نظیر صاحب طبع منیر ناظر خبیر المشہور نزدیک و دور بہ محمد منظور تخلص منظور ساکن بندر مبارک سورت دام الطافہ

ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون تذکرۃ الاولیا تصنیف سیادت پناہ فضیلت دستگاہ مولوی سید امام الدین احمد صاحب خلف ارشد جناب فضیلت انتساب متقن قوانین معقول و منقول و مفتن افانین فرع و اصول عالیجاہ والا مناقب جناب مفتی سید عبد الفتاح المعروف مولوی سید اشرف علی صاحب گلشن آبادی مدرس مدرسہ کالج اعظم گورنر الفنسٹن صاحب بہادر بمبئی دام افضالہما

اشرف علی اشرف الوریٰ ہیں	فرزند رسول مصطفیٰ ہیں
بے شک ہیں وہ جامع الکمالات	فاضل ہیں وہ صدر بزم سادات
مفتی ہیں مدرس اور شاعر	ہر علم و فنون سے ہیں ماہر
فرزند او نکے سید احمد	ہیں قابل و نکتہ دان امجد
کی ہے جو کتاب او نہوں نے تصنیف	ہے حد سے فزون تر اوسکی توصیف
تاریخ ہے یعنے اولیا کی	سب روئے زمین کے اصفیا کی
ہے سلوک اوس سے مفہوم	کوزے میں بھرے ہیں ہفت قلزم
ہے جام جہان نما وہ شفاف	آئینہ سکندری سے ہے کیا صاف
ہم صورت چشمۂ بقا ہے	سیر اوسکی عجیب جانفزا ہے
کی جب یہہ کتاب او نہوں نے اتمام	تاریخ الاولیا رکھا نام
تصنیف میں دیکھا او نکا اعجاز	منظور نے کی فکر سال آغاز
سن مصرعہ آخری لکھا یہہ	ہے باغ بہار اولیا یہہ

قطعہ تاریخ طبع از فصیح بیان بلاغت نشان سید مرتضی المعروف بچو میان صاحب مدرس مدرسۂ گورنمنٹ قصبہ مصطفےٰ آباد عرف رائڈول ضلع حاذنپس دام عنایتہ

سید احمد کے تصنیف کتاب تاریخ ۔ کیا ہی پاکیزہ بنی جسپہ ہوا دل شیدا
دل کمتر سے تاریخ ہوا جب مضطر ۔ کہا ہاتف سنے ہوا نسخۂ روشن پیدا
۱۲۹۴

قطعہ تاریخ سن تتابع افکار عمدۃ الشعرا افصح البلغا سحبان زمان محمد عثمان صاحب المعروف بہ بھیکو میان المتخلص برشید ساکن قصبہ کاریجہ ضلع برار دام مجدہم

جناب شہرۂ آفاق سید اشرف علی ۔ جہان مین جنکی تصانیف کا ہے فیض روان
نہین ہے حاجت تشریح اور بیان صفات ۔ مین کیا ہون کہون جو اونکی صفت مین اب زبان
ہر ایک علم کے ماہر ہر ایک زبان کے فصیح ۔ ہر ایک خط کے وہ مشاق کچھہ نہین پنہان
ہے اونکے لخت جگر حضرت امام الدین ۔ تخلص اونکا ہے احمد مبارک و ذیشان
لکھی ہے حال مین کل اولیا کے ایک کتاب ۔ بجا ہے اوسکو کہون گر سفینۂ عرفان
غرض کے اوسکے سوا اور حال جتنے لکھے ۔ نہین ہے جنکے کچھہ اجمال کا یہان پایان
نہین ہے کہنے کی حاجت وہ چند روز مین اب ۔ کرے ہے چھاپ کے پھر آنکھین جہاکی تابان
امید ہے کہ جو ہون مستفید فیض سے وہ ۔ کرینگے حق مین مصنف کے سو دعائین بجان
غرض کہ حضرت ممدوح از جمیع صفات ۔ وہ ہین گے ایک مجسم تخلق اور احسان
ہین میرے حال پہ از بسکہ وہ کرم گستر ۔ اسی لیئے ہوا گستاخ مین بعرض بیان
نہین ہے گرچہ مجھے حوصلہ لکھون تاریخ ۔ و لے مین کرتا ہون نادانی اپنی آپ عیان

بجی زوال کا سر توڑ کر لکھون تاریخ
بجا ہے اسکو کہے سب جہان چراغ جہان
۱۲۹۴

قطعہ تاریخ از نتائج افکار ارسطو حکمت افلاطون فطرت حاذق زمان حکیم فرید نصاب جناب حسب تخلص بدون آباد دام لطفہ

کیا فضل حق سے چھپ چکی تازہ کتاب ہے ۔۔۔ شیرین حدیث و رحمت خالق کا باب ہے
لکھے گئے ہیں اسمیں جو حالات انبیا ۔۔۔ آدم سے لیکے تا بہ رسالت مآب ہے
خیر البشر سے لیکے سنہ پانچ صدی تک ۔۔۔ علما و اولیا و ہر ایک کا خطاب ہے
کیونکر کہوں نہ اسکو ہیں انوار منتشر ۔۔۔ قصر بہشت اسکا ہر ایک باب باب ہے
ہر ایک نے اپنے عصر کا لکھا ہے تذکرہ ۔۔۔ حق دیکھو ان کتابوں کا لب لباب ہے

ہاتف نے غیب سے یہہ ندا دی کہ بہ تقریب
حالات اولیا ہیں یہہ عمدہ کتاب ہے
۱۳۱۹

قطعہ تاریخ از طبع زاد شاعر خوش بیان لیاقت نشان صفا کوش تیز ہوش نواب سید نور الدین محمد خان کرنالکی دام اشفاقہ ساکن گلشن آباد عرف ناسک

بعد حمد و ثنا لکھوں یہہ شتاب ۔۔۔ کیا چھپی تازہ عمدہ خوب کتاب
جسمیں ہے حال اولیاء اللہ ۔۔۔ انبیا اولیا و کل اصحاب
ہے مصنف کا نام امام الدین ۔۔۔ صاحب علم و عقل و فضل خطاب
اسکے مضمونکی کیا لکھوں تعریف ۔۔۔ کوئی ہے آفتاب کوئی ماہتاب
دین احمد کے سب ہیں یہہ سردار ۔۔۔ ظاہری باطنی علوم کے باب
اسکے صفحونکو گر فلک دیکھے ۔۔۔ چاند و سورج کے صفحہ کو دے تاب
ہے مضامین علوم عرفان کے ۔۔۔ صوفیونکے لئے عجیب کتاب
جسکا ہر دایرہ ہے رشک قمر ۔۔۔ جسکا ہر نقطہ ہے در خوش آب
کیوں نہ اسکو کہوں میں رشک چمن ۔۔۔ کیوں نہ اسکو کہوں بہشت کا باب

ہر فصل اوسکی ہے گلوں سے بھری | یاسمین موتیا بہار گلاب
انہیں حضرات سے جو منکر ہو | سر پہ اوسکے پڑین سدا قبقاب

ہاتف غیب سے یہہ آئی ندا
گلشن فیض کیا چھپی نایاب

قطعہ تاریخ از طبع زاد ذکی الطبع فرخندہ اطوار نونہال اولاد بتول سید عبد الرسول صاحب مدرس مدرسہ ہندوستانی گورنمنٹ قصبہ ارنڈول ضلع خاندیس

کیا خوب تازہ نسخہ تصنیف جو ہوا ہے | راقم نے اسمیں اپنا خونِ جگر پیا ہے
ہاتف نے یہہ کہا خوش یہہ فیض سرمدی ہے | کیا خوب سے یہا یہہ تاریخ احمدی ہے

قطعہ تاریخ من کلام سر دفتر شعرای نامدار نکتہ سنج معانی پسند جناب منشی سید امیر علی صاحب مشہدی تخلص مدرس مدرسہ بہڑونچ ضلع سورت

کتاب تواریخ گلدستہ سان | زبستان مطبع بعالم شگفت
پی سال ہجری بگفتہ دلم | کتاب طرب خیز دلہا بگفت

قطعہ تاریخ چکیدہ کلک فصاحت سلک جناب والا انتساب فدا علیصاحب مرادآبادی تخلص فارغ دام لطفہ

مژدہ مشتاق کار اولیا | مژدہ محو شعار اولیا
مژدہ جویای اسرار الہ | ہم کرامات و وقار اولیا
از نہال گلشن اشرف علی | در خزان رستہ بہار اولیا
گر سرور دو جہان خواہی بکش | جام درد خوشگوار اولیا
از خودی بیرون شدہ آری پناہ | در حصار استوار اولیا
چشم ہای کور دل روشن کنی | از زیارات مزار اولیا

نقد قلب خویش را باید رساند — بر عیار کار و بار اولیا
فارغا تاریخ این نسخہ بگو — زود با ہر دو سند ار اولیا

دوستان با چشم عبرت بنگرید
آئینہ تمثال دار اولیا
۱۲۹۱

قطعہ

جاودانی شکر آن وہاب کل باید کہ سفینۃ ۱۲۸۲ — جسم و دل ہم جان و ایمان واد مشت خاک را
خامۂ معجز نگار ہمہ اشرف پاکیزہ را — بعد وصلت کرد زندہ اولیای پاک را
۱۲۹۱ ہجریۃ

قطعہ

چو تاریخ کل اولیائے جہان — شدہ طبع در بمبئی خوش طرح
دو تاریخ در مصرعی گفت دل — ریاض بزرگان و باغ فرح
۱۲۹۱

قطعہ تاریخ ریختہ کلک فصاحت سلک جناب مولوی محمد عبد الحی صاحب تخلص صفا بدایونی دام لطفہ

امام الدین احمد کی یہہ تاریخ — صحیح اور با فصاحت بیگمان ہے
سے پیئے تاریخ ہاتف یون پکارا — صفا لکھدو تو اریخ جہان ہے
۱۲۹۱

شکریہ

الحمد لله و المنۃ کہ ہمارے ہم عصر علمائے با تمکین اور مشایخین اہل یقین اور پیرزادگان سجادہ نشین و صاحبان خانقاہ اہل ارشاد و تلقین نے اکثر کتابین فن تواریخ و ملفوظات بزرگان دین و شجرات جدیدہ و خلفائیہ اولیائے قدیم وجدید سے قریب و بعید سے مولف کے پاس بھجوا دیئے اور صاحبان اہل عرفان نے اسکے مقابلے اور تصحیح مین ہر طرح سعی و امداد فرمائے اور ہر

امرمین رعایت و اعانت کی حق تعالی بطفیل انبیاے عظام و اولیاے کرام انکو اجر جمیل و ثواب جزیل عطا فرماے امید ہے کہ یہہ حضرات آیندہ واسطے ترتیب جلد ثانی اور ثالث کے اور صاحبان دور نزدیک بہمہ وجوہ سعی اور مدد فرماوینگے اور حتی الامکان اس کتاب کے سرانجام و خیراختتام پانی و مقبول و مطبوع ہوسنے مین مولف کی مدد کرینگے کیونکہ جو احوال و کیفیات بروقت تسوید اوراق بہم پہنچیگا داخل کتاب کیا جاوے گا مولف دعاگو بہزار زبان تمام خریداران و صاحبان با ایمان کا شکر گذار ہے اور آیندہ ان صاحبان اہل امداد و ہمعصران ذوی الارشاد و خریداران با اعتقاد کے نامہاے نامی و گرامی کی فہرست خاتمہ کتاب مین داخل ہوگی اور اولیاؤن کے حالات و ملفوظات کے ساتھ بامید نجات زندہ و جاوید رہیگی وصلی اللہ تعالے علی خیر خلقہ و نور عرشہ محمد و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمت

تمام

شد

غلطنامہ جلد اول کتاب تاریخ الاولیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۸	وحود	وجود	۹۹	۱۸	بجین	یعین
۰	۱۹	لود	بود	۱۱۴	۶	سلدکاو	سلدگاوین
۳	۱۳	ذوالحلال	ذوالجلال	۱۲۵	۸	قتل کرنے	۰
۰	۱۷	بسر	بشر	۱۴۰	۶	آزاد	اراد
۵	۱	الرحمۃ	الرحمۃٗ	۱۴۲	۱۷	لڑی	لڑائی
۶	۳	للھے	لکھے	۰	۳	السد	للّٰہ
۶	۷	جیلی	جیبلی	۱۴۵	۱۷	اما	امامہ
۱۳	۱۶	جاھد	جاحد	۱۵۰	۲	سفیات	ابوسفیان
۱۳	۱۵	عاریتہ	عائشۃ	۱۵۲	۱	والدہ	والد
۲۷	۷	ابو	ابوحنیفہ	۰	۳	المطلق	المصطلق
۳۳	۱۲	۱۷ ربیع	۹ ربیع	۰	۱۵	صفویہ	صفیہ
۰	۱۷	الزاید	الزاہد	۱۵۴	۱۹	الی	ایکی
۳۶	۲	رسوقیہ	دسوقیہ	۱۵۷	۳	زمان	زمان
۳۷	۱۹	الانجاب	الجناب	۱۶۴	۱۷	وضہ	روضہ
۴۳	۱۷	مصری	عبداللہ المطری	۱۶۸	۱	بانت	باب
۴۷	۳	موالی	موالی الدولیہ	۱۷۱	۶	سنہ ۱۳	سنہ ۶۳
۰	۴	العرب	الغرب	۰	۱۵	انک	انّک
۰	۶	سیریاط	مرباط	۰	۱۷	سنہ ۱۳	سنہ ۵۳
۰	۱۰	القریضی	العریضی	۱۸۸	۵	ان	انی
۴۸	۹	قتادبیہ	قتادیہ	۱۸۹	۱۰	بھی	بھی اشارہ
۵۶	۱۱	پاک	صاف	۱۹۸	۹	بیرہوکب	بیرہوک
۵۸	۱۷	مجہول	مجبول	۰	۱۲	خواہ	خواہر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۰	۱۹	شلم	[illegible]
۳۱۳	۱	عوض	غرض
۳۳۹	۱۳	تندرست	تندرستانہ
۱۴۳	۱۷	بین سنے	تو سنے
۳۴۶	۱۶	مجوسیں	مجوسن
۳۵۰	۳	ہر کسی	کسی
۳۵۵	۱۱	الفتح الدر	الفتح [illegible]
۳۵۷	۱۵	اوسکی	اوسکو
۳۷۳	۱۴	ہرتار	ہرتانہ
۳۹۸	۱۴	بیت	سے
۴۰۳	۱۶	تشتری	تستری
۳۱۳	۵	ہوعلوی	علوی
۳۱۶	۵	المدسن	الدین
۳۱۷	۳	صدو	صدوق
۸۳۳	۱۱	کاسکے	سکے
۴۳۴	۱۲	کوکون	لوگون
۱۴۳	۱۴	چیپا	جیبا
۳۵۷	۱۱	دارندے	ورندے
۳۵۸	۱۲	سیپاسے	پیاسے
۳۶۷	۶	صی	صلی
۱۷۳	۱۵	نقطویہ	نقطویہ
۳۷۵	۱۲	بیمن	بہین
۳۸۸	۱	ہجریہ	[illegible]
۰	۴	راو	اونہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷۹	۵	متزول	معزول
۳۸۲	۰	۱۸۲	۳۸۲
۳۸۸	۱۶	نزیمہ	خزیمہ
۳۹۰	۱۷	اسحق	استحق
۳۹۳	۱۱	بالقیبی	بالقیبتی
۳۹۵	۱۲	عیسی	عیسی
۳۹۶	۹	اتصل	اصل
۴۰۳	۳	منتصور	منصور
۴۱۳	۳	نقیم	لقیم
۴۳۰	۵	ممتنع	منتبع
۴۲۳	۳	شتجیب	شجیب
۰	۱۱	بمبرم	بمبرہم
۳۲۴	۸	او	اور
۴۲۸	۱۳	المروزدی	المروزی
۳۴	۳	ابی در	ابی ذر
۴۳۴	۱۳	التخلص	الملخص
۴۳۶	۵	ششمش	شمس
۴۳۹	۱۰	المعاذی	المغازی
۴۶۶	۹	یاتو	یانو
۴۶۸	۱۶	الذہن	الدین
۳۷۴	۵	ارو	اور
۰	۱۳	[illegible]	[illegible]
۴۷۸	۷	وکا	

تمام شد